دودھ

کے فضائل و احکام

دودھ کے فضائل و احکام پر ایک منفرد کتاب

مفتی شبیر احمد عثمانی

الحرا پبلی کیشنز

مؤلف کا مختصر تعارف

مفتی شبیر احمد عثمانی

ابن صوفی [illegible] صاحب حفظ اللہ [illegible]

پیدائش

[illegible] ۱۴۰۰ھ

بمطابق ۲۲ جنوری 1980ء برطانیہ

تعلیم

فاضل و مفتی درس نظامی و تخصص فی الافتاء

امامت و خطابت

مدرسہ [illegible] برطانیہ

(2005ء سے)

تصانیف

موبائل فون کے ذریعہ نکاح و طلاق

[illegible] کے فضائل و احکام

دودھ کے فضائل و احکام

مزید کتب زیر تالیف و طبع ہیں۔

دودھ کے فضائل واحکام پر ایک منفرد کتاب

دُودھ کے فضائل و احکام

مفتی شبیر احمد عثمانی

مہتمم و خطیب مدرسہ حرا سٹین کلف ڈیوزبری، برطانیہ

تقاریظ

حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب بستوی قاسمی دامت برکاتہم

حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

الحراپبلی کیشنز

2-william street,wf13 4ay staincliffe,Dewsbury,UK.

Ph:0044 1924412315, Mob:0044 7783465233

info@alhira.co.uk www.alhira.co.uk

(جملہ حقوق بحق الحرا پبلی کیشنز محفوظ ہیں)

نام کتاب: دودھ کے فضائل واحکام

مصنف: مفتی شبیر احمد عثمانی

طباعت اوّل: جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ مارچ ۲۰۱۷ء

صفحات: ۴۶۶

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

....اسٹاکسٹ......

مکتبہ عائشہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔
042-37360541

جامع مسجد مدنی سرائے عالمگیر
0333-8885533

محمد احسن، سرائے عالمگیر
0300-5450837

مدرسہ حراشین کلف، ڈیوز بری، برطانیہ
0044 7783465233
0044 1924 412315

فہرست

شمار نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
	انتساب	۲۶
	دودھ کے فضائل واحکام اہل علم کی نظر میں	۲۷
	تقریظ: حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب مدظلہ	۲۸
	تقریظ: حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب قاسمی، بستوی مدظلہ	۲۹
	مقدمہ	۳۱
	تشکر وامتنان	۳۴
	باب نمبر(۱) دودھ	۳۵
	لفظ ''دودھ'' کے اشتقاقیات	۳۵
	(فصل نمبر۱) قرآن مجید اور دودھ	۳۷
	جنت میں دودھ کی نہریں	۳۷
	گوبر اور خون سے خالص دودھ	۳۸
	(فصل نمبر۲) حدیث کی روشنی میں دودھ کی افادیت	۳۹
	دودھ کھانے اور پینے کو کفایت کرتا ہے	۳۹

(باب نمبر۲)

دودھ کے آداب ۴۱

دودھ دیتے وقت دائیں طرف کا خیال رکھنا چاہیے	۴۱
دودھ کا برتن ڈھکا ہونا چاہیے	۴۲
دودھ دائیں ہاتھ سے پیے	۴۲
دودھ پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھے	۴۴
دودھ بیٹھ کر پینا چاہیے	۴۶
دودھ پینے کے بعد کی دعا	۵۰
دودھ پلانے والے کے لئے دعا کرے	۵۲
دودھ پینے کے بعد کلی کا حکم	۵۷
ایک شبہ کا ازالہ	۵۸
دودھ واپس نہیں کرنا چاہیے	۶۱
دودھ تین سانس میں پینا سنت ہے	۶۲
دودھ کو تین سے کم گھونٹ میں پینے کا حکم	۶۴
ایک سانس میں دودھ نہ پیے	۶۵
دودھ پیتے ہوئے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے	۶۵
دودھ پیتے ہوئے برتن میں سانس نہ لینے کی وجہ	۶۶
دودھ پیتے ہوئے سانس لینے کا مستحب طریقہ	۶۷
دودھ میں پھونک نہیں مارنا چاہیے	۶۷
دودھ کو ٹھنڈا کرنے کا طریقہ	۶۸
دودھ کو ٹوٹے ہوئے برتن میں نہ پیا جائے	۶۸

Marfat.com

(فصل نمبر ۱) دودھ اور رضاعت (اولاد کو دودھ پلانا)	۷۰
ماں کے لئے کن صورتوں میں دودھ پلانا واجب ہے	۷۱
وہ صورتیں جن میں دودھ پلانا مستحب ہے واجب نہیں	۷۲
کب ماں کے لئے دودھ پلانا نہ واجب ہے نہ مستحب	۷۲
بلاوجہ ماں کو دودھ پلانے سے منع کرنے کا حکم	۷۳
باپ کب ماں کو دودھ پلانے سے روک سکتا ہے	۷۳
اجنبی عورت کے دودھ پلانے کی اجرت باپ پر ہے	۷۴
رضاعت کی مدت	۷۴
رضاعت کی مدت سے پہلے دودھ چھڑانے کا حکم	۷۵
شوہر کی اجازت کے بغیر دوسرے بچے کو دودھ پلانا	۷۵
بیوی کا پستان منہ میں لینے کا حکم	۷۵
بیوی کا دودھ پینے کا حکم	۷۶
حالت جنابت میں دودھ پلانے کا حکم	۷۶
دودھ پلانے کی مدت میں مباشرت کا حکم	۷۷
عورت کی چھاتی سے دودھ نکلنے کا حکم	۷۸
نماز میں عورت کا بچہ کو دودھ پلانا	۷۸
عورت کا سیال چیز میں دودھ ملا کر پلانا	۷۸
دو عورتوں کے دودھ مل جانے کا حکم	۷۹

Marfat.com

عورت کا اپنے دودھ کا دہی بنا کر بچے کو کھلانا	۷۹
عورت کا اپنے دودھ میں جمی ہوئی چیز ملا کر بچہ کو کھلانا	۷۹
عورت کا دودھ بند ہو جانے کے خوف سے وقفہ ڈالنا	۸۰
عورت کا پستان سے دودھ اتارنے کی دوا کے استعمال کا حکم	۸۰
شوہر کا بیوی کو بوتل کا دودھ پلانے پر اصرار کرنا	۸۲
حالت حمل میں بچے کو دودھ پلانا جائز ہے	۸۲
دودھ بینک (Milk Bank)	۸۲
ایک شبہ کا ازالہ	۸۵
مرد کی چھاتی سے دودھ کا اترنا اور اس کا کسی بچی کو پلانے کا حکم	۸۷
رضاعی ماں کا احترام لازم ہے	۸۷
ماں کے دودھ کے فوائد: ایک تحقیق	۸۸
(فصل نمبر۲) دودھ پینے والے بچوں سے متعلق مختلف احکام	۸۹
بچے کا ماں کی چھاتی پر قے کر کے پستان چوسنے کا حکم	۸۹
بچے کے پیمپرز تبدیل کرنے سے وضو متاثر نہیں ہوتا	۸۹
دودھ پیتے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے	۹۱
دودھ پیتے بچے کی قے کا حکم	۹۳
(فصل نمبر۳) دودھ اور خواب	۹۵
خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دودھ پینا اور پلانا	۹۵

Marfat.com

خواب میں دودھ دیکھنے کی تعبیر	۹۶
خواب میں دودھ نوش کرنے کی تعبیر	۹۶
خواب میں دودھ فروش دیکھنے کی تعبیر	۹۷
دودھ کی نہر کی تعبیر	۹۷
دودھ کی مختلف تعبیریں	۹۷
(فصل نمبر۴) دودھ سے متعلق مختلف مسائل	۹۹
دودھ میں ملے ہوئے پانی سے وضو کا حکم	۹۹
دودھ سے روزہ افطار کرنے کا حکم	۹۹
دودھ میں مینگنی کا حکم	۱۰۱
دوہتے وقت دودھ میں پیشاب پڑجانے کا حکم	۱۰۱
بھینس کو ناپاک دودھ دے سکتے ہیں	۱۰۲
دودھ کے لیے بھینس یا گائے کی قیمت کا نصاب تک پہنچنے کا حکم	۱۰۲
علاج کے لئے گدھی کا دودھ استعمال کرنے کا حکم	۱۰۲
عورت کا دودھ بطورِ علاج استعمال کرنے کا حکم	۱۰۳
کسی کو عاریتاً دودھ کے لئے جانور دینا	۱۰۳
گھر میں دودھ پلا کر پرورش کیے ہوئے ہرن کی قربانی	۱۰۴
دودھ میں ملاوٹ کا حکم	۱۰۴
ملاوٹ شدہ دودھ فروخت کرنے کا حکم	۱۰۹
آدمی کا جھوٹا دودھ پاک ہے	۱۱۰

Marfat.com

دودھ سے متعلق اغلاط العوام	۱۱۳
(فصل نمبر۵) دودھ کے فوائد	۱۱۴
روزانہ تین گلاس دودھ پینے سے یادداشت تیز کیجئے	۱۱۴
دودھ صحت مند رہنے کے لیے اہم غذائی جزو	۱۱۴
(باب نمبر۳) دودھ دینے والے جانور	۱۲۱
بکری	۱۲۱
قرآن مجید کی روشنی میں بکری کا تذکرہ	۱۲۱
(فصل نمبر۱) احادیث کی روشنی میں بکری کا ذکر	۱۲۳
بکری کے ساتھ حسن سلوک کرو	۱۲۳
رسول اللہ ﷺ کی سو بکریاں	۱۲۳
رسول اللہ ﷺ کا بکریاں چرانا	۱۲۴
انبیاء کے بکریاں چرانے کی حکمت	۱۲۵
رسول اللہ ﷺ کا مردہ بکری کے بچے کا کان پکڑنا	۱۲۵
رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے بکری تک نہیں چھوڑی	۱۲۶
رسول اللہ ﷺ کا بکری کو نماز میں روکنا	۱۲۶
رسول اللہ ﷺ کا اپنے ولیمے میں بکری ذبح کرنا	۱۲۷

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا	۱۲۷
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بکری کی کلیجی کھانا اور کھلانا	۱۲۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بکری کا بھونا ہوا پیٹ کھانا	۱۲۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بکری کا شوربہ پینا	۱۳۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بکری بھوننے کا حکم دینا	۱۳۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بکری کا گوشت کھانے سے رکنا	۱۳۱
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بکری کی کھال اتارنا	۱۳۲
یہودیوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر آلود بکری دینا	۱۳۳
رسول اللہؐ نے بکری کا دودھ پیا کرتے تھے	۱۳۵
رسول اللہؐ کا ام معبد کی بکری کا دودھ دوہنا	۱۳۷
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خبابؓ کی بکری کا دودھ دوہنا	۱۴۱
جمعہ کے دن آنے والے کو بکری کی قربانی کا ثواب	۱۴۲
حضرت جابرؓ کا بکری کا بچہ ذبح کرنا	۱۴۲
ایک انصاری صحابیؓ کا رسول اللہؐ کے لئے بکری ذبح کرنا	۱۴۵
ایک عورت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری ذبح کرنا	۱۴۶
بکری کے کھر کا ہدیہ حقیر نہ سمجھو	۱۴۷
بکری بطورِ ہدیہ	۱۴۸
کسی کو بکری دینا سب سے بڑی خصلت	۱۴۸
بکریاں ہلاک ہوگئیں	۱۴۹
بکری والوں میں نرمی اور اخلاق ہوتا ہے	۱۵۰
عروہؓ کا بکری خریدنا.	۱۵۰

Marfat.com

اندھے کا بکریوں کو پسند کرنا	۱۵۱
کافر کا سات بکریوں کا دودھ پینا	۱۵۴
بکری بہترین صدقہ	۱۵۵
اللہ تعالیٰ کا ایک عورت کی بکری واپس لوٹانا	۱۵۶
لوگوں کا بکریاں لوٹنا	۱۵۷
یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے	۱۵۸
(فصل نمبر۲) صحابہؓ کے واقعات میں بکری کا تذکرہ	۱۶۰
حضرت ابوبکرؓ کا بکری کی ران بھیجنا	۱۶۰
حضرت عمرؓ کا بکری کے بارے میں ایک قول	۱۶۱
عبداللہ بن عمرؓ کا چرواہے کو کھانے کی دعوت دینا	۱۶۱
حضرت ام سلمہؓ کا بکری کے منہ سے روٹی نکالنا	۱۶۳
حضرت فاطمہؓ کا بکریوں پر مبارک کلمات کو ترجیح دینا	۱۶۳
تجھے اللہ نے ان بکریوں کے چرانے پر مزدور رکھا ہے	۱۶۵
بکری کی سری کا سات گھروں میں گھومنا	۱۶۶
حضرت عبدالرحمٰنؓ کا ترکہ میں تین ہزار بکریاں چھوڑنا	۱۶۶
چرواہے کا رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا	۱۶۷
حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بکریوں کے مقابلے میں کلمات کو ترجیح دینا	۱۶۹
حضرت ابوہریرہؓ کا بھنی ہوئی بکری کھانے سے انکار	۱۷۰

Marfat.com

(فصل نمبر۳) پہلی امتوں کے واقعات میں بکری کا تذکرہ	۱۷۱
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بکریوں کا ریوڑ چرانا	۱۷۱
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملنے کی وجہ	۱۷۲
اس کا دل تو بکریوں میں لگا ہوا ہے	۱۷۳
میں نے موت کو ایسے پایا جیسے زندہ بکری قصاب کے ہاتھ میں ہو	۱۷۳
مدین کے کنویں پر حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں	۱۷۴
عمالیق کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دس بکریاں دینا	۱۷۶
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک حاملہ بکری دیکھنا	۱۷۷
حضرت لقمان حکیم کا بکری ذبح کرنا	۱۷۷
کھیت اور بکریوں کے مالکوں میں جھگڑا	۱۷۸
بکریاں چرانے والے کا تھیلی اٹھانا	۱۷۸
(فصل نمبر۴) بکری اور خواب	۱۸۰
رسول اللہ ﷺ کا خواب میں سیاہ بکریاں دیکھنا	۱۸۰
خواب میں بکریوں کو دیکھنا	۱۸۱
خواب میں بکریوں کا دودھ حاصل کرنا	۱۸۲
(فصل نمبر۵) بکری سے متعلق مختلف واقعات	۱۸۴
چرواہے کا بھیڑیے سے بکری چھڑانا	۱۸۴

Marfat.com

حضرت مصعبیؒ کا بھیڑیے کے ساتھ بکری کو دیکھنا	۱۸۵
بکری کا کاغذ کھانا	۱۸۶
مجھے بکری کی دو کھالیں دے دو	۱۸۷
ابو جعفر بصریؒ کا بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹانا	۱۸۷
بکری کے ایک تھن سے دودھ اور دوسرے سے شہد	۱۸۸
ہر بکری اپنی ٹانگ کے ساتھ معلق ہوتی ہے	۱۸۹
ایک بھیڑیے کا بکری کو مارنا	۱۸۹
بھیڑیوں اور بکریوں کے درمیان صلح	۱۹۰
بکریاں کھینچے ہوئے خط سے باہر نہ جاتیں	۱۹۱
قیامت کے دن بغیر سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لینا	۱۹۱
(فصل نمبر ۶) بکری سے متعلق مختلف مسائل	۱۹۳
ڈاڑھی کو بکری کی دم کہنے والے کا حکم	۱۹۳
بکری کے سات اعضاء کھانا مکروہ ہے	۱۹۳
سائمہ بکری پر زکوۃ کا حکم	۱۹۶
بے گابھن بکری کا دودھ استعمال کرنے کا حکم	۱۹۸
ناجائز چارہ کھانے والی بکری کے گوشت کا حکم	۱۹۸
جس بکری پر بجلی گر جائے اس کو ذبح کر کے کھانا	۱۹۹
ایک سال سے کم بکری کی قربانی	۱۹۹
ہرن اور بکری سے پیدا شدہ کی قربانی کا حکم	۲۰۰

Marfat.com

بلا تعین قربانی کی وصیت بکری پر واقع ہوگی	۲۰۰
خنثیٰ بکری کی قربانی کا حکم	۲۰۱
کٹی ہوئی زبان والی بکری کی قربانی	۲۰۱
ایسی بکری کی قربانی جس کے دانت نہ ہوں	۲۰۱
بکری خریدنے کے وقت قربانی کی نیت کا نہ ہونا	۲۰۱
سور کے دودھ سے پلنے والے بکری کے بچے کی قربانی	۲۰۲
کتیا کا دودھ پینے والی بکری کی قربانی کا حکم	۲۰۲
بکری کی قربانی کا ایصال ثواب کرنے کا حکم	۲۰۳
بکری کا پیشاب ناپاک ہے	۲۱۶
ایک شبہ کا ازالہ	۲۱۸
بھیڑ، بکری اور دنبہ کی حلت کی وجہ	۲۲۰
(باب نمبر۴) اونٹنی	۲۲۱
حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا واقعہ	۲۲۱
حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ہلاکت کا واقعہ	۲۲۲
پہاڑی میں سے اونٹنی کی تخلیق	۲۲۴
حضرت صالح علیہ السلام کا پانی کی تقسیم کرنا	۲۲۴
حضرت صالح علیہ السلام کا اللہ کے احسانات گنوانا	۲۲۵
دو فریقوں کا آپس میں لڑنا	۲۲۶
اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کے قتل کا منصوبہ	۲۲۸

Marfat.com

قرآن کی زبانی عذاب کی تفصیل	۲۲۹
حضرت صالح علیہ السلام اونٹنی کے ساتھ رہتے تھے	۲۳۲
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اونٹنی کا دودھ حرام نہیں تھا	۲۳۳
(فصل نمبر ا) احادیث میں اونٹنی کا تذکرہ	۲۳۵
رسول اللہ ﷺ کا فتح مکہ کے موقع پر اونٹنی پر سورۃ فتح پڑھنا	۲۳۵
اونٹنی کا دودھ پینے سے وضو پر اثر نہیں پڑتا	۲۳۵
اللہ کے رستے میں اونٹنی دینا افضل صدقہ ہے	۲۳۶
ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ کو نکیل والی اونٹنی دینا	۲۳۶
رسول اللہ ﷺ کا اونٹنی پر سوار ہونا	۲۳۶
ایک دیہاتی کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی نکیل پکڑنا	۲۳۸
ذات القرد میں حضور ﷺ کی اونٹنیوں کا چرنا	۲۳۹
میں نے منی پہنچنے تک کسی اونٹنی کو تیز چلتے نہیں دیکھا	۲۴۱
میں حضرت یونسؑ کو سرخ رنگ والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں	۲۴۱
رسول اللہ ﷺ کا اونٹنی کا ہدیہ قبول کرنے سے انکار	۲۴۲
کھجور کے تنے سے اونٹنی کی طرح کی آواز	۲۴۲
رسول اللہ ﷺ کا حسنینؓ کے لئے اونٹنی کا دودھ دوہنا	۲۴۳
رسول ﷺ کی اونٹنی دشمنوں کے پاس	۲۴۴
رسول اللہ ﷺ کا حضرت عائشہؓ کو اونٹنی دینا	۲۴۴
اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟	۲۴۵

Marfat.com

اونٹنی کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے گفتگو کرنا	۲۴۶
مجھے ایک اونٹنی کجاوہ سمیت چاہیے	۲۴۸
اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقفے کے برابر جہاد میں شریک ہونے کا اجر	۲۵۰
(فصل نمبر۲) **صحابہ کرامؓ کے واقعات میں اونٹنی کا ذکر**	۲۵۱
حضرت ابوبکرؓ کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنائی دینا	۲۵۱
حضرت عمرؓ کا اپنی اونٹنی کی لگام پکڑنا	۲۵۲
ابوسباع کا واثلہ بن اسقعؓ کی اونٹنی خریدنا	۲۵۳
براء بن عازبؓ کی سرکش اونٹنی	۲۵۴
حضرت عمران بن حصینؓ کا اونٹنی پر لعنت بھیجنا	۲۵۵
اونٹنی کا حضرت علیؓ کی شکایت کرنے والے کو کچلنا	۲۵۵
سہیل بن بیضاءؓ کا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹنی پر سوار ہونا	۲۵۶
علقمہ بن محرزؓ کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کو چلانا	۲۵۷
حضرت بلالؓ کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑنا	۲۵۸
(فصل نمبر۳) **اونٹنی تاریخ کی نظر میں**	۲۵۹
اونٹنی کا سوار کو گرانا	۲۵۹
عبدالمطلب کا اونٹنی کو مظلوم کے حوالے کرنا	۲۵۹

Marfat.com

(فصل نمبر ۴) اونٹنی اور خواب	۲۶۱
خواب میں ایک شخص کا اونٹنی کے حلق پر خنجر رکھنا	۲۶۱
خواب میں اونٹنی کا دودھ نکالنا	۲۶۲
خواب میں اونٹنی کا خون دوہنا	۲۶۴
(فصل نمبر ۵) اونٹنی سے متعلق مختلف مسائل	۲۶۷
اونٹنی پر لعنت بھیجنے کا حکم	۲۶۷
لعنت کے لغوی معنی	۲۶۷
لعنت کے شرعی معنی	۲۶۷
لعنت کے مستحقین قرآن کی نظر میں	۲۶۹
اللہ کے غضب اور لعنت کا مستحق قرار دینے کی ممانعت	۲۶۹
لعّان اور صدیق جمع نہیں ہو سکتے	۲۶۹
مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا	۲۷۰
نبی علیہ السلام کو لعنت کرنے والا نہیں بنایا گیا	۲۷۰
لعنت کرنا فحش گوئی میں داخل ہے	۲۷۲
مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے	۲۷۳
کثرت لعنت کی وجہ سے خواتین کا جہنم میں جانا	۲۷۳
لعنت کا مستحق نہ ملنے پر واپس لوٹ آنا	۲۷۴

Marfat.com

اپنے والدین پر لعنت کرنے کا گناہ	۲۷۵
ہوا پر لعنت کرنا منع ہے	۲۷۵
(فصل نمبر ۶) اونٹنی کے دودھ کے فوائد	۲۷۷
اونٹنی کا دودھ ایڈز کے افریقی مریضوں کے لئے نعمت	۲۷۸
اونٹنی کے دودھ سے تیار کی جانے والی مصنوعات	۲۷۹
(باب نمبر ۵) گائے	۲۸۰
قرآن مجید میں گائے کا ذکر	۲۸۰
بنی اسرائیل کے گائے ذبح کرنے کا واقعہ	۲۸۲
بنی اسرائیل کا سامری کے بچھڑے کی پرستش کرنا	۲۸۷
بادشاہ مصر کا خواب میں گائے دیکھنا	۲۸۹
(فصل نمبر ۱) احادیث میں گائے کا ذکر	۲۹۴
گائے کی عزت کرو	۲۹۴
رسول اللہ ﷺ کا مدینہ آمد پر گائے ذبح کرنا	۲۹۴
گائے کے دودھ میں شفاء ہے	۲۹۵
دوسری ساعت میں جمعہ کی نماز کے لئے جانے والے کو گائے ذبح کرنے کا ثواب	۲۹۶
گائے کا گفتگو کرنا	۲۹۶

Marfat.com

گائے کی دموں کی طرح کوڑے	۲۹۷
(فصل نمبر۲) گائے سے متعلق مختلف مسائل	۲۹۹
غیر اللہ کے نام پر مقرر کی گئی گائے کو تصحیح نیت کے بعد اللہ کے نام سے ذبح کرنے کا حکم	۲۹۹
قربانی کی گائے میں کتنے افراد کی شرکت درست ہے	۳۰۰
قربانی کی گائے کی عمر	۳۰۶
قربانی کی گائے کی عمر دو سال سے زیادہ ہونے کا حکم	۳۰۸
قربانی کی گائے کے تھنوں سے دودھ کا نہ اترنا	۳۰۹
قربانی کی گائے کی زبان کٹ جانے کا حکم	۳۱۰
جس گائے کا بچہ مرگیا ہو اس کے دودھ کا حکم	۳۱۱
قربانی کے جانور کا دودھ استعمال کرنے کا حکم	۳۱۱
(فصل نمبر۳) گائے سے متعلق متفرق مسائل	۳۱۶
(فصل نمبر۴) سابقہ امتوں کے واقعات میں گائے کا ذکر	۳۲۰
حضرت آدم علیہ السلام کا دریائی گائے کو پتہ کھلانا	۳۲۰
شیطان کا حضرت ایوبؑ کی بیوی کو غیر اللہ کے نام پر بچھڑا ذبح کرنے کا مشورہ دینا	۳۲۰
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دردزہ میں مبتلا گائے کے لیے دعا	۳۲۲
دو فرشتوں کا گائے کے بچھڑے کے بارے میں جھگڑا	۳۲۲

Marfat.com

گرج سے ڈرنے والی گائے معبود نہیں ہوسکتی	۳۲۳
(فصل نمبر۵) گائے سے متعلق چند معلوماتی باتیں	۳۲۵
گائے روزانہ تیس سے چالیس لیٹر دودھ دیتی ہے	۳۲۵
گائے کیوں دودھ دیتی ہے؟	۳۲۵
(فصل نمبر۶) گائے سے متعلق مختلف تاریخی واقعات	۳۲۷
گائے کا پتھر بن جانا	۳۲۷
ایک بزرگ کا گائے کو ذبح کرنا	۳۲۷
بیل کو اپنے کندھے پر اٹھا کر گھومنے والا شخص	۳۲۸
ایک شخص کا گائے کے دودھ میں ملاوٹ کرنا	۳۲۸
ایک گائے کا تیس گائے کی مقدار دودھ دینا	۳۲۹
گائے نے دودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں دیا	۳۲۹
بادشاہ کا بڑھیا کو ستر گائیں دے کر مالا مال کرنا	۳۳۱
(فصل نمبر۷) گائے اور خواب	۳۳۳
خواب میں گائے کو دیکھنا	
(باب نمبر۶) بھیڑ	۳۳۵
غریب کی بھیڑ زبردستی لینے کا عجیب واقعہ	۳۳۵

Marfat.com

حضرت اسماعیلؑ کے بدلے میں جنتی مینڈھے کا فدیہ	۳۳۷
حضرت ابراہیمؑ کا مینڈھے کی قربانی کے بعد خوش ہونا	۳۳۸
(فصل نمبر۱) بھیڑ احادیث کی روشنی میں	۳۳۹
رسول اللہ ﷺ کا بھیڑ کا دودھ دوہنا	۳۳۹
ایک شخص کا دعا پر اسی بھیڑوں کو ترجیح دینا	۳۴۰
آپ ﷺ کی ڈھال میں مینڈھے کے سر کی تصویر	۳۴۱
قیامت کے دن موت کو مینڈھے کی شکل میں ذبح کیا جائے گا	۳۴۱
(فصل نمبر۲) صحابہ کرامؓ کے واقعات میں بھیڑ کا ذکر	۳۴۲
برسات میں صحابہؓ کے کپڑوں سے بھیڑ کی بدبو آنا	۳۴۲
مصعب بن عمیر کا اپنی کمر پر دنبے کی کھال باندھنا	۳۴۲
(فصل نمبر۳) مینڈھا اور خواب	۳۴۴
(فصل نمبر۴) بھیڑ سے متعلق مختلف مسائل	۳۴۶
ایک سال سے کم بھیڑ یا دنبے کی قربانی جائز ہے	۳۴۶

Marfat.com

(باب نمبر ۷) دودھ سے تیار ہونے والی مصنوعات	۳۵۲
تلبینہ کی افادیت	۳۵۲
تلبینہ کی وجہ تسمیہ	۳۵۲
تلبینہ، بیمار کے لیے راحت کا سبب اور غم کم کرتا ہے	۳۵۲
تلبینہ پیٹ کو صاف کرتا ہے	۳۵۷
تلبینہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے	۳۵۸
تلبینہ بنانے کا طریقہ	۳۵۸
خواصِ تلبینہ	۳۵۹
(فصل نمبر ۱) مکھن	۳۶۱
رسول اللہ ﷺ کو مکھن پسند تھا	۳۶۱
رسول اللہ ﷺ نے ولیمہ میں مکھن اور پنیر تیار کروایا	۳۶۱
(فصل نمبر ۲) مکھن سے متعلق مفید معلومات	۳۶۴
مکھن کو بدبودار ہونے سے بچانے کی ترکیب	۳۶۴
مکھن اور پنیر صحت کیلئے انتہائی مفید ہیں، تحقیق	۳۶۴
جمے ہوئے مکھن کو پگھلانے والی چھری ایجاد	۳۶۴
مکھن کے فوائد	۳۶۵

Marfat.com

(فصل نمبر۳) گھی	۳۶۶
ام سلیمؓ کا روٹی پر گھی لگا کر رسولؐ کو دعوت دینا	۳۶۶
ام سلیمؓ کا رسول اللہؐ کی خدمت میں گھی پیش کرنا	۳۶۷
رسول اللہؐ کا گھی والی روٹی کی تمنا کرنا	۳۶۸
حضرت ام مالکؓ کا رسول اللہؐ کو گھی کا ہدیہ	۳۶۹
ام حفید بنت حارث کا رسول اللہؐ کو گھی کا ہدیہ	۳۷۰
حضرت عمرؓ کا قحط والے سال گھی اور گوشت نہ کھانا	۳۷۱
حضرت ابوبکرؓ کا گھی سے متعلق خواب کی تعبیر بیان کرنا	۳۷۲
(فصل نمبر۴) گھی کے متعلق مختلف مسائل	۳۷۴
جامد گھی میں چوہی گرنے کا حکم	۳۷۳
(فصل نمبر۵) گھی کے فوائد	۳۷۶
خالص گھی کی پہچان	۳۷۶
دماغی امراض	۳۷۷
نسیان، ضعفِ دماغ اور کمزوری نظر	۳۷۷
ضعف دماغ کی دوسری دوا	۳۷۷
گھی کی خوش ذائقہ چٹنی	۳۷۸
مالیخولیا یعنی پاگل پن	۳۷۸

14001۵

Marfat.com

پھیپھڑے اور معدے کی بیماریاں	۳۷۹
خشک کھانسی	۳۷۹
دمہ	۳۷۹
سل کے لیے آب حیات	۳۸۰
دائمی قبض رفع کرنے کی تدبیر	۳۸۰
(فصل نمبر۶) پنیر	۳۸۱
پنیر کا شرعی حکم	۳۸۱
(باب نمبر۸) انبیاء نبی اور دودھ	۳۸۵
داؤد علیہ السلام کا دودھ کے بارے میں استفسار کرنا	۳۸۵
(فصل نمبر۱) رسول اللہؐ اور دودھ	۳۸۶
رسول اللہ ﷺ کا دودھ کو منتخب کرنا	۳۸۶
رسول اللہ ﷺ دودھ پیا کرتے تھے	۳۹۵
رسول اللہؐ کو دودھ کا ہدیہ	۳۹۷
رسول اللہ ﷺ کے انگوٹھے سے دودھ نکلنا	۳۹۹
رسول اللہ ﷺ کا دورانِ سفر دودھ سے روزہ افطار کرنا	۳۹۹
رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانے والیاں	۴۰۰
رسول اللہ ﷺ کا ایک چھاتی سے دودھ پینا	۴۰۰

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ بکریوں کا دودھ خود دہتے تھے	۴۰۱
(فصل نمبر ۲) دودھ اور صحابہؓ	۴۰۲
حضرت ابوبکرؓ کا دودھ پینا	۴۰۲
حضرت عمرؓ کو دودھ کا ہدیہ	۴۰۳
حضرت عمرؓ کے زخموں سے دودھ کا نکلنا	۴۰۴
حضرت عمرؓ کا دودھ پیتے بچوں کا وظیفہ مقرر کرنا	۴۰۹
میرے پاس دودھ والا جانور نہیں	۴۱۰
حضرت عمرؓ کا دودھ کے بارے میں استفسار کرنا	۴۱۲
حضرت علیؓ کا دودھ سے قوم کے لوگوں کی مہمانی کرنا	۴۱۲
حضرت انسؓ کا رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانا	۴۱۶
رسول اللہ ﷺ کا حضرت ابو ہریرہؓ کو دودھ پلانا	۴۱۶
دودھ عمار بن یاسر کا آخری مشروب	۴۱۸
حضرت سلمہؓ کا دودھ پینا	۴۱۸
حضرت مقدادؓ کا رسول اللہ ﷺ کا دودھ پینا	۴۳۴
محتاجوں کو دودھ دینے والے اعرابی کے لئے خوشخبری	۴۳۸
"پھر تم سات سمندر پار عمل کرو" کا مطلب	۴۳۹
(باب نمبر ۹) دودھ سے متعلق مختلف واقعات	۴۴۰
ایک آدمی کا والدین کے لئے پوری رات دودھ لے کر کھڑا رہنا	۴۴۰

Marfat.com

ماں کا دودھ پیتے ہوئے بچے کا دعا کرنا	۴۴۳
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ماں کی گود میں گفتگو کرنا	۴۴۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گود میں کلام کرنا	۴۴۴
حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ماں کی گود میں کلام کرنا	۴۴۵
دودھ پیتے بچے کا جریج کی گواہی دینا	۴۴۵
بچے کا ماں کو تسلی دینا	۴۴۶
رسول اللہ ﷺ کا بچپن میں کلام کرنا	۴۵۲
مبارک الیمامہ کا کلام کرنا	۴۵۲
ماشطہ کے بیٹے کا گفتگو کرنا	۴۵۳
شیرخوار بچے کا حضرت یوسف علیہ السلام کی گواہی دینا	۴۵۵
جب تک دودھ تھن میں نہ چلا جائے	۴۵۷
نیک آدمی کا دودھ کی تمنا کرنا	۴۵۷
قبیلہ کے سردار کا شکرانے کے طور پر دودھ پلانا	۴۵۸
قیدی عورت کا بچوں کو دودھ پلانا	۴۵۹
حجر اسود دودھ سے سفید تھا	۴۶۰
حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کا چرواہے سے دودھ مانگنا	۴۶۰
دودھ پیتے بچے کا انگوٹھا چوسنے کی وجہ	۴۶۱
حضرت عیسیٰ سے ہرنی کا اپنے بچوں کو دودھ پلانے کی درخواست کرنا	۴۶۱
دجال کی دعا سے جانور زیادہ دودھ دیں گے	۴۶۲

Marfat.com

انتساب

میں اس کتاب کو اپنی بیٹی عُمیرہ حفظہا اللہ تعالیٰ کے نام معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جس کی پیدائش نے مجھے اس موضوع پر قلم کو جنبش دینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور مدت رضاعت کے دوران احقر کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ ہمیں رب ذوالمنن کا بے حد شکریہ ادا کرنا چاہیے جس نے ہمیں دنیا کے اندر جنتی مشروب (دودھ) کا نمونہ عطا فرمایا۔

Marfat.com

دودھ
کے
فضائل واحکام
اہل علم کی نظر میں

Marfat.com

تقریظ

استاد محترم حضرت مولانا مفتی **یوسف ساچا** صاحب مدظلہ

(استاد حدیث دار العلوم دعوۃ الایمان، بریڈفورڈ)

دودھ سے متعلق احادیث میں فضائل وارد ہوئے ہیں اور سب سے بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ دودھ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے۔ مزید برآں اس کو پینے کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔ شریعت میں دودھ سے متعلق مستقل احکامات موجود ہیں لیکن بعض ایسے مسائل بھی ہیں جن سے عوام ناواقف ہیں، الحمدللہ مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کے متعلق فضائل ومسائل جمع فرما کر ایک مفید تالیف بنام "دودھ کے فضائل واحکام" کو مرتب فرمایا۔

بندہ نے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کیا اور بعض مقامات پر اصلاح کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے نشاندہی کی اور کچھ مشورے بھی دیئے جن کو انہوں نے کتاب میں شامل کرلیا۔ کتاب اپنے مضمون کے اعتبار سے عوام وخواص سب کے لئے مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبول فرمائے اور اس کا نفع عام وتام فرما کر مؤلف حفظہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے اور انہیں جنتی مشروبات (دودھ) سے مستفید فرمائے۔

(استاد مکرم) یوسف ساچا عفی عنہ

Marfat.com

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب قاسمی، بستوی مدظلہ

Mob. 9839776083
MAHAD-AL-SHARIA
Aqsa Colony Mahipat Mau Hardoi Road
Post. Brawan Kalan, Lucknow (U.P.)
Pin: 227107 (INDIA)

معہد الشریعۃ
اقصیٰ کالونی، مہیپت مئو، ہردوئی روڈ
پوسٹ: براون کلاں، لکھنؤ (یوپی)
پن کوڈ: ۲۲۷۱۰۷ (الہند)

Ref:.................................   Date: [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

ہمارے دوست جناب مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی (ڈیوزبری لندن) کو اللہ تعالیٰ نے خاص تصنیفی ذوق وصلاحیت عطا فرمایا ہے، جس موضوع پر لکھتے ہیں تفصیل واستیعاب کے ساتھ لکھتے ہیں [illegible] ہوتی ہے

میرے [illegible] (سن ۲۰۱۵) کے موقع پر الحمد للہ خوشی کے موضوع پر [illegible] جامع کتاب [illegible] لکھنے کے لئے دلائل [illegible] حاصل ہوئی تھی اسی سال (یعنی ۲۰۱۵) میں [illegible] کے موضوع پر "دودھ کے فضائل واحکام" پر ایک جامع کتاب میرے پیش نظر ہے۔ پوری کتاب پر اجمالی نظر ڈالی، اور بعض مباحث حرف بحرف پڑھے، مجموعی طور پر یہ کتاب اردو کے اسلامی لٹریچر میں قابل قدر اضافہ ہے۔ [illegible] دودھ سے تعلق رکھنے والی [illegible] کو بھی [illegible] گیا ہے، اس کتاب میں [illegible] دودھ کے فضائل واسرار کے ساتھ دودھ دینے والے جانوروں اور دودھ [illegible] پر بھی [illegible] گفتگو کی ہے۔ رضاعت کے کافی احکام بھی اس کتاب میں آگئے

[illegible] علمی تحقیقات [illegible] اس کتاب [illegible] استفادہ

Marfat.com

Mob. 9839776083
MAHAD-AL-SHARIA
Aqsa Colony Mahipat Mau Hardoi Road
Post. Brawan Kalan, Lucknow (U.P.)
Pin: 227107 (INDIA)

معہد الشریعۃ
اقصیٰ کالونی، مہپت مئو، ہردوئی روڈ
پوسٹ: برواں کلاں، لکھنؤ (یوپی)
پن کوڈ: ۲۲۷۱۰۷ (الہند)

Date:..................

Ref:..................

کتاب ہے بچوں کے لیے ماں کے دودھ کی جدید طبی تحقیقات کے اعتبار سے کیا اہمیت و افادیت ہے اور دور حاضر میں ماں کے دودھ سے محرومی کی وجہ بچوں پر کیا کیا جسمانی اور اخلاقی مضر اثرات مرتب ہو رہے ہیں اس پر بھی مصنف نے جدید طبی ماہرین کے حوالہ سے اچھی گفتگو کی ہے

کتاب میں حوالوں کا پورا اہتمام کیا گیا ہے، علاوہ ازیں عنوانات پر تکمیلی مواد ہے جو طویل حوالے کتاب کو گراں بار کر رہے ہیں، ان میں تخفیف اور اختصار کی ضرورت ہے

بہرحال یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع اور قابل قدر کوشش ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبولیت سے سرفراز فرمائے اور بندگان خدا کے لیے نافع بنائے

عتیق احمد قاسمی بستوی
استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
وارد حال ڈیوزبری برطانیہ
۱۷/۶/۲۰۱۵

Marfat.com

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس کی نشو ونما کے لئے مختلف حلال وطیب رزق کا اہتمام بھی فرمادیا۔ یہ رزق ہمیں اناج اور پھل کے ذریعے بھی میسر آیا اور مختلف جانوروں اور پرندوں کے ذریعے بھی ملا۔ لیکن اُن کو کھانے کے طریقے، مختلف النوع غذاؤں میں استعمال کے طریقے اور اُن غذاؤں کی تاثیر کے بارے ارشادات ہمیں دربار رسالت ﷺ پر حاضری سے ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی عادت مبارک یہ تھی کہ جس قسم کا کھانا سامنے آتا اگر پسند ہوتا تو اسے تناول فرمالیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

چنانچہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ"۔[1]

ترجمہ:"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں کوئی عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوا تو کھالیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا"۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے، طرح طرح کی نعمتیں غذاؤں میں ہیں۔ جن کو پیارے رسول ﷺ نے شرف قبولیت و پسندیدگی بخشا یقیناً اُن غذاؤں کے خواص بنی نوع انسان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئے ہیں۔ یہ بات لازم ملزوم ہے جس غذا کی تعریف وافادیت نبی کریم ﷺ نے بیان فرمادی ہے، اس کے اثرات کسی بھی طرح انسان کے لئے مضر نہیں ہوسکتے۔

دنیا شاہد ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس میں زندگی کے ہر پہلو کے لئے آگاہی

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب الأطعمة، باب ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعامًا، ج۷، ص۷۴، رقم الحديث، ۵۴۰۹، دار طوق النجاة)

Marfat.com

اور رہنمائی ملتی ہے۔ اسلام کے حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہر شخص اپنی صحت وتندرستی تاحیات برقرار رکھ سکتا ہے، اور ہمہ وقت حبیب پاک ﷺ کی سنت پر چلنے کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ کے محبوب ﷺ نے انسانی صحت کو قائم رکھنے کے جو زریں اصول بیان فرمائے وہ تمام انسانوں کے لئے بہتر اور کافی ہیں۔

آج دنیا کے طبی ماہرین جدید خطوط اور مشاہدات کی روشنی میں انسانی صحت کو قائم اور درست رکھنے کے نت نئے اصول اور ضابطے مرتب کرتے ہیں۔ لیکن تاریخ اس بات کی شاہد کہ اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے حفظانِ صحت کے جو اصول آج سے چودہ سو چھتیس (۱۴۳۶) سال پہلے بیان فرمادیئے اُن کی حقیقتوں کا اعتراف زمانے کے ہر دور میں ہوا ہے، اور انہی اصولوں کو بنیاد بنا کر قدیم اور جدید ماہرین طب نے اپنے تجربات کیے ہیں۔

کسی دوا کے بغیر غذاوں کے استعمال سے ہی انسانی صحت کو درست رکھنے کی درخشندہ مثال صرف دین اسلام میں ہی ملتی ہے۔ ہمارے پیارے حبیب پاک ﷺ نے جن غذاؤں کو خود تناول فرما کر پسندیدگی کا اظہار کیا اُن کے بارے میں تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ غذائیں انسانی جسم کی تعمیر اور نشوونما میں بہترین کردار ادا کرتی ہیں۔

گو یہ موضوع اتنا طویل ہے کے اس پر لاتعداد صفحات لکھے جاسکتے ہیں لیکن اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی غذاؤں اور مشروبات میں سے صرف ایک مشروب ''دودھ'' کو تحقیق کا موضوع بنایا گیا ہے۔

دودھ رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ مشروب تھا، آپ ﷺ اس کو بڑے اہتمام سے نوش فرماتے۔ مزید برآں اس کے بہت سے فضائل واحکام بیان کیے ہیں، جن میں رضاعت، دودھ پینے کے آداب، دودھ سے متعلق واقعات، خواب میں دودھ دیکھنے اور پینے کی تعبیرات وغیرہ شامل ہیں۔

اس کتاب میں آپ ﷺ کے اس پسندیدہ مشروب (یعنی دودھ) سے متعلق احکام بیان

Marfat.com

کیے گئے ہیں، احقر نے دودھ کے عنوان سے کوئی مستقل تصنیف نہیں دیکھی گو دودھ کے عنوان سے بہت سارے فضائل واحکام شریعت کی نہر دودھ میں بہہ رہے ہیں، بالفاظِ دیگر یہ کتاب شریعتِ محمدیہ کی نہر دودھ میں بہنے والے ''دودھ کے فضائل واحکام'' کو ایک سرائی میں جمع کرنے کی ادنی کاوش ہے، بہرحال ضرورت محسوس کرتے ہوئے احقر نے اس موضوع ''دودھ کے فضائل واحکام'' پر ایک مدلل کتاب تیار کی ہے۔ ہر مسئلے کے ساتھ حوالہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

اگر اہل علم کو اس کتاب میں کوئی غلطی محسوس ہو تو وہ بندہ کو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

شبیر احمد عثمانی

خادم مدرسہ ودارالافتاء حرا، ڈیوزبری

مدرسہ نمبر:0044:1924 412315

موبائل نمبر: 0044:7783465233

ای میل:daruliftahira@hotmail.co.uk

usmaniwithflowerr@hotmail.co.uk

www.alhira.co.uk

2 William Street

Wf13 4Ay

Staincliffe,Dewsbury

United Kingdom

Marfat.com

تشکر و امتنان

اس رب کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں جس نے حضرت انسان کو دنیا میں جنتی مشروب دودھ سے نوازا، اسے ماں کی چھاتی میں جاری فرما کر نومولود کی غذا کا بندوبست فرمایا اور مخصوص جانوروں کے تھنوں میں پیدا فرما کر اسے انسانوں کی خوراک کا ذریعہ بنا دیا۔

میں تمام حضرات کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے بندۂ اثیم کے ساتھ تعاون کیا خواہ وہ تحریری صورت میں ہو یا پھر موبائل فون کے ذریعہ۔ بالخصوص حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب زید مجدہ جنہوں نے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد تقریظ لکھنے کی زحمت فرما کر بندہ کی خوشی میں اضافہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت کو صحت عطا فرمائے اور ان کی عمر دراز فرمائے۔ اس کے ساتھ حضرت مولانا عتیق صاحب مدظلہ (انڈیا) کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے برطانیہ کے دورے کے دوران تقریظ لکھ کر شکریہ کا موقع دیا۔

میں اپنے والدین کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے بندہ کی حوصلہ افزائی ہی نہیں فرمائی بلکہ اس کی طباعت کی ذمہ داری بھی اٹھائی۔ بالخصوص والد محترم حضرت حافظ بشیر احمد صاحب حفظہ اللہ ورعاہ جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کے لئے سفر کی مشقت اٹھائی۔ حقیقت یہ ہے کہ احقر ان کی دعاؤں اور حوصلہ افزائی کے بغیر یہ کام کبھی سرانجام دینے کے قابل ہی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کا سایۂ عاطفت تادیر احقر کے سر پر قائم و دائم رکھے۔

آخر میں ام عُمیرہ کا مشکور ہوں جنہوں نے دورانِ تالیف میری حوصلہ افزائی ہی نہیں فرمائی بلکہ گھر کی اکثر ذمہ داریوں کو اپنے کندھے پر اٹھا کر بندہ کو تالیف کے لئے فارغ کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے، ام عمیرہ حفظہا اللہ تعالیٰ، ہمارے بچوں اور والدین کو جنت الفردوس میں جمع فرما کر دودھ جیسے لذیذ مشروب سے سیراب فرمائے۔ آمین

احقر و اجہل شبیر احمد عثمانی عفی عنہ

Marfat.com

باب نمبر (۱)

دودھ

دودھ عام طور پر ایک سفید مائع ہوتا ہے جو کہ ممالیہ کے پستانوں میں پیدا ہوتا ہے، جیسے کہ گائے کا دودھ یا انسانی دودھ۔ یہ مائع ممالیہ غدودوں میں پیدا ہوتا ہے جسے مادہ ممالیہ کے پستان، تھن وغیرہ کہا جاتا ہے۔ چونکہ نومولود ممالیہ بچوں کے دانت پیدائش کے وقت موجود نہیں ہوتے اس لیے ان کو دودھ کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ضرورت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک کہ ان کے مکمل دانت ٹھوس خوراک کھانے کے قابل نہیں ہو جاتے۔ دودھ میں موجود غذائی اجزاء ممالیہ بچوں کی افزائش اور نشوونما میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

دودھ انسانی استعمال کی خوراک میں ایک اہم جز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں معدنیات جیسے کیلشیم کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے جو کہ ہڈیوں اور دانتوں کی مضبوطی کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ دودھ جسم میں پروٹین کی بھی مقدار فراہم کرتا ہے اور جسم کی حیاتیاتی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ایک تحقیق میں یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ دودھ کا ایک گلاس روزانہ استعمال کرنے پر جسم کی 44% حیاتیاتی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ دودھ کی بعض اقسام میں معدنیات جیسے کیلشیم کی مقدار خاطر خواہ نہیں ہوتی، لیکن پھر بھی ان سے ملائی اور پنیر حاصل ہو سکتا ہے۔

لفظِ ''دودھ'' کے اشتقاقیات

لفظِ ''دودھ'' کی جڑ سنسکرت زبان کا لفظ ''دُگدھ'' ہے، لیکن اسکی ہند۔یورپی جڑیں اور بھی گہری ہیں اور اس سے ملتے جلتے قرابت دار الفاظ کئی ہند۔یورپی زبانوں میں ملتے ہیں۔

Marfat.com

بطورِ مثال اوستائی زبان (ایک ہزاروں سال پرانی مشرقی فارسی زبان) میں دغد، وخی میں، دلیغ اورنئی فارسی میں دوغ پائے جاتے ہیں۔ [1]

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَم

[1]...http://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AF%D9%88 %D8%AF%DA%BE

Marfat.com

(فصل نمبر۱)

قرآن مجید اور دودھ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں دودھ کا ذکر فرماتے ہیں۔

جنت میں دودھ کی نہریں

جنت میں ایسے دودھ کی نہریں ہوں گی جن کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوگا۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ"۔[1]

ترجمہ: "جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی نہریں ایسے پانی کی ہیں جن میں ذرا تغیر نہ ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلا ہوا نہ ہوگا، اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوگی اور بہت سی نہریں شہد کی ہیں جو بالکل صاف ہوگا اور ان کیلئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش ہوگی، کیا ایسے لوگ ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور کھولتا ہوا پانی ان کو پلایا جائے گا سو وہ ان کی انتڑیوں کے ٹکڑے کر ڈالے گا"۔

---

[1]..... (سورة محمد: رقم الآية، ۱۵، پارہ، ۲۶)

Marfat.com

گوبر اور خون سے خالص دودھ

اللہ تعالیٰ انسان کے لئے جانوروں کے پیٹوں سے خالص دودھ مہیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"وَإِنَّ لَكُمْ فِى الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُم مِّمَّا فِى بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشَّرِبِينَ "۔[1]

ترجمہ: "اور بلاشبہ تمہارے لئے چوپایوں میں عبرت ہے، ہم تمہیں اس چیز میں پلاتے ہیں جو ان کے پیٹوں میں ہے، گوبر اور خون کے درمیان سے ایسا دودھ جو خالص ہے پینے والوں کے حلق میں آسانی سے اترنے والا ہے"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَم

---

[1]..... (سورة النحل: رقم الآية، ٦٦، پارہ، ١٤)

Marfat.com

(فصل نمبر۲)

حدیث کی روشنی میں دودھ کی افادیت

دودھ ایک ایسی مکمل غذا ہے جو کھانے پینے کو کفایت کرتی ہے، اس کے علاوہ اس کے اور بھی فوائد ہیں جو اپنے مقام پر ذکر کیے جائیں گے۔

دودھ کھانے اور پینے کو کفایت کرتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي: الشَّرْبَةُ لَكَ، فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا، فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ الطَّعَامَ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ. وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ شَيْءٌ يَجْزِي مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ". [1]

"ترجمہ: "میں اور خالد بن ولید نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے ہاں داخل ہوئے وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا۔

---

[1]....(سنن الترمذي: أبواب الدعوات/بَاب مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا، ج،۵، ص،۳۸۳، رقم الحديث، ۳۴۵۵، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

Marfat.com

میں آپؐ کے دائیں اور خالد بائیں جانب تھے۔ چنانچہ حضورؐ نے مجھ سے فرمایا پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ پس میں نے کہا میں آپؐ کے جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ کھلائے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَأَطْعِمْنَا خَیْرًا مِنْہُ (اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا) اور اگر کسی کو اللہ دودھ پلائے تو وہ کہے (اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور یہ (دودھ) مزید عطا فرما) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ کھانے اور پینے دونوں کے لئے کافی ہو"۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی أَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ أَتَمُّ وَأَحْکَم

Marfat.com

(باب نمبر۲)

دودھ کے آداب

دودھ دیتے وقت دائیں طرف کا خیال رکھنا چاہیے

مجلس میں دودھ یا کوئی اور کھانے پینے والی چیز دیتے وقت دائیں جانب کا خیال رکھنا چاہیے، بالفاظِ دیگر مجلس میں سب سے پہلے اس شخص کو دودھ دیا جائے جو دائیں جانب بیٹھا ہوا ہے خواہ وہ مرتبے میں کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔

چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ:

"قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ، وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ، وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ، فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ". ؎۱

ترجمہ: "نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور جب آپؐ کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور میری ماں مجھے آپ (ﷺ) کی خدمت کرنے کی ترغیب دیتی تھی ایک مرتبہ آپ (ﷺ) ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپؐ کے لئے ایک پالی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر کے کنوئیں کا پانی

؎۱.....(صحیح مسلم: کتاب الأشربة/بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَنْ يَمِينِ الْمُبْتَدِءِ، ج۳، ص۱۶۰۳، رقم الحديث۲۰۲۹، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ پیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) حضرت ابوبکرؓ کو عطا فرمائیں اور حضرت ابوبکرؓ آپ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے تو آپ (ﷺ) نے ایک دیہاتی آدمی کو جو آپ کے دائیں طرف بیٹھا تھا عطا فرمایا اور رسول اللہؐ نے فرمایا دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے اور پھر بائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے"۔

دودھ کا برتن ڈھکا ہونا چاہیے

حضرت ابوحمید ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا، فَقَالَ :أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا، قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ :إِنَّمَا أُمِرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلًا، وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا"۔[1]

ترجمہ:"نبی ﷺ کی خدمت میں نقیع کے مقام سے ایک (شخص) دودھ کا پیالہ لے کر آیا وہ پیالہ ڈھکا ہوا نہیں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس پیالہ کو ڈھکا کیوں نہیں اگرچہ لکڑی کی ایک آڑ ہی سے اس کو ڈھک دیتے حضرت ابوحمید فرماتے ہیں کہ آپؐ نے رات کو مشکیزوں کے منہ باندھنے کا اور رات کو دروازوں کو بند رکھنے کا حکم فرمایا"۔

دودھ دائیں ہاتھ سے پیے

شریعت اسلامیہ نے اس بات کی تعلیم دی ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھایا اور پیا جائے، بغیر کسی عذر کے صرف بائیں سے کھانا شیطانی فعل ہے۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[1]....(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/بَابٌ فِي شُرْبِ النَّبِيذِ وَتَخْمِيرِ الْانَاءِ، ج۳، ص۱۵۹۳، رقم الحديث، ۲۰۱۰، داراحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

"لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ". ۱؎

ترجمہ: "تم بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے"۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ". ۲؎

ترجمہ: "جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب کوئی (پانی) پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے"۔

حضرت اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: كُلْ بِيَمِينِكَ، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ". ۳؎

ترجمہ: "ایک آدمی نے رسول اللہؐ کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپؐ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا تو وہ آدمی کہنے لگا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا آپؐ نے فرمایا (اللہ کرے) تو اسے اٹھا ہی نہ سکے اس آدمی کو سوائے تکبر اور غرور کے اور کسی چیز نے اس طرح کرنے سے نہیں روکا راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی اپنے ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا"۔

۱؎....(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا، ج،۳، ص،۱۵۹۸، رقم الحديث،۲۰۱۹، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

۲؎....(سنن أبي داود: كتاب الأطعمة/بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ، ج،۳، ص،۳۴۹، رقم الحديث،۳۷۷۶، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

۳؎....(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا، ج،۳، ص، ۱۵۹۹، رقم الحديث، ۲۰۲۱، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا چاہیے اور بغیر کسی عذر کے صرف بائیں ہاتھ سے کھانا نہیں چاہیے اس لئے کہ یہ شیطانی عمل ہے، ہاں اگر کوئی کھانے یا پینے میں دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ کو معاون بنانا چاہے تو اس کی اجازت ہے جبکہ اصل کھانے کا عمل دائیں ہاتھ سے انجام دیا جائے۔[۱]

دودھ پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھے

کھانے یا پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ، إِذَا أَدْنَى الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ سَمَّى اللّٰهَ، فَإِذَا أَخَّرَهُ حَمِدَ اللّٰهَ، يَفْعَلُ بِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ". [۲]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ تین سانس میں پیتے تھے، جب برتن کو اپنے منہ کے قریب لاتے، تو اللہ تعالیٰ کا نام لیتے، اور جب اُس کو الگ کرتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے، یہ عمل تین مرتبہ کرتے تھے"۔

اور حضرت نوفل بن معاویہ دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ،

۱..... "فَإِنِ احْتِيجَ إِلَى الْاِسْتِعَانَةِ بالشمال فبحكم التَّبِعِيَّة".
(عمدة القاري: كتاب الاطعمة/باب التسمية على الطعام والاكل باليمين، ج۲۱، ص۲۹، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

۲..... (المعجم الاوسط للطبراني: ج۱، ص۲۵۷، رقم الحديث۸۴۰، دار الحرمين، القاهرة)
قال الهيثمي: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهُوَ أَحَدُ رِجَالِ الْمُوَطَّأ عَنْ مَالِكٍ، رَوَاهُ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ أَبُو زُرْعَةَ وَقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ حَفِظَ الْمُوَطَّأَ فِي حَيَاةِ الْإِمَامِ مَالِكٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.
(مجمع الزوائد: ج۵، ص۸۱، تحت رقم الحديث۸۲۵۹، مكتبة القدسي، القاهرة)

Marfat.com

يُسَمِّي اللَّهَ فِي أَوَّلِهَا، وَيَحْمَدُهُ فِي آخِرِهَا ".[1]

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین سانس میں پیتے ہوئے دیکھا، اُس کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا، اور اس کے آخر میں اللہ کی حمد کی"۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ دودھ یا کوئی اور مشروب پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔[2]

---

[1]....(المعجم الاوسط للطبراني: ج، ۱، ص، ۲۵۷، رقم الحديث، ۸۴۰، دار الحرمين، القاهرة)
قال الهيثمي: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيهِ شِبْلُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهُوَ ضَعِيفٌ.
(مجمع الزوائد: ج، ۵، ص، ۸۱، تحت رقم الحديث، ۸۲۶۰، مكتبة القدسي، القاهرة)

[2]...."(كان يشرب ثلاثة أنفاس يسمى الله في أوله ويحمد الله في آخره) أي يسميه في ابتداء الثلاث ويحمده في انتهائها ويحتمل أن المراد يسمي في أول كل شربة وآخرها ويؤيده في أوسط الطبراني قال ابن حجر: حسن عن أبي هريرة أن المصطفى صلى الله عليه وسلم كان يشرب في ثلاثة أنفاس إذا أدنى الإناء إلى فيه سمى الله وإذا أخره حمد الله يفعل ذلك ثلاثا واصله في ابن ماجه قال ابن القيم: للتسمية في الأول والحمد في الآخر تأثير عجيب في نفع الطعام والشراب ودفع مضرته قال الإمام أحمد: إذا جمع الطعام أربعا فقد كمل إذا ذكر الله في أوله وحمده في آخره وكثرة الأيدي عليه وكان من حل وقال الزين العراقي: هذا الخبر لا يعارضه خبر أبي الشيخ عن زيد بن الأرقم بسند ضعيف أن النبي صلى الله عليه وسلم كان شربه بنفس واحد في خبر الحاكم عن أبي قتادة وصححه إذا شرب أحدكم فليشرب بنفس واحد لحمل هذين الحدثين على ترك النفس في الإناء

(ابن السني عن) أبي معاوية (نوفل بن معاوية) الديلي بكسر الدال وسكون التحتية صحابي شهد الفتح ومات بالمدينة زمن يزيد وقضية صنيع المؤلف أن هذا لم يخرج في أحد الكتب المشاهير الذين وضع لهم الرموز وهو عجب فقد خرجه الطبراني باللفظ المزبور عن نوفل المذكور ورواه الطبراني أيضا في الأوسط والكبير بلفظ كان يشرب في ثلاثة أنفاس إذا أدنى الإناء الى فيه سمى الله وإذا أخره حمد الله يفعل ذلك ثلاث مرات قال الهيثمي: فيه عتيق بن يعقوب لم أعرفه وبقية رجاله رجال الصحيح ".
(فيض القدير للمناوي: ج، ۵، ص، ۲۲۱، تحت رقم الحديث، ۷۰۵۵، المكتبة التجارية الكبرى)

"أَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ إِذَا أَدْنَى الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ يُسَمِّي اللَّهَ فَإِذَا أَخَّرَهُ حَمِدَ اللَّهَ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَصْلُهُ فِي بن ماجة وَلَه شَاهد من حَدِيث بن مَسْعُودٍ عِنْدَ الْبَزَّارِ وَالطَّبَرَانِيِّ وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيث بن عَبَّاسٍ الْمُشَارِ إِلَيْهِ قَبْلُ وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ وَهَذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ شَاهِدًا لِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الْمَذْكُورِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِهِ فِي الِابْتِدَاءِ والانتهاء فَقَطْ وَاللَّهُ أعلم ".
(فتح الباري لابن حجر: كتاب الاشربة/قَوْلُهُ بَابُ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ، ج، ۱۰، ص، ۹۴، دار المعرفة، بيروت)

Marfat.com

دودھ بیٹھ کر پینا چاہیے

کھڑے ہوکر دودھ یا پانی وغیرہ پینا سنت عمل نہیں، بلکہ بعض روایات میں کھڑے ہوکر کھانے پینے کی ممانعت آئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا". ۱

ترجمہ: "نبی ﷺ نے کھڑے ہوکر پینے سے تنبیہ فرمائی"۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا". ۲

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا"۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ". ۳

ترجمہ: "تم میں سے کوئی آدمی کھڑے ہوکر (پانی وغیرہ) نہ پیے اور جو آدمی بھول کر پی لے تو وہ اسے قے کرڈالے"۔

لیکن مذکورہ روایات کے برعکس بعض روایات میں کھڑے ہوکر پینے کا ذکر بھی ہے۔

چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ:

۱.....(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/باب كراهية الشرب قائماً، ج،۳،ص،۱۶۰۰،رقم الحديث، ۲۰۲۴،دار إحياء التراث العربي،بيروت)

۲.....(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/باب كراهية الشرب قائماً، ج،۳،ص،۱۶۰۱،رقم الحديث، ۲۰۲۵،دارإحياء التراث العربي،بيروت)

۳.....(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/بَابُ كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا، ج،۳،ص،۱۶۰۱،رقم الحديث، ۲۰۲۶،دارإحياء التراث العربي،بيروت)

Marfat.com

"رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا". ۱؎

ترجمہ:"میں نے نبی کریمؐ کو کھڑے اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پیتے ہوئے دیکھا ہے"۔

اس کے علاوہ صحابہ کرامؓ کے کھڑے ہوکر پینے کا ذکر روایات میں آتا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ:

"كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ". ۲؎

ترجمہ:"ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر کھایا پیا کرتے تھے"۔

مسلم سے روایت ہے کہ:

"رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا". ۳؎

ترجمہ:"میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑے ہوکر پانی پیتے ہوئے دیکھا"۔

عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ:

"أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا". ۴؎

ترجمہ:"انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوکر پانی پیتے ہوئے دیکھا"۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ:

۱؎....(سنن الترمذي: أبواب الاشربة/بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا، ج،۴، ص، ۳۰۱، رقم الحديث،۱۸۸۳، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى،مصر)

قال الترمذي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲؎....(سنن الترمذي: أبواب الأشربة/بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا، ج،۴،ص،۳۰۰،رقم الحديث،۱۸۸۰، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى، مصر)

۳؎....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأشربة/مَنْ رَخَّصَ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا، ج،۵،ص،۱۰۰،رقم الحديث،۲۴۱۰۴، مكتبة الرشد، الرياض)

۴؎....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأشربة/مَنْ رَخَّصَ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا، ج،۵،ص،۱۰۱،رقم الحديث،۲۴۱۱۰، مكتبة الرشد، الرياض)

Marfat.com

"أَمَّا أَنَا فَآكُلُ قَائِمًا، وَأَشْرَبُ قَائِمًا". [1]

ترجمہ:"میں کھڑا ہو کر کھاتا ہوں اور پیتا ہوں"۔

نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ:

"أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ". [2]

ترجمہ:"وہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد کوفہ کے صحن میں حاضر ہوئے پھر علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیا اور کہا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے اس وقت کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا ہے"۔

زہری فرماتے ہیں کہ:

"كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَرَيَانِ بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَأْسًا كَانَا يَشْرَبَانِ وَهُمَا قَائِمَانِ وَرُوِّينَا عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا". [3]

ترجمہ:"سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑے ہو کر پینے میں کوئی حرج محسوس نہ کرتے تھے اور دونوں کھڑے ہو کر پی لیتے تھے اور ابو بکرہ سے منقول ہے کہ وہ بھی کھڑے ہو کر پی لیتے تھے"۔

---

[1]....(السنن الکبری للبیهقي: أبواب الولیمة/بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ قَائِمًا، ج،۷،ص،۴۶۱، رقم الحدیث،۱۴۶۴۸،دار الکتب العلمیة،بیروت)

[2]....(صحیح البخاري: کتاب الأشربة/بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا،ج،۷،ص،۱۱۰،رقم الحدیث، ۵۶۱۵،دار طوق النجاة)

[3]....(السنن الکبری للبیهقي: أبواب الولیمة/بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ قَائِمًا، ج،۷، ص، ۴۶۱، رقم الحدیث، ۱۴۶۵۰، دار الکتب العلمیة،بیروت)

Marfat.com

مذکورہ روایات کے پیشِ نظر کھڑے ہوکر دودھ یا کوئی اور مشروب پینے کے حکم کے متعلق اہل علم سے مختلف اقوال منقول ہیں، بعض نے اگرچہ کھڑے ہوکر پینے کو حرام قرار دیا ہے، لیکن دلائل کی روشنی میں زیادہ قول یہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہوکر پینے میں گناہ لازم نہیں آتا جیسا کہ کئی روایات سے معلوم ہوتا ہے۔[1]

وہ روایات جن میں کھڑے ہوکر پینے کی ممانعت یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے، وہ اس صورت میں ہے جبکہ اس کو عادت بنالیا جائے یا ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے مکروہ تنزیہی مراد ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ مشروب خواہ دودھ ہو یا پانی بیٹھ کر ہی پیا جائے، اور کھڑے ہوکر پینے کی عادت سے پرہیز کرنا چاہیے۔[2]

---

[1]....."(وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى): أَيْ فِي تَنْزِيهٍ وَتَأْدِيبٍ وَتَنْبِيهٍ. (أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا): قَالَ النَّوَوِيُّ: وَفِي رِوَايَةٍ "حَذَّرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا". "وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ: لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ "، وَفِي أُخْرَى: أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ "، وَرُوِيَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ شَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ، وَقَدْ أُشْكِلَ عَلَى بَعْضِهِمْ وَجْهُ التَّوْفِيقِ بَيْنَ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ، وَأَوَّلُوا فِيهَا بِمَا لَا جَدْوَى فِي نَقْلِهِ، وَالصَّوَابُ فِيهَا أَنَّ النَّهْيَ مَحْمُولٌ عَلَى كَرَاهَةِ التَّنْزِيهِ، وَأَمَّا شُرْبُهُ قَائِمًا فَبَيَانٌ لِلْجَوَازِ، وَأَمَّا مَنْ زَعَمَ النَّسْخَ أَوِ الضَّعْفَ فَقَدْ غَلِطَ غَلَطًا فَاحِشًا، وَكَيْفَ يُصَارُ إِلَى النَّسْخِ مَعَ إِمْكَانِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا لَوْ ثَبَتَ التَّارِيخُ، وَأَنَّى لَهُ بِذٰلِكَ وَإِلَى الْقَوْلِ بِالضَّعْفِ مَعَ صِحَّةِ الْكُلِّ، وَأَمَّا قَوْلُهُ: (فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ) فَمَحْمُولٌ عَلَى الِاسْتِحْبَابِ فَيُسْتَحَبُّ لِمَنْ شَرِبَ قَائِمًا أَنْ يَتَقَيَّأَهُ لِهٰذَا الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الصَّرِيحِ، فَإِنَّ الْأَمْرَ إِذَا تَعَذَّرَ حَمْلُهُ عَلَى الْوُجُوبِ حُمِلَ عَلَى الِاسْتِحْبَابِ. وَقَالَ الْقَاضِي رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا النَّهْيُ مِنْ قَبِيلِ التَّأْدِيبِ وَالْإِرْشَادِ إِلَى مَا هُوَ الْأَخْلَقُ وَالْأَوْلَى، وَلَيْسَ نَهْيَ تَحْرِيمٍ حَتَّى يُعَارِضَهُ مَا رُوِيَ أَنَّهُ فَعَلَ خِلَافَ ذٰلِكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ".

(مرقاة المفاتيح: ج،۷، ص،۲۷۴۶، تحت رقم الحديث، ۴۲۶۶، دار الفكر، بيروت، لبنان)

[2]....."وَاسْتَدَلَّ أَهْلُ الظَّاهِرِ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ على تَحْرِيمِ الشُّرْبِ قَائِمًا ثُمَّ كَيْفِيَّةُ الْجَمْعِ بينهمَا على أَقْوَال: أحدهَا: أَن النَّهْيَ مَحْمُول على التَّنْزِيه لَا على التَّحْرِيم، وَهُوَ الَّذِي صَار إِلَيْهِ الْأَئِمَّة الجامعون بَين الحَدِيث وَالْفِقْه ...... وَقَالَ النَّوَوِيّ فِي (شرح مُسلم) الصَّوَاب أَن النَّهْي مَحْمُول على كَرَاهَة التَّنْزِيه، وَأما شربه صلى اللّٰه عَلَيْهِ وَسلم قَائِما فبيانه للْجَوَاز فَلَا إِشْكَال وَلَا تعَارض".

(عمدة القاري: كتاب الأشربة/باب الشرب قائما، ج،۲۱، ص،۱۹۳، دار إحياء التراث العربي)

"وَسَلَكَ الْعُلَمَاءُ فِي ذٰلِكَ مَسَالِكَ أَحَدُهَا التَّرْجِيحُ وَأَنَّ أَحَادِيثَ الْجَوَازِ أَثْبَتُ مِنْ أَحَادِيثِ النَّهْيِ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

دودھ پینے کے بعد کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

"دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَ تْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وَهٰذِهِ طَرِيقَةُ أَبِي بَكْرٍ الْأَثْرَمِ فَقَالَ حَدِيثُ أَنَسٍ يَعْنِي فِي النَّهْيِ جَيِّدُ الْإِسْنَادِ وَلٰكِنْ قَدْ جَاءَ عَنْهُ خِلَافُهُ يَعْنِي فِي الْجَوَازِ قَالَ وَلَا يَلْزَمُ مِنْ كَوْنِ الطَّرِيقِ إِلَيْهِ فِي النَّهْيِ أَثْبَتَ مِنَ الطَّرِيقِ إِلَيْهِ فِي الْجَوَازِ أَنْ لَا يَكُونَ الَّذِي يُقَابِلُهُ أَقْوَى لِأَنَّ الثَّبْتَ قَدْ يَرْوِي مَنْ هُوَ دُونَهُ الشَّيْءَ فَيُرَجَّحُ عَلَيْهِ فَقَدْ رُجِّحَ نَافِعٌ عَلَى سَالِمٍ فِي بعض الْأَحَادِيث عَن بن عُمَرَ وَسَالِمٌ مُقَدَّمٌ عَلَى نَافِعٍ فِي الثَّبْتِ وَقُدِّمَ شَرِيكٌ عَلَى الثَّوْرِيِّ فِي حَدِيثَيْنِ وَسُفْيَانُ مُقَدَّمٌ عَلَيْهِ فِي جُمْلَةِ أَحَادِيثَ ثُمَّ أَسْنَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالشُّرْبِ قَائِمًا قَالَ الْأَثْرَمُ فَدَلَّ عَلَى أَنَّ الرِّوَايَةَ عَنْهُ فِي النَّهْيِ لَيْسَتْ ثَابِتَةً وَإِلَّا لَمَا قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَيَدُلُّ عَلَى وَهَاءِ أَحَادِيثِ النَّهْيِ أَيْضًا اتِّفَاقُ الْعُلَمَاءِ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ شَرِبَ قَائِمًا أَنْ يَسْتَقِيءَ الْمَسْلَكُ الثَّانِي دَعْوَى النَّسْخِ وَإِلَيْهَا جَنَحَ الْأَثْرَمُ وبن شَاهِينَ فَقَرَّرَا عَلَى أَنَّ أَحَادِيثَ النَّهْيِ عَلَى تَقْدِيرِ ثُبُوتِهَا مَنْسُوخَةٌ بِأَحَادِيثِ الْجَوَازِ بِقَرِينَةِ عَمَلِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَمُعْظَمِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ بِالْجَوَازِ وَقَدْ عكس ذَلِكَ بن حَزْمٍ فَادَّعَى نَسْخَ أَحَادِيثِ الْجَوَازِ بِأَحَادِيثِ النَّهْيِ مُتَمَسِّكًا بِأَنَّ الْجَوَازَ عَلَى وَفْقِ الْأَصْلِ وَأَحَادِيثُ النَّهْيِ مُقَرِّرَةٌ لِحُكْمِ الشَّرْعِ فَمَنِ ادَّعَى الْجَوَازَ بَعْدَ النَّهْيِ فَعَلَيْهِ الْبَيَانُ فَإِنَّ النَّسْخَ لَا يَثْبُتُ بِالِاحْتِمَالِ وَأَجَابَ بَعْضُهُمْ بِأَنَّ أَحَادِيثَ الْجَوَازِ مُتَأَخِّرَةٌ لِمَا وَقَعَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ كَمَا سَيَأْتِي ذِكْرُهُ فِي هَذَا الْبَاب من حَدِيث بن عَبَّاسٍ وَإِذَا كَانَ ذَلِكَ الْأَخِيرَ مِنْ فِعْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَّ عَلَى الْجَوَازِ وَيَتَأَيَّدُ بِفِعْلِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ بَعْدَهُ الْمَسْلَكُ الثَّالِثُ الْجَمْعُ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ بِضَرْبٍ مِنَ التَّأْوِيلِ فَقَالَ أَبُو الْفَرَجِ الثَّقَفِيُّ فِي نَصْرِهِ الصِّحَاحَ وَالْمُرَادُ بِالْقِيَامِ هُنَا الْمَشْيُ يُقَالُ قَامَ فِي الْأَمْرِ إِذَا مَشَى فِيهِ وَقُمْتُ فِي حَاجَتِي إِذَا سَعَيْتُ فِيهَا وَقَضَيْتُهَا وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا أَيْ مُوَاظِبًا بِالْمَشْيِ عَلَيْهِ وَجَنَحَ الطَّحَاوِيُّ إِلَى تَأْوِيلٍ آخَرَ وَهُوَ حَمْلُ النَّهْيِ عَلَى مَنْ لَمْ يُسَمِّ عِنْدَ شُرْبِهِ وَهَذَا إِنْ سَلِمَ لَهُ فِي بَعْضِ أَلْفَاظِ الْأَحَادِيثِ لَمْ يَسْلَمْ لَهُ فِي بَقِيَّتِهَا وَسَلَكَ آخَرُونَ فِي الْجَمْعِ حَمْلَ أَحَادِيثِ النَّهْيِ عَلَى كَرَاهَةِ التَّنْزِيهِ وَأَحَادِيثُ الْجَوَازِ على بَيَانه وَهِي طَرِيقَة الْخطابِيّ وبن بَطَّالٍ فِي آخَرِينَ وَهَذَا أَحْسَنُ الْمَسَالِكِ وَأَسْلَمُهَا وَأَبْعَدُهَا مِنَ الِاعْتِرَاضِ وَقَدْ أَشَارَ الْأَثْرَمُ إِلَى ذَلِكَ أَخِيرًا فَقَالَ إِنْ ثَبَتَتِ الْكَرَاهَةُ حُمِلَتْ عَلَى الْإِرْشَادِ وَالتَّأْدِيبِ لَا عَلَى التَّحْرِيمِ وَبِذَلِكَ جَزَمَ الطَّبَرِيُّ وَأَيَّدَهُ بِأَنَّهُ لَوْ كَانَ جَائِزًا ثُمَّ حَرَّمَهُ أَوْ كَانَ حَرَامًا ثُمَّ جَوَّزَهُ لَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ بَيَانًا وَاضِحًا فَلَمَّا تَعَارَضَتِ الْأَخْبَارُ بِذَلِكَ جَمَعْنَا بَيْنَهَا بِهَذَا وَقِيلَ إِنَّ النَّهْيَ عَنْ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ جِهَةِ الطِّبِّ مَخَافَةَ وُقُوعِ ضَرَرٍ بِهِ فَإِنَّ الشُّرْبَ قَاعِدًا أَمْكَنُ وَأَبْعَدُ مِنَ الشَّرَقِ وَحُصُولِ الْوَجَعِ فِي الْكَبِدِ أَوِ الْحَلْقِ وَكُلُّ ذَلِكَ قَدْ لَا يَأْمَنُ مِنْهُ مَنْ شَرِبَ قَائِمًا".

(فتح الباري لابن حجر: قوله باب الشرب قائما، ج۱۰، ص۸۴، دار المعرفة، بيروت)

Marfat.com

عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي :الشَّرْبَةُ لَكَ، فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا، فَقُلْتُ :مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ الطَّعَامَ فَلْيَقُلْ :اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ :اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ .وَقَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ يَجْزِي مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ "۔[1]

ترجمہ:''میں اور خالد بن ولیدؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے ہاں داخل ہوئے وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔آپؐ نے دودھ پیا۔ میں آپ ﷺ کے دائیں اور خالد بائیں جانب تھے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ پس میں نے کہا میں آپؐ کے جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ کھلائے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهَا (اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا) اور اگر کسی کو اللہ دودھ پلائے تو وہ کہے (اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور یہ (دودھ) مزید عطا فرما) پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ کھانے اور پینے دونوں کے لئے کافی ہو''۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ دودھ پینے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی سکھائی ہوئی دعا مانگنی چاہیے۔ مزید برآں یہ روایت واضح طور پر دلالت کر رہی ہے کہ دودھ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں، اسی وجہ سے نومولود کی پہلی غذاء بھی دودھ کو قرار دیا، اللہ تعالیٰ نے اس میں عجیب وغریب

[1].....(سنن الترمذي:أبواب الدعوات/باب مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا، ج،۵،ص،۳۸۳،رقم الحديث، ۳۴۵۵،دارالغرب الإسلامي،بيروت)

Marfat.com

فوائد رکھے ہیں۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ". [1]

ترجمہ: "اور تمہارے لیے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے۔ ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں، یعنی خالص دودھ، جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے"۔

اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو محبوب رکھتے ہیں جو مشروب پینے کے بعد اللہ کی حمد کرتا ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا". [2]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اس بندے پر خوش ہوتا ہے جو ایک کھانا کھا کر اس پر اللہ کا شکر ادا کرے یا جو بھی چیز پیے اس پر اللہ کا شکر ادا کرے"۔

دودھ پلانے والے کے لئے دعا کرے

جو شخص کسی دوسرے کو کھلائے یا پلائے تو اسے چاہیے کہ کھلانے یا پلانے والے کو دعا دے اس

---

[1] ....(سورة النحل: رقم الآية ٦٦، پارہ ١٤)

"فِيهِ دَلَالَةٌ ظَاهِرَةٌ عَلَى أَنَّهُ لَا شَيْءَ خَيْرٌ مِنَ اللَّبَنِ، وَلِذَا جُعِلَ غِذَاءَ الصَّبِيِّ فِي أَوَّلِ الْفِطْرَةِ مَعَ مَا فِيهِ مِنْ عَجَائِبِ الْقُدْرَةِ الْبَاهِرَةِ حَيْثُ قَالَ تَعَالَى: (نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ".

(مرقاة المفاتيح: كتاب الأطعمة/باب الأشربة، ج۷، ص۲۷۵۴، تحت رقم الحديث ۴۲۸۳، دار الفكر، بيروت، لبنان)

[2] ....(صحيح مسلم: بَابُ اسْتِحْبَابِ حَمْدِ اللّٰهِ تَعَالَى بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ/ كتاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ، ج۴، ص۲۰۹۵، رقم الحديث ۲۷۳۴، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

لئے کہ کھانے سے فارغ ہونے پر پلانے یا کھلانے والے کے لئے دعا کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت مقدادؓ سے روایت ہے کہ:

"أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي، وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا، قَالَ: فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ، وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ، قَالَ: فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، قَالَ: ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ، فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي، فَقَالَ: مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ، وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ، فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا، فَلَمَّا أَنْ وَغَلَتْ فِي بَطْنِي، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ، قَالَ: نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ، مَا صَنَعْتَ أَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ، فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ، وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِي، وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ، وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ، وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ، قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى، ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ، فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: الْآنَ يَدْعُو

Marfat.com

عَلَيَّ فَأَهْلِكَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي، وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي، قَالَ: فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ، فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ، وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ، فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ، قَالَ: فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اشْرَبْ، فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اشْرَبْ، فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ، ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِحْدَى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ، أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا، قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ "۔[1]

ترجمہ: ''میں اور میرے دو ساتھی آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور قوت بصارت چلی گئی تھی ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) پر پیش کیا تو اس میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا پھر ہم نبیؐ کی خدمت میں آئے آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے تین بکریاں تھیں

[1]....(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/باب إكرام الضيف وفضل إيثاره، ج،٣، ص،١٦٢٥، برقم الحديث،٢٠٥٥، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

نبی ﷺ نے فرمایا ان بکریوں کا دودھ نکالو پھر ہم ان کا دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصے کا دودھ پیتا اور ہم نبی ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ رات کے وقت تشریف لاتے سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا سن لیتا پھر آپ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے پھر آپؐ اپنے دودھ کے پاس آئے اور اسے پیتے ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا شیطان کہنے لگا کہ محمدؐ انصار کے پاس آتے ہیں اور آپ ﷺ کو تحفے دیتے ہیں اور آپ ﷺ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہے آپ ﷺ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب آپ ﷺ کو دودھ ملنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہنے لگا تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا تو نے محمد ﷺ کے حصے کا دودھ بھی پی لیا آپ آئیں گے اور وہ دودھ نہیں پائیں گے تو تجھے بددعا دیں گے تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آرہی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی سو رہے تھے انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا بالآخر نبی ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر آپؐ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ ﷺ نے کچھ نہ پایا تو آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے دل میں کہا اب آپؐ میرے لئے بددعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے یہ سن

Marfat.com

کر) اپنی چادر مضبوط کر کے باندھ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو اسے رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کر ڈالوں میں نے دیکھا کہ اس میں ایک تھن دودھ سے بھرا پڑا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے پھر میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دوہا جاتا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جھاگ اوپر تک آ گئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ دودھ پئیں آپ نے وہ دودھ پیا پھر آپ ﷺ نے مجھے دیا پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے ہیں اور آپ ﷺ کی دعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا نبی ﷺ نے فرمایا اے مقداد یہ تیری ایک بری عادت ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کر لیا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپ ﷺ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی یہ دودھ پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی ہے تو اب مجھے کیا پرواہ (بوجہ خوشی) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے)"۔

عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ:

نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي، قَالَ: فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ

Marfat.com

طَعَامًا وَوَطْبَةً، فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ، وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ :هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ، قَالَ :فَقَالَ أَبِي :وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ، ادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَقَالَ :اللَّهُمَّ، بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.[1]

ترجمہ:''رسول اللہ ﷺ میرے والد کی طرف تشریف لائے تو ہم نے آپؐ کی خدمت میں کھانا اور وطبہ (کھجوروں سے بنا ہوا ایک قسم کا کھانا) پیش کیا تو آپؐ نے اس میں سے کھایا پھر خشک کھجوریں لائی گئیں تو آپ نے وہ بھی کھائیں اور کھجوروں کی گٹھلیاں اپنی دونوں انگلیوں یعنی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کے بیچ میں ڈالنے لگے شعبہ کہتے ہیں کہ میرا بھی یہی گمان ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ اگر اللہ نے چاہا کہ گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالنا پھر (آپ کے سامنے) پینے کی چیز لائی گئی تو آپ ﷺ نے اسے پیا پھر آپ ﷺ نے اسے دیا جو آپؐ کے دائیں طرف بیٹھا تھا حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ پھر میرے والد نے آپ ﷺ کے جانور کی لگام پکڑی اور عرض کرنے لگے (اے اللہ کے رسول ﷺ !) ہمارے لئے دعا فرمائیں تو آپؐ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ! ان کے رزق میں برکت عطا فرما اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما''۔

دودھ پینے کے بعد کلی کا حکم

دودھ کے بعد کلی کرنی چاہیے کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

---

[1] .....(صحیح مسلم: کتاب الاشربۃ/بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ التَّمْرِ، وَاسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِأَهْلِ الطَّعَامِ، وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنَ الضَّيْفِ الصَّالِحِ وَإِجَابَتِهِ لِذَلِكَ، ج،۳،ص،۱۶۱۵،رقم الحدیث،۲۰۴۲،دار إحیاء التراث العربی،بیروت)

Marfat.com

" أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَهُ دَسَمًا ". ۱

ترجمہ: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر پانی منگا کر کلی کی اور فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے''۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ، وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسَمًا ". ۲

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے''۔

حضرت ام سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا شَرِبْتُمُ اللَّبَنَ فَمَضْمِضُوا؛ فَإِنَّ لَهُ دَسَمًا ". ۳

ترجمہ: ''جب تم دودھ پیو تو کلی کر لیا کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے''۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ دودھ پینے کے بعد کلی کر لینی چاہیے، لیکن یہ مستحب ہے نہ کہ واجب۔

ایک شبہ کا ازالہ

اگر دودھ پینے کے بعد کلی کرنا مستحب ہے تو پھر سنن ابن ماجہ کی روایت میں صیغۂ امر کے ساتھ دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا حکم ہے، لہٰذا واجب ہونا چاہیے نہ کہ مستحب۔ اس شبہ کا جواب

۱....(سنن أبي داوٗد: كتاب الطهارة/بَابٌ فِي الْوُضُوءِ مِنَ اللَّبَنِ، ج، ۱، ص، ۵۰، رقم الحديث، ۱۹۶، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

۲....(صحيح البخاري: كتاب الوضوء/بَابٌ: هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ؟ ج، ۱، ص، ۵۲، رقم الحديث، ۲۱۱، دار طوق النجاة)

۳....(سنن ابن ماجه : كتاب الطهارة وسننها/بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ، ج، ۱، ص، ۱۶۷، رقم الحديث، ۴۹۹، دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي)

Marfat.com

دینے سے پہلے ذیل میں دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کی روایت کو ذکر کیا جاتا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"مَضْمِضُوا مِنَ اللَّبَنِ؛ فَإِنَّ لَهُ دَسَمًا". [1]

ترجمہ: "دودھ پی کر کلی کر لیا کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے"۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا واجب ہے، لیکن حدیث انسؓ میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پینے کے بعد کلی نہیں فرمائی۔ مزید برآں حدیث انسؓ کی سند بھی صحیح ہے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

"إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، فَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى". [2]

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر نہ کلی کی اور نہ (دوبارہ) وضو کیا اور نماز پڑھی"۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا مستحب ہے نہ کہ واجب۔ اگر واجب ہوتا تو رسول اللہ ﷺ دودھ پینے کے بعد کلی کرتے۔ [3]

---

[1]....(سنن ابن ماجه : كتاب الطهارة وسننها/بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ، ج، ۱، ص، ۱۶۷، رقم الحديث، ۵۰۰، دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي)

[2]....(سنن أبي داوٗد: كتاب الطهارة/بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَٰلِكَ، ج، ۱، ص، ۵۰، رقم الحديث، ۱۹۷، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

[3]...."قلت: حاصل النظر أن الاحاديث التي أخرجها ابن ماجه وغيره بصيغة الأمر تدل الجواب، قلت: ولكن الحديث الذي رواه أبو داؤد بسند لا بأس به الى أنس بن مالك إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، فَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى ". يدل على نسخ المضمضة".

بذل المجهود في حل سنن أبي داؤد: كتاب الطهارة/بَابٌ فِي الْوُضُوءِ مِنَ اللَّبَنِ، ج، ۲، ص، ۱۰۲، تحت رقم الحديث، ۱۹۶، دار البشائر الاسلامية)

"فهذا يدل على أن شرب اللبن لا يجب منه الوضوء ولا المضمضة، فصيغة الأمر الذي ورد فيه محمول على الاستحباب".

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

دوسرا اس حدیث سے ہاتھوں کو صفائی کے لیے دھونا مستنبط ہوتا ہے۔علامہ نوویؒ فرماتے ہیں علماء نے کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے کے مستحب ہونے میں اختلاف کیا ہے۔سب سے ظاہر بات وہ یہ ہے کہ کھانے سے پہلے غسل یدین مستحب ہیں الا یہ کہ ہاتھوں کا ناپاکی اور میل کچیل سے پاک وصاف ہونا یقینی ہو اور فارغ ہونے کے بعد مستحب ہے مگر یہ کہ کھانے کا اثر ہاتھ پر باقی نہ رہا ہو مثلاً یہ کہ کھانا کوئی خشک چیز ہو یا کھانا ہاتھ میں نہ لگا ہو۔بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ پانی کے ساتھ کلی کرنا ہر چکناہٹ والی چیز سے مستحب ہے۔ اس لئے کہ وہ منہ میں باقی رہے گی اور نماز میں اندر چلی جائے گی ،پس اس بنیاد پر اس چیز کے کھانے کے بعد کلی کی جائے گی ،جس کا باطن تک پہنچنے کا خدشہ ہو۔

مسئلہ:اگر میٹھا (شکر) یا حلوہ کھالیا پھر نماز پڑھنے لگ پڑا اس حال میں کہ مٹھاس اس کے منہ میں تھی اور وہ تھوک کے ساتھ اندر چلی گئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔[1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بذل المجهود في حل سنن أبي داوٗد: كتاب الطهارة/بَابُ الرُّخصَةِ فِی ذٰلِک، ج،٢، ص، ١٠٥، تحت رقم الحديث،١٩٧ ،دار البشائر الاسلامية)

"قَوْلُهُ تَابَعَهُ أَیْ عُقَيْلًا يُونُس أی بن يَزِيدَ وَحَدِيثُهُ مَوْصُولٌ عِنْدَ مُسْلِمٍ وَحَدِيثُ صَالِحٍ مَوْصُولٌ عِنْدَ أَبِی الْعَبَّاسِ السَّرَّاجِ فِی مُسْنَدِهِ وَتَابَعَهُمْ أَيْضًا الْأَوْزَاعِیُّ أَخْرَجَهُ الْمُصَنِّفُ فِی الْأَطْعِمَةِ عَنْ أَبِی عَاصِمٍ عَنْهُ بِلَفْظِ حَدِيثِ الْبَابِ لَكِنْ رَوَاهُ بن ماجة من طَرِيقِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِیُّ فَذَكَرَهُ بِصِيغَةِ الْأَمْرِ مَضْمِضُوا مِنَ اللَّبَنِ الْحَدِيث كَذَا رَوَاهُ الطَّبَرِیُّ مِنْ طَرِيقٍ أُخْرَى عَنِ اللَّيْثِ بِالْإِسْنَادِ الْمَذْكُور وَاخرج بن مَاجَهْ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهُ وَإِسْنَادُ كُلٍّ مِنْهُمَا حَسَنٌ وَالدَّلِيلُ على أن الْأَمْرِ فِيهِ لِلاسْتِحْبَابِ مَا رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ عَنِ بن عَبَّاسٍ رَاوِی الْحَدِيثِ أَنَّهُ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ لَوْ لَمْ أَتَمَضْمَضْ مَا بَالَيْتُ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَلم يتمضمض وَلم يَتَوَضَّأ وَاغرب بن شاهين فَجعل حَدِيث أنس نَاسِخا لحَدِيث بن عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ قَالَ فِيهِ بِالْوُجُوبِ حَتَّى يَحْتَاجَ إِلَى دَعْوَى النَّسخ".

(فتح الباری: بَاب هَل يمضمض من اللَّبن، ج، ١، ص، ٣١٣، تحت رقم الحديث، ٢١١، دار المعرفة)

[1]..... "زَادَ مُسْلِمٌ :ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ أیْ:غَسَلَ فَمَهُ.ذَكَرَ الْأَبْهَرِیُّ قَالَ الشَّيْخُ :وَيُسْتَنْبَطُ مِنْهُ غَسْلُ الْيَدَيْنِ لِلتَّنْظِيفِ.قَالَ النَّوَوِیُّ :اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِی اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ وَالْأَظْهَرُ اسْتِحْبَابُهُ لَا إِلَّا أَنْ يَتَيَقَّنَ نَظَافَةَ الْيَدَيْنِ مِنَ النَّجَاسَةِ وَالْوَسَخِ وَاسْتِحْبَابُهُ بَعْدَ الْفَرَاغِ إِلَّا أَنْ لَا

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

دودھ واپس نہیں کرنا چاہیے

اگر کسی کو دودھ پیش کیا جائے تو اسے واپس نہیں کرنا چاہیے۔

چنانچہ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ، وَالدُّهْنُ، وَاللَّبَنُ"۔ [1]

ترجمہ: تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں واپس نہیں کرنا چاہیے (یعنی ان کو قبول کرنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے) (۱) تکیہ (۲) تیل (۳) دودھ۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو تکیہ، تیل یا دودھ پیش کیا جائے تو مناسب یہ ہے کہ اسے واپس نہ کیا جائے کیونکہ ان کا احسان کم ہوتا ہے اور انکار سے تحفہ دینے والے کو تکلیف پہنچتی ہے۔ علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مہمان کی تواضع اور احترام تکیہ، خوشبو اور دودھ کے ساتھ کیا جائے۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

يَبْقَى عَلَى الْيَدِ أَثَرُ الطَّعَامِ بِأَنْ كَانَ يَابِسًا أَوْ لَمْ يَمَسَّهُ بِهَا (وَقَالَ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ لَهُ دَسَمًا): بِفَتْحَتَيْنِ أَيْ زُهُومَةً. قَالَ الطِّيبِيُّ: جُمْلَةٌ اسْتِئْنَافِيَّةٌ تَعْلِيلٌ لِلتَّمَضْمُضِ وَفِيهِ إِشْعَارٌ بِأَنَّ التَّمَضْمُضَ مُنَاسِبٌ، وَقِيلَ: الْمَضْمَضَةُ بِالْمَاءِ مُسْتَحَبَّةٌ عَنْ كُلِّ مَا لَهُ دُسُومَةٌ إِذْ يَبْقَى فِي الْفَمِ بَقِيَّةٌ تَصِلُ إِلَى بَاطِنِهِ فِي الصَّلَاةِ فَعَلَى هَذَا يَنْبَغِي أَنْ يُمَضْمِضَ مِنْ كُلِّ مَا خِيفَ مِنْهُ الْوُصُولُ إِلَى الْبَاطِنِ طَرْدًا لِلْعِلَّةِ وَيُؤَيِّدُهُ حَدِيثُ السَّوِيقِ اهـ. قَالَ ابْنُ الْمَلَكِ: هَذَا عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ، وَأَمَّا عِنْدَنَا فَفِي الظَّهِيرِيَّةِ لَوْ أَكَلَ السُّكَّرَ أَوِ الْحَلْوَاءَ، ثُمَّ شَرَعَ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَلَاوَةُ فِي فَمِهِ فَدَخَلَ مَعَ الرِّيقِ لَا يُفْسِدُ".

(مرقاة المفاتيح: كتاب الطهارة/بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ، ج، ١، ص، ٣٦١، تحت رقم الحديث، ٣٠٧، دار الفكر، بيروت، لبنان)

"إِنَّمَا فِيهِ بَيَانُ الْعِلَّةِ لِلْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ فَيَدُلُّ عَلَى اسْتِحْبَابِهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ دَسِمٍ وَيُسْتَنْبَطُ مِنْهُ اسْتِحْبَابُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ لِلتَّنْظِيفِ".

(فتح الباری: بَاب هَل يمضمض من اللبن، ج، ١، ص، ٣١٣، تحت رقم الحديث، ٢١١، دار المعرفة)

[1]....(الشمائل المحمدية للترمذي: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعَطُّرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ج، ١، ص، ١٧٩، رقم الحديث، ٢١٩، المكتبة التجارية، مصطفى أحمد الباز، مكة المكرمة)

[2]...."ثَلَاثٌ مِنَ الْهَدَايَا لَا تُرَدُّ) أَيْ: لَا يَنْبَغِي أَنْ تُرَدَّ لِقِلَّةِ مِنَّتِهَا وَتَأَذِّي الْمُهْدِي إِيَّاهَا (الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ) قَالَ الطِّيبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يُكْرِمَ الضَّيْفُ بِالْوِسَادَةِ وَالطِّيبِ وَاللَّبَنِ، وَهِيَ هَدِيَّةٌ قَلِيلَةُ الْمِنَّةِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ تُرَدَّ".

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

دودھ تین سانس میں پینا سنت ہے

رسول اللہ ﷺ پانی تین سانس میں پانی پیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ: إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: هُوَ أَهْنَأُ، وَأَمْرَأُ، وَأَبْرَأُ“.[1]

ترجمہ: ”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیتے تو تین سانس میں پیتے اور فرماتے: یہ خوب پیاس کو مارنے والا، ہاضم اور صحت بخش ہے“۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا، وَيَقُولُ: إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ، قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا“.[2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(مرقاة المفاتيح: كتاب البيوع/باب العطايا، ج،۵،ص،۲۰۱۳،تحت رقم الحديث،۳۰۲۹،دار الفكر،بيروت،لبنان)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ غریب ہے۔

قال الترمذي: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

(سنن الترمذي: أبواب الأدب/بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ، ج،۵،ص،۱۰۸،تحت رقم الحديث،۲۷۹۰،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي،مصر)

[1].....(سنن أبي داوٗد: كتاب الأشربة/بَابٌ فِي السَّاقِي مَتَى يَشْرَبُ، ج،۳،ص،۳۳۸،رقم الحديث، ۳۷۲۷،المكتبة العصرية، صيدا،بيروت)

[2].....(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/ بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْاِنَاءِ، وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ، ج،۳،ص،۱۶۰۲،۲۰۲۸،دار إحياء التراث العربي، بيروت)

”(كان إذا شرب تنفس) خارج الإناء (ثلاثا) من المرات إن كان يشرب ثلاث دفعات والمراد التنفس خارج الإناء يسمي الله في أول كل مرة ويحمده في آخرها كما جاء مصرحا به في رواية واستحب بعضهم أن يكون التنفس الأول في الشرب خفيفا والثاني أطول والثالث إلى ربه ولم أقف له على أصل (ويقول هو) أي الشرب بثلاث دفعات (أهنا) بالهمز من الهناء وفي رواية بدله أروى من الري بكسر الراء أي أكثر ريا قال ابن العربي: والهناء خلوص الشيء عن النصب والنكد

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے تھے کہ ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی پانی پینے میں تین بار سانس لیتا ہوں“۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ، إِذَا أَدْنَى الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ سَمَّى اللّٰهَ، فَإِذَا أَخَّرَهُ حَمِدَ اللّٰهَ، يَفْعَلُ بِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ“۔ [۱]

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ تین سانس میں پیتے تھے، جب برتن کو اپنے منہ کے قریب لاتے، تو اللہ تعالیٰ کا نام لیتے، اور جب اُس کو الگ کرتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے، یہ عمل تین مرتبہ کرتے تھے“۔

اور حضرت نوفل بن معاویہ دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

والاستمراء الملائمة واللذة (وأمرأ) بالهمز من المرىء أى أكثر مراءة أى أقمع للظما وأقوى على الهضم (وأبرأ) بالهمز من البراءة أو من البرء أى أكثر برءا أى صحة للبدن فهو يبرء كثيرا من شدة العطش لتردده على المعدة الملتهبة بدفعات فتسكن الثانية ما عجزت الأولى عن تسكينه والثالثة ما عجزت عنه الثانية وذلک اسلم للحرارة الغريزية فإن هجوم البارد يطفئها ويفسد مزاج الكبد والتنفس استمداد النفس“.

(فيض القدير للمناوي: ج۵، ص۱۴۵، تحت رقم الحديث، ۶۷۲۹، المكتبة التجارية الكبرى)

[۱]....(المعجم الاوسط للطبراني: ج۱، ص۲۵۷، رقم الحديث، ۸۴۰، دار الحرمين، القاهرة)

قال الهيثمي: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهُوَ أَحَدُ رِجَالِ الْمُوَطَّأ عَنْ مَالِكٍ، رَوَاهُ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ أَبُو زُرْعَةَ وَقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ حَفِظَ الْمُوَطَّأ فِي حَيَاةِ الْامَامِ مَالِكٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

(مجمع الزوائد: ج۵، ص۸۱، تحت رقم الحديث، ۸۲۵۹، مكتبة القدسي، القاهرة)

Marfat.com

يُسَمِّی اللّٰهَ فِی أَوَّلِهَا، وَيَحْمَدُهُ فِی آخِرِهَا "۔[1]

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین سانس میں پیتے ہوئے دیکھا، اُس کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا، اور اس کے آخر میں اللہ کی حمد کی"۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ پانی تین سانسوں میں پینا چاہیے اور پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ پڑھنا چاہیے، اور اگر کوئی ہر سانس کے شروع میں بسم اللہ اور ہر سانس کے آخر میں منہ سے برتن جدا کر کے الحمد للہ کہے تو زیادہ بہتر ہے۔

نوٹ: پانی کے علاوہ دودھ اور دیگر مشروبات کو بھی تین سانس میں پینا سنت ہے، لیکن اگر کسی چیز کو تین سانس میں پی کر ختم کرنا مشکل ہو، مثلاً ربڑی، دودھ کا بڑا پیالا، سوپ اور جوس وغیرہ تو ایسی چیز کو تین سے زیادہ سانس میں پینے میں مضائقہ نہیں، اور جن چیزوں میں غذائیت کی آمیزش ہو مثلاً سوپ وغیرہ وہ ایک طرح کھانا کھانے جیسا ہے،، لہٰذا ضرورت کے وقت ان کو تین سے زیادہ سانس میں پینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

دودھ کو تین سے کم گھونٹ میں پینے کا حکم

دودھ یا کسی اور مشروب کو تین سے کم سانس میں پینا گناہ نہیں، اسی طرح تین سانس سے زائد میں پینے میں بھی گناہ لازم نہیں آتا، بالخصوص بوقتِ ضرورت ایسا کیا جائے، مثلاً کسی مرض یا دودھ کے زیادہ ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے تین سانس سے زیادہ تھوڑا تھوڑا کر کے پیا جائے۔[2]

---

[1]....(المعجم الاوسط للطبراني: ج، ۱، ص، ۲۵۷، رقم الحديث، ۸۴۰، دار الحرمين، القاهرة)
قال الهيثمي: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيهِ شِبْلُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهُوَ ضَعِيفٌ.
(مجمع الزوائد: ج، ۵، ص، ۸۱، تحت رقم الحديث، ۸۲۶۰، مكتبة القدسي، القاهرة)

[2]...."فَإن قلت: مَا التَّوفِيق بَينهمَا؟ قلت: هَذَا لَيسَ بِنَص على الْمَرَّتَيْنِ بل هُوَ من بَاب الِاكْتِفَاء، وَالْأَصْل أن الْمُسْتَحب الشّرْب فِي ثَلَاثَة انفاس. وَفِي حَدِيث ابْن عَبَّاس الْمَذْكُور عَن قريب، وَهُوَ قَوْله اشربوا مثنى وَثَلَاث، وَفِيه الِاقْتِصَار على الشّرْب مرَّتَيْنِ إِذا حصل الِاكْتِفَاء بذلك، وَلَكِن يَنْبَغِي أن يزِيد ثَالِثَة، وَإِن اكْتفى بمرتين.
وَاخْتلفُوا: هَل يجوز الشّرْب بِنَفس وَاحِد؟ فَروِيَ عَن ابْن الْمسيب وَعَطَاء بن أبي رَبَاح أنَّهُمَا أجازاه

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

لیکن تین سانس میں پینا افضل ہے۔

ایک سانس میں دودھ نہ پیے

دودھ یا کوئی اور مشروب ایک سانس میں نہیں پینا چاہیے اس لئے کہ ایک سانس میں پینے کی وجہ سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

چنانچہ ابن ابی حسین فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمَصَّ مَصًّا، وَلَا يَعُبُّ عَبًّا فَإِنَّ الْكِبَادَ مِنَ الْعَبِّ".[1]

ترجمہ: "جب تم میں سے کوئی پیے تو آہستہ آہستہ پیے، ایک سانس میں نہ پیے، کیونکہ جگر کی بیماری ایک سانس میں پینے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے"۔

دودھ پیتے ہوئے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے

رسول اللہ علیہ السلام نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ".[2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بِنَفَس وَاحِد، وَرُوِيَ عَن ابْن عَبَّاس وطاووس وَعِكْرِمَة كَرَاهَة الشّرْب بِنَفس وَاحِد، وَقَالَ ابْن عَبَّاس: هُوَ شرب الشَّيْطَان، وَقَالَ الْأَثْرَم: هَذِه الْأَحَادِيث فِي ظَاهرهَا مُخْتَلفَة وَالْوَجْه فِيهَا عندنَا أنه يجوز الشّرْب بِنَفس وباثنين وبثلاثة وبأكثر مِنْهَا، لِأَن اخْتِلَاف الرِّوَايَة فِي ذَلِك يدل على التسهيل فِيهِ، وَإِن اخْتَار الثَّلَاث فَحسن".

(عمدة القاري: كتاب الاشربة/باب الشرب بنفسين أوثلاثة، ج، ۲۱، ص، ۲۰۱، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

[1]....(السنن الكبرى للبيهقي: أبواب الوليمة/بَابُ الشُّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ، ج، ۷، ص، ۴۶۴، رقم الحديث، ۱۴۶۵۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2]....(صحيح البخاري: كتاب الوضوء/بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ، ج، ۱، ص، ۴۲، رقم الحديث، ۱۵۳، دار طوق النجاة)

Marfat.com

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو اپنی شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے“۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

”نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ“۔[1]

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے“۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ دودھ اور دیگر مشروبات پیتے ہوئے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے۔

دودھ پیتے ہوئے برتن میں سانس نہ لینے کی وجہ

دودھ یا دیگر مشروبات پیتے ہوئے برتن میں سانس لینا مکروہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے جیسا کہ پہلے گزرا ہے، برتن میں سانس لیتے ہوئے تھوک وغیرہ گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے جو کہ دوسروں کے لیے نفرت کا سبب بن سکتا ہے، بعض حضرات نے کہا کہ اگر کوئی پانی یا دودھ وغیرہ اکیلا پی رہا ہے اور اس کے ساتھ کوئی اور شریک نہیں تو اس صورت میں منع نہیں۔[2]

---

[1]....(سنن أبي داود: كتاب الأشربة/بَابٌ فِي النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ وَالتَّنَفُّسِ فِيهِ، ج،٣،ص،٣٣٨،رقم الحديث،٣٧٢٨،المكتبة العصرية، صيدا ،بيروت)

[2]...."وَقَالَ المهلب :التنفس إِنَّمَا نهى عَنهُ كَمَا نهى عَن النفخ فِي الطَّعَام وَالشرَاب وَاللّٰه أعلم من أجل أنه لَا بُد أَن يَقع فِيهِ شَيْء من رِيقه فيعافه الطاعم لَهُ ويستقذر أكله فَنهى لذَٰلِك لِئَلَّا يفسد على من يُرِيد تنَاوله، وَهَذَا إِذا أكل أَو شرب مَعَ غَيره، وَإِذا كَانَ وَحده أَو مَعَ من يعلم أَنه لَا يستقذر شَيْئا مِنهُ فَلَا بَأْس بالتنفس فِي الْإِنَاء".

(عمدة القاري: ج،٢١،ص،٢٠٠،دار إحياء التراث العربي،بيروت)

"(وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ)مَعْنَاهُ لَا يَتَنَفَّسُ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَأَمَّا التَّنَفُّسُ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ فَسُنَّةٌ مَعْرُوفَةٌ قَالَ الْعُلَمَاءُ وَالنَّهْيُ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ هُوَ مِنْ طَرِيقِ الْأَدَبِ مخافة من تقذيره ونتنه وسقوط شئ مِنَ الْفَمِ وَالْأَنْفِ فِيهِ وَنَحْوِ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ".

(شرح النووي على مسلم:باب الاستطابة، ج،٣،ص،١٦٠،دار إحياء التراث العربي ، بيروت)

Marfat.com

دودھ پیتے ہوئے سانس لینے کا مستحب طریقہ

دودھ یا پانی وغیرہ تین سانس میں پیا جائے اور اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے سانس میں تھوڑا پیا جائے، دوسرے سانس میں اس سے کچھ زیادہ اور تیسرے سانس میں اس کو مکمل کیا جائے۔ سانس لیتے ہوئے منہ کو برتن سے جدا رکھا جائے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا

"ذا شَرِبَ أَحَدُكُمْ، فَلا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ، فَلْيُنَحِّ الْإِنَاءَ، ثُمَّ لِيَعُدْ إِنْ كَانَ يُرِيدُ". [1]

"ترجمہ: "جب تم میں سے کوئی کچھ پیے تو برتن میں سانس نہ لے، اور اگر سانس لینا چاہے تو برتن کو منہ سے علیحدہ کر لے، پھر اگر چاہے تو دوبارہ پیے"۔

دودھ میں پھونک نہیں مارنا چاہیے

رسول اللہ ﷺ نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

چنانچہ حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشُّرْبِ فَقَالَ رَجُلٌ: الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ؟ قَالَ: أَهْرِقْهَا، قَالَ: فَإِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذَنْ عَنْ فِيكَ". [2]

---

[1]....(سنن ابن ماجه: كتاب الأشربة/بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ، ج،٢،ص،١١٣٣،رقم الحديث، ٣٤٢٧،دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي)

[2]....(سنن الترمذي: أبواب الأشربة/بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، ج،٤، ص، ٣٠٣، رقم الحديث،١٨٨٧،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي،مصر)

"(وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ): وَفِي مَعْنَاهُ الطَّعَامُ، وَقَدْ أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَفْظُهُ" نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِلَفْظِ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ. (فَقَالَ رَجُلٌ: الْقَذَاةَ): بِفَتْحِ الْقَافِ مَا يَسْقُطُ فِي الشَّرَابِ وَالْعَيْنِ وَهِيَ بِالنَّصْبِ عَلَى شَرِيطَةِ التَّفْسِيرِ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ نے پینے کی چیز میں پیتے وقت پھونکیں مارنے سے منع فرمایا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ ہو تو۔ آپ نے فرمایا اسے گرادو۔ اس نے عرض کیا میں ایک مرتبہ سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا جب تم سانس لو تو پیالہ اپنے منہ سے ہٹادو“۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ پانی یا دودھ وغیرہ میں پھونک نہیں مارنی چاہیے۔

دودھ کو ٹھنڈا کرنے کا طریقہ

کھانے اور پینے والی چیز میں پھونک مارنے سے پرہیز کرنا چاہیے البتہ اگر کسی کو جلدی ہو اور گرم دودھ کو پھونک مارنے کی ضرورت پڑ جائے تو بعض حضرات نے آواز نکالے بغیر پھونک مارنے کی اجازت دی ہے۔[1]

دودھ کو ٹوٹے ہوئے برتن میں نہ پیا جائے

دودھ کو ٹوٹے ہوئے برتن میں نہ پیا جائے، اگر کسی کو مجبوراً پینا پڑ جائے تو وہ برتن کے ٹوٹے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(أَرَاهَا): أَيْ أُبْصِرُهَا (فِي الْإِنَاءِ قَالَ: أَهْرِقْهَا): أَيْ بَعْضَ الْمَاءِ لِتَخْرُجَ تِلْكَ الْقَذَاةُ مِنْهَا، وَالْمَاءُ قَدْ يُؤَنَّثُ كَمَا ذَكَرَهُ الْمُظْهِرُ فِي حَاشِيَةِ الْبَيْضَاوِيِّ عِنْدَ قَوْلِهِ تَعَالَى: (فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا)، وَأَشَارَ إِلَيْهِ صَاحِبُ الْقَامُوسِ بِقَوْلِهِ: مُوَيْهَةٌ وَمُوَيْهَةٌ. (قَالَ: فَإِنِّي لَا أَرْوَى): بِفَتْحِ الْوَاوِ (مِنْ نَفَسٍ): بِفَتْحِ الْفَاءِ أَيْ بِتَنَفُّسٍ (وَاحِدٍ. قَالَ: فَأَبِنْ): أَمْرٌ مِنَ الْإِبَانَةِ أَيْ أَبْعِدِ الْقَدَحَ (عَنْ فِيكَ): أَيْ فَمِكَ (ثُمَّ تَنَفَّسْ): أَيْ خَارِجَ الْإِنَاءِ، ثُمَّ اشْرَبْ وَفِيهِ إِيمَاءٌ إِلَى جَوَازِ الِاقْتِصَارِ عَلَى مَرَّتَيْنِ، وَإِنْ كَانَ التَّثْلِيثُ أَنْفَسَ لِكَوْنِهِ أَمْرَأَ وَأَهْنَأَ وَأَرْوَى وَلِأَنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، وَهُوَ أَكْثَرُ أَحْوَالِهِ مِنْ عَادَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرِدْ فِي حَدِيثٍ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَصَرَ عَلَى مَرَّةٍ، وَإِنْ كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ يُفِيدُ جَوَازَهُ إِذَا رُوِيَ مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ“. (مرقاة المفاتيح: باب الأشربة، ج۷، ص۲۷۵۳، دار الفکر، بیروت، لبنان)

[1]..... ”أَنَّهُ لَا يُكْرَهُ النَّفْخُ فِي الطَّعَامِ إِلَّا بِمَا لَهُ صَوْتٌ نَحْوَ أُفٍّ وَهُوَ مَحْمَلُ النَّهْيِ“.

(رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الحظر والاباحۃ، ج۶، ص۳۴۰، دار الفکر، بیروت)

”فِي النَّوَادِرِ قَالَ فَضْلُ بْنُ غَانِمٍ سَأَلْتُ أَبَا يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ هَلْ يُكْرَهُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا مَا لَهُ صَوْتٌ مِثْلُ ”أُفٍّ“، وَهُوَ تَفْسِيرُ النَّهْيِ“.

(الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية/ الْبَابُ الْحَادِيَ عَشَرَ فِي الْكَرَاهَةِ فِي الْأَكْلِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهِ، ج۵، ص۳۳۷، دار الفکر، بیروت)

Marfat.com

ہوئے حصے پر اپنا منہ نہ لگائے۔

چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ“.[1]

ترجمہ: ”حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ پیالہ کے سوراخ یا اس کے ٹوٹے ہوئے حصہ سے پیا جائے اور اس بات سے کہ پانی (یا مشروب) میں پھونکا جائے“۔

ٹوٹے ہوئے مقام میں میل کچیل جمع ہوتا ہے، اور بعض اوقات ٹوٹا ہوا مقام پینے والے کے لئے اذیت کا باعث بن جاتا ہے، اور دودھ یا کسی اور مشروب کا ٹوٹے ہوئے مقام سے پینے والے پر گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے ٹوٹے ہوئے مقام سے پینا نہیں چاہیے۔[2]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَم

---

[1] ....(سنن أبي داود: كتاب الأشربة/بَابٌ فِي الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، ج۳،ص۳۳۷،رقم الحديث۳۷۲۲،المكتبة العصرية، صيدا،بيروت)

[2] ....”(نهى عن الشرب)الحق به الأكل (من ثلمة القدح)بضم المثلثة محل الكسر منه لأن الوسخ والقذى والزهومة يجتمع فى الثلمة ولا يصل إليه الغسل ومن ثم جاء فى رواية أنه مقعد الشيطان وأنه لا يتماسک عليه الفم فربما انصب على الشارب (وأن ينفخ فى الشراب)أى المشروب بنحو تنفسه فيه ثم يفصل القدح عن فيه ثم يتنفس فقد يسقط من ريقه فيه ما يقذره والنفخ فى الطعام كهو فى الشراب والنفخ أشد كراهة من التنفس فيه“.

(فيض القدير للمناوي: ج۶،ص۳۱۶،تحت رقم الحديث۹۳۹۹،المكتبة التجارية الكبرى)

Marfat.com

(فصل نمبر ۱)

دودھ اور رضاعت

(اولاد کو دودھ پلانا)

شریعتِ مطہرہ نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ماں ہونے کی حیثیت سے دودھ پلائیں۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ"۔ [۱]

ترجمہ: "اور مائیں اپنی اولاد کو دودھ پلائیں پورے دو سال"۔

مطلب یہ کہ ماؤں کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔

چنانچہ جلالین کے حاشیہ میں ہے:

"قوله والوالدات ولو مطلقات فان الارضاع من خصائص الزوجية ولهذا ورد في الحديث انها حق بها ما لم تزوج"۔ [۲]

ترجمہ: بچے کو بچے کی ماں دودھ پلائے اگر چہ اس کو بچے کے والد نے طلاق دے دی ہو، اور وہ حالتِ عدت میں ہو، اس لئے کہ حدیث میں وارد ہے کہ ماں اپنے بچے کو دودھ پلانے کا زیادہ حق رکھتی ہے جب تک کہ دوسری شادی نہ کر لے۔

لیکن ماں کے لئے مطلقاً دودھ پلانا واجب نہیں ہے بلکہ فقہاء نے کچھ صورتیں بیان کی ہیں جن میں سے کچھ صورتوں میں دودھ پلانا واجب ہے اور کچھ میں واجب نہیں ہے۔

---

[۱]....(سورة البقرة: رقم الآية، ۲۳۳، پاره، ۲)

[۲]....(حاشية جلالين: سورة البقرة، ص، ۳۵، رقم الحاشية، ۱۶)۔

Marfat.com

ماں کے لئے کن صورتوں میں دودھ پلانا واجب ہے

۱..... بچہ اور اس کا والد غریب ہے، دودھ پلانے کی اجرت دینے کی استطاعت نہیں ہے، اور ماں کو کوئی عذر لاحق بھی نہیں (مثلاً اسے کوئی ایسی بیماری اور کمزوری بھی نہیں کہ اگر دودھ پلائے تو اسے نقصان ہو) تو ماں کے لئے واجب ہے کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے۔ [۱]

۲..... کوئی ایسی عورت میسر نہیں جو دودھ پلائے یا اگر میسر ہے تو بچے کو اس کا دودھ موافق نہیں آتا تو ایسی صورت میں ماں کے لیے ضروری (واجب) ہے کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے۔

۳..... بچہ اپنی ماں کے علاوہ کسی دوسری خاتون یا ڈبہ یا جانور وغیرہ کا دودھ پیتا ہی نہیں تو ایسی صورت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہے۔

بہر کیف مذکورہ تینوں صورتوں میں ماں کو اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے، اگر بغیر کسی وجہ کے نہیں پلائے گی تو عند اللہ گناہ گار ہوگی، اس لئے کہ ماں کے دودھ نہ پلانے کی صورت میں والد کو تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ حالانکہ قرآن نے بچے کی وجہ سے والد کو تکلیف میں ڈالنے سے منع کیا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهُ بِوَلَدِهٖ". [۲]

ترجمہ: "اور نہ اُس کو تکلیف دی جائے جس کا بچہ ہے اس کے بچہ کی وجہ سے"۔

۴..... جب بیوی اپنے خاوند کے نکاح میں ہو یا طلاق کے بعد عدت میں ہو تو ایسی صورت میں عورت کے لئے وہی نفقہ کافی ہوگا جو شوہر کے ذمہ واجب ہے، وہ علیحدہ سے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت نہیں مانگ سکتی، اور نہ شوہر کے لئے اجرت کا دینا واجب ہے۔ عورت کو قضاء

---

[۱]..... "وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْأَبِ وَلَا لِلْوَلَدِ مَالٌ تُجْبَرُ الْأُمُّ عَلَى إِرْضَاعِهِ عِنْدَ الْكُلِّ".
(رد المحتار مع الدر المختار: باب النفقة/مطلب في ارضاع الصغير، ج۳، ص۶۱۸، دار الفكر)

[۲]..... (سورة البقرة: رقم الآية ۲۳۳، پاره ۲)

Marfat.com

بلا معاوضہ دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا۔ اگر عورت نے مدتِ عدت گزار لی ہے تو چونکہ اس صورت میں شوہر پر نفقہ لازم نہیں رہا اب اگر وہ اپنے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کرتی ہے تو باپ پر اس (اجرت) کو ادا کرنا واجب ہے، اب بلا معاوضہ دودھ پلانے پر مجبور کرنے کا حق نہیں رہا۔ ۱

وہ صورتیں جن میں دودھ پلانا مستحب ہے واجب نہیں

۱..... بچہ اتنا مال دار ہے کہ اس کے مال سے دودھ پلانے والی کی اجرت دی جا سکتی ہے یا والد اجرت دینے کی قدرت رکھتا ہے۔

۲.... والد کے صاحبِ استطاعت ہونے کے ساتھ اجرت پر دودھ پلانے والی دستیاب ہو۔

۳..... بچہ کسی جانور یا دوسری عورت کا دودھ پی لیتا ہے۔

مذکورہ تینوں صورتوں میں ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں، لہذا اس کو دودھ پلانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ ہاں البتہ مستحب یہ ہے کہ ماں بچے کو دودھ پلائے، اس کے خاوند اور بچے کی مالداری کی وجہ سے دودھ پلانے سے انکار کرنا بے مروتی ہے۔ ۲

کب ماں کے لئے دودھ پلانا نہ واجب ہے نہ مستحب

اگر ماں کو مرض لاحق ہے یا وہ کمزور ہے یا اس کے علاوہ ایسا عذر ہے کہ اگر وہ بچے کو دودھ پلائے گی تو اس کو ضرر پہنچ سکتا ہے تو ایسی صورت میں ماں کے لئے دودھ پلانا نہ تو وجوب کا درجہ رکھتا ہے اور نہ استحباب کا (یعنی ماں پر واجب نہیں بلکہ مستحب بھی نہیں کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے)۔ ایسی عورت کو دودھ پلانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ قرآن مجید نے اس بات

۱.....(کذا فی بیان القرآن: ج۱ ص۱۳۸)

۲....."یرضعن آہ ای فالآیۃ خبر بمعنی الامر وھذا الامر للندب و للوجوب فالاول عند استجماع ثلاثہ شروط قدرۃ الاب علی الاستجار و وجود غیر الام وقبول الولد لبن الغیر و للوجوب عند فقد واحد منھا".

(حاشیۃ جلالین: سورۃ البقرۃ، ص۳۵، رقم الحاشیۃ ۱۷)

Marfat.com

سے منع کیا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ:

"لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا".۱

ترجمہ: "نہ تو تکلیف پہنچائی جائے کسی والدہ کو اپنے بچے کی وجہ سے"۔

بلاوجہ ماں کو دودھ پلانے سے منع کرنے کا حکم

اگر ماں اپنے بچے کو دودھ پلانے پر رضامند ہے، اور اس کا دودھ بچے کے لئے نقصان دہ بھی نہیں ہے تو ایسی صورت میں شوہر کے لئے جائز نہیں کہ وہ ماں کو کسی ناچاقی کی بناء پر دودھ پلانے سے روک کر کسی دوسری عورت سے دودھ پلوائے۔ یہ صورت بھی "لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا" کے اندر داخل ہے۔ ۲

باپ کب ماں کو دودھ پلانے سے روک سکتا ہے

ماں اپنے بچے کو دودھ پلانے پر رضامند تو ہے، مگر اس کا دودھ بچے کے لئے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ ہے یا ماں کی اخلاقی حالت بگڑی ہوئی ہے جس کی وجہ سے دودھ پلانے کی صورت میں بچے کے دینی اور اخلاقی حالت پر منفی اثرات مرتب ہونے کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں باپ ماں کو دودھ پلانے سے روک سکتا ہے، اور دودھ کسی اور عورت سے پلوا سکتا ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"وَإِنْ أَرَدْتُّمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوْا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ". ۳

ترجمہ: "اور اگر تم اپنے بچوں کو کسی اور سے دودھ پلوانا چاہو تو بھی تم پر کچھ گناہ نہیں"۔

۱....(سورة البقرة، رقم الآية، ۲۳۳، پارہ، ۲)

۲....(بیان القرآن: ج، ۱، ص، ۱۳۸)

۳....(سورة البقرة: رقم الآية، ۲۳۳، پارہ، ۲)

Marfat.com

اجنبی عورت کے دودھ پلانے کی اجرت باپ پر ہے

اگر ماں کے علاوہ کوئی اجنبی عورت بچے کو دودھ پلاتی ہے تو ایسی صورت میں اس کی اجرت باپ پر ہے، اگر باپ نہیں تو اس کی اجرت دوسرے ورثہ کے ذمہ لازم ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ"۔[1]

ترجمہ: "ترجمہ: "اور اگر تم اپنے بچوں کو کسی اور سے دودھ پلوانا چاہو تو بھی تم پر کچھ گناہ نہیں جب کہ تم (بچے کی ماں کو) وہ سب کچھ دے دو جس کا کہ تم نے دینا ٹھہرایا تھا دستور کے موافق"۔

رضاعت کی مدت

دودھ پلانے کی مدت کے بارے میں قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ:

"وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ"۔[2]

ترجمہ: "اور مائیں اپنی اولاد کو دودھ پلائیں پورے دو سال"۔

یہی مذہب صاحبین کا ہے، اور اسی پر فتوی ہے، لیکن امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک تیس ماہ یعنی اڑھائی سال ہے، لہٰذا اگر اڑھائی سال تک بچے کو کمزوری کی وجہ سے دودھ پلا دیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن بچے کو اڑھائی سال کے بعد دودھ پلانا باتفاق حرام ہے۔

نوٹ: دودھ پلانے کی اجرت کی مدت دو سال تک ہے، لہٰذا اگر دو سال کے بعد مطلقہ دودھ کی اجرت کا مطالبہ کرے تو دو سال کے بعد کی اجرت باپ کے ذمہ لازم نہیں اور نہ ہی اسے

---

[1]....(سورة البقرة: رقم الآية، ۲۳۳، پارہ ۲)

[2]....(سورة البقرة: رقم الآية، ۲۳۳، پارہ ۲)

Marfat.com

دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ [1]

رضاعت کی مدت سے پہلے دودھ چھڑانے کا حکم

بچے کے کسی مرض یا ماں کی کمزوری کی وجہ سے اگر ماں باپ رضامندی سے دوسال کی مدت سے پہلے ہی بچے کا دودھ چھڑا دیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ:

"فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا". [2]

ترجمہ: "پھر اگر ماں باپ چاہیں کہ دودھ چھڑالیں (دو برس کے اندر ہی) باہمی رضامندی اور صلاح سے تو ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں"۔

شوہر کی اجازت کے بغیر دوسرے بچے کو دودھ پلانا

کوئی بھی عورت کسی دوسرے کے بچے کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر دودھ نہ پلائے، البتہ اگر بھوک کی وجہ سے کوئی بچہ مر رہا ہو تو اس کی جان بچانے کی غرض سے خاوند کی اجازت کے بغیر بھی دودھ پلانا جائز ہے۔ [3]

بیوی کا پستان منہ میں لینے کا حکم

مرد کو اپنی بیوی سے ہر قسم کا استمتاع صحیح ہے، مثلاً ہونٹوں کا چومنا اور رخسار کو چومنا، اسی طرح

---

[1]....."وَوَقْتُ الرَّضَاعِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى مُقَدَّرٌ بِثَلَاثِينَ شَهْرًا وَقَالَا مُقَدَّرٌ بِحَوْلَيْنِ هٰكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ وَأَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ مُدَّةَ الرَّضَاعِ فِي اسْتِحْقَاقِ أُجْرَةِ الرَّضَاعِ مُقَدَّرٌ بِحَوْلَيْنِ حَتَّى أَنَّ الْمُطَلَّقَةَ إِذَا طَالَبَتْهُ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ بِأُجْرَةِ الرَّضَاعِ فَأَبَى الْأَبُ أَنْ يُعْطِيَ لَا يُجْبَرُ وَيُجْبَرُ فِي الْحَوْلَيْنِ".

(الفتاوی الهندية: كتاب الرضاع، ج، ۱، ص، ۳۴۲، دار الفكر)

[2].....(سورة البقرة: رقم الآية، ۲۳۳ پارہ، ۲)

[3]....."يُكْرَهُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُرْضِعَ صَبِيًّا بِلَا إِذْنِ زَوْجِهَا إِلَّا إِذَا خَافَتْ هَلَاكَهُ".

(الفتاوی الهندية: كتاب الرضاع، ج، ۳، ص، ۲۱۳، دار الفكر، بيروت)

Marfat.com

بیوی کی چھاتی منہ میں لینا درست ہے البتہ اگر دودھ آنے کا گمان ہو تو ایسا نہ کرے۔ ۱

بیوی کا دودھ پینے کا حکم

اپنی بیوی کا دودھ پینا حرام ہے اور گناہ کا سبب ہے، لیکن اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ ۲

حالت جنابت میں دودھ پلانے کا حکم

ماں اپنے بچے کو حالتِ جنابت میں، بغیر وضو اور تیمم کے دودھ پلا سکتی ہے، کیونکہ جنابت کی وجہ سے جنبی کی ذات نجس نہیں ہوتی۔ ۳

۱..... "(قَوْلُهُ وَمُبَاشَرَتُهَا لَهُ) سَبَبُ تَرَدُّدِهِ فِي الْمُبَاشَرَةِ تَرَدُّدُ الْبَحْرِ فِيهَا، حَيْثُ قَالَ: وَلَمْ أَرَ لَهُمْ حُكْمَ مُبَاشَرَتِهَا لَهُ.

وَلِلْقَائِلِ أَنْ يَمْنَعَهُ بِأَنَّهُ لَمَّا حَرُمَ تَمْكِينُهَا مِنْ اسْتِمْتَاعِهِ بِهَا حَرُمَ فِعْلُهَا بِهِ بِالْأَوْلَى. وَلِلْقَائِلِ أَنْ يُجَوِّزَهُ بِأَنَّ حُرْمَتَهُ عَلَيْهِ لِكَوْنِهَا حَائِضًا، وَهُوَ مَفْقُودٌ فِي حَقِّهِ فَحَلَّ لَهَا الِاسْتِمْتَاعُ بِهِ وَلِأَنَّ غَايَةَ مَسِّهَا لِذَكَرِهِ أَنَّهُ اسْتِمْتَاعٌ بِكَفِّهَا وَهُوَ جَائِزٌ قَطْعًا. اهـ. وَاسْتَظْهَرَ فِي النَّهْرِ الثَّانِي...... يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَلْمِسَ بِجَمِيعِ بَدَنِهِ حَتَّى بِذَكَرِهِ جَمِيعَ بَدَنِهَا إلَّا مَا تَحْتَ الْإِزَارِ فَكَذَا هِيَ لَهَا أَنْ تَلْمِسَ بِجَمِيعِ بَدَنِهَا إلَّا مَا تَحْتَ الْإِزَارِ جَمِيعَ بَدَنِهِ حَتَّى ذَكَرَهُ".

(رد المختار مع الدر المختار: كتاب الطهارة/باب الحيض، ج١، ص٤٨٧، دار الكتب العلمية)
(وكذا في البحر الرائق: كتاب الطهارة/باب الحيض، ج١، ٣٤٤، رشيدية)
(وكذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار: كتاب الطهارة/باب الحيض، ج١، ص١٥٠، دار المعرفة، بيروت)

(وتفسير الخازن: سورة البقرة: ٢٢٣، ج١، ١٦٣، حافظ كتب خانه، كوئٹه)

۲..... "وَلَمْ يُبَحْ الْإِرْضَاعُ بَعْدَ مدته) لِأَنَّهُ جُزْءُ آدَمِيٍّ وَالِانْتِفَاعُ بِهِ لِغَيْرِ ضَرُورَةٍ حَرَامٌ عَلَى الصَّحِيحِ".
(الدر المختار مع رد المختار: كتاب النكاح/باب الرضاع، ٤، ص٣٩٧، دار الكتب العلمية)

"واما الذي يوجب حرمة المصاهرة. فهو اربعة أمور: أحدها: العقد الصحيح. ثانيها: الوط، سواء كان بعقد صحيح أو فاسد أو زنا، ثالثها: المس، رابعها: نظر الرجل الى داخل فرج المرأة، ونظر المرأة الى ذكر الرجل.......".

(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: كتاب النكاح/مبحث فيما تثبت به حرمة المصاهرة، ج٤، ص٥٨، دار الفكر)

(وانظر أيضاً الفقه النافع: كتاب النكاح، رقم القاعدة، ٢٥٩، ٢/٢-٥، بيروت)

۳..... "(إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ)..... ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

دودھ پلانے کی مدت میں مباشرت کا حکم

دودھ پلانے کے زمانے میں بیوی سے مباشرت بلا کراہت جائز ہے، البتہ اگر اس سے دودھ پر اثر پڑتا ہو یعنی خراب ہو جاتا ہو یا پینے والے بچے کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہو تو اس صورت میں اجتناب کرنا بہتر ہے، کیونکہ مباشرت کی صورت میں دوسرے حمل کی ابتدا کا امکان ہے جو کہ دودھ کے بند ہو جانے کا ذریعہ ہوتا ہے، مزید برآں دودھ میں خرابی بھی پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

چنانچہ جدامہ اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ، وَفَارِسَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلا يَضُرُّ أَوْلادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ :الْغِيلَةُ :أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ ".[1]

ترجمہ: "میں نے قصد کر لیا تھا کہ غیلہ سے منع کر دوں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

أیْ:لا يَصِيرُ عَيْنُهُ نَجِسًا.....وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ :فِيهِ جَوَازُ مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ وَمُخَالَطَتِهِ، وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ، وَاتَّفَقُوا عَلَى طَهَارَةِ عَرَقِ الْجُنُبِ وَمُخَالَطَتِهِ.......لا يَنْجَسُ أَيْ :حَقِيقَةً لا حُكْمًا، أَوْ ظَاهِرًا، أَوْ بَاطِنًا".

(مرقاة المفاتيح: كتاب الطهارة/بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهُ، ج، ۲،ص، ۴۳۴، دار الفكر)

"قَدْ نَقَلَ الشَّيْخُ سِرَاجُ الدِّينِ الْهِنْدِيُّ الْإِجْمَاعَ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجِبُ الْوُضُوءُ عَلَى الْمُحْدِثِ وَالْغُسْلُ عَلَى الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ قَبْلَ وُجُوبِ الصَّلَاةِ ......لَا بَأْسَ لِلْجُنُبِ أَنْ يَنَامَ وَيُعَاوِدَ أَهْلَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَإِنْ تَوَضَّأَ فَحَسَنٌ وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ فَيَنْبَغِي أَنْ يَتَمَضْمَضَ وَيَغْسِلَ يَدَيْهِ .كَذَا فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/الباب الثاني في الغسل،الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي الْمَعَانِي الْمُوجِبَةِ لِلْغُسْلِ،ج،۱،ص،۱۹،دار الكتب العلمية،بيروت)

[1] ....(سنن أبي داوُد: كتاب الطب/باب في الغيل،ج،۴،ص،۹،رقم الحديث، ۳۸۸۲، المكتبة العصرية،صيدا ،بيروت)

Marfat.com

فارس کے لوگ ایسا کرتے ہیں اوران کی اولاد کواس سے کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ مالک کہتے ہیں: غیلہ یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے حالت رضاعت میں جماع کرے“۔

نوٹ: مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ دودھ پلانے کی مدت میں بیوی سے مباشرت کرنا جائز ہے مگر ضرر پہنچنے کی صورت میں اجتناب کرنا بہتر ہے۔

عورت کی چھاتی سے دودھ نکلنے کا حکم

عورت کی چھاتی سے دودھ نکلنا ناقضِ وضو نہیں ہے۔ [۱]

نماز میں عورت کا بچہ کو دودھ پلانا

اگر نماز کے دوران عورت کا دودھ نکل آئے اور وہ بچہ کو پلا بھی دے تو اس صورت میں اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ [۲]

عورت کا سیال چیز میں دودھ ملا کر پلانا

اگر پانی یا دوا عورت کے دودھ یا جانور کے دودھ میں یا کسی سیال چیز میں مل گیا اور اسے کسی بچے نے پی لیا تو غالب کا اعتبار کیا جائے گا، اگر تو عورت کا دودھ ان تمام چیزوں پر غالب ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی، اور اگر دوسری چیزیں عورت کے دودھ پر غالب

---

[۱]... ”(وَيَنْقُضُهُ) خُرُوجُ كُلِّ خَارِجٍ (نَجَسٍ)....(مِنْهُ)“.

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطهارة/مطلب نواقض الوضوء، ج، ۱، ص، ۲۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

[۲]....”مَصَّ صَبِيٌّ ثَدْيَهَا وَخَرَجَ اللَّبَنُ: تَفْسُدُ صَلَاتُهَا“.

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الصلاة/باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فروع، فُرُوعٌ سَمِعَ المصلي اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ جَلَّ جَلَالُهُ أَوْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ، ج، ۲، ص، ۳۸۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

”صَبِيٌّ مَصَّ ثَدْيَ امْرَأَةٍ مُصَلِّيَةٍ إنْ خَرَجَ اللَّبَنُ فَسَدَتْ وَإِلَّا فَلَا؛ لِأَنَّهُ مَتَى خَرَجَ اللَّبَنُ يَكُونُ إرْضَاعًا وَبِدُونِهِ لَا. كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْخَسِيِّ وَإِنْ مَصَّ ثَلَاثَ مَصَّاتٍ تَفْسُدُ صَلَاتُهَا وَإِنْ لَمْ يَنْزِلْ اللَّبَنُ. كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ وَالْخُلَاصَةِ“.

(الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/اَلْبَابُ السَّابِعُ فِيمَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَمَا يُكْرَهُ فِيهَا، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِيمَا يُفْسِدُهَا، ج، ۱، ص، ۴۵، دار الفكر)

Marfat.com

ہیں تو اس صورت میں حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ غالب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بو رنگ اور مزہ تینوں اشیاء یا ان میں سے کوئی ایک چیز معلوم ہو، اگر ملی ہوئی سیال اشیاء اور دودھ برابر ہیں تو حرمت کا ثابت ہونا لازمی ہے کیونکہ دودھ پر دوسری اشیاء کا غلبہ ثابت نہیں ہوا۔ [۱]

دو عورتوں کے دودھ مل جانے کا حکم

اگر دو عورتوں کا دودھ مل گیا تو امام صاحبؒ اور امام یوسفؒ کے نزدیک اس عورت سے حرمت ثابت ہو جائے گی، جس کا دودھ زیادہ ہوگا، لیکن امام محمدؒ کا کہنا یہ ہے کہ دونوں عورتوں سے حرمت ثابت ہو جائے گی، یہی قول صحیح اور احتیاط پر مبنی ہے۔ دونوں عورتوں کا دودھ برابر ہونے کی صورت میں دونوں سے حرمت ثابت ہو جائے گی۔ [۲]

عورت کا اپنے دودھ کا دہی بنا کر بچے کو کھلانا

اگر ماں نے اپنے دودھ کا دہی یا پنیر وغیرہ بنا کر کسی بچے کو کھلایا تو اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوگی، کیونکہ ان اشیاء کو دودھ کے نام سے جانا نہیں جاتا (یعنی ان چیزوں پر دودھ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ [۳]

عورت کا اپنے دودھ میں جمی ہوئی چیز ملا کر بچہ کو کھلانا

کسی عورت نے اپنے دودھ میں جمی ہوئی چیز ملائی مثلاً بسکٹ، ستو اور روٹی وغیرہ، اگر تو ان

۱.... "(وَمَخْلُوطٌ بِمَاءٍ أَوْ دَوَاءٍ أَوْ لَبَنِ أُخْرَى أَوْ لَبَنِ شَاةٍ إِذَا غَلَبَ لَبَنُ الْمَرْأَةِ وَكَذَا إِذَا اسْتَوَيَا) إِجْمَاعًا لِعَدَمِ الْأَوْلَوِيَّةِ". (الدر المختار) "تُعْتَبَرُ الْغَلَبَةُ بِالْأَجْزَاءِ فِي الْجِنْسِ، وَفِي غَيْرِهِ بِتَغَيُّرِ طَعْمٍ أَوْ لَوْنٍ أَوْ رِيحٍ كَمَا رُوِيَ عَنْ أَبِي يُوسُفَ".
(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب النكاح/باب الرضاع، ج،۳،ص،۲۱۸،دار الفكر،بيروت)

۲.... "وَعَلَّقَ مُحَمَّدٌ الْحُرْمَةَ بِالْمَرْأَتَيْنِ مُطْلَقًا، قِيلَ: وَهُوَ الْأَصَحُّ" (الدر المختار)
"وَلَوْ اسْتَوَيَا تَعَلَّقَ بِهِمَا".
(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب النكاح/باب الرضاع، ج،۳،ص،۲۱۸،دار الفكر،بيروت)

۳.... "قَالَ فِي الْبَحْرِ: وَلَوْ جَعَلَ اللَّبَنَ مَخِيضًا أَوْ رَائِبًا أَوْ شِيرَازًا أَوْ جُبْنًا أَوْ أَقِطًا أَوْ مَصْلًا فَتَنَاوَلَهُ الصَّبِيُّ لَا تَثْبُتُ بِهِ الْحُرْمَةُ لِأَنَّ اسْمَ الرَّضَاعِ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ".
(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب النكاح/باب الرضاع، ج،۳،ص،۲۱۹،دار الفكر،بيروت)

Marfat.com

اشیاء نے دودھ کو جذب کرلیا پھر وہی کھانا بچے کو کھلایا گیا اور اس میں دودھ کا مزہ موجود ہے تو اس صورت میں اس شرط کے ساتھ حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی کہ اسے لقمہ لقمہ کرکے کھلایا گیا ہو، اور اگر اسے گھونٹ گھونٹ کر پلایا گیا پھر ذائقہ کا ہونا لازمی نہیں مطلقاً رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ اگر ان اشیاء کو دودھ میں ملا کر پکایا گیا ہو تو پھر کسی صورت رضاعت ثابت نہیں ہوگی، خواہ دودھ ان اشیاء پر غالب ہو یا مغلوب کیونکہ دودھ کی ماہیت تبدیل ہوگئی۔ [1]

عورت کا دودھ بند ہو جانے کے خوف سے وقفہ ڈالنا

ایک عورت کو اس بات کا خوف ہو کہ اگر وہ حاملہ ہو جائے تو اس کا دودھ بند ہو جائے گا، تو ایسی صورت میں اگر وہ وقتی طور پر مانعِ حمل جائز طریقے اختیار کرے تو اس کی گنجائش ہے۔ [2]

عورت کا پستان سے دودھ اتارنے کی دوا کے استعمال کا حکم

اگر کوئی عورت اپنی چھاتی میں دودھ اتارنے کے لئے کسی دوائی کا استعمال کرکے کسی دودھ پیتے بچے کو دودھ پلا دے، تو کیا اس بچے کا عورت اور اس کے خاوند سے رشتۂ رضاعت ثابت ہو جائے گا یا نہیں؟ کیا بے اولاد خواتین یا کنواری لڑکیاں (جو بچہ پالنے کا ارادہ رکھتی ہیں) مذکورہ طریقہ اپنا سکتی ہیں یا نہیں؟ تو اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر دودھ بالغ عورت کی چھاتی میں دوائی کے استعمال سے اترے اور وہ یہ دودھ کسی دودھ پیتے بچے کو پلائے تو اس

---

[1]..... "وَقَالَ: إِنْ كَانَ غَالِبًا يَحْرُمُ، وَالْخِلَافُ مُقَيَّدٌ بِالَّذِي لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ، فَإِذَا طُبِخَ فَلَا تَحْرِيمَ مُطْلَقًا اتِّفَاقًا...... (قَوْلُهُ وَإِنْ حَسَاهُ حَسْوًا) تَثْبُتُ الْحُرْمَةُ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا".

رد المحتار مع الدر المختار: كتاب النكاح/باب الرضاع، ج، ۳،ص، ۲۱۸، ۲۱۹، دار الفكر)

[2]..... "امْرَأَةٌ مُرْضِعَةٌ ظَهَرَ بِهَا حَبَلٌ وَانْقَطَعَ لَبَنُهَا وَتَخَافُ عَلَى وَلَدِهَا الْهَلَاكَ وَلَيْسَ لِأَبِي هَذَا الْوَلَدِ سَعَةٌ حَتَّى يَسْتَأْجِرَ الظِّئْرَ يُبَاحُ لَهَا أَنْ تُعَالِجَ فِي اسْتِنْزَالِ الدَّمِ مَا دَامَ نُطْفَةً أَوْ مُضْغَةً أَوْ عَلَقَةً لَمْ يُخْلَقْ لَهُ عُضْوٌ وَخَلْقُهُ لَا يَسْتَبِينُ إِلَّا بَعْدَ مِائَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا".

(الفتاوى العالمكيرية: كتاب الكراهية/الْبَابُ الثَّامِنَ عَشَرَ فِي التَّدَاوِي وَالْمُعَالَجَاتِ، ج،۵،ص، ۳۵۶،دار الفكر)

"(وَجَازَ عَزْلُهُ عَنْ أَمَتِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهَا وَعَنْ عِرْسِهِ بِهِ) أَيْ بِإِذْنِ حُرَّةٍ أَوْ مَوْلَى أَمَةٍ قِيلَ يَجُوزُ بِدُونِهِ لِفَسَادِ الزَّمَانِ ذَكَرَهُ ابْنُ سُلْطَانٍ".

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الحظر والاباحة/فَصْلٌ فِي النَّظَرِ وَالْمَسِّ، ج،۶،ص، ۳۷۴، دار الفكر)

Marfat.com

عورت کا اس بچے کے ساتھ رشتۂ رضاعت ثابت ہو جائے گا، البتہ اس عورت کے شوہر کے متعلق حکم یہ ہے کہ:

اگر بیوی اور شوہر کے درمیان مباشرت کا عمل پایا گیا تو اس صورت میں خاوند کا بچے کے ساتھ رضاعت کا رشتہ قائم ہو جائے گا، بالفاظِ دیگر شوہر بچی کا رضاعی والد کہلائے گا اور اس کے لئے محرم ہوگا۔

اور اگر میاں بیوی کے درمیان مباشرت کا عمل نہیں پایا گیا تو اس صورت میں بچی اور خاوند کے درمیان رشتۂ رضاعت ثابت نہ ہوگا، جب رضاعت کا رشتہ قائم نہیں ہوا تو شوہر اس بچی کا رضاعی باپ نہیں کہلائے گا، جب رضاعی والد نہیں کہلائے گا تو بچی کا محرم بھی نہیں ہوگا جب بچی کا محرم نہیں ہوگا تو شوہر سے اس بچی کا پردہ واجب ہوگا۔ [۱]

جہاں تک بے اولاد اور کنواری خواتین کا دودھ اتارنے کی دوائی کے استعمال کا تعلق ہے مذکورہ تفصیل کے مطابق ایسی دواؤں کا استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن یہاں ایک بات واضح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ میاں بیوی کی رضاعی بچی کے ساتھ حرمت رضاعت قائم بھی ہو جائے، لہٰذا بچی کی بلوغت کے بعد احتیاطاً خلوت سے احتراز لازم ہے۔ [۲]

---

[۱]..... "لَوْ أَرْضَعَتْ الْبِكْرُ صَبِيًّا صَارَتْ أُمًّا لِلصَّبِيِّ وَتَثْبُتُ جَمِيعُ أَحْكَامِ الرَّضَاعِ بَيْنَهُمَا حَتَّى لَوْ تَزَوَّجَتْ الْبِكْرُ رَجُلًا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ بِهَا كَانَ لِهَذَا الزَّوْجِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الصَّبِيَّةَ، وَإِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ الدُّخُولِ بِهَا لَا يَكُونُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لِأَنَّهَا صَارَتْ مِنْ الرَّبَائِبِ الَّتِي دَخَلَ بِأُمِّهَا "

(البحر الرائق: كتاب الرضاع/الْمُحَرِّمَات بِسَبَبِ الرَّضَاعِ، ج،۳،ص،۲۴۵،دار الكتاب الإسلامي)

"وَكَذَا الْبِكْرُ إذَا نَزَلَ لَهَا لَبَنٌ وَهِيَ لَمْ تَتَزَوَّجْ قَطُّ؛ فَالرَّضَاعُ يَكُونُ مِنْهَا خَاصَّةً ".

بدائع الصنائع: كتاب الرضاع/فَصْلٌ فِي الْمُحَرِّمَات بِالرَّضَاعِ، ج،۴،ص،۴دار الكتب العلمية)

"وَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ تِسْعَ سِنِينَ فَنَزَلَ لَهَا لَبَنٌ لَا يَحْرُمُ ".

(ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب الرضاع،ج،۳،ص،۲۱۸،دار الفكر،بيروت)

[۲]..... "الْمَحْرَمُ عِنْدَنَا مَنْ حَرُمَ نِكَاحُهُ عَلَى التَّأْبِيدِ بِنَسَبٍ أَوْ مُصَاهَرَةٍ أَوْ رَضَاعٍ.

وَلَوْ بِوَطْءٍ حَرَامٍ......وَأَحْكَامُهُ :تَحْرِيمُ النِّكَاحِ وَجَوَازُ النَّظَرِ وَالْخَلْوَةِ وَالْمُسَافَرَةِ إلَّا الْمَحْرَمَ مِنْ الرَّضَاعِ، فَإِنَّ الْخَلْوَةَ بِهَا مَكْرُوهَةٌ ".

(الاشباه والنظائر لابن نجيم:الفن الثالث:الجمع والفرق/واختص المحرم النسبي باحكام، ص، ۲۸۵،دار الكتب العلمية،بيروت)

Marfat.com

شوہر کا بیوی کو بوتل کا دودھ پلانے پر اصرار کرنا

اگر شوہر بیوی کو کہے کہ وہ بچے کو پستان کا دودھ نہ پلائے بلکہ بوتل کا دودھ پلائے، اور عورت چاہتی ہو کہ وہ بوتل کے دودھ کے علاوہ پستان کا دودھ بھی پلائے تو ایسی صورت میں عورت اپنی چاہت کے مطابق بچے کو اپنا دودھ پلائے، کیونکہ دودھ پلانے کا زیادہ حق ماں کو ہے، تاہم بوتل کے دودھ کے استعمال کی ممانعت بھی نہیں ہے۔[۱]

حالت حمل میں بچے کو دودھ پلانا جائز ہے

عورت اپنے بچے کو حالتِ حمل میں دودھ پلا سکتی ہے۔

چنانچہ حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہؓ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ:

"لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ، حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ، فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ".[۲]

ترجمہ: "میں نے غیلہ سے منع کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا تھا یہاں تک کہ مجھے یاد آیا کہ اہل روم وفارس ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں ہوتا"۔

دودھ بینک (Milk Bank)

اصولی طور پر اسلام ایک خاتون کو اپنے بچے کے علاوہ دوسرے بچوں کو دودھ پلانے کی اجازت دیتا ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

۱... "فَجَعَلَ الْأُمَّ أَحَقَّ بِرَضَاعِ الْوَلَدِ هَذِهِ الْمُدَّةَ ثُمَّ أَكَّدَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا يَعْنِي أَنَّهَا إِذَا رَضِيَتْ بِأَنْ تُرْضِعَ بِمِثْلِ مَا تُرْضِعُ بِهِ غَيْرُهَا لَمْ يَكُنْ لِلْأَبِ أَنْ يُضَارَّهَا فَيَدْفَعَهُ إِلَى غَيْرِهَا".
(احكام القرآن للجصاص: ج،۲،ص،۱۰۶، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

۲....(صحيح مسلم: كتاب النكاح/بَابُ جَوَازِ الْغِيلَةِ، وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ، وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ، ج،۲،ص،۱۰۶۶، رقم الحديث، ۱۴۴۲، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

Marfat.com

”وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ“۔[1]

ترجمہ: ”اور مائیں دودھ پلائیں اپنی اولاد کو دو سال پورے اس کے لئے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے اور جس کی اولاد ہے اس کے ذمہ ماؤں کا کھانا اور کپڑا ہے قاعدہ کے مطابق، کسی جان کو تکلیف نہیں دی جاتی مگر اس کی برداشت کے مطابق، نہ تکلیف دی جائے والدہ کو اس کے بچہ کی وجہ سے اور نہ اس کو تکلیف دی جائے جس کا بچہ ہے اس کے بچہ کی وجہ سے، اور وارث کے ذمہ اسی طرح سے لازم ہے، سو اگر دونوں آپس کی رضا مندی اور باہم مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے، اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جبکہ تم سپرد کردو جو کچھ ان کو دینا طے کیا ہے قاعدہ کے موافق، اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بلاشبہ اللہ ان کاموں کو دیکھتا ہے جنہیں تم کرتے ہو“۔

رسول اللہ ﷺ کو حلیمہ سعدیہ اور ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔[2]

---

[1]..... (سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ، ۲۳۳، پارہ، ۲)

[2]..... ”عَنِ ابْنِ إِسْحَاق، قَالَ: فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰه، صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى أُمِّهِ، وَالْتُمِسَ لَهُ الرُّضَعَاءُ، وَاسْتُرْضِعَ لَهُ مِنْ حَلِيمَةَ بِنْتِ أَبِي ذُوَيْب“.
(دلائل النبوۃ: ج، ۱، ص ۱۳۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

Marfat.com

کتبِ حدیث میں اس کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں اور نکاح میں اسی اصول پر حرمتِ رضاعت کے تمام احکام مبنی ہیں، بشرطیکہ دودھ مدتِ رضاعت میں پلایا گیا ہو، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مدتِ رضاعت اڑھائی سال جبکہ امام یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک دوسال ہیں۔ [۱]

جہاں تک رشتۂ رضاعت کے قائم ہونے کا تعلق ہے تو تقریباً اکثر فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ عورت کا دودھ جس طریقے سے بھی پیا جائے خواہ بوتل کے ذریعے ہو یا براہ راست چھاتی سے، رشتہ رضاعت ثابت ہو جائے گا۔

چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ:

"جَاءَ تْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرْضِعِيهِ، قَالَتْ: وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ؟ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ، زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ". [۲]

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیلؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے ابو حذیفہ کے چہرہ میں سالم کے آنے کی وجہ سے کچھ ناراضگی کے آثار دیکھے ہیں حالانکہ وہ ان کا حلیف ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اسے دودھ

---

[۱]....."ثم مدة الرضاع ثلاثون شهرا عند أبي حنيفة رحمه اللّٰه وقالا سنتان".
(الهداية: كتاب الرضاع/ما يحرم بالرضاع، ج،۱، ۲۱۷، داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان)

[۲].....(صحيح مسلم، كتاب الرضاع/بَابُ رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ، ج،۲، ص،۱۰۷۶، رقم الحديث،۱۴۵۳، دارإحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

پلادو اس نے عرض کیا میں اسے کیسے دودھ پلاؤں حالانکہ وہ نوجوان آدمی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ نوجوان آدمی ہے حضرت عمرو نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ سالم بدر میں حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی عمر کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھلکھلا کر ہنسے"۔

محدثین نے اس حدیث کے تحت بیان کیا ہے کہ سالم چونکہ بلوغت کو پہنچ چکے تھے اس لئے سہلہ ایک ڈبیا یا برتن میں بچے کو دودھ پلانے کی مقدار دودھ نکالتی تھیں اور اسے سالم ہر روز پی لیتے یہاں تک کہ پانچ روز گزر گئے، اس کے بعد وہ ان کے گھر جاتے تو کبھی ننگے سر ہوتیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مدت رضاعت اڑھائی سال جبکہ صاحبین کے نزدیک دو سال ہے تو پھر سالم کا رشتۂ رضاعت کیسے ثابت ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ سہولت صرف سہلہ کو دی تھی۔[۱]

اس قسم کے دودھ بینک (Milk Bank) قائم کرنے میں دو مسئلے زیر بحث آئیں گے، ایک تو دودھ خریدنے کا اور دوسرا دودھ فروخت کرنے کا، اس پر تو فقہاء متفق ہیں کہ دودھ پلانے والی عورت کے لئے دودھ پلائی کی اجرت درست ہے، اور خود قرآن مجید میں اس کی صراحت موجود ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

---

[۱]...."قال ابن سعد: كانت أرضعت سالما مولى أبي حذيفة، فذكر القصة في رضاع الكبير، ثم أخرج عن خالد بن مخلد، عن سليمان بن بلال، عن يحيى بن سعيد، حدثتني عمرة بنت عبد الرحمن أن امرأة أبي حذيفة ذكرت دخول سالم عليها، فامرها رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ترضعه فأرضعته، وهو رجل كبير بعد ما شهد بدرا. ثم أخرج عن الواقدي، عن محمد بن عبد الله ابن أخي الزهري، عن أبيه، قال: كانت تحلب في مسعط أو إناء قدر رضعة فيشربه سالم في كل يوم حتى مضت خمسة أيام، فكان بعد يدخل عليها وهي حاسر، رخصة من رسول الله صلى الله عليه وسلم لسهلة".

(الاصابة في تميز الصحابة: كتاب النساء/حرف السين، ج۸،ص۱۹۳،دارالكتب العلمية)

Marfat.com

"وَإِنْ أَرَدْتُّمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ"۔ [1]

ترجمہ: "اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جبکہ تم سپرد کر دو جو کچھ ان کو دینا طے کیا ہے قاعدہ کے موافق"۔

لیکن واضح رہے کہ بیع اور اجارہ کے درمیان فرق ہے۔ چنانچہ بیع نام ہے مال کے مال سے تبادلہ کا جو باہمی رضامندی سے ہو۔ [2]

اور شرعاً اجارہ منافع پر بمقابلہ عوض کے عقد کرنے کا نام ہے۔ [3]

دودھ کے اجزائے انسانی میں سے ہونے کی وجہ سے اس کی بیع احناف کے نزدیک درست نہ ہوگی اور حنفیہ کا نقطہ نظر عین فطرت، اور نصوص کے مطابق ہے، جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دودھ کی بیع درست ہے۔ [4]

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ دودھ بینک کا قیام دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔

(۱)..... ایک عورت کے دودھ میں کسی دوسری عورت کے دودھ کی ملاوٹ نہ ہو۔

---

[1]..... (سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ، ۲۳۳، پارہ، ۲)

[2]..... "أَمَّا تَعْرِيفُهُ فَمُبَادَلَةُ الْمَالِ بِالْمَالِ بِالتَّرَاضِي"

(الفتاوی العالمکیریۃ: کتاب البیوع/اَلْبَابُ الْأَوَّلُ فِي تَعْرِيفِ الْبَيْعِ وَرُكْنِهِ وَشَرْطِهِ وَحُكْمِهِ وَأَنْوَاعِهِ، ج، ۳، ص، ۲، دار الفکر)

"مبادلة مال بمال على سبيل التمليك عن تراض".

(معجم لغة الفقهاء: ص، ۱۱۳، دار النفائس للطباعة والنشر والتوزيع)

[3]..... "فَهِيَ عَقْدٌ عَلَى الْمَنَافِعِ بِعِوَضٍ، كَذَا فِي الْهِدَايَةِ".

(الفتاوی العالمکیریۃ: کتاب الاجارۃ، ج، ۴، ص، ۴۰۹، دار الفکر)

[4]..... "ولا بيع لبن امرأة في قدح وقال الشافعي رحمه الله يجوز بيعه لأنه مشروب طاهر، ولنا أنه جزء الآدمي وهو بجميع أجزائه مكرم مصون عن الابتذال بالبيع، ولا فرق في ظاهر الرواية بين لبن الحرة والأمة. وعن أبي يوسف رحمه الله أنه يجوز بيع لبن الأمة لأنه يجوز إيراد العقد على نفسها فكذا على جزئها. قلنا: الرق قد حل نفسها، فأما اللبن فلا رق فيه لأنه يختص بمحل يتحقق فيه القوة التي هي ضده وهو الحي ولا حياة في اللبن".

(الهداية: كتاب البيوع/باب بيع الفاسد، ج، ۳، ص، ۴۶، دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان)

Marfat.com

(۲)..... انسانی دودھ کو نہ فروخت کیا جائے اور نہ خریدا جائے۔

لہٰذا صرف انسانی دودھ کے فروخت کے لئے دودھ بینک (Milk Bank) کا قیام جائز نہیں ہوگا۔

مرد کی چھاتی سے دودھ کا اترنا اور اس کا کسی بچی کو پلانے کا حکم

اگر کسی مرد کے چھاتی سے دودھ اترا اور اس نے کسی بچے کو پلا دیا تو اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوگی، کیونکہ تحقیق یہ ہے کہ وہ دودھ نہیں ہے اس لئے اس سے نشونما متعلق نہیں ہوگی، یہ اس وجہ سے ہے کہ حقیقی دودھ اسی (نسل) سے متصور ہے جس سے ولادت متصور ہے۔[۱]

رضاعی ماں کا احترام لازم ہے

دودھ پلانی والی عورت کی حیثیت ماں کی سی ہوتی ہے اس کی عزت وتکریم آپ ﷺ سے ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت ابوطفیل غنویؓ کہتے ہیں کہ:

"كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ حَتّٰى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيلَ هٰذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".[۲]

ترجمہ: "ایک دن میں نبی کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک خاتون یعنی دایہ حلیمہ آئیں آنحضرت ﷺ نے ان کی تعظیم وتکریم اور ان کی خوشی کے لئے اپنی چادر مبارک بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئیں پھر جب وہ کہیں چلی گئیں

۱..... "وإذا نزل للرجل لبن فأرضع به صبيا لم يتعلق التحريم لأنه ليس بلبن على التحقيق فلا يتعلق به النشوء والنمو وهذا لأن اللبن إنما يتصور ممن يتصور منه الولادة".

(الهداية: كتاب الرضاع، ج، ۱، ص، ۲۱۹، دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان)

۲.....(مشكلة المصابيح: كتاب النكاح/باب المحرمات، الفصل الثاني، ج، ۲، ص، ۹۴۸، رقم الحديث، ۳۱۷۵، المكتب الإسلامي، بيروت)

Marfat.com

(تو وہ لوگ جو آپ ﷺ کی اس تعظیم وتکریم کی وجہ سے اور آپ کی مبارک چادر پر ان خاتون کے بیٹھ جانے سے حیران ومتعجب تھے) بتایا گیا کہ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا ہے"۔

ماں کے دودھ کے فوائد: ایک تحقیق

آکسفورڈ کی ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ چار ماہ تک ماں کا دودھ پینے والے بچوں میں صحت کے مسائل کم ہوتے ہیں۔

اس ریسرچ میں دس ہزار ماؤں اور ان کے بچوں کو شامل کیا گیا تھا۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ماں کا دودھ ماں اور بچے کے درمیان بہتر تعلق کو فروغ دیتا ہے۔

اس تحقیق میں شامل ہونے والی ماؤں سے کہا گیا کہ وہ پانچ برس کی عمر سے اپنے بچوں کی حرکتوں اور رویے کا جائزہ لیں جس میں جھوٹ بولنا، چوری کرنا، بے چینی، بے اطمینانی اور ماں کے ساتھ چپکے رہنا شامل ہے۔

ماں کا دودھ پینے والے صرف چھ فیصد بچوں میں مسائل نظر آئے جبکہ جن بچوں نے فارمولا دودھ پیا تھا ان میں ۱۶ فیصد بچوں میں مسائل دیکھے گئے۔

اس تحقیق کی سربراہ ماریہ کونگلی کا کہنا تھا کہ تحقیق نے ماں کے دودھ کے مزید فوائد کو اجاگر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ماں کے دودھ میں بڑی مقدار میں ایک خاص قسم کا ایسڈ ہوتا ہے جو بچوں کے دماغ اور اعصابی نظام کی نشوونما کے لیے بہت اہم ہے اور ایسے بچے بیمار بھی بہت کم ہوتے ہیں۔[1]

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَم

1..... http://www.bbc.com/urdu/science/2011/05/110510_breastfed_babies_nj

Marfat.com

(فصل نمبر۲)

دودھ پینے والے بچوں سے متعلق مختلف احکام

بچے کا ماں کی چھاتی پر قے کر کے پستان چوسنے کا حکم

اگر بچے نے ماں کے پستان پر قے کی پھر اس پستان کو بہت دفعہ چوسا تو اس صورت میں وہ پاک ہو جائے گی۔ [1]

بچے کے پیمپرز تبدیل کرنے سے وضو متاثر نہیں ہوتا

اگر ماں اپنے بچے کا پیمپر تبدیل کرے تو اس صورت میں اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ گندگی اٹھانے سے وضو متاثر نہیں ہوتا بلکہ پاخانہ پیشاب وغیرہ سے وضو ٹوٹتا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ". [2]

ترجمہ "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو

---

[1]..... "الصَّبِيُّ إِذَا قَاءَ عَلَى ثَدْيِ الْأُمِّ ثُمَّ مَصَّ الثَّدْيَ مِرَارًا يَطْهُرُ. كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ.
(الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/لباب السابع في النجاسة وأحكامها، الفصل الثاني في الأعيان النجسة، ج، ١، ص، ٤٢، ١، دار الفكر)

[2].....(سورة المائدة: رقم الآية، ٦، پاره ٦)

Marfat.com

کہنیوں سمیت دھولو۔ اپنے سروں کو مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم سے کوئی حاجت ضروری فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو، اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے تاکہ تم شکرادا کرتے رہو"۔

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ پاخانہ اور پیشاب کے رستے سے نکلنے والی گندگی سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ:

"كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ".[۱]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر ہم سفر میں ہوں تو تین دن تین رات تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب پاخانہ یا نیند کے سبب سے"۔

زر کہتے ہیں کہ:

"يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ".[۲]

۱.....(سنن الترمذي: أبواب الطهارة/ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ، ج۱، ص۱۵۹، رقم الحديث، ۹۶، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى، مصر)

۲.....(سنن النسائي: كتاب الطهارة/ بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ، ج۱، ص۸۳، رقم الحديث، ۱۲۷، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: "میں نے صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا: جب ہم مسافر ہوتے تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے کہ ہم اپنے موزوں پر مسح کریں، اور اسے تین دن تک پیشاب، پاخانہ اور نیند کی وجہ سے نہ اتاریں سوائے جنابت کے"۔

دودھ پیتے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے

دودھ پیتے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے، کپڑوں یا بدن پر لگنے کی صورت میں دھونا ضروری ہے۔

چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ:

"أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ". [۱]

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا۔ اس نے آپؐ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپؐ نے پانی منگایا اور اس پر ڈال دیا"۔

ہشام بن عروہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ، وَإِنَّهُ أُتِيَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: صُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا". [۲]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

"مِنْهَا مَا يَخْرُجُ مِنَ السَّبِيلَيْنِ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَالرِّيحِ الْخَارِجَةِ مِنَ الدُّبُرِ وَالْوَدْيِ وَالْمَذْيِ وَالْمَنِيِّ وَالدُّودَةِ وَالْحَصَاةِ، الْغَائِطُ يُوجِبُ الْوُضُوءَ قَلَّ أَوْ كَثُرَ وَكَذَلِكَ الْبَوْلُ وَالرِّيحُ الْخَارِجَةُ مِنَ الدُّبُرِ. كَذَا فِي الْمُحِيطِ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/ الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي نَوَاقِضِ الْوُضُوءِ، ج، ۱، ص، ۹، دار الفكر)

[۱]..... (صحيح البخاري: كتاب الوضوء/باب بول الصبيان، ج، ۱، ص، ۵۴، رقم الحديث، ۲۲۲، دار طوق النجاة)

[۲].... (مسند أحمد: مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، ج، ۴۰، ص، ۲۲۵، رقم الحديث، ۲۴۱۹۲، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

ترجمہ: ”جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس دعا کے لئے بچوں کو لایا جاتا آپ ان کے لئے دعا فرماتے ایک مرتبہ آپ کے پاس ایک بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی بہادو“۔

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ:

”كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيءَ بِالْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُعْجِلُوهُ، فَقَالَ: ابْنِي ابْنِي فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ، صَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ“۔ [1]

ترجمہ ”میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا حضرت حسنؓ نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا صحابہ کرامؓ نے جلدی سے اسے پکڑنا چاہا تو آپؐ نے فرمایا میرے بیٹے کو رہنے دو جب پیشاب کر لیا تو اس پر پانی بہا دیا گیا“۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ بچے کا پیشاب ناپاک ہے، اور اسے دھونا لازمی ہے، مزید برآں پیشاب لگ جانے کی وجہ سے قبر کا عذاب ہوگا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

”مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا، فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا“۔ [2]

---

[1]....(شرح معاني الآثار: كتاب الطهارة/بَابُ حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ، ج، ۱، ص، ۹۳، رقم الحديث، ۶۰۲، عالم الكتب)

[2]....(صحيح البخاري: كتاب الجنائز/بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الغِيبَةِ وَالبَوْلِ، ج، ۲، ص، ۹۹، رقم الحديث، ۱۳۷۸، دار طوق النجاة)

Marfat.com

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں پر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی نہیں کہ کسی بڑی اہم بات پر ہو رہا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! ان میں ایک شخص تو چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے بچنے کے لیے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہری ٹہنی لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کی قبروں پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں ان کا عذاب کم ہو جائے"۔

دودھ پیتے بچے اور بچی کے پیشاب کا حکم برابر ہے یعنی دونوں کے پیشاب لگنے کی صورت میں کپڑا دھونا لازمی ہے۔ [1]

دودھ پیتے بچے کی قے کا حکم

دودھ پیتا بچہ اگر منہ بھر کر قے کرے، اور وہ کپڑے اور جسم کو لگ جائے تو وہ ناپاک ہو جاتے ہیں، لہٰذا ان کا پاک کرنا ضروری ہے۔

جو قے منہ بھر کے ہو وہ پیٹ کے نچلے حصہ سے آتی ہے جہاں غذا گندگی بن چکی ہوتی ہے، لہٰذا منہ بھر کے قے آنا نجس ہے۔ اور اگر منہ بھر کر قے نہ آئے تو وہ نجس نہیں کیونکہ وہ پیٹ کے اوپر کے حصے سے آتی ہے جہاں غذا نجاست نہیں بنی ہوتی اس لئے وہ پاک ہے۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے آنے پر وضو فرمایا۔

---

[1]..."(وَبَوْلِ غَيْرِ مَأْكُولٍ وَلَوْ مِنْ صَغِيرٍ لَمْ يَطْعَمْ)......اه(الدر المختار)(قَوْلُهُ :لَمْ يَطْعَمْ) بِفَتْحِ الْيَاءِ أَيْ:لَمْ يَأْكُلْ فَلَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهِ".

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطهارة/باب الأنجاس، ج،١، ص،٣١٨، دار الفكر)

"فالغليظة كخمر......بول ما لا يؤكل لحمى كالآدمى ولو رضيعاً". (مراقى الفلاح)

قوله:ولو رضيعا"لم يطعم سواء كان ذكرا أو أنثى".

(حاشية الطحطاوي: كتاب الطهارة/باب الأنجاس، ص،١٥٤، دار الكتب العلمية، بيروت)

(وكذا في الفتاوى الهندية: الفصل الثاني في الأعيان النجسة، ج،١، ص،٤٦، رشيدية)

Marfat.com

چنانچہ حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ، فَتَوَضَّأَ، فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ"۔[1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور وضو کیا پھر جب میری ملاقات ثوبان سے دمشق کی مسجد میں ہوئی اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا سچ کہا ابودرداءؓ نے اس لئے کہ میں نے خود حضور ﷺ کے وضو کے لئے پانی ڈالا تھا"۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَصَابَهُ قَيْءٌ أَوْ رُعَافٌ أَوْ قَلَسٌ أَوْ مَذْيٌ، فَلْيَنْصَرِفْ، فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ، وَهُوَ فِي ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ"۔[2]

ترجمہ: "جسے نماز میں قے، نکسیر، منہ بھر کر پانی یا مذی آجائے تو وہ لوٹ جائے، وضو کرے پھر اپنی نماز پر بنا کرے، لیکن اس دوران کسی سے کلام نہ کرے"۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ منہ بھر کر قے نجس ہے۔

نوٹ: بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو قے ہوئی اور آپ ﷺ نے وضو نہیں فرمایا تو ان احادیث کو اسی بات پر محمول کیا جائے گا کہ وہ قے منہ بھر کر نہیں تھی، اور جن روایات میں قے آنے پر وضو کرنے کا ذکر ہے وہ منہ بھر کر قے تھی۔[3]

---

[1]....(سنن الترمذي: أبواب الطهارة/بَابُ الوُضُوءِ مِنَ القَيْءِ وَالرُّعَافِ، ج، ۱، ص، ۱۲۵، رقم الحديث، ۸۷، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

[2]....(سنن ابن ماجه: كِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا/بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الصَّلَاةِ، ج، ۱، ص، ۳۸۵، رقم الحديث، ۱۲۲۱، دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي)

[3]...."(وَ) يَنْقُضُهُ (قَيْءٌ مَلَأَ فَاهُ) بِأَنْ يُضْبَطَ بتكَلُّفٍ (مِنْ مِرَّةٍ) بِالْكَسْرِ: أَيْ صَفْرَاءَ (أَوْ عَلَقٍ) أَيْ سَوْدَاءَ، وَأَمَّا الْعَلَقُ النَّازِلُ مِنَ الرَّأْسِ فَغَيْرُ نَاقِضٍ (أَوْ طَعَامٍ أَوْ مَاءٍ) إِذَا وَصَلَ إِلَى مَعِدَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَقِرَّ، وَهُوَ نَجَسٌ مُغَلَّظٌ، وَلَوْ مِنْ صَبِيٍّ سَاعَةَ ارْتِضَاعِهِ، هُوَ الصَّحِيحُ لِمُخَالَطَةِ النَّجَاسَةِ"۔
(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطهارة/نواقض الوضوء، ج، ۱، ص، ۱۳۷، دار الفكر)
(وكذا في الحلبي الكبير: نواقض الوضوء، ص، ۱۲۹، سهيل اكيڈمی، لاهور)

Marfat.com

(فصل نمبر ۳)

دودھ اور خواب

خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دودھ پینا اور پلانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

رَأَیتُ کَأَنّی أُعطِیتُ عُسًّا مَملُوءً ا لَبَنًا، فَشَرِبتُ مِنهُ حَتّٰی تَمَلَّأتُ، فَرَأَیتُهَا تَجرِی فِی عُرُوقِی بَینَ الجِلدِ وَاللَّحمِ، فَفَضَلَتْ مِنهَا فَضلَةٌ، فَأَعطَیتُهَا أَبَا بَکرٍ، قَالُوا: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا عِلمٌ أَعطَاکَهُ اللّٰهُ حَتّٰی إِذَا تَمَلَّأتَ مِنهُ، فَضَلَتْ فَضلَةٌ، فَأَعطَیتَهَا أَبَا بَکرٍ؟ فَقَالَ قَد أَصَبتُم"۔[1]

ترجمہ: "میں نے (خواب میں) دیکھا کہ مجھے دودھ سے بھرا ہوا ایک بڑا پیالہ پیش کیا گیا، میں نے اُس سے پیا، یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا، میں نے دیکھا کہ میری رگوں میں دودھ کھال اور گوشت کے درمیان چل رہا ہے، اُس میں سے کچھ بچ گیا، تو میں نے وہ ابوبکر کو دے دیا، صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرمائے گا، یہاں تک کہ جب اُس سے آپ شکم سیر ہو جائیں گے، اُس میں سے جو کچھ بچے گا وہ آپ حضرت ابوبکر کو دے دیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بالکل صحیح کہا"۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ:

"بَینَا أَنَا نَائِمٌ إِذ أُتِیتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبتُ مِنهُ، ثُمَّ أَعطَیتُ فَضلِی

---

[1]....(صحیح ابن حبان: ذِکرُ أَبِی بَکرِ بنِ أَبِی قُحَافَةَ الصِّدِّیقِ رِضوَانُ اللّٰهِ عَلَیهِ وَرَحمَتُهُ وَقَد فَعَلَ، ج، ۱۵، ص، ۲۶۹، رقم الحدیث، ۶۸۵۴، مؤسسة الرسالة، بیروت)

في حاشية ابن حبان: اسناده صحيح على شرط شيخين.

Marfat.com

عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، قَالُوا:فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ:العِلْمَ "۔[1]

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا کہ ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پیا اور جو باقی بچا وہ عمر بن خطاب کو دے دیا صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا تعبیر ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا علم"۔

خواب میں دودھ دیکھنے کی تعبیر

اگر کسی نے خواب میں دودھ کو دیکھا تو اس سے توحید کا علم مراد ہے، کیونکہ علمِ توحید فطرت کے عین مطابق ہے۔[2]

خواب میں دودھ نوش کرنے کی تعبیر

اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ دودھ نوش کر رہا ہے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ

---

[1]....(سنن الترمذي:أبواب الرؤيا/بَابٌ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّبَنَ وَالقُمُصَ، ج،۴،ص،۵۳۹،رقم الحديث،۲۲۸۴،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)
واللفظ له:المستدرک للحاکم:رقم الحديث،۴۴۹۶،المعجم الكبير للطبراني:رقم الحديث، ۱۳۱۵۵۔

[2]...."(اللبن فى المنام فطرة) لأن العالم القدسى يصاغ فيه الصور من العالم الحسى لتدرک منه المعانى فلما كان اللبن فى العالم الحسى من أول ما يحصل به التربية ويرسخ به المولود صيغ منه مثالا للفطرة التى بها تتم القوة الروحانية وتنشأ عنها الخاصة الإنسانية ذكره بعض الأعاظم وقال العارف ابن عربى :أراد بالفطرة هنا علم التوحيد لاغير فهو الفطرة التى فطر الحق عليها عباده حتى أشهدهم حين قبضهم من ظهورهم (ألست بربكم قالوا بلى)فشهدوا الربوبية قبل كل شىء ولولا حقيقة مناسبة جامعة بين العلم واللبن لما ظهر بصورته فى عالم الخيال عرف ذلک من عرفه وجهله من جهله فالعارف من يأخذ عن اللّٰه لا عن نفسه وشتان بين مؤلف يقول حدثنى فلان رحمه اللّٰه عن فلان رحمه اللّٰه تعالى وبين من يقول حدثنى قلبى عن ربى وإن كان هذا رفيع القدر فشتان بينه وبين من يقول حدثنى ربى عن ربى اى حدثنى ربى عن نفسه وهذا هو العلم الحاصل للقلب عن المشاهدة الذاتية التى منها يفيض عن السر والروح والنفس فمن كان هذا مشربه كيف يعرف مذهبه".

(فيض القدير للمناوي: ج،۵،ص،۴۰۰،تحت رقم الحديث،۷۷۴۶،المكتبة التجارية الكبرى)

Marfat.com

اسے توحید کا علم اور ایمان کی مضبوطی عطا فرمائیں گے۔ [1]

خواب میں دودھ فروش دیکھنے کی تعبیر

خواب میں دودھ فروش دیکھنا علم، رزقِ حلال اور ہدایت وفطرت کی علامت ہے۔ [2]

دودھ کی نہر کی تعبیر

دودھ کی نہر فطرت کی علامت ہے۔ [3]

دودھ کی مختلف تعبیریں

خواب میں دودھ پینا حاجت مندی، یتیمی، تلف وہلاکت اور مزاج کی تبدیلی کی علامت ہے، اگر کوئی عورت دیکھے کہ وہ کسی انسان کو دودھ پلاتی ہے تو یہ خواب دونوں پر دنیا یا جسم بند ہونے کی علامت ہے، کیونکہ دودھ پلانے والی قید خانہ کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ شیر خوار اس کی چھاتی کو چھوڑ دے، جو دیکھے کہ وہ دودھ چھڑانے کے بعد کسی بچے کو دودھ پلاتا ہے تو وہ قید ہوگا یا بیمار ہوگا یا اس پر دنیا کا دروازہ بند ہوگا، اور جو کسی شکار کو دودھ پلائے یا اس کا دودھ پئے تو وہ کسی سختی میں مبتلا ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ وہ سختی دور فرمادیں گے، جو شخص دیکھے کہ اس کی دونوں چھاتیوں میں دودھ ہے تو اگر کسی نے وہ دودھ نہیں پیا ہے تو وہ شخص دنیا کی زیادتی کی طرف مائل ہے اور اس کی تدبیر کرتا ہے، اگر وہ دودھ دوسرے کسی کو پلایا ہے تو پلانے والے کے لئے اس میں خیر کی کوئی بات نہیں ہے، اگر عورت دیکھے کہ کسی شخص نے اس کا دودھ پیا ہے تو وہ

---

[1]...."أی اذا رأى الانسان فِي نَومه أنه يشرب لَبَنًا دلّ على تمكن الايمان وَحُصُول علم التَّوْحِيد فانه الْفطْرَة الَّتِي فطر اللّٰه الْخلق عَلَيْهَا (الْبَزَّار عَن أبي هُرَيْرَة) واسناده حسن".
(التيسير بشرح الجامع الصغير: حرف اللام، ج،۲، ص،۳۳۵، مكتبة الإمام الشافعي، الرياض)

[2]...."هو فى المنام تدل رؤيته على العلم والرزق الحلال والهداة والفطرة".
(تعطير الأنام في تعبير المنام: ص،۳۰۷، دار الفكر، بيروت)

[3]...."ونهر اللبن دليل على الفطرة".
(تعطير الأنام في تعبير المنام: باب النون، ص،۳۶۲، دار الفكر، بيروت)

Marfat.com

شخص اس عورت کا مال دودھ کے بقدر اس کی ناگواری کے باوجود لے گا، اور جب خواب میں مریض دیکھے کہ وہ دودھ پیتا ہے تو وہ اپنے مرض سے شفایاب ہوگا۔ [1]

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَم

---

[1]...."هو فی المنام يدل على الاحتياج والتيتم والتلف وتغيير المزاج فإن رات امراة أنها ترضع إنساناً فإنها انغلاق الدنيا عليهما أو حبسهما لأن المرضع كالمحبوس إلى أن يخلى الصبى الثدى وذلک لأن ثديها فی فم الصبى ولا يمكنها النهوض وكذلک الذی يمص اللبن كائناً من كان من صبی أو رجل أو امرأة.

(ومن رأى)أنه يرضع صبياً بعد الفطام فإنه يسجن أو يمرض أو يغلق عليه باب فإن كانت امرأة وكانت حاملاً سلمت بحملها ومن أرضع صيداً أو ارتضع منه تناله شدة ثم يفرج اللّٰه تعالى عنه.

(ومن رأى)أن فی ثدييه لبناً فإنه مشرف على زيادة دنيا تدبر له أو لمن هو فيه ما لم يرضعه احد فإنه لا خير فيه للراضع وللمرضع وإن رأت المرأة أن ارتضع من لبنها فإنه ياخذ من مالها بقدر ما اخذ من اللبن وهی كارهة.

(ومن رأى)أنه يطوف النساء يرضعهن فلا يجرى له لبن فإنه يقبل الصبيان والمريض إذا رأى أنه يرضع فإنه يبرأ من مرضه لأن باللبن كان نشؤه".

(تعطير الأنام في تعبير المنام:باب الراء،ص،۱۳۰،دار الفكر،بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر۴)

دودھ سے متعلق مختلف مسائل

دودھ میں ملے ہوئے پانی سے وضو کا حکم

ایسے دودھ سے وضو کرنے کا کیا حکم ہے جس میں پانی مل گیا ہو؟ اس سلسلہ میں تفصیل یہ ہے کہ اگر پانی کا رنگ دودھ کی طرح ہو گیا تو وضو صحیح نہیں، اور اگر دودھ بہت کم ہے (یعنی پانی کا رنگ تبدیل نہیں ہوا) تو وضو درست ہے۔[1]

دودھ سے روزہ افطار کرنے کا حکم

رسول اللہ ﷺ کھجور کے ساتھ روزہ افطار کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْدَأُ إِذَا أَفْطَرَ بِالتَّمْرِ". [2]

ترجمہ: "نبیؐ جب افطار کرتے تھے تو کھجور سے شروع فرماتے تھے"۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت ہے کہ:

"كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ

---

[1] ....ولا يجوز (الوضوء) بماء شجر وثمر الى قوله ولا بماء زال طبعه :بالطبخ أو بغلبة غيره عليه.....والغلبة فى المائعات:بظهور وصف واحد من مائع له وصفان فقط كاللبن له اللون والطعم ولا رائحة له.

(نورالایضاح: كتاب الطهارة/المياه، ج، ا ص، ۱۴، المكتبة العصرية)

[2] ....(السنن الكبرى للنسائي: كتاب الصيام/باب ما يستحب للصائم أن يفطر عليه، ج، ۳، ص، ۳۷۱، رقم الحديث، ۳۳۰۴، مؤسسة الرسالة ،بيروت)

فالاسناد صحيح (سلسلة الأحاديث الصحيحة للالباني: ج،۵،ص،۱۹۳ ،تحت رقم الحديث، ۲۱۱۷ ،مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض)

Marfat.com

يُصَلِّيَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ، فَعَلَى تَمَرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ". ۱

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ تر کھجور سے روزہ افطار کرتے تھے نماز مغرب سے پہلے اگر تر کھجور نہ ہوتی تو خشک کھجور سے افطار کرتے اور اگر یہ بھی نہ ملتی تو پھر چند گھونٹ پانی پی لیتے''۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ عام حالات میں کھجور سے روزہ افطار کرتے تھے، اور اگر کھجور دستیاب نہ ہوتی تو چھواروں سے افطار کرتے اور ان کی عدم دستیابی کی صورت میں پانی سے افطار کرتے تھے۔ ۲

حضرت ام موسیٰ رحمہا اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں کہ:

"كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُفْطِرُوا عَلَى الْبُسْرِ أَوِ التَّمْرِ". ۳

۱....(سنن أبي داود: كتاب الصوم/بَابُ مَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ، ج، ۲، ص، ۳۰۶، رقم الحديث، ۲۳۵۶، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

۲...."(إذا أفطر أحدكم) أى دخل وقت فطره من صومه (فليفطر) ندبا (على تمر) أى بتمر والأفضل سبع والأولى من رطب فعجوة لخبر الترمذى كان يفطر على رطبات فإن لم يكن فتمرات فإن لم يكن حسا حسوات من ماء ولم ينص على الرطب هنا لقصر زمنه (فإنه بركة) أى فإن الإفطار عليه ثوابا كثيرا فالأمر به شرعى وفيه شوب إرشاد لأن الصوم ينقص البصر ويفرقه والتمر يجمعه ويرد الذاهب لخاصية فيه ولأن التمر إن وصل إلى المعدة وهى خالية أغذى وإلا أخرج بقايا الطعام (فإن لم يجد تمرا) يعنى لم يتيسر (فليفطر علي الماء) القراح (فإنه طهور) بالفتح مطهر محصل للمقصود مزيل للوصال الممنوع ومن ثم من الله به على عباده بقوله تعالى (وأنزلنا من السماء ماء طهورا) وبما تقرر علم وجه حكمة تخصيص التمر دون غيره مما فى معناه من نحو تين وزبيب وأنه لا يقوم غيره مقامه عند تيسره فزعم أن القصد منه أن لا يدخل جوفه إلا حلوا لم تمسه النار فى حيز المنع وورد الفطر على اللبن لكن سنده ساقط فيقدم الماء عليه لهذا الحديث (حم وابن خزيمة حب) كلهم فى الصوم (عن سلمان) بفتح فسكون (ابن عامر) بن أوس (الضبى) بفتح المعجمة وكسر الموحدة صحابى سكن البصرة وبها مات. قال مسلم: ليس فى الصحب ضبى غيره واعترض قال الترمذى حسن صحيح".

(فيض القدير للمناوي: ج، ۱، ص، ۲۹۰، تحت رقم الحديث، ۴۶۲، المكتبة التجارية الكبرى)

۳....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الصيام/مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُفْطِرَ عَلَى تَمْرٍ أَوْ مَاءٍ، ج، ۲، ص، ۳۴۹، رقم الحديث، ۹۷۹۹، مكتبة الرشد، الرياض)

Marfat.com

ترجمہ: صحابۂ کرام کو یہ بات پسند تھی کہ وہ تازہ کھجور یا چھوارے سے روزہ افطار کریں۔

افضل یہ ہے کہ کھجور سے افطار کیا جائے اور اگر وہ میسر نہ ہو تو چھوارے سے اور اگر یہ بھی دستیاب نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کیا جائے۔ اگر پانی میں کوئی دوسرا مشروب دودھ وغیرہ ڈال لیا جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

ایک روایت میں دودھ سے افطار کرنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ [1]

جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کھجور، چھوارے اور پانی سے افطار کرنا لازمی نہیں بلکہ کسی اور چیز مثلاً دودھ وغیرہ سے بھی افطار کرنا درست ہے۔

دودھ میں مینگنی کا حکم

اگر دودھ میں مینگنی گر جائے تو وہ اس وقت تک پاک قرار دیا جائے گا جب تک کہ اس کا ذائقہ اور رنگ تبدیل نہ ہو۔ [2]

دوہتے وقت دودھ میں پیشاب پڑ جانے کا حکم

اگر دودھ نکالتے وقت اسی جانور کا پیشاب دودھ میں گر گیا تو اس صورت میں دودھ ناپاک ہو

---

[1]..... "أنا أبو القاسم بن حبابة نا أبو بكر محمد بن إبراهيم بن نيروز الأنماطي نا أبو يعقوب إسحاق بن الضيف نا عبد الرزاق نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن أنس قال كان رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يستحب إذا أفطر أن يفطر على لبن فإن لم يجد فتمر فإن لم يجد حسا حسوات من ماء".

(تاريخ دمشق لابن عساكر: ج،٨،ص،٢٢٦،دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع)

(كان يستحب إذا أفطر) من صومه (أن يفطر على لبن) هذا محمول على ما إذا فقد الرطب أو التمر أو الحلو أو على أنه جمع مع التمر غيره كاللبن جمعا بين الأخبار.

(قط عن أنس) بن مالك رمز المصنف لحسنه".

(فيض القدير: ج،٥،ص،٢١٧،تحت رقم الحديث ٧٠٣٢،المكتبة التجارية الكبرى،مصر)

[2]..... "وَلَا يُفْسِدُ) خُرْءُ الْفَأْرَةِ (الدُّهْنَ وَالْمَاءَ وَالْحِنْطَةَ) لِلضَّرُورَةِ (إلَّا إذَا ظَهَرَ طَعْمُهُ أَوْ لَوْنُهُ) فِي الدُّهْنِ وَنَحْوِهِ لِفُحْشِهِ وَإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ حِينَئِذٍ (رد المحتار) وقال ابن عابدين: وَفِي الْقُهُسْتَانِيِّ عَنْ الْمُحِيطِ خُرْءُ الْفَأْرَةِ لَا يُفْسِدُ الدُّهْنَ وَالْحِنْطَةَ الْمَطْحُونَةَ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهَا .قَالَ أَبُو اللَّيْثِ: وَبِهِ نَأْخُذُ". (رد المحتار: كتاب الخنثى، ج،٦،ص،٧٣٢،سعيد)

(وكذا في غنية المستملي (الحلبي الكبير)،باب الأنجاس،ص،١٥٠،سهيل اكيڈمي،لاهور)

(وكذا في التاتارخانية: الفصل السابع في النجاسات .....، ج،١،ص،٢٨٩،ادارة القرآن،كراتشي)

Marfat.com

جائے گا۔ [۱]

بھینس کو ناپاک دودھ دے سکتے ہیں

اگر دودھ میں کتے نے منہ ڈال دیا تو وہ دودھ جانوروں کو دینا جائز ہے۔ [۲]

دودھ کے لیے بھینس یا گائے کی قیمت کا نصاب تک پہنچنے کا حکم

کسی کے پاس دودھ کے لیے ایک گائے یا بھینس ہے، اوراس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے (یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی) تو ایسا شخص صاحبِ نصاب شمار ہوگا اوراس پر قربانی واجب ہوگی۔ [۳]

علاج کے لئے گدھی کا دودھ استعمال کرنے کا حکم

اگر دیندار تجربہ کار ڈاکٹر تجویز کرے کہ دوا کے ساتھ گدھی کا دودھ ضروری ہے (یعنی اس بیماری کا یہی علاج ہے اوراس کے علاوہ دوسرا علاج مفید نہیں ہے) تو ایسی صورت میں علاج کے لئے گدھی کا دودھ استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔ [۴]

۱.... "(وَبَوْلُ مَأْكُولِ) اللَّحْمِ (نَجِسٌ) نَجَاسَةً مُخَفَّفَةً، وَطَهَّرَهُ مُحَمَّدٌ (وَلَا يُشْرَبُ) بَوْلُهُ (أَصْلًا) لَا لِلتَّدَاوِي وَلَا لِغَيْرِهِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ".

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطهارة/باب المياه، ج۱، ص۳۶۵، دار الفكر، بيروت)

۲.... "وَمَا عُجِنَ بِهِ فَيُطْعَمُ لِلْكِلَابِ؛ وَقِيلَ يُبَاعُ مِنْ شَافِعِيٍّ (الدر المختار) لِأَنَّ مَا تَنَجَّسَ بِاخْتِلَاطِ النَّجَاسَةِ بِهِ وَالنَّجَاسَةُ مَغْلُوبَةٌ لَا يُبَاحُ أَكْلُهُ وَيُبَاحُ الِانْتِفَاعُ بِهِ فِيمَا وَرَاءَ الْأَكْلِ كَالدُّهْنِ النَّجِسِ يُسْتَصْبَحُ بِهِ إِذَا كَانَ الطَّاهِرُ غَالِبًا فَكَذَا هَذَا حِلْيَةٌ عَنْ الْبَدَائِعِ ......وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ لَا يُطْعَمُ بَنِي آدَمَ وَلِهَذَا عَبَّرَ عَنْهُ الشَّارِحُ بِقِيلَ وَجَزَمَ بِالْأَوَّلِ". (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطهارة/باب المياه، فصل في البئر، ج۱، ص۳۷۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

۳.... "وَالزَّارِعُ بِثَوْرَيْنِ وَآلَةِ الْفَدَّانِ لَيْسَ بِغَنِيٍّ، وَبِبَقَرَةٍ وَاحِدَةٍ غَنِيٌّ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الأضحية/الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي تَفْسِيرِ الْأُضْحِيَّةِ وَرُكْنِهَا وَصِفَتِهَا وَشَرَائِطِهَا وَحُكْمِهَا، ج۵، ص۲۹۳، دار الفكر)

۴.... "يَجُوزُ لِلْعَلِيلِ شُرْبُ الدَّمِ وَالْبَوْلِ وَأَكْلُ الْمَيْتَةِ لِلتَّدَاوِي إِذَا أَخْبَرَهُ طَبِيبٌ مُسْلِمٌ أَنَّ شِفَاءَهُ فِيهِ وَلَمْ يَجِدْ مِنْ الْمُبَاحِ مَا يَقُومُ مَقَامَهُ".

(الفتاوى العالمكيرية كتاب الكراهية/الباب الثامن عشر في التداوي والمعالجات، ج۵، ص۳۵۵، رشيدية)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

عورت کا دودھ بطورِ علاج استعمال کرنے کا حکم

عورت کا دودھ (خواہ اپنی عورت کا ہو یا کسی اور کا) بطورِ علاج استعمال کرنا جائز نہیں ہے[۱]

کسی کو عاریتاً دودھ کے لئے جانور دینا

حضرت براء سے روایت ہے کہ:

"مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ".[۲]

ترجمہ: "جو شخص کسی کو جانور دودھ کے لیے عاریتاً دے یا قرض دے یا چاندی دے۔ یعنی پیسہ وغیرہ یا بھولنے والے کو راستہ بتلائے یا نابینے کو گلی بتائے اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا"۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(وكذا في الدر المختار رد المختار: كتاب الحظر والاباحة/فصل في البيع، ج،٦، ص،٣٨٩، سعيد)

"وَيُقَدَّمُ الْمَيْتَةَ عَلَى الصَّيْدِ وَالصَّيْدَ عَلَى مَالِ الْغَيْرِ وَلَحْمِ الْإِنْسَانِ، قِيلَ وَالْخِنْزِيرِ".

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الحج/باب الجنايات، ج،٢، ٥٦٢، سعيد)

(وكذا في رد المحتار: كتاب الطهارة/باب المياه، مطلب في التداوي بالمحرم، ج، ١، ص، ٢١٠)

"الاستشفاء بالمحرم إنما لا يجوز إذا لم يعلم أن فيه شفاءً؛ أما إذا علم أن فيه شفاء، وليس له دواء آخر غيره فيجوز الاستشفاء به".

(المحيط البرهاني: كتاب الاستحسان/الفصل التاسع عشر في التداوي والمعالجات، ج، ٥، ص، ٣٧٣، دار الكتب العلمية، بيروت)

۱..... "وَلَمْ يُبَحِ الْإِرْضَاعُ بَعْدَ مدته) لِأَنَّهُ جُزْءُ آدَمِيٍّ وَالِانْتِفَاعُ بِهِ لِغَيْرِ ضَرُورَةٍ حَرَامٌ عَلَى الصَّحِيحِ".

(الدر المختار مع رد المختار: كتاب النكاح/باب الرضاع، ج،٣، ص،٣٩٧، دار الكتب العلمية)

"واما الذي يوجب حرمة المصاهرة .فهو اربعة أمور: أحدها :العقد الصحيح. ثانيها: الوط، سواء كان بعقد صحيح أو فاسد أو زنا، ثالثها: المس، رابعها: نظر الرجل الى داخل فرج المرأة، ونظر المرأة الى ذكر الرجل.......".

(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: كتاب النكاح/مبحث فيما تثبت به حرمة المصاهرة، ج،٤، ص،٥٨، دار الفكر)

(وانظر أيضاً الفقه النافع: كتاب النكاح، رقم القاعدة، ٢٥٩، ٢/٢-٥، بيروت)

۲...(سنن الترمذي: أبواب البر والصلة، ج،٣، ص،٣٠٤، رقم الحديث، ١٩٥٧، دار الغرب الإسلامي)

Marfat.com

گھر میں دودھ پلا کر پرورش کیے ہوئے ہرن کی قربانی

اگر ہرن کے بچہ کی پرورش اپنے گھر میں دودھ پلا کر کی گئی ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں [1]۔

دودھ میں ملاوٹ کا حکم

آج کل معاشرے میں ملاوٹ عام ہوتی جارہی ہے، بہت سے تاجر اس گناہ میں مبتلا نظر آتے ہیں، ملاوٹ شدہ اشیاء کو اصلی بتا کر بیچ دیا جاتا ہے، جس کے استعمال سے انسانی صحت متاثر ہورہی ہے، ایسی غذاؤں کے استعمال سے مختلف اقسام کی بیماریاں پیدا ہورہی ہیں، اسی سلسلہ میں ایک مضمون نظر سے گزرا جسے سپرد قلم کیا جارہا ہے۔

کینسر کا نام سنتے ہی سب کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔ بلڈ کینسر، مگر کیسے؟ سب ہونق بنے ڈاکٹر کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر نے کہا: آپ غیر معیاری خشک دودھ استعمال کرتے رہے۔ کینسر تو ہونا ہی تھا۔ آج ہر دوسرا پاکستانی "فوڈ پوائزننگ" کا شکار ہے۔ اس کا بنیادی سبب ملاوٹ شدہ غذائی اشیا کا استعمال ہے۔ سنہ ۲۰۱۱ء میں ہونے والے نیشنل نیوٹریشنل سروے (NNS) کے مطابق پاکستان کی ۵۸ فیصد آبادی غذائی عدم تحفظ (Food Insecurity) کا شکار ہے۔ ہر سال ۷ کروڑ پاکستانی فوڈ پوائزننگ (Food Poisoning) کی وجہ سے بیمار ہوجاتے ہیں۔ شاید آپ کے لیے یہ بات حیران کن ہو کہ ۱۸ کروڑ میں سے ۷ کروڑ آخر کیسے ملاوٹ شدہ چیزیں کھانے سے بیمار ہوتے ہیں؟ مگر ایک لمحے کو رکیے اور سوچیے! جس ملک میں چنے کے چھلکے پیس کر چائے کی پتی تیار کی جائے۔ پھر اس چھلکے پر رنگ کر کے چائے میں ملا دیا جائے، وہاں بیماریاں ہوں گی کہ نہیں؟ جہاں ہر روز ۹ کروڑ روپے کی چائے پی

---

[1] .... "وَتَجُوزُ بِالْجَامُوسِ لِأَنَّهُ نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ بِخِلَافِ بَقَرِ الْوَحْشِ حَيْثُ لَا تَجُوزُ الْأُضْحِيَةُ بِهِ لِأَنَّ جَوَازَهَا عُرِفَ بِالشَّرْعِ، وَفِي الْبَقَرِ الْأَهْلِيِّ دُونَ الْوَحْشِيِّ وَالْقِيَاسُ مُمْتَنِعٌ".

(البحر الرائق: كتاب الاضحية، ج۸، ص۲۰۱، دار الكتاب الاسلامي)

"وَلَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْشِيِّ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب الخامس، ج۵، ص۲۹۷، دار الفكر)

Marfat.com

جائے وہاں بیماریاں ہوں گی کہ نہیں؟ جس دیس میں مرچوں میں چوکر ملادی جائے وہاں صحت خراب نہ ہوتو پھر کیا ہو؟ ہلدی میں میدہ اور چاول کا آٹا رنگ کر کے ڈال دیا جائے تو بیماریاں کیوں نہ بڑھیں؟ ٹماٹروں کے بجائے آلو، کدو، اراروٹ اور رنگ ڈال کر مضرصحت کیچپ تیار کیا جائے تو لوگ کیسے صحت مند رہیں؟ یہاں پر، دیسی دال میں آسٹریلین دال ملا کر بیچی جاتی ہے۔ دودھ میں پانی کی ملاوٹ تو عام تھی ہی، ۲۱ ویں صدی میں ملاوٹ بھی جدید ترین طریقے سے کی جارہی ہے۔ اب یورپ سے چکنائی نکال کر بنایا گیا خشک دودھ (Whay Powder) دوکلو اور ایک کلو کوکنگ آئل ملا کر اس میں ۴۷ کلو پانی ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ محلول دودھیا رنگ اختیار کر جاتا ہے۔ پھر اسے شیشے کی بوتلوں میں بھر کر دودھ کے نام پر بیچ دیا جاتا ہے۔ گوشت کا تو ذکر ہی کیا۔ گوشت کا وزن بڑھانے کے لیے جانور کی شہ رگ میں پانی ڈالا جاتا ہے۔ مگر تحقیقات سے پتہ چلتا ہے مردہ جانوروں کا گوشت بازار میں بیچا جارہا ہے۔ مردہ جانوروں کی چربی سے گھی تیار کیا جارہا ہے۔

ملاوٹ کی دل خراش کہانیاں بیان کرنے کا جگر کہاں سے لائیں۔ یہاں تو بلیوں کو پلایا جانے والا امپورٹڈ جوس (Whisks) بازار میں مینگو جوس کے نام سے فروخت کیا جاتا رہا ہے۔ یورپی ممالک میں جس خوراک کی تاریخ گزر جاتی ہے تو اسے اسکریپ کے ساتھ پاکستان درآمد (Import) کرلیا جاتا ہے۔ یہاں اس کا لیبل تبدیل کیا جاتا ہے۔ نئی تاریخ ڈال کر مارکیٹ میں کھلے عام بیچ دیا جاتا ہے۔ ۲۰۱۰ء میں ہمارے وزیر داخلہ نے خود اعتراف کیا تھا کہ پاکستان میں فروخت ہونے والی ۴۰ سے ۵۰ فیصد ادویہ جعلی ہیں۔ گزشتہ سال دل کے مرض کی ایک دوا میں ملاوٹ کی گئی۔ اس کے نتیجے میں ۱۱۱۹ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ چند مہینے پہلے کھانسی کے ملاوٹ شدہ شربت پینے کی وجہ سے ۵۰ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

خوراک کا اثر براہ راست ہمارے جسم پر پڑتا ہے، اس سے اخلاق و معاشرت بدلتے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں ہمارے معاشرے کی افراتفری، نفسانفسی، آپا دھاپی، ہمارے دلوں کا

Marfat.com

سکون اڑا چکی ہے، ہمارے گھروں سے برکت کو غائب کر چکی ہے، ہر شخص بے حال ہے۔یہ سب حرام کا اثر نہیں تو کیا ہے؟ ۱

اسلام نے فریب دھوکہ سے منع کیا ہے، اور ملاوٹ کرنے والے شخص کے لئے سخت وعید فرمائی ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي". ۲

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے آپؐ نے اس میں اپنا مبارک ہاتھ ڈالا تو انگلیاں تر ہوگئیں، آپ ﷺ نے غلہ کے مالک سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ یہ بارش کی وجہ سے بھیگ گیا ہے آپؐ نے فرمایا کیا تم یہ تر حصہ اوپر نہیں کر سکتے تھے کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے پھر فرمایا جس نے دھوکہ دیا ہو مجھ سے نہیں"۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَسَأَلَهُ كَيْفَ تَبِيعُ؟ فَأَخْبَرَهُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ أَنْ أَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَبْلُولٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ". ۳

۱....http://www.shariahandbiz.com/index.php/abdul-munim-faiz/232-jis-ne-milawat-ki-wo-ham-me-se-nahe

۲....(صحيح مسلم: كتاب الايمان/بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، ج، ۱، ص، ۹۹، رقم الحديث، ۱۰۲، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

۳....(سنن أبي داود: أبواب الاجارة/بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ، ج، ۳، ص، ۲۷۲، رقم الحديث، ۳۴۵۲، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ:''جناب رسول اللہؐ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اسے کس طرح فروخت کرتے ہو اس نے آپ کو بتایا (لیکن کچھ غلط بیانی سے کام لیا) اس دوران آپ پر وحی نازل ہوئی کہ اپنا دست مبارک اس غلہ کے اندر داخل کریں جب حضور نے اپنا دست مبارک اس غلہ میں داخل کیا تو وہ اندر سے گیلا اور تر نکلا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس نے ملاوٹ اور دھوکہ دہی سے کام لیا وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

"مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَغْشُوشٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ". [۱]

ترجمہ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو گیہوں (غلہ) بیچ رہا تھا، آپ نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو وہ مغشوش (غیر خالص اور دھوکے والا گڑبڑ) تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دھوکہ فریب دے، وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ". [۲]

ترجمہ:''ایک شخص (حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے

---

[۱] ....(سنن ابن ماجه: كتاب التجارات/بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ، ج،۲،ص،۷۴۹،رقم الحديث، ۲۲۲۴، دار إحياء الكتب العربية ،فيصل عيسى البابي الحلبي)

[۲] ....(صحيح البخاري: كتب البيوع/بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الخِدَاعِ فِي البَيْعِ، ج،۳،ص،۶۵،رقم الحديث، ۲۱۱۷،دار طوق النجاة)

Marfat.com

ان سے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید وفروخت کروتو یوں کہہ دیا کرو کہ بھائی دھوکہ اور فریب کا کام نہیں"۔

لیکن افسوس سے یہ لکھنا پڑ رہا ہے کہ مسلم معاشرہ اس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے نظر آتا ہے، ایسی ملاوٹی اشیاء کو بیچ کر ان کا ضمیر بھی انہیں ملامت نہیں کرتا۔ آئے دن اخبارات میں یہ انکشافات ہوتے ہیں کہ فلاں شہر میں فلاں شخص دودھ میں کیمیکلز (chemicals) ڈال کر فروخت کر رہا ہے۔

چنانچہ جھنگ اخبار نے اسی طرح کا انکشاف کیا تھا۔

"موضع چھتہ جھنگ کے رہائشی شہری منیر خان نے جھنگ پولیس کو ریسکیو ۱۵ پر اطلاع دی کہ میرے گھر کے قریب محمد نواز، فیصل، احمد حیات، شیر امیر وغیرہ دودھ میں مضر صحت کیمیکلز کی ملاوٹ کر کے مختلف کمپنیوں کو سپلائی کرتے ہیں اگر فوری کاروائی کی جائے تو رنگے ہاتھوں گرفتار کیا جاسکتا ہے پولیس اہلکار ہمراہ گل شیر اے ایس آئی تھانہ قادر پور موقع پر پہنچ گئے اور ملاوٹ شدہ دودھ، دیگر مضر صحت اشیاء قبضہ میں لے کر مذکورہ ملاوٹ کرنے والوں کو گرفتار کر لیا اور منیر خان کو تھانے آنے کا کہا کہ آپکی مدعیت میں مقدمہ درج کر لیتے ہیں منیر خان کے تھانے پہنچنے سے قبل ہی گل شیر مذکور ملزمان سے ساز باز ہو گیا اور اطلاع دینے والے منیر خان کو ہی حوالات میں بند کر دیا جبکہ با اثر ملاوٹ مافیا کے خلاف کوئی کاروائی نہ کی اور قبضہ میں لیا ہوا ملاوٹی مال بھی واپس کر دیا اس واقع کی اطلاع صحافیوں کو ہوئی تو صحافی ٹیم تھانہ قادر پور پہنچی وہاں بدعنوانی کی اطلاع دینے والا حوالات میں تھا جبکہ مذکورہ اے ایس آئی اور تھانہ ایس ایچ او اپنی ہٹ دھرمی اور پیسوں کی چمک کی وجہ سے منہ بند کیے ہوئے تھے اور کسی بھی قسم کے موقف دینے سے انکاری تھے میڈیا کے نمائندوں کے جانے کے بعد گل شیر وغیرہ نے منیر خان کو کہا کہ میڈیا کو اطلاع دینے کا تجھے سبق سکھاتے ہیں اور اُس غریب شخص پر جھوٹا مقدمہ قائم کر دیا[1]۔

---

[1] http://unnpakistan.com/ جھنگ-،دودھ-میں-مضر-صحت-کیمیکلز-کی-ملاوٹ/.....

Marfat.com

ملاوٹ شدہ دودھ فروخت کرنے کا حکم

اسلام نے ملاوٹ شدہ اشیاء کو بیچنے سے منع کیا ہے اور اسے دھوکہ اور فریب قرار دیا ہے، جیسا کہ پہلے گزرا لیکن اگر ملاوٹ والا دودھ یا کوئی دوسری چیز اس طرح فروخت کی جائے کہ اس میں ملاوٹ یا اس کا عیب مکمل وضاحت کے ساتھ خریدنے والے کے سامنے بیان کردیا جائے اور خالص اور ملاوٹ شدہ چیز کی قیمت کا فرق بھی واضح طور پر بیان کردیا جائے اور اس کے باوجود خریدار اسے خریدے تو پھر شرعی طور پر جائز ہے۔

چنانچہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا ".[1]

ترجمہ: " خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت تک اختیار (بیع ختم کردینے کا) ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ما لم يتفرقا کے بجائے) حَتَّى يَتَفَرَّقَا فرمایا۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی بات چھپا رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کردی جاتی ہے"۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ بَاعَ مِنْ أَخِيهِ بَيْعًا فِيهِ عَيْبٌ إِلَّا بَيَّنَهُ لَهُ ".[2]

---

[1]....(صحيح البخاري: كتاب البيوع/باب إِذَا بَيَّنَ البَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا وَيُذْكَرُ عَنِ العَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ...... ج،۳،ص،۵۸،رقم الحديث،۲۰۷۹،دار طوق النجاة)

[2]....(سنن ابن ماجه: كتاب التجارات/بَابُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا فَلْيُبَيِّنْهُ، ج،۲،ص،۷۵۵،۲۲۴۶،دار إحياء الكتب العربية ،فيصل عيسى البابي الحلبي)

Marfat.com

ترجمہ: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی ایسی چیز بیچے جس میں عیب ہو، مگر یہ کہ وہ اس کو اس سے بیان کردے''۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی ملاوٹ شدہ چیز واضح کردے اور خریدار باوجود وضاحت کے اسے خریدلے تو گنجائش ہے۔[1]

آدمی کا جھوٹا دودھ پاک ہے

آدمی کا جھوٹا دودھ پاک ہے خواہ وہ شخص مسلمان ہو یا کافر، بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، پاک ہو یا ناپاک، حائضہ ہو یا جنبی مرد، ہاں البتہ اگر کوئی شخص شراب پی رہا ہو، تو اس کا جھوٹا ناپاک ہوگا۔

چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

''قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ، وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحُثُّنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ، وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ، فَأَعْطَاهُ

---

[1] ....''قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا ''، أَيْ: فِي صِفَةِ الْمَبِيعِ وَالثَّمَنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِمَا وَبَيَّنَا ''، أَيْ: عَيْبَ الثَّمَنِ وَالْمَبِيعِ) بُورِكَ ''، أَيْ: كَثُرَ النَّفْعُ) لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، أَيْ: وَشِرَائِهِمَا، أَوِ الْمُرَادُ فِي عَقْدِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ ''): بِصِيغَةِ الْمَجْهُولِ أَيْ: أُزِيلَتْ وَذَهَبَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا''.

(مرقاة المفاتيح: كتاب البيوع/باب الخيار، الفصل الأول، ج،۵، ص،۱۹۱۳، رقم الحديث، ۲۸۰۲، دار الفكر، بيروت، لبنان)

''أجمع الفقهاء على ان البراءة من عيوب سماها للمشتري ولم يرها جائزة''.

(اعلاء السنن: باب البيع بالبرائة من كل عيب، ج،۱۴، ص،۹۳، ادرة القرآن، كراتشي)

''وصح البيع بشرط البرائة من كل عيب''.

(تنقيح الفتاوى الحامدية: باب الخيارات ومطالبه، ج،۱، ص،۲۷۳، مكتبة ميمنية، مصر)

(وكذا في شرح المجلة لسليم رستم باز: رقم المادة،۱۸۹، ص،۸۹، مكتبة حنفية، كوئته)

Marfat.com

أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ "۔[1]

ترجمہ:" نبیؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور جب آپؐ کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور میری ماں مجھے آپ (ﷺ) کی خدمت کرنے کی ترغیب دیتی تھی ایک مرتبہ آپ (ﷺ) ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپؐ کے لئے ایک پالی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر کے کنوئیں کا پانی آپؐ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہؐ نے وہ پیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) حضرت ابوبکرؓ کو عطا فرمائیں اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے تو آپ (ﷺ) نے ایک دیہاتی آدمی کو جو آپ کے دائیں طرف بیٹھا تھا عطا فرمایا اور رسول اللہؐ نے فرمایا دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے اور پھر بائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے"۔

حضرت شریح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ، وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ، فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ، فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ، وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ، وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ، فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ، ثُمَّ أَضَعُهُ، فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ، وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ"۔[2]

---

[1]....(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَنْ يَمِينِ الْمُبْتَدِءِ، ج،۳،ص،۱۶۰۳،رقم الحديث، ۲۰۲۹،دارإحياء التراث العربي،بيروت)

[2]....(سنن النسائي: كتاب الحيض والاستحاضة/باب مؤاكلة الحيض والشرب من سؤرها،ج،۱،ص، ۱۹۰،رقم الحديث،۳۷۷،مكتب المطبوعات الإسلامية،حلب)

Marfat.com

ترجمہ: ”انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ حیض کی حالت میں عورت اپنے شوہر کے ساتھ کھا سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! رسول اللہ ﷺ مجھے بلاتے تھے تو میں آپ (ﷺ) کے ساتھ کھاتی تھی، اور میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی تھی، رسول اللہ ﷺ ہڈی اٹھاتے اور میرا حصہ بھی اس میں رکھتے، میں پہلے اس ہڈی کو چوستی پھر اس کو رکھ دیتی، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اس کو چوستے اور اس جگہ منہ لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا، رسول اللہ ﷺ پانی منگواتے، اس میں بھی حصہ رکھتے، میں پہلے وہ پانی پی لیتی، پھر اس کو رکھ دیتی، پھر رسول اللہ ﷺ اس کو اٹھا کر پی لیا کرتے اور رسول اللہ ﷺ اپنے منہ کو پیالے میں اسی جگہ لگاتے تھے، جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا“۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ آدمی دوسرے شخص کا جھوٹا دودھ یا پانی پی سکتا ہے، علاوہ ازیں انسان کا جھوٹا اس کے گوشت سے مخلوط ہو کر برآمد ہوتا ہے اور انسان کا گوشت پاک ہے لہٰذا اس کا جھوٹا بھی پاک ہوگا۔ ہاں البتہ اگر کوئی شخص شراب پی رہا ہو، تو اس حالت میں چونکہ اس کا منہ شراب کی نجاست کے ساتھ ناپاک ہوتا ہے، لہٰذا اس حالت میں اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہوگا۔[1]

---

[1]..... ”وَلِأَنَّ سُؤْرَهُ مُتَحَلِّبٌ مِنْ لَحْمِهِ وَلَحْمُهُ طَاهِرٌ فَكَانَ سُؤْرُهُ طَاهِرًا إِلَّا فِي حَالِ شُرْبِ الْخَمْرِ؛ لِنَجَاسَةِ فَمِهِ، وَقِيلَ: هَذَا إِذَا شَرِبَ الْمَاءَ مِنْ سَاعَتِهِ، فَأَمَّا إِذَا شَرِبَ الْمَاءَ بَعْدَ سَاعَةٍ مُعْتَبَرَةٍ ابْتَلَعَ بُزَاقَهُ فِيهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَكُونُ طَاهِرًا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ“.

(بدائع الصنائع: كتاب الطهارة/فصل في الطهارة الحقيقة، ج، ١، ص، ٦٤، دار الكتب العلمية)

”(وَشَارِبِ خَمْرٍ فَوْرَ شُرْبِهَا) وَلَوْ شَارِبُهُ طَوِيلًا لَا يَسْتَوْعِبُهُ اللِّسَانُ فَنَجِسٌ وَلَوْ بَعْدَ زَمَانٍ“. (الدر المختار) ”(قَوْلُهُ فَوْرَ شُرْبِهَا) أَيْ بِخِلَافِ مَا إِذَا مَكَثَ سَاعَةً ابْتَلَعَ رِيقَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَعْدَ لَحْسِ شَفَتَيْهِ بِلِسَانِهِ وَرِيقِهِ ثُمَّ شَرِبَ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ، وَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي بُزَاقِهِ أَثَرُ الْخَمْرِ مِنْ طَعْمٍ أَوْ رِيحٍ. اهـ حِلْيَةٌ (قَوْلُهُ لَا يَسْتَوْعِبُهُ اللِّسَانُ) أَيْ لَا يَتَمَكَّنُ أَنْ يَعُمَّهُ بِرِيقِهِ (قَوْلُهُ وَلَوْ بَعْدَ زَمَانٍ) أَيْ وَلَوْ كَانَ شُرْبُهُ الْمَاءَ بَعْدَ زَمَانٍ طَوِيلٍ. وَفِي أَنْجَاسِ التَّتَارْخَانِيَّةِ عَنِ الْحَاوِي: وَقِيلَ إِذَا كَانَ الْإِنَاءُ مَمْلُوءًا يَنَجَّسُ الْمَاءُ وَالْإِنَاءُ بِمُلَاقَاةِ فَمِهِ وَإِلَّا فَلَا. اهـ أَيْ؛ لِأَنَّهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَمْلُوءًا يَكُونُ الْمَاءُ وَارِدًا عَلَى الشَّارِبِ فَإِذَا ابْتَلَعَهُ يَكُونُ كَالْجَارِي“. ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

دودھ سے متعلق اغلاط العوام

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ دودھ چاول کھا کر شکر نہیں کرنا چاہیے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ میاں بیوی ایک برتن میں دودھ نہ پئیں ورنہ دودھ شریک بھائی بہن ہو جائیں گے، یہ بھی غلط ہے۔ [۱]

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہُ وَتَعَالٰی أَعْلَمُ وَعِلْمُہُ أَتَمُّ وَأَحْکَمُ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطهارة/فصل في البئر، ج، ۱، ص، ۲۲۳، دار الفکر)

"ذَهَبَ الْفُقَهَاءُ إِلَی طَهَارَةِ عَرَقِ الْإِنْسَانِ مُطْلَقًا، لَا فَرْقَ فِی ذَٰلِکَ بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْکَافِرِ، الصَّاحِی وَالسَّکْرَانِ، وَالطَّاهِرِ وَالْحَائِضِ وَالْجُنُبِ".

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، "عرق"، ج، ۳۰، ص، ۶۲، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

"وَلِأَنَّ سُؤْرَ الْآدَمِیِّ مُتَحَلِّبٌ مِنْ لَحْمِهِ، وَلَحْمُهُ طَاهِرٌ، فَکَانَ سُؤْرُهُ طَاهِرًا، إِلَّا فِی حَالِ شُرْبِ الْخَمْرِ فَیَکُونُ سُؤْرُهُ نَجِسًا؛ لِنَجَاسَةِ فَمِهِ بِالْخَمْرِ".

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، "سؤر"، ج، ۲۴، ص، ۱۰۱، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

[۱]....(اغلاط العوام بتغیر، ص، ۱۹۱)

Marfat.com

(فصل نمبر ۵)

دودھ کے فوائد

دودھ ایک لطیف اور زود ہضم غذا ہے جس میں حیاتین چربی کاربوہائیڈریٹس یعنی نشاستہ دار غذا اور نمک جیسے قیمتی اجزاء ہوتے ہیں۔ دودھ گائے بھینس بکری اور اُونٹ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ہر طرح کے دودھ کے علیحدہ فوائد ہوتے ہیں بطور خاص ہڈیوں کی مضبوطی کے لئے دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

روزانہ تین گلاس دودھ پینے سے یادداشت تیز کیجئے

دودھ پینے کو ہڈیوں کی مضبوطی کی ضمانت تصور کیا جاتا ہے لیکن نئی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ دودھ پینا ہماری دماغی صحت کے لیے بھی انتہائی ضروری ہے۔

سائنسی جریدے امریکن جرنل آف کلینکل نیوٹریشن میں امریکا کی یونیورسٹی آف کینساس کے شعبۂ عصبی سائنس کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ان ینگ چوئی اور شعبہ غذائیت کی سربراہ پروفیسر ڈیبرا اسلیو کی مشترکہ تحقیق شائع ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ دماغ میں قدرتی طور پر اینٹی آکسیڈنٹ مادہ گلوٹا تھائی اون پایا جاتا ہے جو دماغ کے خلیوں کو مختلف نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے۔

تحقیق کے دوران انکشاف ہوا کہ روزانہ ۳ گلاس دودھ پینے والے افراد کے دماغ میں گلوٹا تھائی اون کی مقدار دیگر افراد کے مقابلے میں زیادہ تھی۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ دودھ کے استعمال سے الزائمر، آٹزم، پارکنسن اور دیگر دماغی امراض سے بچا جا سکتا ہے۔[1]

دودھ صحت مند رہنے کے لیے اہم غذائی جزو

دودھ کی مختلف اقسام بازار میں دستیاب ہوتی ہیں، خالص دودھ براہِ راست گائے سے

[1]....http://www.express.pk/story/342866/

Marfat.com

حاصل کیے گئے دودھ سے قریب تر ہوتا ہے یعنی کسی حد تک خالص ہوتا ہے۔ کم چکنائی اور بالائی سے پاک دودھ اس دودھ میں سے تمام کریم اور بالائی ختم کردی جاتی ہے، چکنائی کے علاوہ کیلشیم اور پروٹین اس میں اصلی حالت میں موجود رہتے ہیں۔ تادیر استعمال کے قابل دودھ عموماً ڈبوں میں دستیاب دودھ لمبے عرصے تک استعمال کے قابل ہوتا ہے اس کی وجہ یہ کہ اس کو بہت زیادہ درجہ حرات پر گرم کیا جاتا ہے۔ خاص دودھ اس میں اومیگا تھری، فائبر، فائیٹو ٹیرولز اور کیلشیم خصوصی طور پر شامل کیے جاتے ہیں۔ ذائقے دار دودھ اس میں چاکلیٹ، اسٹر بری، کیلا اور دوسرے پھلوں اور آئس کریم کے مصنوعی ذائقے شامل کیے جاتے ہیں۔ دودھ کے علاوہ کیلشیم کن ذرائع سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کیلشیم سے بھرپور سویابین ملا دودھ استعمال کر کے کیلشیم حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن اگر آپ دودھ کی الرجی کا شکار ہیں تو ہوسکتا ہے کہ سویابین ملا دودھ بھی آپ کو راس نہ آئے۔ جو لوگ سویابین ملا دودھ ہضم نہیں کر پاتے وہ چاول اور جو کے آٹے سے بھی کیلشیم حاصل کرسکتے ہیں۔ گو کہ ادویات کے ذریعے کیلشیم حاصل کرنا قدرتی طریقہ نہیں ہے لیکن کیلشیم کی کمی کی صورت میں یہ ایک بہترین متبادل ہوسکتا ہے۔ مچھلی، ہری اور پتوں والی سبزیاں، گری دار میوے اور بیج کھانے سے بھی حتی المقدور کیلشیم حاصل کیا جاسکتا ہے۔

دودھ ڈیری مصنوعات میں شامل ایک اہم غذائی جزو ہے۔ دودھ کے فوائد سے متعلق مختلف دعوے کیے جاتے ہیں ان دعووں کا تعلق کس قدر حقیقت سے ہے۔ یہ جاننے کے لیے مختلف تحقیقات کی روشنی میں ثبوت اور شواہد بیان کے گئے ہیں۔ جن کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔
دودھ صحت مند غذا کا ایک اہم حصہ ہے نیشنل ہیلتھ اینڈ میڈیکل ریسرچ کونسل آسٹریلیا کے مطابق دودھ ایک مکمل غذا ہے۔ اس میں کیلشیم کے ساتھ ساتھ کاربوہائیڈریٹ، پروٹین، فاسفورس، پوٹاشیم، ریبوفلیون، وٹامن اے، بی ۱۲، میگنیشیم اور زنک وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔ دودھ میں یہ تمام غذائی اجزاء کم کیلوریز اور انجذاب پزیر حالت میں پائے جاتے ہیں۔ تحقیق

Marfat.com

سے پتہ چلتا ہے کہ دودھ پینے سے ہائی بلڈ پریشر اور بڑی آنت کے کینسر کے خطرات سے بچا جاسکتا ہے۔ دودھ میں چکنائی کی مقدار بھی کم پائی جاتی ہے۔ دودھ کے علاوہ سبزیوں اور پھلوں کا استعمال بھی دل کی شریانوں کی مختلف بیماریوں جیسے جسم میں کولیسٹرول کی مقدار بڑھنے جیسے خطرات کو کم کرتا ہے۔ دودھ سے کیلشیم حاصل کرنے کے بجائے اگر ادویات اور مقوی غذاؤں کا سہارا لیا جائے تو وزن اور جسم میں چربی کی مقدار پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ ڈیری مصنوعات میں بلڈ شوگر لیول بڑھنے کی رفتار کم ہوتی ہے۔ پنیر کے استعمال سے دانت خراب ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ دودھ باقاعدگی سے استعمال کیا جائے کیوں کہ دودھ نہ صرف شیر خوار بچوں بلکہ بڑی عمر کے افراد کے لیے بھی بے پناہ فوائد کا باعث بنتا ہے، بالخصوص حاملہ خواتین کو دودھ ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ بہت سے افراد کو دودھ سے الرجی ہوجاتی ہے دودھ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ غذا سے ہونے والی چار قسم کی شدید الرجی میں سے ایک ہے۔ بارہ سال سے کم عمر ۵۰ بچوں میں سے ایک بچہ دودھ کی الرجی کا شکار ہے جس کی وجہ سے زود حسی اور ایکزیما میں شدت سے پیٹ درد اور متلی کی شکایت ہوجاتی ہے۔ اس لیے اکثر لوگ اس کشمکش کا شکار ہوتے ہیں کہ دودھ کا استعمال کریں یا نہیں۔ اکثر افراد شکایت کرتے ہیں کہ دودھ کی الرجی سے انہیں پیٹ درد، ناک کا بہنا اور خارش جیسی شکایات ہوجاتی ہیں۔ حالانکہ یہ تمام مسائل الرجی کی وجہ سے نہیں ہوتے بلکہ غذا کو ہضم کرنے کی صلاحیت میں کمی یا برداشت نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسے بچے جو دودھ سے الرجی کا شکار ہوتے ہیں وہ اسکول جانے کی عمر میں اس سے چھٹکارا پاسکتے ہیں اور دودھ ان کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ اگر کسی کو یہ شبہ ہے کہ دودھ پینے سے اسے الرجی ہوتی ہے تو خود سے فرض کرنے کے بجائے اس کے لیے جلد اور خون کا ٹیسٹ کروانا چاہیے تاکہ اس کی مناسب تشخیص ہوسکے۔ گائے کا دودھ آسانی سے ہضم نہیں ہوتا یہ حقیقت ہے کہ دودھ پینے سے بعض افراد کو کچھ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا

Marfat.com

ہے۔اسے لیکٹوز عدم برداشت بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ اس میں انسانی جسم گائے کے دودھ میں موجود اہم جزو شکر کو ہضم نہیں کر پاتا۔کاکیشیا کے باشندوں میں سے ۱۲۱ افراد اس مسئلے کا شکار ہیں۔ایشیا، مشرقِ وسطیٰ، افریقہ اور بحیرۂ روم کے لوگوں میں ۵۰ فیصد افراد گائے کے دودھ کو ہضم نہیں کر پاتے۔بعض ایشیائی ممالک میں یہ مسئلہ ۱۰۰ فیصد تک پہنچ چکا ہے۔یہ عموماً اس وقت ہوتا ہے جب جسم میں لیکٹیز (ایک اہم خامرہ جو دودھ میں موجود شکر کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے) نہیں بنتا۔اس خامرے کے بغیر لیکٹوز آنتوں میں ہی ختم ہوجاتا ہے۔جس کے باعث چڑچڑاپن، سوجن اور متلی جیسی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔یہ علامات بعد ازاں معدے کی ایک پیچیدہ بیماری IBS(Irritable Bowel Syndrome) کا باعث بنتی ہیں جو دن بدن عام ہوتی جارہی ہے۔خوراک کے ایک مانے جانے ماہر امنڈا اینہم کا کہنا ہے کہ مختلف تجرباتِ کے مشاہدے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جن افراد میں اس مرض کی تشخیص ہوتی ہے اگر ان کی غذا میں سے دودھ کا استعمال خارج کردیا جائے تو یہ علامات خود بخود ختم ہوجاتی ہیں۔لیکٹوز کو ہضم نہ کر پانا دوسرے کھانوں کو برداشت نہ کرنے سے قطعاً مختلف ہے۔تاہم لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ انہیں دودھ سے الرجی ہے جب کہ حقیقت میں خوراک کی عدم برداشت کا شکار ہوتے ہیں۔ماہرین کے مطابق دودھ میں مصنوعی ذائقوں کا استعمال اور انہیں دیرپا بنانے کے لیے جو کیمیکل استعمال کیے جاتے ہیں ان کی وجہ سے بھی اسے ہضم کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔اگر آپ لیکٹوز کی عدم برداشت کا شکار ہیں اس صورت میں بھی دودھ سے مکمل پرہیز نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ یہ مسئلہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب ۱۲.۵ گرام یا ایک گلاس دودھ سے زائد مقدار پی جائے۔چائے اور کافی میں دودھ کا استعمال بغیر کسی پریشانی کے آرام سے کیا جاسکتا ہے۔دودھ بیماری سے منسوب ہے بعض تحقیقات کے مطابق دودھ پینے سے صحت کے پیچیدہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔بے شک یہ سفید جھوٹ ہے۔برطانیہ میں ویجی ٹیرین اینڈ ویجن فاؤنڈیشن کی ایک

Marfat.com

رپورٹ کے مطابق اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ گائے کا دودھ پینے سے الرجی، جوڑوں کا درد، دل کی بیماری، کروہن کا مرض، ذیابطیس، شیزوفرینیا، گردوں کے امراض، اپنی خواہش کے مطابق سوچنے کی بیماری، اور موٹاپے جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ دیگر محققین کے مطابق دودھ کینسر بالخصوص چھاتی، پروسٹیٹ، اووری اور بڑی آنت کے کینسر کا باعث بنتا ہے۔ ایک متنازعہ تحقیق کے مطابق ڈیری مصنوعات کا استعمال حیاتیاتی طریقے کو متاثر کرتا ہے جو جسم میں سرطان پیدا کرنے والے عامل کا باعث بنتا ہے۔ دودھ کے بارے میں ان شبہات کے جواب میں آسٹریلیا کی نیو ساؤتھ ویلز کینسر کونسل نے اعلان کیا کہ دودھ کے استعمال سے ہونے والے صحت مند فوائد مخصوص قسم کے خطرات کو کم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کونسل نے نشاندہی کی ہے کہ دودھ اصل میں کینسر کی متعدد اقسام سے حفاظت کرتا ہے۔

دودھ کے بارے میں یہ بھی الزام ہے کہ یہ دمے کے مرض میں شدت پیدا کرتا ہے، ایکزیما اور تپ کاہی کا باعث بنتا ہے۔ دودھ کے اس کردار کو متعدد تحقیقات کی مدد سے جانچا گیا۔ دریں اثناء نیشنل استھما کونسل آسٹریلیا کے مطابق ان تحقیقات میں اس بات کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ ڈیری مصنوعات کے عدم استعمال سے دمے کے خطرات کو کم کیا جاسکتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ دودھ زیادہ بلغم پیدا نہیں ہونے دیتا۔ ۲۰ سال سے سائنس دان اس بات کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر دودھ اور ذیابطیس میں کوئی تعلق ہے تو یہ نظریہ کیا ہے کہ گائے کے دودھ میں شامل پروٹین خاص طور پر کیسین (Casein) اپنے انسولین پیداواری خلیات پر حملہ کر کے نقصان پہنچا کر جسم کو دھوکہ دیتا ہے۔ اس پر مزید تحقیق کی جانی چاہیے۔ تاہم ماہرین کے مطابق اسے جلد از جلد عوامی صحت کی سفارشات بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ ایک اور اہم معاملہ جس پر بات ہونی چاہیے وہ ہے آٹزم اور اعصابی بیماری ADHD(Attention Deficit Hyperactivity Disorder) اس قسم کی بیماری کا شکار افراد میں وہ خامرہ نہیں بن پاتا جو گلوٹن (آٹے اور روٹی میں موجود

Marfat.com

لحمیات) اور کیسین (دودھ میں موجود پروٹین) کو ہضم کرتا ہے۔ پروٹین کے ریزے آنت کو پار کر جاتے ہیں اور مارفین کی نقل کرتے ہیں۔ اسے اوپائیڈ افیکٹ کہا جاتا ہے۔ ذہنی امراض کے حامل بچوں میں تکراری ردِعمل اور سماجی انخلاء جیسی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ تاہم ڈیری آسٹریلیا کے مطابق یہ اس بات کے ناکافی ثبوت ہیں کہ ڈیری مصنوعات سے پاک غذا آٹزم کا شکار بچوں کے لیے ایک موثر ایجاد ہے۔ دودھ ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کیلشیم ہماری ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط بناتا ہے اور اعصاب، پٹھوں اور دل کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔ ہمیں پوری زندگی اس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہم میں سے بہت سے افراد اس کی اہمیت کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ دودھ میں کیلشیم کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ دودھ کے ایک گلاس میں ۳۰۰ ملی گرام کیلشیم پائی جاتی ہے جس میں سے ۹۰ فی صد تحلیل ہو جاتی ہے۔ پھول گوبھی سے بالکل یہی مقدار حاصل کرنے کے لیے کم از کم ڈھائی کپ کھانے چاہیں۔ حیران کن طور پر بڑے پیمانے پر کی گئی متعدد تحقیقات میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دودھ کا زائد استعمال اسٹیوپوروسس کے خطرات کو کم نہیں کرتا۔ ہارورڈ نرسز کے مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ پچھلے ۱۲ سال سے دودھ سے کیلشیم حاصل کرنے والی ۷۵۰۰۰ خواتین میں فریکچر کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایک متنازعہ معاملہ ہے، ایک مفروضہ یہ بھی ہے کہ جانوروں سے پروٹین کی مقدار حاصل کرنے سے ہڈیوں میں کیلشیم کی کمی ہو جاتی ہے۔ لیکن ان تمام مفروضوں کے ٹھوس دلائل کہیں بھی نہیں ملتے اس لیے ماہرین تجویز کرتے ہیں کہ کیلشیم حاصل کرنے کے لیے دودھ کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے۔ دودھ بچوں کی نشوونما میں مدد دیتا ہے بچوں کے لیے یہ ایک نہایت مشکل امر ہے کہ وہ تمام تر کیلشیم ڈیری مصنوعات کے علاوہ دوسری خوراکوں سے حاصل کریں۔ گری دار میوے اور اورنج جوسز میں بلاشبہ کیلوریز موجود ہوتی ہیں لیکن ان میں دودھ والے اہم غذائی اجزاء ناپید ہوتے ہیں۔ تحقیقات کی روشنی میں جو بچے دودھ نہیں پیتے ان کی ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں اور ان میں

Marfat.com

دودھ پینے والے بچوں کے مقابلے میں فریکچر کے خطرات دوگنا ہوتے ہیں۔ایک تحقیق کے مطابق ایسے بچے جن کی غذا ڈیری مصنوعات سے محروم ہوتی ہے ان میں توانائی، چکنائی، پروٹین، کیلشیم،، ریبوفلیون اور حیاتیاتی کیمیائیاسن کی کمی ہوتی ہے۔اس لیے ڈاکٹر اور ماہرین صحت نوزائیدہ بچوں کے لیے کم سے کم ۱۲ سے ۱۸ ماہ تک ماں کا دودھ تجویز کرتے ہیں۔گائے اور ماں کے دودھ میں شامل پروٹین، کیلشیم، فاسفورس، آئرن اور اہم فیٹی ایسڈ جیسے اجزاء کا فرق ہوتا ہے۔گائے کے دودھ میں پروٹین، سوڈیم، پوٹاشیم، فاسفورس، کلورائیڈ جیسے اجزاء گردوں پر دباؤ ڈالتے ہیں۔اس لیے اگر انہیں بہت چھوٹے بچوں کو پلایا جائے تو انہیں دودھ کی الرجی ہوسکتی ہے۔اس کے علاوہ ذیابطیس اور نیند کی حالت میں ان کی موت واقع ہونے جیسے خطرات پیدا ہوتے ہیں۔چھ ماہ کی عمر کے بچوں میں گائے کے دودھ کا استعمال آئرن کی کمی کا باعث بنتا ہے جس کی وجہ سے ان میں قبض اور پیٹ کی خرابی جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں کیوں کہ بہت زیادہ دودھ کا استعمال ان کے لیے بالکل ایسا ہی ہے جیسے انہوں نے کافی مقدار میں گوشت اور سبزیاں کھالی ہوں۔دودھ بہترین صحت کے لیے ایک اہم غذا ہے اس لیے ایسے تمام شواہد جن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دودھ بیماریوں کا باعث بھی بنتا ہے۔وہ قطعی قابل یقین نہیں ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ دودھ باقاعدہ خوراک کا نہایت اہم حصہ ہے۔ماہرین کی رائے ہے کہ دودھ کے متعلق شکوک وشبہات کا شکار ہونے کے بجائے ماہر ڈاکٹر سے مشورہ ضرور کرلینا چاہیے۔بجائے اور مختلف امراض کی تشخیص ہونے کی صورت میں دودھ کو اس کا ذمہ دار ٹھہرا کر اسے ترک کرنے کے بجائے کسی پیشہ ور ڈاکٹر یا ماہر خوراک سے مشورہ ضرور کرلینا چاہیے۔[1]

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

[1]....http://mag.dunya.com.pk/index.php/health-and-fitness/797/2013-09-08

Marfat.com

(باب نمبر ۳)

دودھ دینے والے جانور

بکری

قرآن مجید کی روشنی میں بکری کا تذکرہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ بھیڑ اور بکری کا ذکر فرماتے ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ نَبِّئُوْنِىْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ". [۱]

ترجمہ: "یہ آٹھ قسم کے چوپائے ہیں (جو تمہارے ہاں عام طور پر پائے جاتے ہیں) بھیڑ میں سے دو (نر اور مادہ) اور بکری میں سے دو (نر اور مادہ) (اے نبیؐ) ان سے پوچھئے کہ اللہ نے ان دونوں مذکروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مؤنثوں کو؟ یا جو کچھ ان دونوں مؤنثوں کے رحموں میں ہے (اسے حرام کیا ہے)؟ مجھے بتاؤ کسی بھی سند کے ساتھ اگر تم سچے ہو"۔

"قَالَ هِىَ عَصَاىَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِىْ وَلِىَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى". [۲]

ترجمہ: "کہا: یہ میرا عصا ہے میں اس پر ٹیک بھی لگا لیتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے (درختوں سے) پتے بھی جھاڑ لیتا ہوں اور اس میں میرے

---

[۱]....(سورة الأنعام: رقم الآية: ۱۴۳، پارہ ۸)

[۲]....(سورة طٰه: رقم الآية: ۱۸، پارہ ۱۶)

Marfat.com

لیے اور بھی کئی کام ہوتے ہیں“۔

” وَدَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ “۔[۱]

ترجمہ: ”اور داؤدؑ اور سلیمانؑ کو (بھی یہی نعمت عطا فرمائی) جب وہ ایک کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب اس میں گھس گئی تھیں کچھ لوگوں کی بکریاں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت وہاں موجود تھے“۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[۱]....(سورة الانبياء: رقم الآية: ۷۸، پاره، ۱۷)

Marfat.com

(فصل نمبر۱)

احادیث کی روشنی میں بکری کا ذکر

احادیث میں کثرت کے ساتھ بکری کا ذکر آیا ہے ذیل میں ان میں سے چند کو بیان کیا جاتا ہے۔

بکری کے ساتھ حسن سلوک کرو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

احسنوا إلى المعزى، وأميطوا عنها الأذى، فإنها من دواب الجنة [۱]

ترجمہ: ''بکری سے حسن سلوک کرو اور اس سے اذیت کو دور کرو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے''۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

"استوصوا بالمعزى خيرا فإنه مال رقيق، وأنقوا عطنه". أى نقوا مرابضها مما يؤذيها من حجارة وشوك وغير ذلك". [۲]

ترجمہ: ''تم بکری کے متعلق اچھی وصیت کرو کیونکہ یہ نرم مال ہے اور اس کا باڑہ صاف رکھو یعنی اس کے باڑے سے کانٹے اور پتھر دور رکھو''۔

رسول اللہ ﷺ کی سو بکریاں

رسول اللہ ﷺ کے پاس سو بکریاں تھیں۔

"وَكَانَ لَهُ مِائَةُ شَاةٍ، وَكَانَ لَا يُحِبُّ أَنْ تَزِيدَ عَلَى مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ

۱....(حياة الحيوان الكبرى: ج،۲،ص،۴۴۴،دار الكتب العلمية،بيروت)

۲....(ايضا)

Marfat.com

بَهْمَةٌ ذَبَحَ مَكَانَهَا أُخْرَى". ۱

ترجمہ: ”آپ ﷺ کے پاس سو بکریاں تھیں، آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ بکریوں کی تعداد سو سے بڑھ جائے، جب کوئی بڑھ جاتی تو اس کی جگہ کسی دوسری (بکری) کو ذبح کردیتے“۔

رسول اللہ ﷺ کا بکریاں چرانا

تمام انبیاء نے بکریاں چرائی ہیں حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی چرائی ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ:

”كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ فَقَالَ: أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا". ۲

ترجمہ: ”ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مر الظہران میں پیلو کا پھل چن رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سیاہ رنگ کی چن لو، اس لئے کہ وہ اچھی ہوتی ہیں، حضرت جابرؓ نے عرض کیا کہ کیا آپ نے بکریاں بھی چرائی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں“۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”ما بعث الله نبيا إلا رعى الغنم، قال له أصحابه: وأنت يا رسول الله؟ قال: وأنا رعيتها لأهل مكة بالقراريط". ۳

ترجمہ: ”جس نبی کو بھی اللہ نے ظاہر فرمایا اس نے بکریاں چرانے کا کام کیا ہے،

۱....(زاد المعاد: فَصْلٌ فِي اتِّخَاذُ الْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ، ج۱، ص۱۵۳، مؤسسة الرسالة، بيروت)

۲....(صحيح البخاري: كتاب الاطعمة/بَابُ الكَبَاثِ، وَهُوَ ثَمَرُ الأَرَاكِ، ج۷، ص۸۱، رقم الحديث، ۵۴۵۳، دارطوق النجاة)

۳....(السيرة الحلبية: باب: رعيته ﷺ الغنم، ج۱، ص۱۸۳، دارالكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

صحابہ نے عرض کیا اور آپ نے یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے مکہ والوں کے لئے قراریط (سکہ) کے بدلے میں بکریاں چرائی ہیں"۔

انبیاء کے بکریاں چرانے کی حکمت

امام نوویؒ شرح مسلم میں انبیاء کے بکریاں چرانے کی حکمت یہ بیان کرتے ہیں کہ ضعفاء کے ساتھ موالات کے ذریعہ ان میں خوب تواضع پیدا ہو، ان کے قلوب خلوت کے ساتھ مصفی ہوں۔ وہ شفقت و خیرخواہی کے ساتھ بکریوں کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ان کو سدھاتے سدھاتے اپنی امتوں کے امور کی تدبیر و انتظام ہدایت و شفقت کے ساتھ کرنے لگیں۔ [1]

رسول اللہ ﷺ کا مردہ بکری کے بچے کا کان پکڑنا

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ، دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ، وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ، فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ، فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟ فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ، وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟ قَالُوا: وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا، كَانَ عَيْبًا فِيهِ، لِأَنَّهُ أَسَكُّ، فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ: فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ، مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ". [2]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بازار سے گزرتے ہوئے کسی بلندی سے مدینہ منورہ میں داخل ہو رہے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کے دونوں

---

[1].... "وَفِي شَرْحِ مُسْلِمٍ لِلنَّوَوِيِّ قَالُوا: وَالْحِكْمَةُ فِي رَعْيِ الْأَنْبِيَاءِ لِلْغَنَمِ أَنْ يَأْخُذُوا أَنْفُسَهُمْ بِالتَّوَاضُعِ. بِمُؤَانَسَةِ الضُّعَفَاءِ، وَتَصْفَى قُلُوبُهُمْ بِالْخَلْوَةِ، وَيَتَرَقَّوْا مِنْ سِيَاسَتِهَا بِالنَّصِيحَةِ إِلَى سِيَاسَةِ أُمَمِهِمْ بِالْهِدَايَةِ وَالشَّفَقَةِ".

(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الاطعمة، ج۷، ص۲۷۰۳، تحت رقم الحدیث، ۴۱۸۶، دار الفکر)

[2].... (صحیح مسلم: کتاب الزهد والرقائق، ج۴، ص۲۲۷۲، رقم الحدیث، ۲۹۵۷)

Marfat.com

طرف تھے آپ ﷺ نے بکری کا ایک بچہ جو چھوٹے کانوں والا تھا اسے مرا ہوا دیکھا آپ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہم میں سے کوئی بھی اسے کسی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کرتا اور ہم اسے لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا اللہ کی قسم اگر یہ زندہ بھی ہوتا تو پھر بھی اس میں عیب تھا کیونکہ اس کا کان چھوٹا ہے حالانکہ اب تو یہ مردار ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم اللہ کے ہاں یہ دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس طرح تمہارے نزدیک یہ مردار ذلیل ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے بکری تک نہیں چھوڑی

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ:

"مَا تَرَکَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِینَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا شَاةً، وَلَا بَعِیرًا، وَلَا أَوْصَی بِشَیْءٍ"۔[1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے بعد نہ کوئی دینار چھوڑا اور نہ کوئی درہم نہ کوئی بکری چھوڑی نہ اونٹ اور نہ آپ ﷺ نے کسی چیز کی وصیت کی"۔

رسول اللہ ﷺ کا بکری کو نماز میں روکنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی فَمَرَّتْ شَاةٌ بَیْنَ یَدَیْهِ فَسَاعَاهَا إِلَی الْقِبْلَةِ حَتَّی أَلْزَقَ بَطْنَهُ بِالْقِبْلَةِ"۔[2]

ترجمہ: "نبی اکرم ﷺ (ایک مرتبہ) نماز ادا فرما رہے تھے، آپ ﷺ کے آگے

---

[1]....(صحیح مسلم: کتاب الوصیة/بَابُ تَرْکِ الْوَصِیَّةِ لِمَنْ لَیْسَ لَهُ شَیْءٌ یُوصِی فِیهِ، ج۳، ص۱۲۵۶، رقم الحدیث۱۶۳۵، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

[2]....(المستدرک للحاکم: کتاب الصلوة، ج۱، ص۳۸۵، رقم الحدیث۹۳۴)

Marfat.com

سے ایک بکری گزرنے لگی، آپ ﷺ اس کو روکتے روکتے قبلہ کی طرف بڑھتے رہے حتی کہ آپ خود قبلہ کے ساتھ جا لگے (لیکن آپ ﷺ نے بکری کو آگے سے نہیں گزرنے دیا)"۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي، فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَاعَاهَا إِلَى الْقِبْلَةِ حَتَّى أَلْصَقَ بَطْنَهُ بِالْقِبْلَةِ"۔[1]

ترجمہ: "نبی اکرمؐ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کے سامنے سے بکری گزری تو نبی اکرم ﷺ نے اسے قبلہ (کی طرف والی دیوار) کی طرف جانے پر مجبور کیا' یہاں تک کہ آپ نے اس کا پیٹ قبلہ (کی سمت والی دیوار) کے ساتھ لگا دیا"۔

رسول اللہ ﷺ کا اپنے ولیمے میں بکری ذبح کرنا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

"مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ: عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً"۔[2]

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ (ﷺ) نے جیسا حضرت زینبؓ کے نکاح پر ولیمہ کیا کسی دوسری زوجہ کے نکاح پر کیا ہو۔ حضور ﷺ نے ایک بکری ذبح کی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شانہ کھایا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

---

[1] ....(صحيح ابن حبان: ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَمْنَعَ الشَّاةَ إِذَا أَرَادَتِ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي، ج، ٦، ص، ١٣٤، رقم الحديث، ٢٣٧١، مؤسسة الرسالة، بيروت)

[2] ....(صحيح مسلم: كتاب النكاح/بَابُ زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَنُزُولِ الْحِجَابِ، وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ، ج، ٢، ص، ١٠٤٩، رقم الحديث، ١٤٢٨، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

"أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ". [۱]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شانہ کھایا۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا"۔

عمرو سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَى السِّكِّينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ". [۲]

ترجمہ: "انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے شانہ سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے بلائے گئے تو آپ ﷺ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی، نیا وضو نہیں کیا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بکری کی کلیجی کھانا اور کھلانا

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

"كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثِينَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟، فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ، مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ، بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً، أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً؟، قَالَ: لا بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى، وَايْمُ اللَّهِ، مَا فِي الثَّلاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ

[۱]....(صحيح البخاري: كتاب الوضوء، بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ يَتَوَضَّئُوا، ج۱، ص۵۲، رقم الحديث ۲۰۷، دار طوق النجاة)

[۲]....(صحيح البخاري: كتاب الوضوء، بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ يَتَوَضَّئُوا، ج۱، ص۵۲، رقم الحديث ۲۰۸، دار طوق النجاة)

Marfat.com

مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ، فَحَمَلْنَاهُ عَلَى البَعِيرِ، أَوْ كَمَا قَالَ". ۱؎

ترجمہ:''ہم ایک سوتیس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا کسی کے پاس کھانے کی بھی کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی کے پاس تقریباً ایک صاع کھانا (آٹا) تھا۔وہ آٹا گوندھا گیا۔پھر ایک لمبا تڑنگا مشرک پریشان حال بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا یہ بیچنے کے لیے ہیں۔یا کسی کا عطیہ ہے یا آپ نے (عطیہ کی بجائے) ہبہ فرمایا۔اس نے کہا کہ نہیں بیچنے کے لیے ہیں۔آپؐ نے اس سے ایک بکری خریدی پھر وہ ذبح کی گئی۔پھر نبی کریمؐ نے اس کی کلیجی بھوننے کے لیے کہا۔قسم اللہ کی ایک سوتیس اصحاب میں سے ہر ایک کو اس کلیجی میں سے کاٹ کے دیا۔جو موجود تھے انہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہی دے دیا اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا۔پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابوں میں رکھا گیا اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔جو کچھ قابوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے''۔

رسول اللہ ﷺ کا بکری کا بھونا ہوا پیٹ کھانا

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ، فَشُوِيَ لَهُ بَطْنُهَا، فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ". ۲؎

۱؎....(صحيح البخاري: كِتَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا/بَابُ قَبُولِ الهَدِيَّةِ مِنَ المُشْرِكِينَ، ج۳، ص۱۶۳، رقم الحديث۲۶۱۸، دارطوق النجاة)

۲؎....(صحيح ابن حبان: ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَرْكَ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ، ج۳، ص۴۲۷، رقم الحديث۱۱۴۹، مؤسسة الرسالة، بيروت)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''نبی اکرمؐ کی خدمت میں بکری پیش کی گئی اس کا پیٹ آپ کے لئے بھون لیا گیا نبی اکرمؐ نے اسے کھایا پھر آپ نے اٹھ کر نماز ادا کی اور آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا''۔

رسول اللہ ﷺ کا بکری کا شوربہ پینا

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ:

''رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُ عَرْقًا مِنْ شَاۃٍ، ثُمَّ صَلَّی وَلَمْ یَتَمَضْمَضْ، وَلَمْ یَمَسَّ مَاءً''۔[1]

ترجمہ: ''میں نے نبی ﷺ کو بکری کا شوربہ پیتے ہوئے دیکھا' پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور کلی نہیں کی اور نہ پانی کو چھوا''۔

رسول اللہ ﷺ کا بکری بھوننے کا حکم دینا

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

ضِفْتُ النَّبِیَّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِیَ، وَأَخَذَ الشَّفْرَۃَ فَجَعَلَ یَحُزُّ لِی بِھَا مِنْہُ، قَالَ: فَجَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَہُ بِالصَّلَاۃِ، قَالَ: فَأَلْقَی الشَّفْرَۃَ، وَقَالَ: مَا لَہُ تَرِبَتْ یَدَاہُ وَقَامَ یُصَلِّ، زَادَ الْأَنْبَارِیُّ: وَکَانَ شَارِبِی وَفَی فَقَصَّہُ لِی عَلَی سِوَاکٍ أَوْ قَالَ أَقُصُّہُ لَکَ عَلَی سِوَاکٍ.[2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وأخرجه ابن أبي شيبة ۱/۴۸ من طريق خالد بن مخلد. وأخرجه مسلم ۳۵۷ في الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، والبيهقي ۱/۱۵۴ من طريق أحمد بن عيسى. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار ۱/۶۶ من طريق ابن خزيمة عن القعنبي.

[1]....(السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الطهارات/ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ ذَلِكَ، ج۱، ص۲۴۷، رقم الحديث۷۴۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2]....(سنن أبي داود: كتاب الطهارة/ بَابٌ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، ج۱، ص۴۸، رقم الحديث۱۸۸، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ''میں ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا تو آپ نے بکری کی ران بھونے کا حکم دیا، وہ بھونی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری لی، اور میرے لیے اس میں سے گوشت کاٹنے لگے، اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی خبر دی، تو آپ نے چھری رکھ دی، اور فرمایا: اسے کیا ہو گیا؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں؟، اور اٹھ کر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ انباری کی روایت میں اتنا اضافہ ہے: میری موچھیں بڑھ گئی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کے تلے ایک مسواک رکھ کر ان کو کتر دیا، یا فرمایا: میں ایک مسواک رکھ کر تمہارے یہ بال کتر دوں گا''۔

رسول اللہ ﷺ کا بکری کا گوشت کھانے سے رکنا

ایک انصاری کہتے ہیں کہ:

''خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي جِنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ: أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيَ امْرَأَةٍ فَجَاءَ وَجِيءَ بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرَ آبَاؤُنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فَمِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ تُشْتَرَى لِي شَاةٌ فَلَمْ تُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ أَرْسِلْ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أطعميه للأسارى''۔ [1]

---

[1]....(دلائل النبوة للبيهقي: بَابُ امْتِنَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم عَنْ أَكْلِ الشَّاةِ الَّتِي أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَالِكِهَا، وَمَا ظَهَرَ فِي ذَلِكَ مِنْ حِفْظِ اللّٰهِ تَعَالَى رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم عَنْ أَكْلِ الْحَرَامِ، ج، ۶، ص، ۳۱۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ''ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے ہوئے تھے۔ میں دیکھا رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے کھودنے والے کو ہدایت دے رہے ہیں، پیروں کی طرف کشادہ کیجئے، سر کی جانب کشادہ کیجئے۔ جب فارغ ہو کر واپس لوٹے تو ایک عورت کا نمائندہ ملا اس نے دعوت دی۔ حضور تشریف لے گئے کھانا لایا گیا، حضور ﷺ کے آگے رکھ دیا گیا۔ حضور ﷺ نے کھانے پر ہاتھ رکھا لوگوں نے بھی ہاتھ رکھا، انہوں نے کھانا شروع کر دیا۔ ہمارے آباء نے دیکھا کہ حضورؐ لقمے کو منہ میں ادھر اُدھر پھرا رہے ہیں، پھر فرمانے لگے میں نے اس گوشت کو ایسا پایا ہے کہ یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔

صاحب دعوت نے بتایا کہ یارسول ﷺ! میں نے بندہ بھیجا تھا بقیع کی طرف کہ میرے لئے بکری خرید کر لائے مگر وہاں بکری نہیں ملی۔ لہذا میں نے اپنے ایک پڑوسی کے پاس بندہ بھیجا اس سے بکری خریدنی ہے وہ قیمتاً مجھے دے دے مگر مالک پڑوسی نہ ملا، پھر میں نے بندہ بھیجا اس کی بیوی کے پاس اس نے یہ بکری میرے پاس بھیج دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دیجئے''۔

رسول اللہ ﷺ کا بکری کی کھال اتارنا

حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ:

''أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً، فَقَالَ لَهُ: تَنَحَّ حَتَّى أُرِيكَ، فَإِنِّي لَا أَرَاكَ تُحْسِنُ تَسْلُخُ، قَالَ: فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الابْطِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا يَا غُلَامُ فَاسْلُخْ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً'' [1]

[1]..... (صحيح ابن حبان: ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَسَّ الْمَرْءِ اللَّحْمَ النِّيْءَ لَا يُوجِبُ عَلَيْهِ وُضُوءًا، ج۳، ص۴۳۸، رقم الحديث ۱۱۶۳، مؤسسة الرسالة، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔آپ نے اس سے فرمایا تم ایک طرف ہٹو میں تمہیں دکھاتا ہوں کیونکہ میں نے یہ بات نوٹ کی ہے تم اچھی طرح سے کھال نہیں اتار رہے۔راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی کھال اور گوشت کے درمیان رکھ لیا۔آپ اسے اندر لے گئے یہاں تک کہ بغل تک وہ اس میں چھپ گیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! تم اس طرح کھال اتارو پھر نبی اکرمؐ تشریف لے گئے۔آپؐ نے ازسرنو وضو نہیں کیا اور پانی کو نہیں چھوا“۔

یہودیوں کا رسول اللہ ﷺ کو زہر آلود بکری دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

”لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ: اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ يَهُودَ فَجُمِعُوا لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ؟، فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَبُوكُمْ؟، قَالُوا: فُلَانٌ، فَقَالَ: كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ، قَالُوا: صَدَقْتَ، قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ؟، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا، فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟ قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا، ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اخْسَئُوا فِيهَا، وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَ: هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟، قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا

Marfat.com

نَسْتَرِيحُ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ "۔[۱]

ترجمہ: "جب خیبر فتح ہوا تو (یہودیوں کی طرف سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا یا ایسے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو، چنانچہ وہ سب آ گئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو، میں تم سے ایک بات پوچھوں گا۔ کیا تم لوگ صحیح صحیح جواب دو گے؟ سب نے کہا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، تمہارے باپ کون تھے؟ انہوں نے کہا کہ فلاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، تمہارے باپ تو فلاں تھے۔ سب نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں تم سے ایک اور بات پوچھوں تو تم صحیح واقعہ بیان کر دو گے؟ سب نے کہا جی ہاں، اے ابو القاسم! اور اگر ہم جھوٹ بھی بولیں گے تو آپ ہماری جھوٹ کو اسی طرح پکڑ لیں گے جس طرح آپ نے ابھی ہمارے باپ کے بارے میں ہمارے جھوٹ کو پکڑ لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد دریافت فرمایا کہ دوزخ میں جانے والے کون لوگ ہوں گے؟ انہوں نے کہا کہ کچھ دنوں کے لیے تو ہم اس میں داخل ہو جائیں گے لیکن پھر آپ لوگ ہماری جگہ داخل کر دیئے جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس میں برباد رہو، اللہ گواہ ہے کہ ہم تمہاری جگہ اس میں کبھی داخل نہیں کئے جائیں گے۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم مجھے صحیح واقعہ بتا دو گے؟ اس مرتبہ بھی انہوں نے یہی کہا کہ ہاں! اے ابو القاسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر

[۱]....(صحيح البخاري: كتاب الجزية: /بَابُ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ، هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ، ج۴، ص۹۹، رقم الحديث، ۳۱۶۹، دار طوق النجاة)

Marfat.com

ملایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں (نبوت میں) تو ہمیں آرام مل جائے گا اور اگر آپ واقعی نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا"۔

انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ: أَلاَ نَقْتُلُهَا، قَالَ: لاَ، فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ.[1]

"ترجمہ: "نبی ﷺ کی خدمت میں ایک یہودی عورت زہر آلود بکری لے کر آئی اس میں سے آپؐ نے کھالیا اس عورت کو نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور آپ ﷺ سے کہا گیا کہ کیوں نہ ہم اسے قتل کردیں آپؐ نے فرمایا نہیں میں اس کا اثر نبیؐ کے تالو میں برابر دیکھتا رہا"۔

رسول اللہ ﷺ نے بکری کا دودھ پیا کرتے تھے

رسول اللہ ﷺ بکری کا دودھ پیا کرتے تھے۔

چنانچہ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ:

أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، وَأَتَى دَارَهُ، فَحَلَبْتُ شَاةً، فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ البِئْرِ، فَتَنَاوَلَ القَدَحَ فَشَرِبَ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُوبَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَأَعْطَى الأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ ".[2]

---

[1]....(صحيح البخاري: كِتَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا/بَابُ قَبُولِ الهَدِيَّةِ مِنَ المُشْرِكِينَ، ج،۳، ص،۱۶۳، رقم الحديث،۲۶۱۷، دار طوق النجاة)

[2]....(صحيح البخاري: كتاب الأشربة/باب شرب اللبن بالماء، ج،۷، ص،۱۰۹، رقم الحديث، ۵۶۱۲، دار طوق النجاة)

Marfat.com

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیتے ہوئے دیکھا اور آپ میرے گھر تشریف لائے، تو میں نے بکری کا دودھ دوہا اور کنویں سے میں نے پانی نبی ﷺ کے لئے ملایا، پھر پیالہ آپ نے لے لیا اور نوش فرمایا: بائیں طرف ابوبکر اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا، آپ نے اعرابی کو اپنا بچا ہوا جھوٹا دے دیا، پھر فرمایا کہ پہلے دائیں اور پھر اس کے دائیں والے کا حق ہے“۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ:

”انْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ، فَقُلْتُ :لِمَنْ أَنْتَ؟، قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ، فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ :هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ فَقَالَ :نَعَمْ، فَقُلْتُ :هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي؟ قَالَ :نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ، فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ :هَكَذَا ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالأُخْرَى، فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ :اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ“۔[1]

ترجمہ: ”(ہجرت کر کے مدینہ جاتے وقت) میں نے تلاش کیا تو مجھے ایک چرواہا ملا جو اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کس کے چرواہے ہو؟ اس نے کہا کہ قریش کے ایک شخص کا۔ اس نے قریشی کا نام بھی بتایا، جسے میں جانتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تمہارے ریوڑ کی بکریوں میں دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں! میں نے اس سے کہا کیا تم میرے لیے دودھ دوہ لو گے؟ اس نے

[1] ....(صحيح البخاري: كتاب في اللقطة/بَابُ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ، ج، ۳، ص، ۱۲۷، رقم الحديث، ۲۴۳۹، دار طوق النجاة)

Marfat.com

کہا، ہاں ضرور! چنانچہ میں نے اسے دوہنے کے لیے کہا۔ وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری پکڑ لایا۔ پھر میں نے اس سے بکری کا تھن گرد و غبار سے صاف کرنے کے لیے کہا۔ پھر میں نے اس سے اپنا ہاتھ صاف کرنے کے لیے کہا۔ اس نے ویسا ہی کیا۔ ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر صاف کر لیا۔ اور ایک پیالہ دودھ دوہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے میں نے ایک برتن ساتھ لیا تھا۔ جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے پانی دودھ پر بہایا۔ جس سے اس کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا پھر دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ دودھ حاضر ہے۔ یا رسول اللہ! پی لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا، یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا"۔

رسول اللہ ﷺ کا ام معبد کی بکری کا دودھ دوہنا

حضرت ہشام بن حبیش بن خویلد فرماتے ہیں کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَدَلِيلُهُمَا اللَّيْثِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُرَيْقِطٍ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ الْخُزَاعِيَّةِ، وَكَانَتِ امْرَأَةً بَرْزَةً جَلْدَةً تَحْتَبِي بِفِنَاءِ الْخَيْمَةِ، ثُمَّ تَسْقِي وَتُطْعِمُ، فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا، فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ، قَالَ: هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلُبَهَا؟ قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُولُ

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا، وَسَمَّى اللّٰهُ تَعَالَى، وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا، فَتَفَاجَتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ، فَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يَرْبِضُ الرَّهْطُ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوَوْا وَشَرِبَ آخِرَهُمْ حَتَّى أَرَاضُوا، ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ الثَّانِيَةَ عَلَى هَدَّةٍ حَتَّى مَلَأَ الْانَاءَ، ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا، ثُمَّ بَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا، فَقَلَّ مَا لَبِثَتْ حَتَّى جَاءَ هَا زَوْجُهَا أَبُو مَعْبَدٍ لِيَسُوقَ أَعْنُزًا عِجَافًا يَتَسَاوَكْنَ هُزَالًا مُخُّهُنَّ قَلِيلٌ، فَلَمَّا رَأَى أَبُو مَعْبَدٍ اللَّبَنَ أَعْجَبَهُ، قَالَ: مِنْ أَيْنَ لَكِ هَذَا يَا أُمَّ مَعْبَدٍ وَالشَّاءُ عَازِبٌ حَائِلٌ، وَلَا حلوبَ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ إِلَّا أَنَّهُ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ مِنْ حَالِهِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: صِفِيهِ لِي يَا أُمَّ مَعْبَدٍ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ، أَبْلَجَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الْخَلْقِ، لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ، وَلَمْ تُزْرِيهِ صَعْلَةٌ، وَسِيمٌ قَسِيمٌ، فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ، وَفِي أَشْفَارِهِ وَطَفٌ، وَفِي صَوْتِهِ صَهَلٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ، أَزَجُّ أَقْرَنُ، إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَاهُ وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ، أَجْمَلُ النَّاسِ وَأَبْهَاهُ مِنْ بَعِيدٍ، وَأَحْسَنُهُ وَأَجْمَلُهُ مِنْ قَرِيبٍ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلًا، لَا نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ، كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ، يَتَحَدَّرْنَ رَبْعَةٌ لَا تَشْنَأُهُ مِنْ طُولٍ، وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ أَنْضَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَأَحْسَنُهُمْ، قَدْرًا لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَ بِهِ، إِنْ قَالَ: سَمِعُوا لِقَوْلِهِ، وَإِنْ أَمَرَ تَبَادَرُوا إِلَى أَمْرِهِ، مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ لَا عَابِسٌ وَلَا مُفَنَّدٌ، قَالَ أَبُو مَعْبَدٍ: هَذَا وَاللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِي ذُكِرَ لَنَا مِنْ أَمْرِهِ مَا ذُكِرَ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَصْحَبَهُ، وَلَأَفْعَلَنَّ إِنْ وَجَدْتُ إِلَى

Marfat.com

ذٰلِکَ سَبِيلًا"۔[1]

ترجمہ:"جب رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے غلام حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی جانب روانہ ہوئے اور ان کے راہ بتانے والے حضرت عبداللہ بن اریقط لیثیؓ تھے۔ یہ لوگ ام معبد خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیموں کے پاس سے گزرے (ام معبد بہت دلیر اور طاقتور خاتون تھیں، اور یہ خیمے کے صحن میں چادر لپیٹ کر بیٹھ جاتی تھیں اور یہیں کھانا وغیرہ کھایا کرتی تھیں) انہوں نے (ام معبد سے) پوچھا: تمہارے پاس گوشت یا کھجوریں وغیرہ ہوں تو ہم خریدنا چاہتے ہیں، لیکن ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیچنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ کیونکہ یہ لوگ بہت نادار اور قحط زدہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے خیمے کے ایک کونے میں بکری کھڑی دیکھی تو فرمایا: اے ام معبد! یہ بکری یہاں کیوں کھڑی ہے؟ ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اس میں ریوڑ کے ہمراہ چلنے کی سکت نہ تھی۔ آپؐ نے پوچھا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ دودھ دینے سے بھی عاجز ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم مجھے اس کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتی ہو؟ اس نے کہا: حضور! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوہ لیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے پاس منگوا کر اس کے تھنوں پر اپنے دست مبارک لگائے، اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اس کے لئے دعا فرمائی، (نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں اور دعا کی برکت سے) بکری نے اپنی ٹانگیں کھول دیں اور خوب دودھ اتار لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے تمام لوگوں کو بٹھالیا اور ایک برتن منگوا

---

[1]....(المستدرک للحاکم: كِتَابُ الْهِجْرَةِ وَقَدْ صَحَّ أَكْثَرُ أَخْبَارِهَا عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ وَأَخْرَجَا جَمِيعًا اخْتِلَافَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي مُقَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، ج، ۳، ص، ۱۰، رقم الحديث، ۴۲۷۴، دار الكتب العلمية ،بيروت)

Marfat.com

کراس میں دودھ دوہا، حتی کہ وہ برتن بھر گیا، حضور ﷺ نے یہ دودھ ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پلایا، اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے بھی یہ دودھ پیٹ بھر کر پی لیا۔ حضور ﷺ نے دوبارہ پھر اس برتن میں دودھ دوہا حتی کہ برتن بھر گیا، آپؑ نے وہ دودھ اس برتن میں اسی طرح رہنے دیا۔ پھر وہ بکری اس سے خرید کر وہیں چھوڑ دی اور وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس کا شوہر ابو معبد کچھ لاغر سی بکریاں ہانکتے ہوئے آ گیا، وہ بکریاں کمزوری کی وجہ بہت سست چل رہی تھیں، ان کی ہڈیوں کا گودا کم ہو چکا تھا۔ جب ابو معبد نے گھر میں دودھ دیکھا تو بہت حیران ہو کر پوچھنے لگا: اے ام معبد! گھر میں تو کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی، یہ دودھ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! ایک شخص ادھر سے گزرا ہے جو بہت برکت والا تھا، پھر تمام ماجرا سنا دیا۔

ابو معبد نے کہا: تم مجھے اس کے اوصاف بتاؤ، اس نے کہا: میں نے جس آدمی کو دیکھا ہے وہ خوبصورت ہنس مکھ اور روشن چہرے والا تھا اسکا ثجلہ تھکا تا نہیں ہے (ثجلہ کا معنی یہ ہے ''موٹے پیٹ والا ہونا''۔ معنی یہ ہوگا کہ اس کا پیٹ موٹا نہیں تھا کہ چلنے میں اس کی وجہ سے تھکاوٹ ہوتی ہو) اس میں صعلہ کا عیب بھی نہیں تھا (صعلہ کا معنی چھوٹی اور پتلی گردن والا ہونا) بہت ہی خوبصورت ہے، اس کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں، اس کی پلکیں گھنی تھیں، اس کی آواز میں تیزی تھی، گردن بلند تھی، داڑھی گھنی تھی، باریک دراز ملے ہوئے ابرو تھے، اگر وہ چپ ہو تو اس کی شخصیت پر ایک وقار ہوتا ہے، اگر گفتگو کرے تو اس وقار میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، اس کو دور سے دیکھو تو سب سے زیادہ خوبصورت نظر آتا ہے، اور قریب سے دیکھو تو حسن و جمال اس سے بھی بڑھ کر دکھتا ہے، ٹھہر ٹھہر کر میٹھی باتیں کرنے والا ہے، نہ بے برکت ہے، نہ بے ہودہ گفتگو کرنے والا ہے، اس کی باتیں ایسی

Marfat.com

ہیں گویا قیمتی موتیوں کو پرو کر عطر فروش کے ڈبے میں اتار دیا گیا ہو، نہ اتنے لمبے تھے کہ دیکھنے والا نفرت کرے اور نہ اس قدر پستہ قد تھے کہ آنکھ کو برا لگے، بلکہ میانہ قد تھے، آپ پتیوں سے زیادہ تروتازہ خوبصورت اور باعزت تھے، اس کے دوست ہمیشہ اس کے سائبان کی طرح رہتے تھے، وہ بات کرے تو بہت توجہ سے سنتے ہیں، کسی چیز کا حکم دے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر عمل کرتے ہیں، وہ مخدوم ہے جلد بات ماننے والے ہیں، ترش اور ملامت گر نہیں ہیں، (یہ سن کر) ابو معبد بولا: خدا کی قسم! یہ آدمی وہی ہے جس کے بارے میں قریش نے مجھے بتایا تھا، میں اس کی سنگت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہوں اگر مجھے اس کی طرف راہ ملا تو میں یہ کام ضرور کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ کا حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی بکری کا دودھ دوہنا

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کہتی ہیں کہ:

"قَالَتْ: خَرَجَ خَبَّابٌ فِي سَرِيَّةٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاهَدُنَا، حَتَّى كَانَ يَحْلُبُ عَنْزًا لَنَا، فَكَانَ يَحْلُبُهَا فِي جَفْنَةٍ لَنَا، فَكَانَتْ تَمْتَلِئُ حَتَّى تَطْفَحَ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمَ خَبَّابٌ حَلَبَهَا، فَعَادَ حِلَابُهَا إِلَى مَا كَانَ، قَالَ: فَقُلْنَا لِخَبَّابٍ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحْلُبُهَا حَتَّى تَمْتَلِئَ جَفْنَتُنَا، فَلَمَّا حَلَبْتَهَا نَقَصَ حِلَابُهَا". [1]

ترجمہ: "حضرت خباب رضی اللہ عنہ ایک لشکر کے ساتھ روانہ ہو گئے، ان کے پیچھے نبی ﷺ ہمارا یہاں تک خیال رکھتے تھے کہ ہماری بکری کا دودھ دوہ دیتے تھے، نبی ﷺ ایک بڑے پیالہ میں دودھ دوہتے تھے جس سے وہ پیالہ لبالب بھر جاتا تھا، جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ واپس آئے اور انہوں نے اسے دوہا تو اس میں سے حسب معمول

[1]....(مسند أحمد: ج،۳۴،ص،۵۴۹،رقم الحديث، ۲۱۰۷۱،مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

دودھ نکلا، ہم نے ان سے کہا نبی علیہ اس کا دودھ دوہتے تھے تو پیالہ لبا لب بھر جاتا تھا اور آپ نے دوہا تو اس کا دودھ کم کر دیا''۔

جمعہ کے دن آنے والے کو بکری کی قربانی کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا:

''عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ، يَكْتُبَانِ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَيْرًا، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً، فَإِذَا قَعَدَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ''۔[۱]

ترجمہ: ''مسجد کے ہر دروازے پر (جمعہ کے دن) دو فرشتے بیٹھ جاتے ہیں جو پہلے آنے والوں کے نام لکھتے ہیں، تو ان کی مثال یوں ہے: کسی شخص نے اونٹ کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے گائے کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے بکری کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے پرندے کی قربانی کی پھر جیسے اس نے انڈہ صدقہ کیا، پھر جب امام منبر پر (بیٹھ جاتا) ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں''۔

حضرت جابرؓ کا بکری کا بچہ ذبح کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ أَصَابَ النَّاسُ خَمَصًا شَدِيدًا قَالَ: فَقُلْتُ لِأَهْلِي هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ حَتَّى نَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: اطْحَنِيهِ، قَالَ: وَذَبَحْتُ عَنَاقًا عِنْدَنَا قَالَ: فَفَرَغْتُ إِلَى فَرَاغِي فَانْطَلَقْتُ أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدَنَا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَعِنْدَنَا عَنَاقٌ أَوْ شَاةٌ فَذَبَحْنَاهَا قَالَ: فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ:

[۱]....(صحیح ابن حبان: ج۷، ص۱۱، رقم الحدیث ۲۷۷۴، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

Marfat.com

قُومُوا فَقَدْ صَنَعَ جَابِرٌ سُورًا قَالَ: فَانْطَلَقْتُ أَمَامَ الْقَوْمِ فَأَتَيْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ لَا تَفْضَحْنِي الْيَوْمَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ضَعُوا بُرْمَتَكُمْ قَالَ: فَوَضَعُوا فِيهَا اللَّحْمَ فَبَسَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا خَابِزَةً تَخْبِزُ لَكُمْ قَالَ: فَجَعَلَتِ الْخَابِزَةُ تَخْبِزُ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلُوا عَشَرَةً عَشَرَةً قَالَ: فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُمْ فَيَأْكُلُونَ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهِمْ وَإِنَّا لَنَقْدَحُ فِي بُرْمَتِنَا وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ وَإِنَّ قِدْرَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ"[1]

ترجمہ: جب خندق کے دن لوگوں کو سخت بھوک لگی تو میں نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے کہ نبی ﷺ کو دعوت دے تو کہنے لگی کہ ہمارے پاس صرف ایک صاع جو کا ہے۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس سے کہا: تو اس کو پیس اور میں نے بکری کا بچہ جو ہمارے پاس تھا ذبح کر ڈالا۔ کہتے ہیں: میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہوگئی۔ میں نے نبی ﷺ کو دعوت دیدی، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس جَو کا ایک صاع بکری یا بکری کا بچہ تھا جو ذبح کر ڈالا۔ جابرؓ کہتے ہیں: نبی ﷺ نے اپنے صحابہؓ میں اعلان کروادیا، چلو جابرؓ نے دعوت پکائی ہے۔ جابرؓ کہتے ہیں: میں لوگوں کے آگے آگے چلتا ہوا اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ کہنے لگی کہ آج ہمیں رسول اللہ ﷺ سے رسوانہ کرادینا۔ جابرؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ آئے، آپ نے فرمایا: اپنی ہنڈیا رکھو، کہتے ہیں: انہوں نے اس میں گوشت رکھ دیا تو آپ ﷺ نے اس میں تھوکا اور برکت کی دعا کی، پھر فرمایا کہ روٹی پکانے والیوں سے کہو کہ وہ روٹی پکائیں۔

---

[1]۔۔۔۔(السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الصداق/ بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِجَابَةِ مَنْ دَعَاهُ إِلَى طَعَامٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ سَبَبٌ، ج۷، ص۴۴۷، رقم الحديث ۱۴۵۹۷، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

انہوں نے روٹی پکانی شروع کر دی۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دس آدمی آتے جاؤ، آپ ﷺ ان کو ڈال کر دے رہے تھے۔ وہ کھانے گئے یہاں تک کہ ان کا آخری آدمی آیا اور ہماری ہنڈیا اور آٹا ویسے کا ویسا ہی تھا"۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ:

"أَتَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَستَعِينُهُ فِي دَينٍ كَانَ عَلَى أَبِي، قَالَ: فَقَالَ: آتِيكُم، قَالَ: فَرَجَعتُ، فَقُلتُ لِلمَرأَةِ: لَا تُكَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَسأَلِيهِ، قَالَ: فَأَتَانَا فَذَبَحنَا لَهُ دَاجِنًا كَانَ لَنَا، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، كَأَنَّكُم عَرَفتُم حُبَّنَا اللَّحمَ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَت لَهُ المَرأَةُ: صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوجِي أَو صَلِّ عَلَينَا، قَالَ: فَقَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيهِم، قَالَ: فَقُلتُ لَهَا: أَلَيسَ قَد نَهَيتُكِ، قَالَت: تَرَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدخُلُ عَلَينَا، وَلَا يَدعُو لَنَا"۔[۱]

ترجمہ: "ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس اپنے والد کے قرض کے سلسلے میں تعاون کی درخواست لے کر آیا، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے پاس آؤں گا، میں نے واپس آکر اپنی بیوی سے کہا کہ تم نبی ﷺ سے اس حوالے سے کوئی بات کرنا اور نہ ہی کوئی سوال کرنا، چنانچہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، تو ہم نے اپنی ایک بکری ذبح کی، نبی ﷺ نے فرمایا جابر! ایسا لگتا ہے کہ تمہیں گوشت کے ساتھ ہمارے تعلق خاطر کا پتہ لگ گیا ہے، جب نبی ﷺ واپس جانے لگے تو میری بیوی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میرے لیے اور میرے خاوند کے لیے دعا فرما دیجیے، نبی ﷺ نے دعا فرما دی، میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ اس نے کہا کہ دیکھو تو سہی! نبی ﷺ ہمارے

[۱]....(مسند أحمد: مُسنَدُ جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، ج۲۲، ص۱۴۸، رقم الحديث، ۱۴۲۴۵، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

یہاں تشریف لائیں اور ہمارے لیے دعا نہ فرمائیں"۔

ایک انصاری صحابیؓ کا رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری ذبح کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

"خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَ: مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَا: الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: وَأَنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا، قُومُوا، فَقَامُوا مَعَهُ، فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ، قَالَتْ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ، إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ، فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي، قَالَ: فَانْطَلَقَ، فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ، فَقَالَ: كُلُوا مِنْ هَذِهِ، وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكَ، وَالْحَلُوبَ، فَذَبَحَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا، فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ"۔[1]

ترجمہ: "ایک دن یا ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر نکلے حضرت ابوبکر اور حضرت

---

[1]....(صحيح مسلم: كتاب الاشربة/باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك، وبتحققه تحققا تاما، واستحباب الاجتماع على الطعام، ج، ٣، ص، ١٦٠٩، رقم الحديث، ٢٠٣٨، دار احياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ملاقات ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا اس وقت تمہارا اپنے گھروں سے نکلنے کا سبب کیا ہے ان دونوں حضرات نے عرض کیا بھوک اے اللہ کے رسول ﷺ آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں جس وجہ سے تم دونوں نکلے ہوئے ہو اٹھو کھڑے ہو جاؤ دونوں حضرات کھڑے ہو گئے تو آپؐ ایک انصاری کے گھر تشریف لائے کہ وہ انصاری اپنے گھر میں نہیں ہے انصاری کی بیوی نے دیکھا تو مرحبا اور خوش آمدید کہا تو رسول اللہ ﷺ نے اس انصاری کی بیوی سے فرمایا فلاں کہاں ہے اس نے عرض کیا وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گیا ہے اسی دوران انصاری بھی آ گئے تو اس انصاری نے رسول اللہؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج میرے مہمانوں سے زیادہ کسی کے مہمان معزز نہیں اور پھر چلے اور کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آئے جس میں کچی اور پکی اور خشک اور تازہ کھجوریں تھیں اور عرض کیا کہ ان میں سے کھائیں اور انہوں نے چھری پکڑی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا پھر انہوں نے ایک بکری ذبح کی ان سب نے اس بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا اور جب کھا پی کر سیر ہو گئے تو رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا تمہیں اپنے گھروں سے بھوک نکال کر لائی اور پھر تم واپس نہیں لوٹے یہاں تک کہ یہ نعمت تمہیں مل گئی۔

ایک عورت کا رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری ذبح کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

Marfat.com

"مَشَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ". [1]

ترجمہ: "میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس گیا، اس نے ہماری خاطر ایک بکری ذبح کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ابھی عنقریب) تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (ابھی) تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: (ابھی) تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا، اے اللہ! اگر تو چاہے تو اس کو علی بنادے (حضرت جابر بن عبد اللہؓ) فرماتے ہیں: چنانچہ (اس بار) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے"۔

بکری کے کھر کا ہدیہ حقیر نہ سمجھو

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ. [2]

ترجمہ: "اے مسلمان عورتو! ہرگز کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کے لیے (معمولی ہدیہ کو بھی) حقیر نہ سمجھے، خواہ بکری کے کھر کا ہی کیوں نہ ہو"۔

---

[1]....(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: وَأَمَّا قِصَّةُ اعْتِزَالِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَيْعَةِ، ج۳، ص۱۲۶، رقم الحدیث، ۴۶۶۱، دار الکتب العلمیة، بیروت)
هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ".

[2]....(صحیح البخاري: كِتَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا، ج۳، ص۱۵۳، رقم الحدیث، ۲۵۶۶، دار طوق النجاة)

Marfat.com

بکری بطورِ ہدیہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَضَافَ النَّبِيُّ ضَيْفًا فَأَرْسَلَ إِلَى أَزْوَاجِهِ يَبْتَغِي عِنْدَهُنَّ طَعَامًا فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ، قَالَ، فَأُهْدِيَتْ إِلَيْهِ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ (وَفِي رِوَايَةِ الْمُقْرِئِ. فَأُهْوَتْ إِلَيْهِ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَقَالَ): هَذِهِ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ". [1]

ترجمہ: "حضور اکرم ﷺ نے ایک مہمان کی ضیافت کا ارادہ فرمایا لہذا آپ نے ازواج مطہرات سے معلوم کیا مگر آپ ﷺ نے ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی کچھ نہیں پایا لہذا حضور ﷺ نے دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل ورحمت مانگتا ہوں بے شک نہیں مالک اس کا مگر صرف تو ہی ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں بھونی ہوئی بکری ہدیہ کی گئی۔ مقریٔ کی روایت میں ہے کہ آپ کی طرف بھونی ہوئی بکری پہنچی آپ نے فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور ہم اس کے فضل کے منتظر ہیں"۔

کسی کو بکری دینا سب سے بڑی خصلت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

"أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا، وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ

---

[1] ....(دلائل النبوة للبيهقي: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ اللّٰهِ تَعَالَى دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ، ج، ۶، ص، ۱۲۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

حَسَّانُ: فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ العَنْزِ، مِنْ رَدِّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَإِمَاطَةِ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً". [۱]

ترجمہ: "چالیس خصلتیں ہیں جن میں سب سے بہتر بکریوں کا کسی کو عطا کرنا ہے جو شخص ان میں سے کسی ایک خصلت پر بھی بغرض ثواب اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھ کر عمل کرے گا تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا حسان کا بیان ہے کہ ہم بکری کے عطیہ کے علاوہ جن خصائل کا شمار کر سکے وہ یہ ہیں سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کا دور کر دینا وغیرہ وغیرہ ہم پندرہ خصلتوں سے زیادہ شمار نہیں کر سکے"۔

بکریاں ہلاک ہوگئیں

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الجُمُعَةِ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: هَلَكَ الكُرَاعُ، وَهَلَكَ الشَّاءُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا". [۲]

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مویشی اور بکریاں ہلاک ہو گئیں (بارش نہ ہونے کی وجہ سے) آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش برسائے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ پھیلائے اور دعا کی"۔

---

[۱]....(صحیح البخاري: كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها/باب فضل المنيحة، ج،۳،ص، ۱۶۶،رقم الحديث، ۲۶۳۱،دارطوق النجاة)

[۲]....(صحيح البخاري: كتاب الجمعة/باب رفع اليدين في الخطبة، ج،۲،ص،۱۲،رقم الحديث، ۹۳۲،دارطوق النجاة)

Marfat.com

بکری والوں میں نرمی اور اخلاق ہوتا ہے

جو لوگ بکریوں کو چراتے اور ان کی نگہداشت کرتے ہیں ان میں اخلاق اور نرمی ہوتی ہے۔

چنانچہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ، أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ".[1]

ترجمہ: "کفر کا مرکز مشرق کی طرف ہے فخر وغرور گھوڑے والوں میں اور اونٹ والوں میں ہے جن کے دل سخت ہیں اور نرم اخلاقی و مسکینی بکری والوں میں ہے"۔

عروہؓ کا بکری خریدنا

شبیب بن غرقدہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے سنا تھا، وہ لوگ عروہ سے نقل کرتے تھے (جو ابو الجعد کے بیٹے اور صحابی تھے) کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ".[2]

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا کہ وہ اس کی ایک بکری خرید کر لے آئیں۔ انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا۔ اور بکری بھی پیش کر دی۔ آپؐ نے اس پر ان کی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر تو ان کا یہ حال ہوا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں انہیں نفع ہو جاتا"۔

۱..... (صحيح مسلم: كتاب الايمان / بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِيهِ، وَرُجْحَانِ أَهْلِ الْيَمَنِ فِيهِ، ج،۱، ص،۷۲، رقم الحديث،۵۲، دار احياء التراث العربي، بيروت)

۲..... (صحيح البخاري: كتاب المناقب، ج،۴، ص،۲۰۷، رقم الحديث،۳۶۴۲، دار طوق النجاة)

Marfat.com

اندھے کا بکریوں کو پسند کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”إِنَّ ثَلاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ :أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى، بَدَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الأَبْرَصَ، فَقَالَ :أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ :لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ :فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا، وَجِلْدًا حَسَنًا، فَقَالَ : أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ :الإِبِلُ، أَوْ قَالَ :الْبَقَرُ، هُوَ شَكَّ فِي ذَلِكَ :إِنَّ الأَبْرَصَ، وَالأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا الإِبِلُ، وَقَالَ الآخَرُ : الْبَقَرُ، فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ :يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ :أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ :فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا، قَالَ : فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ :الْبَقَرُ، قَالَ : فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا، وَقَالَ :يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الأَعْمَى فَقَالَ :أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ :يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ، قَالَ :فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ :فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْغَنَمُ :فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ، تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلاَ بَلاَغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ، وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي

Marfat.com

سَفَرِی، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلاَ بَلاَغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصَرِي، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَاللَّهِ لاَ أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ، فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ". [1]

ترجمہ: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک کوڑھی، دوسرا اندھا اور تیسرا گنجا، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی چمڑی کیونکہ مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہوگئی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہوگیا اور چمڑی بھی اچھی ہوگئی۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال تم زیادہ پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ اونٹ یا اس نے گائے کہی، اسحاق بن عبداللہ کو اس سلسلے میں شک

---

[1] ....(صحيح البخاري: كتاب احاديث الانبياء، بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، ج، ۴، ص، ۱۷۱، رقم الحديث، ۳۴۶۴، دار طوق النجاة)

Marfat.com

تھا کہ کوڑھی اور گنجے دونوں میں سے ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی۔ چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال اور موجودہ عیب میرا ختم ہو جائے کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا اور اس کے عمدہ بال آ گئے۔ فرشتے نے پوچھا، کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ گائے! بیان کیا کہ فرشتے نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے گا۔ پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آنکھوں کی روشنی دیدے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے واپس دے دی۔ پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں! فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی۔ پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے، یہاں تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی، گنجے کی گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی۔ پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی پہلی شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین وفقیر آدمی ہوں، سفر کا تمام سامان واسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے حاجت پوری ہونے کی امید نہیں، لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کو پورا کرسکوں۔ اس نے فرشتے سے کہا کہ میرے ذمہ حقوق اور بہت سے ہیں۔ فرشتہ نے کہا، غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تمہیں کوڑھ کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کھاتے

Marfat.com

تھے۔تم ایک فقیر اور قلاش تھے۔ پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں؟ اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو میرے باپ دادا سے چلی آ رہی ہے۔فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی اسی پہلے والی صورت میں آیا اور اس سے بھی وہی درخواست کی اور اس نے بھی وہی کوڑھی والا جواب دیا۔فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلے والی حالت پر لوٹا دے۔اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا، اپنی اسی پہلی صورت میں اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، سفر کے تمام سامان ختم ہو چکے ہیں اور سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے حاجت پوری ہونے کی توقع نہیں۔ میں تم سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں تمہاری بینائی واپس دی ہے، ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کرسکوں۔اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بینائی عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر محتاج تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا۔تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو، اللہ کی قسم جب تم نے اللہ کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے جاؤ، میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا۔فرشتے نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے"۔

کافر کا سات بکریوں کا دودھ پینا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ،

Marfat.com

ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى، فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ"۔[1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی مہمان نوازی کی اس حال میں کہ وہ مہمان کافر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کافر مہمان کے لئے ایک بکری کے دوہنے کا حکم فرمایا دودھ دوہا گیا تو وہ کافر مہمان اس بکری کا دودھ پی گیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ بھی پی گیا پھر تیسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر اگلے دن صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس نومسلم کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا تو وہ دودھ پی گیا آپ ﷺ نے دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا تو وہ پورا دودھ نہ پی سکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے"۔

بکری بہترین صدقہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، تَغْدُو بِإِنَاءٍ، وَتَرُوحُ بِآخَرَ"۔[2]

ترجمہ: "کیا ہی عمدہ صدقہ ہے خوب دودھ دینے والی اونٹنی جو کچھ دنوں کے لیے

---

[1]....(صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، ج،۳،ص،۱۶۳۲،دارإحياء التراث العربي،بيروت)

[2]....(صحیح البخاري: کتاب الأشربة/باب شرب اللبن، ج،۷،ص،۱۰۹،رقم الحديث، ۵۶۰۸، دار طوق النجاة)

Marfat.com

کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دنوں کے لیے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو جس سے صبح وشام دودھ برتن بھر بھر کر نکالا جائے“۔

اللہ تعالیٰ کا ایک عورت کی بکری واپس لوٹانا

حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ:

”كَانَ رَجُلٌ مِنَ الطُّفَاوَةِ طَرِيقُهُ عَلَيْنَا، فَأَتَى عَلَى الْحَيِّ، فَحَدَّثَهُمْ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي عِيرٍ لَنَا، فَبِعْنَا بِيَاعَتَنَا، ثُمَّ قُلْتُ: لَأَنْطَلِقَنَّ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَلَآتِيَنَّ مَنْ بَعْدِي بِخَبَرِهِ، قَالَ: فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يُرِينِي بَيْتًا، قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِيهِ فَخَرَجَتْ فِي سَرِيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَرَكَتْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ عَنْزًا لَهَا، وَصِيصِيَتَهَا كَانَتْ تَنْسِجُ بِهَا، قَالَ: فَفَقَدَتْ عَنْزًا مِنْ غَنَمِهَا، وَصِيصِيَتَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ إِنَّكَ قَدْ ضَمِنْتَ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِكَ أَنْ تَحْفَظَ عَلَيْهِ، وَإِنِّي قَدْ فَقَدْتُ عَنْزًا مِنْ غَنَمِي، وَصِيصِيَتِي، وَإِنِّي أَنْشُدُكَ عَنْزِي، وَصِيصِيَتِي، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شِدَّةَ مُنَاشَدَتِهَا لِرَبِّهَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَصْبَحَتْ عَنْزُهَا وَمِثْلُهَا، وَصِيصِيَتُهَا وَمِثْلُهَا، وَهَاتِيكَ فَأْتِهَا فَاسْأَلْهَا إِنْ شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ أُصَدِّقُكَ“۔[1]

ترجمہ: ”” ”طفاوہ“ قبیلے کا ایک شخص ہمارے پاس سے ہو کر گزرتا تھا، ایک دن وہ ہمارے قبیلے (محلے) میں آیا اور کہنے لگا کہ میں اپنے ایک قافلے کے ساتھ مدینہ گیا تھا، وہاں ہم نے سامانِ تجارت بیچا، پھر میں نے سوچا کہ میں اس شخص (نبیؐ) کے

[1]....(مسند أحمد: ج، ۳۴،ص، ۲۶۰،رقم الحديث، ۲۰۶۶۴،مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

کے پاس چلتا ہوں تاکہ واپس آکر اپنے پیچھے والوں کو ان کے متعلق بتاؤں، چنانچہ میں نبی ﷺ کی طرف چل پڑا، وہاں پہنچا تو نبی ﷺ مجھے ایک گھر دکھاتے ہوئے فرمانے لگے کہ اس گھر میں ایک عورت رہتی تھی، ایک مرتبہ وہ مسلمانوں کے ایک لشکر کے ساتھ نکلی، اور اپنے پیچھے بارہ بکریاں اور ایک کپڑا بننے کا کونچ جس سے وہ کپڑے بنتی تھی، چھوڑ گئی۔

جب وہ واپس آئی تو اس نے دیکھا کہ اس کی ایک بکری اور وہ کونچ غائب ہے، اس نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ پروردگار! تو اپنی راہ میں جہاد کے لئے نکلنے والوں کا ضامن ہے کہ ان کی حفاظت کرے گا، اب میری ایک بکری اور کونچ گم ہوگئی ہے، میں تجھے قسم دیتی ہوں کہ مجھے میری بکری اور وہ کونچ واپس دلا دے، نبی ﷺ نے اس کی شدت مناجات کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا کہ اگلے دن اسے اس کی بکری اور اس جیسی ایک اور بکری مل گئی، اسی طرح اس کا کونچ اور اس جیسا ایک اور کونچ بھی مل گیا، آؤ۔ اگر چاہو تو اس عورت سے خود پوچھ لو، میں نے عرض کیا کہ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں"۔

لوگوں کا بکریاں لوٹنا

ابولبید کہتے ہیں کہ:

"غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ كَابُلَ، فَأَصَابَ النَّاسُ غَنَمًا فَانْتَهَبُوهَا، فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، مُنَادِيًا يُنَادِي: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا، فَرُدُّوا هَذِهِ الْغَنَمَ، فَرَدُّوهَا، فَقَسَمَهَا بِالسَّوِيَّةِ"۔[1]

ترجمہ: "ہم نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کابل کے

---

[1]....(مسند أحمد: حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، ج، ۳۴، ص، ۲۲۴، رقم الحديث، ۲۰۶۱۹

Marfat.com

جہاد میں شرکت کی، لوگوں کو ایک جگہ بکریاں نظر آئیں تو وہ انہیں لوٹ کر لے گئے، یہ دیکھ کر عبد الرحمٰنؓ نے ایک منادی کو یہ ندا لگانے کا حکم دیا کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص لوٹ مار کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے اس لئے یہ بکریاں واپس کر دو، چنانچہ لوگوں نے وہ بکریاں واپس کر دیں اور انہوں نے وہ بکریاں برابر برابر تقسیم کر دیں"۔

یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ مَرُّوا بِامْرَأَةٍ فَذَبَحَتْ لَهُمْ شَاةً وَاتَّخَذَتْ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا اتَّخَذْنَا لَكُمْ طَعَامًا فَادْخُلُوا فَكُلُوا، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ وَكَانُوا لَا يَبْدَءُونَ حَتَّى يَبْدَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ لُقْمَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُسِيغَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ شَاةٌ ذُبِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا لَا نَحْتَشِمُ مِنْ آلِ مُعَاذٍ وَلَا يَحْتَشِمُونَ مِنَّا، إِنَّا نَأْخُذُ مِنْهُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَّا"۔[1]

ترجمہ "نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ ایک عورت کے پاس سے گزرے، اس عورت نے ان کے لئے بکری ذبح کی اور کھانا تیار کیا، جب آپؐ واپس آئے تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا ہے، آپ اندر تشریف لائیں اور کھانا تناول فرمائیں، نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام اندر تشریف لے گئے، صحابہ کرام کی عادت تھی کہ جب تک حضورؐ شروع نہ

[1]..... (المستدرك على الصحيحين للحاكم: كتاب الذبائح، ج۴، ص۲۶۲، رقم الحديث، ۷۵۷۹، دار الكتب العلمية، بيروت

Marfat.com

کرتے اس وقت تک یہ لوگ کھانے کا آغاز نہ کرتے، نبی اکرمؐ نے سب سے پہلے ایک لقمہ لیا، لیکن آپ اس کو نگل نہ سکے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: اس بکری کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کیا گیا ہے۔ وہ عورت کہنے لگی: اے اللہ کے نبی! ہم آل معاذ سے تکلف نہیں کرتے اور نہ ہی وہ لوگ ہم سے تکلف برتتے ہیں۔ ہم ان کی چیزیں بلا اجازت لے لیتے ہیں اور وہ ہماری چیزیں بلا اجازت لے لیتے ہیں"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

Marfat.com

(فصل نمبر ۲)

صحابہؓ کے واقعات میں بکری کا تذکرہ

حضرت ابوبکرؓ کا بکری کی ران بھیجنا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ:

"أَرْسَلَ أَبُو بَكْرٍ قَائِمَةَ شَاةٍ لَيْلا فَقَطَّعْتُ وَأَمْسَكَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَطَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْسَكْتُ عَلَيْهِ. قَالَ فَقِيلَ لَهَا: عَلَى غَيْرِ مِصْبَاحٍ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مِصْبَاحٌ لائْتَدَمْنَا بِهِ. كَانَ يَأْتِي عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ شَهْرٌ مَا يَخْبِزُونَ خُبْزًا. وَلا يَطْبُخُونَ قِدْرًا. قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِصَفْوَانَ. فَقَالَ: كَانَ يَأْتِي عَلَيْهِمُ الشَّهْرَانِ". [1]

ترجمہ: "ایک رات کو ابوبکرؓ نے بکری کی ایک ران بھیجی، میں نے وہ کاٹی اور رسول اللہ ﷺ کی خاطر اسے پکڑے رہی، یا رسول اللہ ﷺ نے کاٹی اور میں پکڑے رہی، حضرت عائشہؓ سے کہا گیا کہ بغیر چراغ کے آپ گوشت کاٹ رہی ہیں، انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے پاس چراغ ہوتا تو ہم روٹی سالن کے ساتھ کھاتے۔ آل محمد ﷺ پر ایک ایک مہینہ گزر جاتا ہے کہ وہ روٹی پکاتے ہیں اور نہ ہانڈی چڑھاتے ہیں۔ حمید نے کہا کہ میں صفوان سے بیان کیا تو انہوں نے کہا ان لوگوں پر دو دو مہینے گزر جاتے تھے"۔

---

[1].....(الطبقات الكبرى: ذِكْرُ شِدَّةِ الْعَيْشِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، ج،۱،ص، ۳۱۰،دار الكتب العلمية،بيروت)

Marfat.com

حضرت عمرؓ کا بکری کے بارے میں ایک قول

داود بن علی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ:

اگر دریائے فرات کے کنارے ایک بکری بھی مرگئی تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کے بارے میں قیامت کے دن سوال کرے گا۔[1]

عبداللہ بن عمرؓ کا چرواہے کو کھانے کی دعوت دینا

نافع سے روایت ہے کہ:

"خَرَجَ ابْنُ عُمَرَ فِي بَعْضِ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ أَصْحَابٌ لَهُ، وَوَضَعُوا سُفْرَةً لَهُ، فَمَرَّ بِهِمْ رَاعِي غَنَمٍ، قَالَ: فَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، هَلُمَّ يَا رَاعِي، هَلُمَّ، فَأَصِبْ مِنْ هَذِهِ السُّفْرَةِ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَتَصُومُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ الْحَارِّ شَدِيدٍ سُمُومُهُ وَأَنْتَ فِي هَذِهِ الْجِبَالِ تَرْعَى هَذَا الْغَنَمَ؟ فَقَالَ لَهُ: أَيْ وَاللّٰهِ أُبَادِرُ أَيَّامِي الْخَالِيَةَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يُرِيدُ يَخْتَبِرُ وَرَعَهُ: فَهَلْ لَكَ أَنْ تَبِيعَنَا شَاةً مِنْ غَنَمِكَ هَذِهِ فَنُعْطِيكَ ثَمَنَهَا وَنُعْطِيكَ مِنْ لَحْمِهَا فَتُفْطِرَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ لِي بِغَنَمٍ، إِنَّهَا غَنَمُ سَيِّدِي، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا عَسَى سَيِّدُكَ فَاعِلًا إِذَا فَقَدَهَا، فَقُلْتَ: أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَوَلَّى الرَّاعِي عَنْهُ وَهُوَ رَافِعٌ أُصْبُعَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يَقُولُ: أَيْنَ اللّٰهُ، قَالَ: فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يُرَدِّدُ قَوْلَ الرَّاعِي وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ الرَّاعِي: فَأَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعَثَ إِلَى مَوْلَاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ الْغَنَمَ

---

[1] ...."لَوْ مَاتَتْ شَاةٌ عَلَى شَطِّ الْفُرَاتِ ضَائِعَةً لَظَنَنْتُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى سَائِلِي عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ".
(حلية الاولياء: كَلِمَاتُهُ فِي الزُّهْدِ وَالْوَرَعِ وَمِنْ مَفَارِيدِ أَقْوَالِهِ الدَّالَّةِ عَلَى حَقَائِقِ أَحْوَالِهِ، ج، ۱، ص، ۵۳، دار الكتاب العربي، بيروت)

Marfat.com

وَالرَّاعِي فَأَعْتَقَ الرَّاعِيَ، وَوَهَبَ لَهُ الْغَنَمَ "۔ ۱

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ کام سے مدینے کی نواحی بستیوں اور پہاڑوں میں نکل گئے تھے کھانے کا وقت ہوا تو ان کے احباب نے ان کے لئے دسترخوان بچھایا اتنے میں ایک چرواہا جو بکریاں چرا رہا تھا وہاں آ گیا اس نے سلام کیا حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا آیئے آیئے چرواہے بھائی دسترخوان سے آپ بھی اپنا نصیب لے لیجئے۔ چرواہے نے کہا کہ میرا روزہ ہے حضرت ابن عمرؓ نے حیران ہو کر سوال کیا کہ تم اس شدید گرمی کے دن اور اس شدید گرم لو میں روزہ رکھے ہوئے ہو، جبکہ تم ان تپتے ہوئے پہاڑوں میں بکریاں بھی چرا رہے ہو۔ چرواہے نے کہا جی ہاں میں سب کچھ اس لئے کر رہا ہوں کہ زندگی گزرے ہوئے ایام کی تلافی کرلوں۔ حضرت ابن عمرؓ نے سوچا کہ یہ تو البتہ نیک دل انسان لگتا ہے اس کے تقویٰ کو آزمانا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے چرواہے سے کہا ہم گوشت کھانا چاہتے ہیں آپ ہمیں ایک بکری تو دے دیجئے، ہم اس کی قیمت بھی آپ کو دیں گے اور اس کا گوشت بھی آپ کو دیں گے، آپ ان سے بھی افطار کیجئے گا۔ چرواہے نے کہا کہ بکریاں تو میری نہیں ہیں یہ میرے مالک کی ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے بطور امتحان اس سے کہا کہ تیرا مالک تجھے کیا کہے گا؟ وہ کچھ بھی نہیں کہے گا آپ اس سے کہنا کہ ایک بکری بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے۔ چنانچہ چرواہے نے واپس لوٹتے ہوئے کہا آسمان کی طرف انگلی بھی اٹھا لی اور کہنے لگا اللہ کہاں ہے؟ چنانچہ حضرت ابن عمرؓ اس کا یہ جواب اتنا پسند آیا کہ خود بھی بار بار چرواہے کا قول دہرانے لگے کہ اللہ کہاں ہے؟ جب مدینے میں واپس لوٹ کر آئے تو حضرت ابن عمرؓ نے اس کے مالک کی طرف بندہ بھیج کر اس سے

۱....(شعب الایمان: الامانات وما یجب من ادائها الی اهلها، ج۷، ص۲۲۳، رقم الحدیث ۴۹۰۸، مکتبة لرشد)

Marfat.com

بکریاں بھی خرید لیں اور اس غلام چرواہے کو خریدنے کے بعد انہوں نے چرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اس کو بطور عطیہ دے دیں"۔

حضرت ام سلمہؓ کا بکری کے منہ سے روٹی نکالنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

نبی ﷺ میرے پاس تھے کہ ایک بکری اندر داخل ہوئی اور مٹکے سے ایک روٹی اٹھالی۔ میں اٹھی اور اس روٹی کو اس کے جبڑوں سے نکال لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تیرے لئے یہ جائز نہیں کہ تو اس کی گردن پکڑ لے اور اس کے منہ سے روٹی نکال لے۔[1]

حضرت فاطمہؓ کا بکریوں پر مبارک کلمات کو ترجیح دینا

سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ:

"أصابت عليا خصاصة، فقال لفاطمة: لو أتيت النبی صلى الله عليه وسلم فسألته، فأتته و كان عنده أم أيمن فدقت الباب، فقال النبی صلى الله عليه وسلم لأم أيمن: إن هذا لدق فاطمة، ولقد أتتنا فی ساعة ما عودتنا أن تأتينا فی مثلها، فقالت: يا رسول الله هذه الملائكة طعامها التهليل والتسبيح والتحميد، ما طعامنا؟ قال: والذی بعثنی بالحق ما اقتبس فی بيت آل محمد منذ ثلاثين يوما، ولقد أتتنا أعنز فإن شئت أمرنا لک بخمس أعنز، وإن شئت علمتک خمس كلمات علمنيهن جبريل، فقالت: بل علمنی الخمس كلمات التی علمكهن جبريل قال قولی: يا أول الأولين،

---

[1].... "وقالت أم سلمة رضی الله تعالى عنها: كان عندی رسول الله صلى الله عليه وسلم، فدخلت شاة فأخذت قرصا تحت دن لنا، فقمت إليها، فأخذته من بين لحييها، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما كان ينبغی لک أن تعنقيها، أی تأخذی بعنقها وتعصريها".
(حياة الحيوان: الشاة، ج،۲، ص،۲۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

ويـا آخـر الآخـريـن، ويا ذا القوة المتين، ويا راحم المساكين، ويا أرحـم الـراحـمـيـن، فـانـصـرفـت، فـدخـلـت على علي، فقال :ما ورائك؟فقالت:ذهبت من عندك للدنيا، وأتيتك بالآخرة". [۱]

ترجمہ: ''حضرت علیؓ کوضرورت اور فاقہ کشی کی نوبت آگئی، حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جا کر سوال کرو (تو شاید کوئی صورت نکل آئے) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کے دروازے پر آئیں اور دروازہ کھٹکٹایا حضور ﷺ کے پاس ام ایمن بیٹھی ہوئی تھیں۔آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: یہ تو فاطمہؓ کے دروازے کھٹکھٹانے کا انداز ہے۔اور وہ ایسے وقت ہمارے پاس نہیں آیا کرتی۔ پھر حضرت فاطمہ اندر تشریف لائیں اور اپنے والد حضور ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! ان ملائکہ کا کھانا تسبیح و تہلیل اور تحمید ہے لیکن ہمارا کھانا کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے: آل محمد کے گھر بھی تیس دنوں سے چولہا نہیں جلا۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں آئی ہیں۔اگر تم چاہو تو پانچ بکریوں کا ہم تمہارے لئے حکم دے دیتے ہیں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :یوں کہا کر:

يـا أول الأولـيـن، ويـا آخـر الآخرين، ويا ذا القوة المتين، ويا راحم المساكين، ويا أرحم الراحمين

چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس ہو گئیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچیں۔حضرت علی نے پوچھا پیچھے کچھ (آرہا) ہے؟ حضرت فاطمہؓ نے

---

[۱]....(كـنـز الـعـمـال: كتاب الأذكار من قسم الأفعال من حرف الهمزة/أدعية في سعة الرزق، ج،۲، ص،۶۶۹،رقم الحديث،۵۰۲۲،موسسة الرسالة)

Marfat.com

فرمایا: میں آپ کے پاس دنیا لینے گئی تھی اور آخرت لے کر واپس آئی ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا یہ بہترین ایام ہیں"۔

تجھے اللہ نے ان بکریوں کے چرانے پر مزدور رکھا ہے

ابو مسلم خولانی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو کہا

السلام علیک ایھا الاجیر

یعنی اے ملازم السلام علیک

لوگوں نے کہا یہ کہو

السلام علیک ایھا الامیر

اس نے پھر کہا

السلام علیک ایھا الاجیر

تو لوگوں نے نے کہا

السلام علیک ایھا الامیر کہو

اس نے پھر کہا

السلام علیک ایھا الاجیر

تو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے کہا ابو مسلم کو چھوڑ دو کیونکہ یہ جو کہہ رہا ہے اس کو زیادہ جانتا ہے۔ پھر ابو مسلم نے کہا بے شک تو مزدور ہے تجھے اللہ تعالیٰ نے ان بکریوں کے چرانے پر مزدور رکھا ہے اگر تو نے ان کے خارش زدوں کا علاج کیا اور ان کے مریضوں کا علاج کیا اور ان کے پہلوں کو دوسروں پر روکے رکھا تو ان کا مالک تمہیں بچا لے گا اور اگر تو نے ان خارش زدوں پر دوائی نہ لگائی اور نہ ہی ان کے بیماروں کا علاج کیا اور نہ ان کے پہلوں کو دوسروں پر روکا تو ان کا مالک تجھے سزا دے گا۔ [1]

---

[1]..... "ودخل ابو مسلم الخولانی علی معاویة، ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

بکری کی سری کا سات گھروں میں گھومنا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ:

"أُهْدِى لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ شَاةٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَخِي فُلَانًا وَعِيَالَهُ أَحْوَجُ إِلَى هَذَا مِنَّا قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَبْعَثُ إِلَيْهِ وَاحِدًا إِلَى آخَرَحَتَّى تَدَاوَلَهَا سَبْعَةُ أَبْيَاتٍ حَتَّى رَجَعَتْ إِلَى الْأَوَّلِ". ۱

ترجمہ: "ایک صحابی کو کسی نے بکری کا سر ہدیہ کیا۔ اس نے آگے سے جواب دیا کہ میرا فلاں بھائی مجھ سے زیادہ غریب اور ضرورت مند ہے۔ (ابن عمر) کہتے ہیں اس نے یہ سر اس کی طرف بھیج دیا (اس نے دوسرے بھائی کی طرف بھیج دیا) یہ سر اسی طرح آگے جاتا رہا حتی کہ سات گھروں سے گھوم کر یہ سر دوبارہ پہلے شخص کے پاس آ گیا"۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ کا ترکہ میں تین ہزار بکریاں چھوڑنا

حضرت عثمان بن شرید فرماتے ہیں کہ:

"تَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَلْفَ بَعِيرٍ وَثَلَاثَةَ آلَافِ شَاةٍ بِالنَّقِيعِ،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فقال: السلام عليك أيها الأجير. فقالوا: قل: السلام عليك أيها الأمير. فقال: السلام عليك أيها الأجير. فقالوا: قل: السلام عليك أيها الأمير. فقال: السلام عليك أيها الأجير. فقال لهم معاوية: دعوا أبا مسلم فإنه أعلم بما يقول. فقال أبو مسلم: إنما أنت أجير استأجرك رب هذه الغنم لرعايتها، فإن أنت هنأت جرباها، وداويت مرضاها، وحبست أولاها على أخراها، وفاك سيدها. وإن أنت لم تهنأ جرباها، ولم تداو مرضاها، ولم تحبس أولاها على أخراها، عاقبك سيدها".

(حياة الصحابة: الغنم، ج،۲، ص، ۲۵۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

۱....(المستدرك على الصحيحين للحاكم: ج،۲، ص،۵۲۶، رقم الحديث، ۳۷۹۹، دار الكتب العلميه، بيروت)

Marfat.com

وَمِائَةَ فَرَسٍ تَرْعَى بِالنَّقِيعِ، وَكَانَ يَزْرَعُ بِالْجُرْفِ عَلَى عِشْرِينَ نَاضِحًا، وَكَانَ يَدَّخِرُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْ ذَلِكَ سَنَةً، وَأَسْلَمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْأَرْقَمِ، وَقَبْلَ أَنْ يَدْعُوَ فِيهَا، وَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا، وَأُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَثَبَتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلَّى النَّاسُ"۔ [۱]

ترجمہ: ''حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترکہ میں ایک ہزار اونٹ، تین ہزار بکریاں اور ایک سو گھوڑے چھوڑے۔ اور بیس اونٹ ان کی اراضی کرنے کے لئے مقرر تھے۔ آپ وہاں سے پورے سال کی خوراک جمع کر لیتے تھے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اور اس میں ان کو بلائے جانے سے پہلے اسلام لائے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں شرکت کی۔ اور جب دوسرے لوگ بھاگ رہے تھے تب یہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے''۔

چرواہے کا رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا

حضرت قیس بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

''لَمَّا انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مُسْتَخْفِيَيْنَ مَرَّا بِعَبْدٍ يَرْعَى غَنَمًا، فَاسْتَسْقَيَاهُ مِنَ اللَّبَنِ، فَقَالَ: مَا عِنْدِي شَاةٌ تُحْلَبُ غَيْرَ أَنَّ هَا هُنَا عَنَاقًا حَمَلَتْ أَوَّلَ الشِّتَاءِ، وَقَدْ أَخْدَجَتْ وَمَا بَقِيَ لَهَا

[۱].....(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ج،۳، ص،۳۴۹، رقم الحدیث، ۵۳۵۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

Marfat.com

لَبَنٌ، فَقَالَ: ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا، فَاعْتَقَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ ضَرْعَهَا، وَدَعَا حَتَّى أَنْزَلَتْ، قَالَ: وَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِجَنٍّ فَحَلَبَ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ حَلَبَ فَسَقَى الرَّاعِيَ، ثُمَّ حَلَبَ فَشَرِبَ، فَقَالَ الرَّاعِي: بِاللّٰهِ مَنْ أَنْتَ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ قَطُّ، قَالَ: أَوَ تُرَاكَ تَكْتُمُ عَلَيَّ حَتَّى أُخْبِرَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَزْعُمُ قُرَيْشٌ أَنَّهُ صَابِئٌ، قَالَ: إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ ذٰلِكَ قَالَ: فَأَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مَا جِئْتَ بِهِ حَقٌّ، وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُ مَا فَعَلْتَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَأَنَا مُتَّبِعُكَ، قَالَ: إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ، فَإِذَا بَلَغَكَ أَنِّي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنَا"۔ [1]

ترجمہ: ''جب نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مستخف ہو کر (مکہ سے) نکلے (مستخف اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کو اس کی قوم نے حقیر جانا ہو) تو ان کا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا، وہ بکریاں چرا رہا تھا۔ انہوں نے اس سے دودھ مانگا، اس نے کہا: اس وقت میرے پاس دودھ دینے والی صرف ایک یہی بکری ہے اور یہ بھی سردیوں کے شروع میں حاملہ ہو گئی تھی لیکن اس نے بچہ گرا دیا تھا، اور اب یہ دودھ نہیں دیتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ، وہ اس کو حضور ﷺ کے پاس لے آیا۔ نبی ﷺ نے اس کی ٹانگ کو اپنی ٹانگ اور ران کے درمیان دبا لیا اور اس کے تھنوں پر ہاتھ لگایا اور دعا مانگی، (آپ کی دعا کی برکت سے) اس بکری کا دودھ اتر آیا۔ (راوی) کہتے ہیں: حضرت ابوبکرؓ ڈھال لے آئے، (آپؐ نے اس میں) اس کو دوہا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور اس کو دوہا، پھر چرواہے کو بلایا اور پھر

[1]۔۔۔(المستدرک علی الصحیحین: ج۳، ص۹، رقم الحدیث ۴۲۷۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

Marfat.com

دوہا۔ سب نے سیر ہو کر دودھ پیا۔ چرواہا بولا: تجھے خدا کی قسم ہے تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ خدا کی قسم! میں نے آپ جیسا انسان کبھی نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم میری رازداری رکھو تو میں تمہیں بتاؤں گا (کہ میں کون ہوں) اس نے رازداری کی حامی بھر لی۔ آپؐ نے فرمایا: بے شک میں محمد رسول اللہ ہوں۔ اس نے کہا: اچھا تم ہی ہو وہ شخص جس کے بارے میں قریش کا گمان ہے کہ وہ صابی (ستارہ) پرست ہے۔ آپؐ نے فرمایا: بے شک وہ لوگ ایسے ہی کہتے ہیں۔ اس نے کہا: تو میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ نبی ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ جو کچھ لائے ہیں سب حق ہے، اور جو کمال آپ نے کر کے دکھایا ہے یہ نبی کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اور بے شک میں آپ کے ہمراہ چلوں گا۔ آپؐ نے فرمایا: آج تو تمہارا ہمارے ساتھ جانا مناسب نہیں ہے البتہ جب تمہیں میرے غلبہ کی خبر مل جائے تب ہمارے پاس چلے آنا"۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بکریوں کے مقابلے میں کلمات کو ترجیح دینا

حافظ مقدسیؒ نے کتاب صفوۃ التصوف میں کہا کہ:

حضرت جابر بن عبداللہؓ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر گیارہ بکریاں ہیں کیا تجھے یہ پیاری ہیں یا جو کلمات مجھے جبریل علیہ السلام نے بتائے ہیں اور وہ دنیا آخرت کی خیر کو جمع کرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں محتاج آدمی ہوں یہ کلمات مجھے پیارے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہو:

قل اللّٰهم إنک البر خلاق عليم، اللهم إنک عفور حليم، اللّٰهم إنک تواب رحيم، اللّٰهم إنک رب العرش العظيم، اللّٰهم إنک الجواد الكريم، اغفر لی وارحمنی واجبرنی ووفقنی وارزقنی واهدنی ونجنی وعافنی واسترنی ولا تضلنی وأدخلنی الجنة

Marfat.com

برحمتک یا أرحم الراحمین.

آپ نے کلمات کو کئی مرتبہ دہرایا یہاں تک کہ انہوں نے اس کو یاد کرلیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا تو خود بھی ان کو سیکھ لے اور اپنے پچھلوں کو بھی سکھادے۔ پھر فرمایا ان کو ساتھ لے جاوہ کہتے ہیں میں ان کو اپنے ساتھ لے گیا۔ ۱

حضرت ابو ہریرہؓ کا بھنی ہوئی بکری کھانے سے انکار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ". ۲

ترجمہ: "وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی ہوئی تھی۔ ان لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا انہوں نے کھانے سے انکار کردیا اور فرمایا حضور ﷺ دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ نے کبھی پیٹ بھر کر جو کی روٹی نہیں کھائی تھی"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱....."أن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: یا جابر هؤلاء الأعنز إحدی عشرة عنزا فی الدار أحب إلیک أم کلمات علمنیهن جبریل آنفا یجمعن لک خیر الدنیا والآخرة ؟ فقال: یا رسول الله، والله إنی لمحتاج، وهذه الکلمات أحب إلی فقال صلی الله علیه وسلم: قل اللهم إنک البر خلاق علیم، اللهم إنک عفور حلیم، اللهم إنک تواب رحیم، اللهم إنک رب العرش العظیم، اللهم إنک الجواد الکریم، اغفر لی وارحمنی واجبرنی ووفقنی وارزقنی واهدنی ونجنی وعافنی واسترنی ولا تضلنی وأدخلنی الجنة برحمتک یا أرحم الراحمین .قال: فطفق یرددهن حتی حفظتهن .ثم قال صلی الله علیه وسلم: تعلمهن وعلمهن عقبک من بعدک .ثم قال صلی الله علیه وسلم: یا جابر استبقهن معک .قال: فاستبقتهن معی".
(حیات الحیوان: العنز، ج۲، ص۲۱۸، دار الکتب العلمیة، بیروت)

۲.....(صحیح البخاری، بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ، ج۷، ص۷۵، رقم الحدیث، ۵۴۱۴، دار طوق النجاة)

Marfat.com

(فصل نمبر ۳)

پہلی امتوں کے واقعات میں بکری کا تذکرہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بکریوں کا ریوڑ چرانا

ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بکریوں کا ریوڑ چرا رہے تھے کہ ایک آدمی قریب سے گزرا۔ گزرتے ہوئے اس نے اللہ تعالیٰ کی شان میں یہ الفاظ ذرا بلند آواز سے کہے:

"سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ"

ترجمہ "پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمان کی بادشاہی والا پاک ہے وہ عزت، بزرگی، ہیبت اور قدرت والا اور بڑائی والا اور دبدبے والا"۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے محبوب حقیقی کی تعریف اتنے پیارے الفاظ میں سنی تو دل مچل اٹھا۔ فرمایا کہ اے بھائی! یہ الفاظ ایک مرتبہ اور کہہ دینا۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کے بدلے کیا دیں گے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: آدھا ریوڑ۔

اس نے یہ الفاظ دوبارہ کہہ دیئے۔

آپ علیہ السلام کو اتنا مزہ آیا کہ بے قرار ہو کر فرمایا: اے بھائی یہ الفاظ ایک مرتبہ پھر کہہ دیجئے۔

اس نے کہا: اب مجھے اس کے بدلے کیا دیں گے۔

فرمایا: بقیہ آدھا ریوڑ۔

اس نے یہ الفاظ سہ بارہ کہہ دیئے۔ آپ علیہ السلام کو اتنا سرور ملا کہ بے ساختہ کہا: اے بھائی! یہ الفاظ ایک مرتبہ اور کہہ دیجئے۔

Marfat.com

اس نے کہا: اب تو آپ کے پاس دینے کے لیے کچھ بچا نہیں۔ اب آپ کیا دیں گے؟ فرمایا: اے بھائی! میں تیری بکریاں چرایا کروں گا۔ تم ایک مرتبہ میرے محبوب کی تعریف اور کرو۔

اس نے کہا: اے ابراہیم آپ کو مبارک ہو۔ میں تو فرشتہ ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ جاؤ اور میرا نام لو اور دیکھو کہ وہ میرے نام کے کیا دام لگاتا ہے۔ سبحان اللہ۔ [1]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملنے کی وجہ

شیخ ابو القاسم ''تجبر'' میں حکایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ موسیٰ جانتے ہو ہم نے تمہیں نبوت کا منصب کیوں عطا کیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ''پرودگار! تو ہی جانتا ہے''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس دن کو یاد کرو جب تم فلاں جگہ میں بکریاں چرا رہے تھے اور ایک بکری بھاگ کھڑی ہوئی تھی، تم اس کے پیچھے دوڑے، پھر جب تم نے اس بکری کو جالیا تو تم نے نہ اس بکری کو مارا اور اس کو مخاطب کر کے کہا کہ تو نے اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کیا اور مجھے بھی تعب میں ڈالا۔ جب ہم نے اس حیوان کے لیے تمہاری شفقت دیکھی تو تمہیں نبوت سے سرفراز کیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بکری کو اپنے کاندھے پر اٹھا کر واپس اس کی جگہ پہنچایا۔ رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ اور جو شخص اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا۔ [2]

---

[1]..... (عشق الٰہی: ۳۱)

[2]..... ''وَرَوَى الشَّيْخُ أَبُو الْقَاسِمِ فِي التَّجَبُّرِ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَتَدْرِي لِمَ رَزَقْتُكَ النُّبُوَّةَ؟، فَقَالَ: يَا رَبِّ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ، فَقَالَ: تَذْكُرُ الْيَوْمَ الَّذِي كُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ بِالْمَوْضِعِ الْفُلَانِيِّ، فَهَرَبَتْ شَاةٌ فَعَدَوْتَ خَلْفَهَا، فَلَمَّا لَحِقْتَهَا لَمْ تَضُرَّهَا، وَقُلْتَ: أَتْعَبْتِنِي وَأَتْعَبْتِ نَفْسَكِ، فَحِينَ رَأَيْتُ مِنْكَ تِلْكَ الشَّفَقَةَ عَلَى ذَلِكَ الْحَيَوَانِ رَزَقْتُكَ النُّبُوَّةَ اهـ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ حَمَلَهَا عَلَى كَتِفِهِ وَرَدَّهَا إِلَى مَوْضِعِهَا، فَالرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ''.

(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الاطعمۃ، ج۷، ص۲۷۰۳، تحت رقم الحدیث، ۴۱۸۶، دار الفکر)

Marfat.com

اس کا دل تو بکریوں میں لگا ہوا ہے

رسالہ قشیریہ کے باب الدعا میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو انتہاء کی گریہ زاری سے دعا کر رہا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے اللہ! اس کی حاجت میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اس کی حاجت ضرور پوری کر دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی اے موسیٰ! میں اس پر تجھ سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں، لیکن یہ دعا تو مجھ سے کر رہا ہے اور اس کا دل بکریوں میں لگا ہوا ہے میں ایسے آدمی کی دعا قبول نہیں کرتا جو دعا تو مجھ سے کر رہا ہو مگر اس کا دل کہیں اور ہو تو موسیٰ علیہ السلام نے اس آدمی کو یہ بات بتائی تو اس نے اپنے دل کو سب چیزوں سے کاٹ کر صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا دیا تو اس کی ضرورت پوری ہوگئی۔ ۱؎

میں نے موت کو ایسے پایا جیسے زندہ بکری قصاب کے ہاتھ میں ہو

انتقال کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے موسیٰ! تم نے موت کو کیسے پایا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں نے تو خود کو ایسا پایا جیسے زندہ چڑیا آگ میں رکھی ہوئی دیگچی میں ڈال دی جائے کہ نہ مرتی ہے اور نہ اڑ پاتی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک قول یہ نقل کیا گیا ہے کہ میں نے اپنے نفس کو ایسا پایا جیسے زندہ بکری قصاب کے ہاتھوں میں ہو اور وہ اس کی کھال کھینچ رہا ہو۔ ۲؎

۱؎.... "وفی رسالة القشیری، فی باب الدعاء، أن موسیٰ علیه الصلاة والسلام مر برجل یدعو ویتضرع فقال موسیٰ: إلهی لو کانت حاجته بیدی لقضیتها! فأوحی اللّٰه تعالی إلیه: یا موسیٰ أنا ارحم به منک، ولکنه یدعونی وله غنم، وقلبه عند غنمه، وأنا لا أستجیب لعبد یدعونی وقلبه عند غیری. فذکر موسیٰ للرجل ذلک، فانقطع إلی اللّٰه تعالیٰ بقلبه فقضیت حاجته".

(حیاة الحیوان: الغنم، ج، ۲، ص، ۲۵۹، دار الکتب العلمیة، بیروت)

۲؎.... "وروی عن موسیٰ علیه السلام أنه لما صارت روحه إلی اللّٰه تعالی قال له ربه یا موسیٰ کیف

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

مدین کے کنویں پر حضرت شعیب کی بکریاں

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ"۔[۱]

ترجمہ:''اور جب آپ مدین کے پانی پر آئے، وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں (بھیڑ، بکریوں) کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے اس طرف دو عورتیں دیکھیں کہ اپنے جانوروں (بکریوں) کو روک رہی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم دونوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولیں ہم پانی نہیں پلاتیں جب تک سب چرواہے پلا کر پھر نہ جائیں اور ہمارے باپ بوڑھے ہیں۔ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان دونوں (کی بکریوں) کو پانی پلا دیا۔ پھر سایہ کی طرف پھرا اور عرض کی: اے میرے رب! میں اس کھانے کا جو تو میرے لئے اتارے محتاج ہوں''۔

جب آپ علیہ السلام مدین کے ایک کنویں پر پہنچے تو دیکھا کہ لوگ کثیر تعداد میں کنویں پر جمع ہیں جو اپنے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں۔ کوئی اونٹوں کو پانی پلا رہا ہے، کوئی گائے بھینس اور کوئی بھیڑ، بکریوں کو۔

دو عورتیں ایک طرف اپنے جانوروں کو روک کر کھڑی ہیں۔ وہ یہ نہیں چاہتیں کہ مزاحمت کر

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وجدت الموت قال وجدت نفسی کالعصفور حین یقلی علی المقلی لا یموت فیستریح ولا ینجو فیطیر وروی عنہ أنہ قال وجدت نفسی کشاۃ حیۃ تسلخ بید القصاب"۔

(احیاء علوم الدین: کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ/المقام الأول من المرابطۃ: المشارطۃ، ج۴، ص۴۶۳، دار المعرفۃ، بیروت)

[۱]....(سورۃ القصص: رقم الآیۃ: ۲۳، ۲۴، پارہ، ۲۰)

Marfat.com

کے آگے بڑھیں۔ان کے نزدیک لوگوں سے پانی حاصل کرنے میں مزاحمت کرنا جہاں بری بات ہے وہاں عورتوں کا مردوں سے آزادانہ میل جول اور دھکا بازی حرام تھی۔وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بھی دور کھڑی تھیں کہ کنویں سے پانی نکالنا زور آور مردوں کا کام تھا۔

اس پر استعمال ہونے والے ڈول کو دس آدمی مل کر نکالتے تھے اور کنویں کے منہ پر ایک پتھر رکھ دیا جاتا تھا۔اسے ڈھکنے کے لیے اور ہٹانے کے لیے بھی دس آدمی مل کر ہٹاتے، نیز وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھیں کہ ان کے جانور دوسرے لوگوں کے جانوروں سے مل جل جائیں کہ انہیں علیحدہ کرنے میں دشواری ہو۔ان وجوہ کے پیش نظر وہ اپنے جانوروں کو علیحدہ ایک طرف روک کر کھڑی تھیں اور لوگوں کے فارغ ہو کر چلے جانے کا انتظار کر رہی تھیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں عورتوں سے پوچھا کہ تم ایک طرف اپنے جانوروں کو روک کر کیوں کھڑی ہو؟

تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں۔ہم خود پانی نکال نہیں سکتیں، اس لیے ایک طرف کھڑی رہتی ہیں کہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر چلے جائیں تو جو پانی حوض میں بچ جائے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیں۔موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو ان پر رحم کرنے کے لیے کہا۔لیکن انہوں نے کہا کہ اگر تم اتنے ہمدرد ہو تو خود ہی پلا دو۔یہ کہتے ہوئے انہوں نے مل بھاری پتھر کنویں کے منہ پر رکھ دیا۔آپ علیہ السلام نے اکیلے ہی اس پتھر کو ہٹا دیا اور دس آدمیوں کے نکالنے والے ڈول کو اکیلے ہی نکال لیا۔

”وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَرَّبَ غَنَمَهُمَا فَشَرِبَتْ حَتّٰى رَوِيَتْ“۔[1]

ترجمہ:”اور برکت کی دعا کی اور ان کی بکریوں کو پانی کے قریب کیا۔وہ ایک ہی ڈول سے پانی پی کر سیراب ہو گئیں“۔

پھر آپ علیہ السلام ایک طرف سائے میں بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ اے اللہ

---

[1]....(التفسیر الکبیر: ج۲۴،ص۵۸۹،دار احیاء التراث العربی،بیروت)

Marfat.com

مجھے کھانا عطا فرمادے۔ کیونکہ آپ سات دنوں سے صرف درختوں کے پتے ہی کھا رہے تھے۔ ۱

سبحان اللہ! نبی کی شان عظمت کا اندازہ کیجئے کہ سات دنوں سے بھوکے لیکن دس آدمیوں سے بڑھ کر زور ابھی موجود ہے۔ سفر کی تھکان بھی اور کنواں سخت تپتی دھوپ میں، لیکن کوئی چیز بھی رکاوٹ نہ بن سکی اور ہمدردی کی ایک عظیم مثال قائم کردی۔

وہ دونوں لڑکیاں حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں تھیں۔ جب عام معمول سے ہٹ کر آج وہ جلدی اپنے گھر لوٹ کر آگئیں تو ان سے ان کے باپ نے پوچھا کہ آج تم اتنی جلدی کیسی آگئی ہو؟

تو انہوں نے بتایا کہ آج کنویں پر ایک نیک اور بہادر شخص تھا جس نے ہماری بکریوں کو پانی پلادیا۔ اس لیے ہم جلدی واپس آگئی ہیں۔ کہ ہمیں تمام لوگوں کے فارغ ہونے اور باقی بچ جانے والے پانی کا انتظار نہ کرنا پڑا۔ ۲

عمالیق کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دس بکریاں دینا

تفسیر قشیری میں ہے کہ:

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل اور ماں ہاجرہ کے ساتھ مل کر مکہ کی طرف ہجرت کی تو ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو عمالیق کہلاتے ہیں، تو انہوں نے اسماعیل علیہ السلام کو دس بکریاں بخششیں۔ اب مکے کی ساری بکریاں اسی نسل سے ہیں۔ ۳

۱....”وَقَالَ الضَّحَّاکُ مَکَثَ سَبعَۃَ أَیَّامٍ لَمْ یَذُقْ فِیھَا طَعَامًا إِلَّا بَقْلَ الْأَرْضِ“.
(التفسیر الکبیر: ج، ۲۴، ص، ۵۸۹، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

۲....(تذکرۃ الانبیاء: ص، ۴۷۹)

۳....” وفی تفسیر القشیری وغیرہ، أن ابراھیم علیہ الصلاۃ والسلام لما ھاجر بولدہ اسماعیل وأمہ ھاجر إلی مکۃ، مر علی قوم من العمالیق، فوھبوا لإسماعیل علیہ الصلاۃ والسلام عشرۃ أعنز، فجمیع أعنز مکۃ من نسلھا.
(حیاۃ الحیوان: العنز ج، ۲، ص، ۲۱۸، ۲۱۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک حاملہ بکری دیکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

ایک دفعہ عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن ذکریا جا رہے تھے کہ اچانک انہوں نے ایک جنگلی بکری حاملہ دیکھی۔ تو عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ سے کہا کہ تم یہ کلمات کہو۔

"حَنَّةُ وَلَدَتْ يَحْيَى وَ مَرْيَمُ وَلَدَتْ عِيسٰى الأَرْضُ تَدْعُوكَ يَا وَلَدُ أُخْرُجْ يَا وَلَدُ".

حماد کہتے ہیں کہ قبیلے میں کوئی حاملہ عورت ہو تو اس کے پاس یہ کلمات کہے جائیں یہاں تک کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے"۔ [1]

حضرت لقمان حکیم کا بکری ذبح کرنا

حضرت لقمان حکیم کے مالک نے ان کو ایک بکری دی اور ان کو حکم دیا کہ اس کو ذبح کر ڈالو اور اس کا عمدہ ترین گوشت لا کر دو۔ انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا دل اور زبان لا کر پیش کر دیا۔ پھر دوسرے دن ان کو ایک اور بکری دی اور کہا اس کا بدترین گوشت لا کر پیش کرو۔ انہوں نے اس کو ذبح کیا اور پھر دل اور زبان لا کر پیش کیے۔ مالک نے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا، یہ دو چیزیں اس میں اگر اچھی ہوں تو بہترین ہیں اور اگر بری ہوں تو بدترین۔ [2]

---

[1]..... "بينما عيسٰى بن مريم ويحيٰى بن زكريا عليهما السلام، سائران إذ رأيا شاة وحشية ماخضا، فقال عيسٰى ليحيى: قل تلك الكلمات: حنة ولدت يحيى، ومريم ولدت عيسٰى، الأرض تدعوك يا ولد، اخرج يا ولد. قال حماد بن زيد: فما يكون في الحي امرأة ماخض، فيقال هذا عندها فلا تبرح حتى تضع بإذن الله تعالٰى".

(حياة الحيوان: الشاة، ج، ۲، ص، ٦٣، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2]..... "ومما تواتر من حكمة لقمان وهو لقمان بن عنقاء بن بيرون وكان نوبيا من أهل ايلة، أن سيده أعطاه شلة وأمره أن يذبحها، ويأتيه بأطيب ما فيها، فذبحها وأتاه بقلبها ولسانها. ثم أعطاه في يوم آخر شلة أخرى وأمره أن يذبحها ويأتيه باخبث ما فيها فذبحها وأتاه بقلبها ولسانها. فسأله عن ذلك. فقال: هما أطيب ما فيها إن طابا، وأخبث ما فيها إن خبثا".

(حياة الحيوان: الشاة، ج، ۲، ص، ٥٦، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

کھیت اور بکریوں کے مالکوں میں جھگڑا

دو آدمی داؤد علیہ السلام کے پاس آئے ان میں سے ایک کھیت والا تھا اور دوسرا بکریوں والا تھا کھیت والے نے کہا اس آدمی نے اپنی بکریوں کو میرے کھیت میں چھوڑ دیا میرے کھیت میں کچھ بھی باقی نہیں رہا (بکریاں سب کھا گئیں) داؤد علیہ السلام نے اس (کھیت والے) سے فرمایا جا یہ سب بکریاں تیری ہیں داؤد علیہ السلام نے اس طرح فیصلہ سنایا بکریوں والا سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو داؤد علیہ السلام کے فیصلہ کے بارے میں بتایا سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی فیصلہ تو آپ کے فیصلے کے سوا درست ہے پوچھا وہ کس طرح ہے؟ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کھیتی کی کل پیداوار سے مالک محروم ہوا ہے جو اسے ہر سال ملتی تھی اس کے لئے بکریوں والے کی بکریاں لے کر اس کے حوالے کی جائیں تاکہ وہ ان بکریوں کے بچوں سے اور ان کی اون سے نفع اٹھائے یہاں تک کہ وہ کھیتی کی قیمت پوری کرے کیونکہ بکریوں کے ہر سال بچے پیدا ہوتے ہیں (یہ سنکر) داؤد علیہ السلام نے فرمایا تو ٹھیک فیصلہ تک پہنچا فیصلہ ایسا ہی ہے جیسے تو نے فیصلہ کیا (اسی کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کو صحیح فیصلہ سمجھا دیا۔[1]

بکریاں چرانے والے کا تھیلی اٹھانا

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کا گزر ایک چشمہ پر ہوا جو ایک پہاڑ کے قریب بہہ رہا تھا۔

---

[1]..... "وَذَلِکَ أن رجلَيْنِ دخلا على دَاوُد: أحدهمَا صَاحب حرث وَالآخر صَاحب غنم فَقَالَ صَاحب الْحَرْث: إِن هَـذَا ارسل غنمه فِي حرثي فَلم تبْق من حرثي شَيْئا فَقَالَ لَهُ دَاوُد: اذْهَبْ فَإِن الْغنم كلهَا لَک فَقضى بذلک دَاوُد وَمر صَاحب الْغنم بِسُلَيْمَان فَاخبرهُ بِالَّذِي قضى بِهِ دَاوُد فَدخل سُلَيْمَان على دَاوُد فَقَالَ: يَا نَبِي الله إِن الْقَضَاء سوى الَّذِي قضيت فَقَالَ: كَيفَ قَالَ سُلَيْمَان: إِن الْحَرْث لَا يخفى على صَاحبه مَا يخرج مِنْهُ فِي كل عَام فَلهُ من صَاحب الْغنم أَن ينْتَفع من أَوْلَادهَا واصوافها وَأَشْعَارهَا حَتَّى يَسْتَوْفِي ثمن الْحَرْث فَإِن الْغنم لَهَا نسل كل عَامفَقَالَ دَاوُد: قد اصبت الْقَضَاء كَمَا قضيت ففهمها الله سُلَيْمَان".

(الدر المنثور: ج،۵، ص،۶۴۶، تحت رقم الآیۃ،۷۸، ۷۹، دار الفکر، بیروت)

Marfat.com

آپ نے اس چشمے پر وضو کیا، پھر پہاڑ پر چڑھے تا کہ نماز پڑھیں۔ اچانک ایک سوار آیا، اور اس نے پانی پیا اور اس کی ایک تھیلی وہاں رہ گئی جس میں کچھ درہم تھے اور وہ چلا گیا۔
اس کے بعد بکریوں کا ایک چرواہا آیا اس نے وہ تھیلی دیکھی اور لے کر چلا گیا پھر اس کے بعد ایک بوڑھا آیا جس پر پریشانی کے آثار تھے اور اس کے سر پر ایندھن کا ایک گھٹا تھا۔ اس نے اس کو وہاں رکھا اور آرام کے لئے چت لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر گزری کہ وہی سوار واپس آیا اور تھیلی تلاش کرنے لگا مگر اس کو نہ ملی وہ اس بوڑھے کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے مانگنے لگا۔ اس نے انکار کیا۔ پھر وہ اس طرح تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ اس سوار نے بوڑھے کو خوب مارا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو یہ ماجرا دیکھ رہے تھے اللہ تعالیٰ سے عرض پرداز ہوئے کہ اے اللہ ان معاملات میں انصاف کیسے ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ اس بوڑھے نے اس سوار کے باپ کو مارا تھا اور اس فارس کے ذمہ اس چرواہے کے باپ کا اتنا قرض تھا جتنا اس تھیلی میں تھا۔ تو ان دونوں کے درمیان قصاص جاری ہو گیا اور میں انصاف کرنے والا اور عادل ہوں۔ [1]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

---

[1]..... "عن موسىٰ بن عمران عليه الصلاة والسلام، أنه اجتاز بعين ماء، في سفح جبل، فتوضأ منها ثم ارتقى الجبل ليصلي، إذا أقبل فارس فشرب من ماء العين، وترك عندها كيسا فيه دراهم، وذهب مارا، فجاء بعده راعي غنم فرأى الكيس فأخذه ومضى. ثم جاء بعده شيخ عليه أثر البؤس، وعلى رأسه حزمة حطب، فوضعها هناك ثم استلقى ليستريح، فما كان إلا قليل حتى عاد الفارس يطلب كيسه فلم يجده، فأقبل على الشيخ يطالبه به فأنكر، فلم يزالا كذلك حتى ضربه ولم يزل يضربه حتى قتله. فقال موسىٰ: يا رب كيف العدل في هذه الأمور؟ فأوحى الله تعالى إليه إن الشيخ كان قد قتل أبا الفارس، وكان على الفارس دين لأبي الراعي مقدار ما في الكيس، فجرى بينهما القصاص وقضي الدين وأنا حكم عدل".
(حياة الحيوان: الغنم، ج۲، ص۲۶۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر ۴)

بکری اور خواب

رسول اللہ ﷺ کا خواب میں سیاہ بکریاں دیکھنا

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
میں نے (خواب میں) سیاہ بکریاں دیکھیں جن میں بہت سی سفید بکریاں داخل ہو گئیں۔ کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ نے فرمایا عجم تمہارے ساتھ تمہارے نسب اور دین میں شریک ہو جائیں گے۔ لوگوں نے کہا عجمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا دین اگر ثریا میں لٹکا ہو تو وہاں سے بھی عجمی لوگ اس کو حاصل کریں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں خواب میں کالی بکریاں دیکھیں ان کے پیچھے سفید بکریاں لگی ہوئی تھیں۔ ابو بکر! تم اس کی تعبیر بتاؤ ابو بکر نے کہا سیاہ بکریوں سے عرب مراد ہیں جو آپ کی پیروی کریں پھر اس کے بعد اہل عجم آپ کی اتباع کریں تو آپ نے فرمایا اسی طرح اس کی تعبیر فرشتے نے سحری کے وقت بیان کی تھی۔

نبی ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک کنویں سے ڈول کھینچ رہے ہیں اور آپ کے ارد گرد کالی اور سفید بکریاں ہیں پھر ابو بکر آئے تو انہوں نے کمزور طریقے سے ڈول کھینچا اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے پھر عمر آئے تو وہ بہت بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا۔ پھر میں نے ان جیسا کوئی جوان نہیں دیکھا جو بہت بڑے ڈول کو کھینچتا ہو۔ تو لوگوں نے اس کی تعبیر خلافت ابو بکر و عمر سے کی اگر کالی اور سفید بکریوں کا ذکر نہ ہوتا تو خواب میں خلافت مراد لینا بعید ہوتا اس خواب میں سیاہ اور سفید بکریوں سے مراد عرب اور عجم ہیں۔[۱]

۱..... "رأیت غنما سودا دخلت فیها ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

خواب میں بکریوں کو دیکھنا

خواب میں بکریوں کو دیکھنا اچھی اور فرمابردار عورت کو دیکھنا ہے،اور یہ غنیمت، بیویوں، املاک،کھیتی اور پھل دار درختوں پر دلالت کرتی ہیں۔اون والی بکریاں معزز مالدار،صاحب جائداد اور خوبصورت عورتوں پر دلالت کرتی ہیں اور بال والی بکریاں نیک صالح،فقیر،خرچ شدہ جائداد والی اور ان عورتوں پر دلالت کرتی ہیں جن کی پوشیدہ باتیں ظاہر ہو چکی ہوں۔برخلاف اون والی بکریوں کے،کہ ان کی پوشیدہ باتیں چھپی ہوتی ہیں۔یہ بات ابن مقری نے کہی ہے۔

مقدسی نے کہا ہے کہ جس نے دیکھا کہ وہ ضان اور معز کو ہانک رہا ہے تو وہ عرب اور عجم کا بادشاہ بنے گا۔اگر اس نے ان کے دودھ یا اون میں سے کچھ لیا تو یہ ان سے مال حاصل کرے گا۔اور جس نے بکریوں کو ایک جگہ میں کھڑے دیکھا تو یہ آدمی ہیں جو اس جگہ کسی کام سے اکھٹے ہوں گے،اور جس نے بکریوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اس سے مراد دشمن ہیں جن پر وہ کامیابی حاصل کرے گا۔اور جس نے بکری کو چلتے ہوئے دیکھا اور وہ اس کے پیچھے چل رہا ہے مگر اس کو پکڑ نہیں پارہا تو اس شخص کو آمدنی بند ہو جانے کا اندیشہ ہوگا۔اور کبھی یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ عورت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا مگر وہ حاصل نہ ہوگی اور بکری کے چوتڑ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

غنم كثير بيض .قالوا :فما أولته يا رسول الله؟قال :العجم يشركونكم فى دينكم وأنسابكم .قالوا :العجم؟ يا رسول الله قال:لو كان الايمان معلقا بالثريا لناله رجال من العجم .وفى رواية قال صلى الله عليه وسلم :رايت فى المنام غنما سودا، يتبعها غنم عفر.يا أبا بكر عبرها قال :هى العرب تتبعك ثم يتبعها العجم .فقال صلى الله عليه وسلم:هكذا عبرها الملك سحرا .

وقد راى النبى صلى الله عليه وسلم أنه ينزع فى قليب وحوله أغنام سود وغنم عفر، ثم جاء أبو بكر فنزع نزعا ضعيفا، والله يغفر له، ثم جاء عمر فاستحالت غربا يعنى الدلو، فلم أر عبقريا يفرى فريه.فاولها الناس بالخلافة لأبى بكر وعمر رضى الله تعالىٰ عنهما، ولولا ذكر الغنم السود والعفر لبعدت الرؤيا عن معنى الخلافة والرعاية، إذ الغنم السود والعفر عبارة عن العرب والعجم".

(حياة الحيوان:الغنم، ج، ۲،ص، ۲۵۹،دار الكتب العلمية،بيروت)

Marfat.com

خواب میں عورت کا مال ہے، جس نے خواب میں دیکھا کہ وہ بکری کے بال کاٹ رہا ہے تو اس کو تین دن گھر سے نکلنے سے بچنا چاہیے۔

جاماسب نے کہا جس نے بکریوں کا ریوڑ دیکھا وہ ہمیشہ خوش رہے گا۔جس نے ایک بکری دیکھی وہ ایک سال خوش رہے گا۔نعجہ سے مراد عورت ہے۔جس نے نعجہ کو ذبح کیا وہ مبارک عورت سے مباشرت کرے گا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرا بھائی ہے اس کی ننانوے بکریاں ہیں اور میری ایک بکری ہے۔اور جس نے اپنی شکل کو بکری کی شکل میں بدلتے ہوئے دیکھا تو یہ شخص غنیمت حاصل کرے گا۔ [1]

خواب میں بکریوں کا دودھ حاصل کرنا

خواب میں بکریوں کا ریوڑ نیک صالح فرمانبردار رعایا ہے، بکریاں مالِ غنیمت، اولاد و ازواج، املاک، کھیت اور پھلدار درخت ہیں، اور بھیڑ مالدار، حسین جمیل، کریم النفس عورتیں اور پوشیدہ سامان ہے، بکریاں آوارہ اور عزت صرف کرنے والی عورتیں ہیں کیونکہ بکریوں کی شرمگاہ کھلی ہوتی ہے اور دنبے کی شرمگاہ چکی کی وجہ سے چھپی ہوتی ہے۔

جو شخص خواب میں دیکھے وہ بکریاں ہانکتا ہے تو سفید رنگ کی بکریاں عجمی لوگ اور سیاہ رنگ کی

---

[1]...."الغنم فی الرؤیا رعیة صالحة طائعة، وتدل علی الغنیمة والأزواج والأولاد والأملاک والزرع والأشجار الحافلة فالثمار، فذوات الصوف نساء کریمات جمیلات ذوات مال وعرض مستور. والشعاری نساء صالحات فقیرات، ذوات عرض مبذول بکشف عوارتهن، خلافا لذوات الصوف فإن عوراتهن مستورة بالألیة .قاله ابن المقری.

وقال المقدسی :من رأی أنه یسوق معزا وضانا، فإنه یلی علی عرب وعجم، فإن اخذ من ألبانها وأصوافها فإنه یجبی منهم أموالا، ومن رأی غنما واقفة فی مکان، فإنهم رجال یجتمعون فی ذلک الموضع، فی أمر من الأمور .ومن رأی غنما استقبلته فإنهم أعداء یظفر بهم، ومن رأی شاة تمشی أمامه، وهو یمشی ولا یدرکها، تعطلت علیه معیشته، وربما تبع امرأة ولا تحصل له .والیة الغنم مال المرأة، ومن رأی کأنه یجز شعر الغنم فلیحذر من الخروج من داره ثلاثة أیام، وقال جاماسب:من رأی قطیع غنم سر دائما .ومن رأی شاة واحدة سر سنة .والنعجة امرأة، فمن ذبح نعجة افتض امرأة مبارکة، لقوله تعالٰی :إِنَّ هـٰذَا أَخِی لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِیَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ. ومن رأی أن صورته تحولت علی صورة غنمه نال غنیمة".

(حیاة الحیوان: الغنم/التعبیر، ج۲، ص۲۶۲، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

عرب کے لوگ ہیں، اگر بکریوں کی اون اور دودھ حاصل کیا ہے تو وہ لوگوں سے مال و دولت حاصل کرے گا، اگر خواب میں بکریاں ملکیت میں آئیں ہوں تو یہ حصولِ غنیمت کی علامت ہے، بعض کہتے ہیں کہ بہت زیادہ بکریاں سیاستدان لوگ ہیں، جو دیکھے کہ اسے بکریاں ملی ہیں تو اسے ولایت وریاست اور ملک وحکومت اور نعمت حاصل ہوگی، جو بکریوں کا ریوڑ دیکھے تو اسے دائمی خوشی حاصل ہوگی، جو خواب میں بکریوں کے سر اور ان کے پائے دیکھے تو اس کی عمر زیادہ ہوگی، جو خواب میں دیکھے کہ اس کی صورت بکری کی سی ہوگئی ہے تو اسے غنیمت حاصل ہوگی۔ ؎

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

؎..... "(غنم) هى فنى المنام رعية صالحة طائعة والغنم تدل على الغنيمة والأزواج والأملاك والأولاد والزرع والأشجار الحاملة بالثمار فالضأن نساء كريمات جميلات ذوات مال وعرض مستور والمعز نساء ذوات عرض مبذول لكشف عوراتهن والضأن عوراتهن مستورة بالإلية.

(ومن رأى) انه يسوق غنماً كثيراً فإنه يلي العرب والعجم فالبيض عجم والسود عرب فإن أخذ من أصوافها وألبانها فإنه يجني منهم أموالاً فإن ملك الأغنام فإنها غنيمة يكسبها وإن رأى أنه اجتازها فإنهم رجال لا عقول لهم فإن رآها واقفة فإنهم رجال يجتمعون فى ذلك الموضع فى أمر فإن رأى أنها استقبلته فإنهم أقوام يستقبلونه فى منازعة أو قتال فيظفر بهم وقيل إن الغنم الكثيرة قوم يساسون.

(ومن رأى)أنه وجد غنماً فإنه ينال ولاية ورياسة وملكاً وحكماً وقضاء ونعمة.

(ومنن رأى)أنه يجز شعر الأغنام فإنه يجب عليه أن يحذر ثلاثة أيام ولا يخرج من داره والغنم البيض دليل خير والسود كذلك لكن البيض أكثر دليلاً على الخير.

(ومن رأى)قطيع غنم دام سروره.

(ومن رأى)رءوس الغنم وأكارعها زاد عمره.

(ومن رأى)صورته تحولت صورة غنمة نال غنيمة".

(تعطير الأنام في تعبير المنام: باب الغين، ص، ٢٦١، دار الفكر، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر۵)

بکری سے متعلق مختلف واقعات

چرواہے کا بھیڑیے سے بکری چھڑانا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا"۔[1]

ترجمہ: "ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیا آ گیا اور ریوڑ سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔ چرواہے نے اس سے بکری چھڑانی چاہی تو بھیڑیا بول پڑا۔ درندوں والے دن اس کی رکھوالی کرنے والا کون ہوگا جس دن میرے سوا اور کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص بیل کو اس پر سوار ہو کر لیے جا رہا تھا، بیل اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ میری پیدائش اس کے لیے نہیں ہوئی ہے۔ میں تو کھیتی باڑی کے کاموں کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ وہ شخص بول پڑا۔ سبحان اللہ!

[1]۔۔۔۔(صحیح البخاري: كتاب اصحاب النبي ﷺ، بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ج۵، ص۵، رقم الحديث ۳۶۶۳، دار طوق النجاة)

Marfat.com

(جانور اور انسانوں کی طرح باتیں کرے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان واقعات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بن خطاب بھی"۔

حضرت مصعبیؒ کا بھیڑیے کے ساتھ بکری کو دیکھنا

کہا جاتا ہے کہ:

کچھ لوگوں نے عبداللہ بن یحییٰ کو تلواروں سے مارا تو ان کی تلواروں نے ان کے جسم کو نہ کاٹا۔ تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں یہ پڑھ رہا تھا:

"وَلا يَؤُدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ. وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً. إِنَّ رَبِّي عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ. فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظاً وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ. إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ. وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ. وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفاً مَحْفُوظاً. وَحِفْظاً مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ. وَحِفْظاً ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ. وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ. اللّٰهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ. وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ، كِرَاماً كَاتِبِينَ، يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ. إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ. إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ، إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ، وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ، ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ، فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ، هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ، فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ، بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ، وَاللّٰهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ، بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ، فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ"۔

اس کے بعد حضرت مصعبیؒ نے بیان کیا کہ میں ایک جماعت کے ساتھ نکلا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا لاغر بکری سے کھیل رہا ہے اور اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا تھا۔ جب ہم قریب گئے تو وہ ہم سے بھاگ گیا، تو ہم بکری کی طرف آگے بڑھے تو اس کی گردن میں یہ آیات لکھی ہوئی

Marfat.com

بندھی تھیں۔ ۱

بکری کا کاغذ کھانا

تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ ہشام بن عبد الملک نے اعمش کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ مجھے حضرت عثمان کے مناقب اور حضرت علیؓ کے عیب لکھ کر بھیجو۔ تو اعمش نے وہ کاغذ لے کر بکری کے منہ میں ڈال دیا تو وہ اس کو کھا گئی۔ تو ایلچی سے کہا اس کا جواب یہی ہے ایلچی اس کے پاس گیا پھر لوٹ کر آیا اور کہنے لگا کہ اس نے قسم کھائی ہے کہ میں اس کے پاس جواب نہ لا سکا تو وہ مجھے قتل کر دے گا۔

اس بات کے متعلق اعمش نے اپنے بھائیوں سے مدد چاہی تو انہوں نے کہا کہ قتل کا فدیہ دے دو۔ جب انہوں نے اصرار کیا تو اس نے یہ خط لکھ ڈالا کہ:

اگر عثمان کے مناقب زمین بھر کر ہوتے تو تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور اگر علیؓ کی زمین بھر برائیاں ہوں تو اس سے تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے تو اپنا دھیان کر۔

والسلام: اعمش ۲

۱..... "روی أن ناسا ضربوه بالسيوف، فلم تقطع سيوفهم فيه، فسئل عن ذلك فقال: كنت اقرا وَلا يَؤُدُهُ حِفْظُهُما وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ. وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً. إِنَّ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ. فَاللَّهُ خَيْرٌ حافِظاً وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. لَهُ مُعَقِّباتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ. إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحافِظُونَ. وَحَفِظْناها مِنْ كُلِّ شَيْطانٍ رَجِيمٍ. وَجَعَلْنَا السَّماءَ سَقْفاً مَحْفُوظاً. وَحِفْظاً مِنْ كُلِّ شَيْطانٍ مارِدٍ. وَحِفْظاً ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ. وَرَبُّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ. اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَما أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ. وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحافِظِينَ، كِراماً كاتِبِينَ، يَعْلَمُونَ ما تَفْعَلُونَ. إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْها حافِظٌ. إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ، إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ، وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ، ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ، فَعَّالٌ لِما يُرِيدُ، هَلْ أَتاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ، فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ، بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ، وَاللَّهُ مِنْ وَرائِهِمْ مُحِيطٌ، بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ، فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ.

ثم قال: كنت خرجت يوما في جماعة، فرأينا ذئبا يلاعب شاة عجفاء ولا يضرها شيئا، فلما دنونا منهما نفر منا الذئب، فتقدمنا إلى الشاة، فوجدنا في عنقها كتابا مربوطا فيه هذه الآيات.

(حياة الحيوان: الشاة، ج۲، ص۱۱۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲..... "وفي تاريخ ابن خلكان، أن هشام بن عبد الملك بعث إلى الأعمش، أن اكتب إلي بمناقب

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

مجھے بکری کی دوکھالیں دے دو

محمد بن عبدالرحمٰن ہاشمی کہتے ہیں کہ میں عیدالاضحیٰ کے دن اپنی ماں کے پاس گیا۔تو میں نے دیکھا کہ ان کے پاس ایک میلے کچیلے کپڑوں والی ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے تو میری ماں نے مجھ سے کہا کیا تم اسے جانتے ہو میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا یہ جعفر بن یحییٰ برمکی کی والدہ عقابہ ہے میں نے ان کو سلام کیا اور ان سے کہا مجھے کچھ اپنے معاملے کے متعلق بتایئے تو اس نے کہا میں تجھے ایک واقعہ سناتی ہوں جس میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت ہے، مجھے اس سے پہلے بھی ایک دفعہ عید کا دن آیا تھا اس وقت میرے سر پر چار سو دوپٹے تھے۔اب میرا بیٹا جعفر نافرمان ہو گیا ہے۔اس لئے میں تمہارے پاس آئی ہوں کہ تم مجھے بکری کی دوکھالیں دے دو، جن میں ایک کو بیرون لباس کے طور پر اور دوسرے کو اندرونی لباس کے طور پر پہن لوں۔محمد کہتا ہے کہ میں نے ان کو پانچ سو درہم دے دیئے پھر وہ وفات تک ہمارے گھر آتی جاتی رہی۔[۱]

ابو جعفر بصریؒ کا بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹانا

ابو جعفر بصریؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ذبح کرنے کے لئے ایک بکری لٹائی تو ایوب

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عثمان ومساوی علی رضی اللہ تعالی عنہما، فأخذ الأعمش القرطاس وأدخله فی فم شاۃ، فلاکته وقال للرسول: قل له ھذا جوابه. فذھب الرسول ثم عاد، وقال: إنه آلی أن یقتلنی إن لم آته بالجواب، وتحیل علیه بإخوته، فقالوا له: افده من القتل، فلما ألحوا علیه، کتب: أما بعد فلو کان لعثمان مناقب أھل الأرض، ما نفعتک، ولو کان لعلی مساوی أھل الأرض، ما ضرتک، فعلیک بخوصیة نفسک والسلام". (حیاۃ الحیوان: الشاۃ، ج۲، ص۵۷، دار الکتب العلمیة، بیروت)

۱.... "قال محمد بن عبد الرحمن الھاشمی: دخلت علی أمی، یوم عید الأضحی، فرأیت عندھا امرأۃ فی أثواب دنسة، فقالت لی أمی: أتعرف ھذہ؟ قلت: لا. قالت: ھذہ عتابة أم جعفر بن یحیی البرمکی فسلمت علیھا، وقلت لھا: حدثینی ببعض أمرکم، فقالت: أذکر لک جملة فیھا عبرۃ لمن اعتبر، لقد ھجم علیّ مثل ھذا الیوم، یوم العید، وعلی رأسی أربعمائة وصیفة وأنا أزعم أن ابنی جعفرا عاق لی، وقد أتیتکم الیوم أسالکم جلدی شاتین، أجعل أحدھما شعارا والآخر دثارا. قال: فدفعت إلیھا خمسمائة درھم، ولم تزل تتردد إلینا حتی فرق الموت بیننا".
(حیاۃ الحیوان: الشاۃ، ج۲، ص۵۹، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

سختیانی میرے پاس سے گزرے تو میں چھری ڈال کران کے ساتھ کھڑا ہو کر باتیں کرنے لگا۔ بکری اٹھ کھڑی ہوئی اور دیوار کی بنیاد میں گڑھا کھودا اور چھری کو لڑھکا کر اس میں ڈال دیا پھر اس پر مٹی ڈال دی۔ ایوب نے مجھے کہا یہ دیکھو کیا ہے؟ تو میں نے اس کے بعد عہد کرلیا کہ کبھی کوئی جانور ذبح نہیں کروں گا۔ ؎۱

بکری کے ایک تھن سے دودھ اور دوسرے سے شہد

ایک صالح درویش کی بیوی نہایت صالحہ تھی۔ ان کے پاس صرف ایک بکری تھی۔ عیدالاضحیٰ پر مرد نے اسی بکری کی قربانی دینا چاہی تو عورت نے کہا ہم پر قربانی واجب نہیں۔ پھر چند روز بعد ان کے ہاں ایک مہمان آ گیا۔ عورت نے مہمان کے لیے وہی بکری ذبح کرنے کے لیے اپنے خاوند سے کہا۔ اس نے بچوں کی ناراضگی کے خوف سے بکری کو باہر لے جا کر ذبح کر دیا۔ اسی اثناء میں عورت کیا دیکھتی ہے کہ ان کے گھر کی دیوار پر ایک بکری چلی آ رہی ہے۔ عورت نے سمجھا شاید ہماری بکری ہی ہے۔ لیکن وہ تو ان کے سامنے ذبح ہو چکی تھی۔ آخر عورت بولی یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بکری کے عوض اچھی عنایت فرمائی۔ چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے ایک تھن سے دودھ اور دوسرے تھن سے شہد دوہا کرتی تھی۔ ؎۲

؎۱ ...."روی ابن عدی، عن حسن بن واقد القصاب، أن أبا جعفر البصری، وکان من أهل الخیر والصلاح، قال: اضجعت شاة لأذبحها فمر أیوب السختیانی فألقیت الشفرة، وقمت معه أتحدث، فوثبت الشاة فحفرت فی أصل الحائط، ودحرجت الشفرة فألقتها فی الحفرة، وألقت علیها التراب. فقال لی أیوب: أما تری أما تری؟ فجعلت علی نفسی أن لا أذبح شیئا بعد ذلک الیوم".
(حیاة الحیوان: الشاة، ج،۲، ص،۱۰۲، دار الکتب العلمیة، بیروت)

؎۲ ...."کان لبعض الصالحین امرأة صالحة وکانوا فقراء لیس لهم إلا شاة فلما کان یوم العید أراد الرجل أن یذبح الشاة فقالت المرأة قد رخص لنا فی ترک الأضحیة فلما کان فی بعض الأیام جاء هم ضیف فقالت المرأة اذبح الشاة لضیفنا فذبحها خارج الدار لئلا یغیظ أولاده فرأت المرأة شاة علی جدار الدار فنزلت إلیها فظنت أنها هربت منه فنظرت إلی زوجها والشاة بین یدیه مذبوحة فقالت أن الله قد عوض لنا ورد لنا شاة أحسن من شاتنا فکانت تحلب من إحدی ثدییها لبنا ومن الأخری عسلا ذکره".
(نزهة المجالس ومنتخب النفائس: باب الکرم والفتوة ورد السلام، ج،۱، ص،۲۰۸، المطبعة الکاستلیة، مصر)

Marfat.com

ہر بکری اپنی ٹانگ کے ساتھ معلق ہوتی ہے

عرب کہتے ہیں ''کل شاة برجلها معلقة '' ہر بکری اپنی ٹانگ کے ساتھ معلق ہوتی ہے۔ یہ بات سب سے پہلے وکیع بن سلمہ بن زہیر بن ایاد نے کہی تھی۔ یہ جرہم کے بعد بیت اللہ کے امور کا والی بنا تھا۔ اس نے مکہ کی نچلی طرف ایک محل بنایا اور اس میں ایک لونڈی رکھی جس کو حزورہ کہا جاتا تھا اسی وجہ سے مکہ کے اس حصہ کو حزورہ کہتے ہیں۔ اور اس محل میں ایک سیڑھی بنائی۔ وہ یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہ اس پر چڑھ کر اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے۔ وہ اکثر خیر کی باتیں کیا کرتا تھا۔ عرب کے علماء کہتے ہیں کہ یہ صدیقین میں سے ہے۔ جب اس کی وفات کا وقت آیا تو اولاد کو جمع کیا اور ان سے کہا میری وصیت سنو جو ہدایت یافتہ ہو اس کی پیروی کرو اور جو گمراہ ہو اس سے علیحدہ ہو جاؤ۔ ہر بکری اپنی ٹانگ کے ساتھ معلق ہے تو وہاں سے یہ مثال چل نکلی، یعنی ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا اور کوئی بھی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ [1]

ایک بھیڑیے کا بکری کو مارنا

دینوری نے المجالسۃ میں حماد بن زید نے موسیٰ بن اعین الراعی سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں بکریاں شیر اور وحشی جانور ایک ہی جگہ کھاتے پیتے تھے۔ ایک دن ایک بکری کو ایک بھیڑیے نے مارا تو میں نے کہا'': إنا لله وإنا إليه راجعون ''میرے خیال میں وہ نیک بندہ فوت ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے اس دن کا اندازہ یاد

---

[1] .... ''کل شاة برجلها معلقة. أول من قال ذلک: وکیع بن سلمة بن زهير بن إياد، وكان قد ولى أمر البيت، بعد جرهم، فبنى صرحا بأسفل مكة، وجعل فيه أمة يقال لها حزورة وبه سميت الحزورة التى بمكة. وجعل فى الصرح سلّما، وكان يزعم أنه يرقاه فيناجى فيه ربه تعالى. وكان ينطق بكثير من الخير، وكان علماء العرب يقولون: إنه من الصديقين، فلما حضرته الوفاة جمع أولاده وقال لهم اسمعوا وصيتى: من رشد فاتبعوه، ومن غوى فارفضوه، وكل شاة برجلها معلقة.. فأرسل مثلا أى كل أحد يجزى بعمله وَلا تَزِرُ وازِرَةٌ وِزْرَ أُخرى''.
(حياة الحيوان: الشاة، ج، ۲، ص، ٦٥، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

رکھا تو ہمیں معلوم ہوا کہ اس وقت ہی ان کی وفات ہوئی تھی۔ ۱

بھیڑیوں اور بکریوں کے درمیان صلح

عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ:

میں اللہ تعالیٰ سے تین راتیں سوال کرتا رہا کہ وہ مجھے جنت میں بننے والا رفیق دکھادے تو مجھ سے کہا گیا اے عبدالواحد! جنت میں تیری رفیق میمونة السوداء ہے تو میں نے کہا وہ کہاں ہے تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ کوفہ میں فلاں قبیلے میں ہے میں کوفہ گیا اور اس کے متعلق پوچھا تو اچانک دیکھا کہ وہ بکریاں چرا رہی تھی میں اس کے پاس آیا تو دیکھا کہ بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ کھا رہی ہیں اور وہ کھڑی نماز پڑھ رہی ہے جب وہ نماز سے فارغ ہوئی تو کہنے لگی ابن زید! یہ وعدہ کی جگہ نہیں ہے وعدے کی جگہ جنت ہے۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے کس نے بتایا کہ میں ابن زید ہوں تو اس نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ارواح اکٹھے کیے ہوئے لشکر ہیں جو ان میں عالم ارواح میں متعارف ہوا وہ یہاں بھی مالوف ہوتا ہے اور جو وہاں پر ایک دوسرے کو نہ جانتے ہوں وہ یہاں بھی علیحدہ ہی رہتے ہیں۔ میں نے اس کو کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کرو وہ کہنے لگی کتنے تعجب کی بات ہے کبھی واعظ کو بھی کسی نے نصیحت کی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ تیری بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ کھا پی رہی ہیں۔ اس نے کہا میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو معاہدہ ہے میں نے اس کو درست کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے میرے اور میری بکریوں اور بھیڑیوں کے درمیان صلح کر دی ہے۔ ۲

۱..... "وفي المجالسة للدينوري، من حديث حماد بن زيد، عن موسى بن أعين الراعي، قال: كانت الغنم والأسد والوحش ترعى في خلافة عمر بن عبد العزيز رضي الله تعالى عنه، في موضع واحد، فعرض ذات يوم لشاة منها ذئب، فقلت: إنا لله وإنا إليه راجعون، ما أرى الرجل الصالح إلا قد هلك. قال: فحسبناه فوجدناه قد مات في تلك الساعة".

(حياة الحيوان: الغنم، ج۲، ص۲۵۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲..... "وعن عبد الواحد بن زيد، قال: سألت الله ثلاث ليال أن يريني رفيقي في الجنة، فقيل لي: يا عبد الواحد رفيقك في الجنة ميمونة السوداء. فقلت: وأين هي؟ فقيل لي: هي في بني فلان في

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

بکریاں کھینچے ہوئے خط سے باہر نہ جاتیں

حافظ ابونعیم کہتے ہیں کہ:

شیبان الراعی کو جب غسل جنابت کی حاجت ہوتی اور آپ کے پاس اس وقت پانی نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کرتے۔ چنانچہ بادل کا ٹکڑا آپ پر آکر برستا اور آپ غسل کر لیتے۔ جب فارغ ہو جاتے تو بادل کا ٹکڑا غائب ہو جاتا۔

جب جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے جاتے تو بکریوں کے اردگرد ایک خط کھینچتے اور جب نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے تو بکریوں کو اس خط کے اندر پاتے، یعنی بکریاں اس کھینچے ہوئے خط سے باہر نہ جاتی تھیں۔ ل

قیامت کے دن بغیر سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لینا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:

"إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مُدَّتِ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ وَحَشَرَ اللَّهُ الْخَلَائِقَ الْإِنْسَ وَالْجِنَّ وَالدَّوَابَّ وَالْوُحُوشَ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ جَعَلَ اللَّهُ الْقِصَاصَ بَيْنَ الدَّوَابِّ حَتَّى تَقُصَّ الشَّاةُ الْجَمَّاءُ مِنَ الْقَرْنَاءِ بِنَطْحَتِهَا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الكوفة. فذهبت إلى الكوفة أسال عنها، فإذا هي ترعى غنما، فأتيت إليها، فإذا غنمها ترعى مع الذئاب، وهي قائمة تصلي، فلما فرغت من صلاتها قالت :يا ابن زيد ليس هذا الموعد، إنما الموعد الجنة. فقلت لها: وما أدراك أني ابن زيد؟ فقالت: أما علمت أن الأرواح جنود مجندة ما تعارف منها ائتلف، وما تناكر منها اختلف. فقلت لها: عظيني. فقالت: واعجبا لواعظ يوعظ؟ فقلت لها: ما لي أرى أغنامك ترعى مع الذئاب؟ قالت: إني أصلحت ما بيني وبين الله، فأصلح ما بيني وبين غنمي والذئاب".

(حياة الحيوان: الغنم، ج، ۲، ص، ۲۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

ل....."كَانَ شَيْبَانُ الرَّاعِي إِذَا أَجْنَبَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ دَعَا رَبَّهُ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَأَظَلَّتْ فَاغْتَسَلَ وَكَانَ يَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَيَخُطُّ عَلَى غَنَمِهِ فَيَجِيءُ فَيَجِدُهَا عَلَى حَالَتِهَا لَمْ تَتَحَرَّكْ".

(حلية الاولياء: شَيْبَانُ الرَّاعِي وَمِنْهُمُ الْمُنِيبُ الْوَاعِي شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ الرَّاعِي. كَانَ فِي الْعِبَادَةِ فَائِقًا وَبِالتَّوَكُّلِ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاثِقًا، ج، ۸، ص، ۳۱۷، دار الكتاب العربي، بيروت)

Marfat.com

فَإِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقِصَاصِ بَيْنَ الدَّوَابِّ قَالَ لَهَا : كُونِي تُرَابًا، فَتَكُونُ تُرَابًا فَيَرَاهَا الْكَافِرُ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا". ؎۱

ترجمہ "جب قیامت کا دن آئے گا، زمین کو دستر خوان کی مانند بچھا دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو، تمام جنات کو، تمام چوپایوں کو اور درندوں کو جمع فرمائے گا، جب وہ دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ جانوروں میں بھی قصاص جاری فرمائے گا حتی کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے اس کے سینگ مارنے کا بدلہ دلوایا جائے گا، جب اللہ تعالیٰ جانوروں کے قصاص سے فارغ ہو جائے گا تو ان کو فرمائے گا: تو مٹی ہو جا، تو وہ سب مٹی ہو جائیں گے، اس سارے معاملہ کو کافر دیکھ رہے ہوں گے، وہ دیکھ کر کہیں گے: کاش کہ میں بھی مٹی ہو جاتا"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

؎۱ ....(المستدرک علی الصحیحین: کِتَابُ الْأَهْوَالِ .....ج۴، ص۶۱۹، رقم الحدیث ۸۷۱۶، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

(فصل نمبر)

بکری سے متعلق مختلف مسائل

ڈاڑھی کو بکری کی دم کہنے والے کا حکم

ایک شخص نے واڑھی والے شخص سے کہا کہ تم نے بکری کی دم کی طرح واڑھی رکھی ہوئی ہے اور ساتھ زور زور سے ہنسا بھی، تو کیا اس صورت میں وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یا نہیں؟ مزید برآں ایسے شخص کے نکاح کا کیا معاملہ ہوگا؟ اس میں تفصیل یوں ہے کہ ایک مسلمان کے لئے واڑھی کا رکھنا واجب ہے، اس کا مذاق شعائر اللہ کا مذاق ہے، جو کہ شرعی طور پر حرام ہے، اور ایسا کرنے والے شخص کا ایمان سے خارج ہونے کا اندیشہ ہے، لیکن پھر بھی اس کا نکاح ختم ہو جائے گا، اور اعمال ضائع ہو جائیں گے، ایسے شخص کے لئے تجدیدِ نکاح لازمی ہے۔ [1]

بکری کے سات اعضاء کھانا مکروہ ہے

حلال جانور کا شرعی طریقہ پر ذبح کرنے سے اس کے تمام گوشت کا کھانا حلال ہو جاتا ہے، البتہ احادیث وروایات میں چند چیزوں کے کھانے کی ممانعت وارد ہوئی ہے، کیونکہ ان

---

[1].... "وَوَجْهُهُ أَنَّ السُّنَّةَ أَحَدُ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْمُتَّفَقِ عَلَى مَشْرُوعِيَّتِهَا عِنْدَ عُلَمَاءِ الدِّينِ، فَإِذَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا ثَابِتًا وَمُعْتَبَرًا ثَابِتًا فِي الدِّينِ يَكُونُ قَدْ اسْتَخَفَّ بِهَا وَاسْتَهَانَهَا وَذٰلِكَ كُفْرٌ".
(ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب الصلاة/واجبات الصلاة، ج، ۱، ص، ۴۷۴، دار الكتب العلمية)

آگے مزید لکھتے ہیں کہ:

"إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ مُبَاحَةٍ فَجَرَى عَلَى لِسَانِهِ كَلِمَةُ الْكُفْرِ خَطَأً بِلَا قَصْدٍ لَا يُصَدِّقُهُ الْقَاضِي وَإِنْ كَانَ لَا يَكْفُرُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ تَعَالَى............... أَنَّ مَا يَكُونُ كُفْرًا اتِّفَاقًا يُبْطِلُ الْعَمَلَ وَالنِّكَاحَ، وَمَا فِيهِ خِلَافٌ يُؤْمَرُ بِالِاسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ وَتَجْدِيدِ النِّكَاحِ".
(ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب الجهاد/باب المرتد، ج، ٦، ص، ٣٦٧، دار الكتب العلمية)

Marfat.com

چیزوں کا شمار خبائث میں ہوتا ہے۔

وہ چیزیں درج ذیل ہیں:

(۱)..... خون (بہتا ہوا خون مراد ہے، اس کی حرمت کا ثبوت قرآن سے ملتا ہے)

(۲)..... نر جانور کا عضو تناسل (یعنی پیشاب گاہ)

(۳)..... نر جانور کے کپورے (خصیتین)

(۴)..... مادہ جانور کا فرج (یعنی پیشاب گاہ)

(۵)..... مثانہ (پیشاب کی وہ تھیلی جس میں پیشاب جمع رہتا ہے)

(۶)..... غدود

(۷)..... پتہ

چنانچہ حضرت مجاہد سے مرسلاً روایت ہے کہ:

"یَکْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا :الدَّمَ، وَالْحَیَا، وَالْأُنْثَیَیْنِ، وَالْغُدَّةَ، وَالذَّکَرَ، وَالْمَثَانَةَ، وَالْمَرَارَةَ". [۱]

ترجمہ: "بکری کی سات چیزوں کو رسول اللہ ﷺ مکروہ قرار دیا کرتے تھے پتہ، اور مثانہ، اور مادہ کی پیشاب گاہ، اور نر کی پیشاب گاہ، اور کپورے (خصیتین) اور غدود اور خون"۔

نوٹ: مذکورہ روایت کو واصل بن ابی جمیل کی وجہ سے بعض نے ضعیف کہا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ راوی مقبول ہیں۔ [۲]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ:

۱..... (مصنف عبد الرزاق: کتاب المناسک/باب ما یکرہ من الشاة، ج ۴، ص ۵۳۵، رقم الحدیث ۸۷۷۱، المکتب الإسلامی، بیروت)

۲..... "واصل ابن أبی جمیل الشامی أبو بکر السلامانی مشهور بکنیته مقبول من السادسة". (تقریب التهذیب: ص ۵۷۹)

Marfat.com

"كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا: الْمَرَارَةَ، وَالْمَثَانَةَ، والمحياة، وَالذَّكَرَ، وَالْأُنْثَيَيْنِ، وَالْغُدَّةَ، وَالدَّمَ"۔ [۱]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ ذبح شدہ بکری سے سات چیزوں کو مکروہ قرار دیتے تھے: پتہ اور مثانہ، اور مادہ کی پیشاب گاہ، اور نر کی پیشاب گاہ، اور کپورے (خصیتین) اور غدود اور خون"۔

مذکورہ روایات میں مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے، جو درجے میں حرام کے قریب ہوتا ہے، دلیل اس کی یہ ہے کہ احادیث میں بیان کردہ سات چیزوں میں سے ایک خون ہے، جو کہ حرام ہے، یہ بات طے ہے کہ جن چیزوں کا حکم حرام چیز کے ساتھ بیان کیا جائے ان سے مکروہ تحریمی ہی مراد لیا جائے گا۔

لہٰذا بعض لوگوں کا ان اعضاء کو مکروہ تنزیہی سمجھنا نامناسب اور غلط فہمی پر مبنی ہے۔ [۲]

---

[۱]....(المعجم الاوسط للطبراني: ج، ۹، ص، ۱۸۱، رقم الحديث، ۹۴۸۰، دار الحرمين، القاهرة)

[۲]...."وَأَمَّا بَيَانُ مَا يَحْرُمُ أَكْلُهُ مِنْ أَجْزَاءِ الْحَيَوَانِ الْمَأْكُولِ فَالَّذِي يَحْرُمُ أَكْلُهُ مِنْهُ سَبْعَةٌ: الدَّمُ الْمَسْفُوحُ، وَالذَّكَرُ، وَالْأُنْثَيَانِ، وَالْقُبُلُ، وَالْغُدَّةُ، وَالْمَثَانَةُ، وَالْمَرَارَةُ لِقَوْلِهِ عَزَّ شَأْنُهُ (وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ) وَهَذِهِ الْأَشْيَاءُ السَّبْعَةُ مِمَّا تَسْتَخْبِثُهُ الطِّبَاعُ السَّلِيمَةُ فَكَانَتْ مُحَرَّمَةً. وَرُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّاةِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَيَيْنِ وَالْقُبُلَ وَالْغُدَّةَ وَالْمَرَارَةَ وَالْمَثَانَةَ وَالدَّمَ فَالْمُرَادُ مِنْهُ كَرَاهَةُ التَّحْرِيمِ بِدَلِيلِ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْأَشْيَاءِ السِّتَّةِ وَبَيْنَ الدَّمِ فِي الْكَرَاهَةِ، وَالدَّمُ الْمَسْفُوحُ مُحَرَّمٌ، وَالْمَرْوِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّهُ قَالَ: الدَّمُ حَرَامٌ وَأَكْرَهُ السِّتَّةَ أَطْلَقَ اسْمَ الْحَرَامِ عَلَى الدَّمِ الْمَسْفُوحِ وَسَمَّى مَا سِوَاهُ مَكْرُوهًا؛ لِأَنَّ الْحَرَامَ الْمُطْلَقَ مَا ثَبَتَتْ حُرْمَتُهُ بِدَلِيلٍ مَقْطُوعٍ بِهِ، وَحُرْمَةُ الدَّمِ الْمَسْفُوحِ قَدْ ثَبَتَتْ بِدَلِيلٍ مَقْطُوعٍ بِهِ وَهُوَ النَّصُّ الْمُفَسَّرُ مِنَ الْكِتَابِ الْعَزِيزِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى عَزَّ شَأْنُهُ (قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا) إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ شَأْنُهُ (أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ) وَانْعِقَادُ الْإِجْمَاعِ أَيْضًا عَلَى حُرْمَتِهِ فَأَمَّا حُرْمَةُ مَا سِوَاهُ مِنَ الْأَشْيَاءِ السِّتَّةِ فَمَا ثَبَتَتْ بِدَلِيلٍ مَقْطُوعٍ بِهِ بَلْ بِالِاجْتِهَادِ أَوْ بِظَاهِرِ الْكِتَابِ الْعَزِيزِ الْمُحْتَمِلِ لِلتَّأْوِيلِ أَوِ الْحَدِيثِ لِذَلِكَ فَصَلَ بَيْنَهُمَا فِي الِاسْمِ فَسَمَّى ذَلِكَ حَرَامًا وَذَا مَكْرُوهًا وَاللّٰهُ عَزَّ اسْمُهُ أَعْلَمُ".

(بدائع الصنائع: كتاب التضحية/فصل فى بيان ما يحرم أكله من اجزاء الحيوان الماكول، ج، ۵، ص، ۶۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

"(كُرِهَ تَحْرِيمًا) وَقِيلَ تَنْزِيهًا وَالْأَوَّلُ أَوْجَهُ (مِنَ الشَّاةِ سَبْعٌ الْحَيَاءُ وَالْخُصْيَةُ وَالْغُدَّةُ وَالْمَثَانَةُ وَالْمَرَارَةُ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

سائمہ بکری پر زکوۃ کا حکم

شریعتِ مطہرہ میں جن اشیاء کی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے ان میں سے ایک زکوۃ سائمہ جانوروں

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وَالدَّمُ الْمَسْفُوحُ وَالذَّكَرُ لِلْأَثَرِ الْوَارِدِ فِي كَرَاهَةِ ذَلِكَ وَجَمَعَهَا بَعْضُهُمْ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ فَقَالَ: فَقُلْ ذَكَرٌ وَالْأُنْثَيَانِ مَثَانَةٌ ... كَذَاكَ دَمٌ ثُمَّ الْمَرَارَةُ وَالْغُدَدُ وَقَالَ غَيْرُهُ: إِذَا مَا ذُكِّيَتْ شَاةٌ فَكُلْهَا ... سِوَى سَبْعٍ فَفِيهِنَّ الْوَبَالُ

فَحَاءٌ ثُمَّ خَاءٌ ثُمَّ غَيْنٌ ...وَدَالٌ ثُمَّ مِيمَانِ وَذَالٌ (الدر المختار)

(قَوْلُهُ كُرِهَ تَحْرِيمًا) لِمَا رَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّاةِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَيَيْنِ وَالْقُبُلَ وَالْغُدَّةَ وَالْمَرَارَةَ وَالْمَثَانَةَ وَالدَّمَ، قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: الدَّمُ حَرَامٌ وَأَكْرَهُ السِّتَّةَ، وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ) الْآيَةَ فَلَمَّا تَنَاوَلَهُ النَّصُّ قَطَعَ بِتَحْرِيمِهِ وَكَرِهَ مَا سِوَاهُ، لِأَنَّهُ مِمَّا تَسْتَخْبِثُهُ الْأَنْفُسُ، وَتَكْرَهُهُ وَهَذَا الْمَعْنَى سَبَبُ الْكَرَاهِيَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ) زَيْلَعِيٌّ.

وَقَالَ فِي الْبَدَائِعِ آخِرَ كِتَابِ الذَّبَائِحِ: وَمَا رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ فَالْمُرَادُ مِنْهُ كَرَاهَةُ التَّحْرِيمِ بِدَلِيلِ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ السِّتَّةِ وَبَيْنَ الدَّمِ فِي الْكَرَاهَةِ وَالدَّمُ الْمَسْفُوحُ مُحَرَّمٌ وَالْمَرْوِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ قَالَ: الدَّمُ حَرَامٌ وَأَكْرَهُ السِّتَّةَ فَأَطْلَقَ الْحَرَامَ عَلَى الدَّمِ، وَسَمَّى مَا سِوَاهُ مَكْرُوهًا لِأَنَّ الْحَرَامَ الْمُطْلَقَ مَا ثَبَتَتْ حُرْمَتُهُ بِدَلِيلٍ مَقْطُوعٍ بِهِ وَهُوَ الْمُفَسَّرُ مِنَ الْكِتَابِ قَالَ اللهُ تَعَالَى (أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا) وَانْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلَى حُرْمَتِهِ، وَأَمَّا حُرْمَةُ مَا سِوَاهُ مِنَ السِّتَّةِ فَمَا ثَبَتَ بِدَلِيلٍ مَقْطُوعٍ بِهِ، بَلْ بِالِاجْتِهَادِ أَوْ بِظَاهِرِ الْكِتَابِ الْمُحْتَمِلِ لِلتَّأْوِيلِ أَوِ الْحَدِيثِ، فَلِذَا فَصَلَ فَسَمَّى الدَّمَ حَرَامًا وَذَا مَكْرُوهًا اهـ. أَقُولُ: وَظَاهِرُ إِطْلَاقِ الْمُتُونِ هُوَ الْكَرَاهَةُ (قَوْلُهُ وَقِيلَ تَنْزِيهًا) قَائِلُهُ صَاحِبُ الْقُنْيَةِ فَإِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ الذَّكَرَ أَوِ الْغُدَّةَ لَوْ طُبِخَ فِي الْمَرَقَةِ لَا تُكْرَهُ الْمَرَقَةُ وَكَرَاهَةُ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ كَرَاهَةُ تَنْزِيهٍ لَا تَحْرِيمٍ اهـ. وَاخْتَارَ فِي الْوَهْبَانِيَّةِ مَا فِي الْقُنْيَةِ وَقَالَ: إِنَّ فِيهِ فَائِدَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا أَنَّ الْكَرَاهَةَ تَنْزِيهِيَّةٌ، وَالْأُخْرَى أَنَّهُ لَا يُكْرَهُ أَكْلُ الْمَرَقَةِ وَاللَّحْمِ اهـ. نَقَلَهُ عَنْهُ ابْنُ الشِّحْنَةِ فِي شَرْحِهِ، وَأَقَرَّهُ (قَوْلُهُ وَالْأَوَّلُ أَوْجَهُ) لِمَا قَدَّمْنَاهُ مِنِ اسْتِدْلَالِ الْإِمَامِ بِالْآيَةِ وَأَيْضًا فَكَلَامُ صَاحِبِ الْقُنْيَةِ لَا يُعَارِضُ ظَاهِرَ الْمُتُونِ وَكَلَامَ الْبَدَائِعِ (قَوْلُهُ مِنَ الشَّاةِ) ذِكْرُ الشَّاةِ اتِّفَاقِيٌّ لِأَنَّ الْحُكْمَ لَا يَخْتَلِفُ فِي غَيْرِهَا مِنَ الْمَأْكُولَاتِ ط.

(قَوْلُهُ الْحَيَاءُ) هُوَ الْفَرْجُ مِنْ ذَوَاتِ الْخُفِّ وَالظِّلْفِ وَالسِّبَاعِ، وَقَدْ يُقْصَرُ قَامُوسٌ (قَوْلُهُ وَالْغُدَّةُ) بِضَمِّ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ كُلُّ عُقْدَةٍ فِي الْجَسَدِ أَطَافَ بِهَا شَحْمٌ، وَكُلُّ قِطْعَةٍ صُلْبَةٍ بَيْنَ الْعَصَبِ وَلَا تَكُونُ فِي الْبَطْنِ كَمَا فِي الْقَامُوسِ (قَوْلُهُ وَالدَّمُ الْمَسْفُوحُ) أَمَّا الْبَاقِي فِي الْعُرُوقِ بَعْدَ الذَّبْحِ فَإِنَّهُ لَا يُكْرَهُ (قَوْلُهُ فِي بَيْتٍ) وَقَبْلَهُ بَيْتٌ آخَرُ ذَكَرَهُ فِي الْمِنَحِ وَهُوَ.

وَيُكْرَهُ أَجْزَاءٌ مِنَ الشَّاةِ سَبْعَةٌ ... فَخُذْهَا فَقَدْ أَوْضَحْتُهَا لَكَ بِالْعَدَدِ

(قَوْلُهُ فَقُلْ ذَكَرٌ إلَخْ) كَذَا فِي النُّسَخِ وَعَلَيْهِ فَالْمَعْدُودُ سِتَّةٌ وَالظَّاهِرُ أَنَّ أَصْلَ الْبَيْتِ حَيَا ذَكَرٌ إلَخْ (قَوْلُهُ وَقَالَ غَيْرُهُ) أَيْ بِطَرِيقِ الرَّمْزِ وَمِثْلُهُ قَوْلِي:

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

سے متعلق ہے۔ دراصل لغت میں "سائمہ" اس جانوروں کو کہا جاتا ہے جو چرتے ہیں۔ان جانوروں کو سائمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ خود عام چارہ چل پھر کر کھاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ زکوۃ ہر طرح کے جانوروں میں واجب نہیں، بلکہ خود سے چارہ کھانے کے ساتھ ان میں زکوۃ واجب ہونے کے لئے دوسری شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ [۱]

سائمہ جانوروں میں زکوۃ واجب ہونے کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ ان کا شمار قربانی کے جانوروں میں ہوتا ہو، مثلاً گائے، اونٹ، بھینس اور بکری وغیرہ۔ان جانوروں کے علاوہ مثلاً ہرن وغیرہ پر سائمہ جانور والی زکوۃ لازم نہیں، البتہ اگر کوئی بھی جانور تجارت کی نیت سے خریدا جائے تو زکوۃ ان پر مالِ تجارت ہونے کی بناء پر فرض ہوگی۔ [۲]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

إنَّ الَّذِى مِنْ الْمُذَكَّاةِ رُمِىَ ...يَجْمَعُهُ حُرُوفُ فَخْذٍ مُدْغَمٍ قَوْلُهُ إذَا مَا ذُكِّيتْ)بِالْبِنَاءِ لِلْمَجْهُولِ وَالتَّاءُ عَلَامَةُ التَّأْنِيثِ".

(ردالمحتار: كتاب الخنثى/مسائل شتى، ج،٦، ص، ٧٤٩، ٧٥٠، دار الفكر، بيروت)

۱.... "السَّائِمَةُ فِي اللُّغَةِ: الرَّاعِيَةُ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ، سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا تَرْعَى الْعُشْبَ وَالْكَلَأَ الْمُبَاحَ، يُقَالُ: سَامَتْ تَسُومُ سَوْمًا إِذَا رَعَتْ، وَأَسَمْتُهَا: إِذَا رَعَيْتُهَا، وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ)أَيْ تَرْعَوْنَ فِيهِ أَنْعَامَكُمْ)

وَفِي اصْطِلَاحِ الْفُقَهَاءِ: هِيَ الَّتِي تَكْتَفِي بِالرَّعْيِ الْمُبَاحِ فِي أَكْثَرِ الْعَامِ.

وَقَيَّدَ الْحَنَفِيَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ ذٰلِكَ بِأَنْ يَكُونَ بِقَصْدِ الدَّرِّ وَالنَّسْلِ وَالزِّيَادَةِ)

الْأَلْفَاظُ ذَاتُ الصِّلَةِ: الْعَلُوفَةُ

الْعَلُوفَةُ: هِيَ مَا يُعْلَفُ مِنَ النُّوقِ أَوِ الشِّيَاهِ لَا تُرْسَلُ لِلرَّعْيِ. وَيُطْلَقُ عَلَى مَا تَأْكُلُ الدَّابَّةُ، وَعَلَى هٰذَا فَالْعَلَاقَةُ بَيْنَ السَّائِمَةِ وَالْعَلُوفَةِ ضِدِّيَّةٌ".

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، سائمة، ج،٢٤، ص،١١٦، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية)

۲.... "ولا خلاف في أن الضأن والمَعِز سواء في النصاب والوجوب وأداء الواجب".

(الفقه الاسلامي وادلته للزحيلي: كتاب الزكاة/زكوة الحيوان أو الأنعام، الباب الرابع، الفصل الأول المبحث الخامس، المطلب الخامس، ج،٣، ص،١٩٢٧، دار الفكر، سوريّة، دمشق)

"زكاة الغنم:

تشمل الضأن والمعز، ذكوراً وإناثاً:

وهي أيضاً واجبة بالسنة والإجماع كما تقدم".

(الفقه الاسلامي وادلته للزحيلي: كتاب الزكاة/زكوة الحيوان أو الأنعام، الباب الرابع، الفصل الأول

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

سائمہ بکری اور گائے میں زکوۃ واجب ہونے کے لئے ایک یہ بھی شرط ہے کہ وہ گھریلو ہوں، اس طرح کے جنگلی جانور پر سائمہ جانوروں کی حیثیت سے زکوۃ لازم نہیں۔ ۱؎

بے گابھن بکری کا دودھ استعمال کرنے کا حکم

ایسی بکری جو بے گابھن ہو اور دودھ دینے لگ جائے تو اس کا دودھ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ۲؎

ناجائز چارہ کھانے والی بکری کے گوشت کا حکم

اگر کوئی شخص اپنی بکری کو غیر کی زراعت میں چھوڑ دیتا ہو، اسے غیر کی زراعت سے روکتا نہ ہو اور اس کی اکثر غذا غیر کی زراعت ہو تو ایسی صورت میں مالک کا یہ فعل باعث گناہ ہوگا اور بکری کا گوشت حلال شمار ہوگا۔ ۳؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

المبحث الخامس، المطلب الخامس، ج۳، ص۱۹۲۷، دار الفکر، سوریۃ، دمشق)

"(ویدخل فی البقرة والجاموس؛ لأنه من جنسه) ش: کما فی الزکاة فإنه یؤخذ من نصاب الجاموس ما یؤخذ من نصاب البقر، وقال فی "خلاصة الفتاوی: والجاموس یجوز فی الهدایا والضحایا استحسانا".

(البناية شرح الهداية: كتاب الاضحية/التضحية بالمولود بين الأهلي والوحشي، ج۱۲، ص۴۸، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

۱؎....."ذَهَبَ جُمْهُورُ الْعُلَمَاءِ وَمِنْهُمُ الْحَنَابِلَةُ فِي الْأَصَحِّ عِنْدَهُمْ، إِلَى أَنَّهُ لَا زَكَاةَ فِي الْوَحْشِيِّ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ، وَذَلِکَ لِأَنَّ اسْمَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ لَا يَتَنَاوَلُهَا عِنْدَ الْإِطْلَاقِ؛ وَلِأَنَّهَا لَا تُجْزِءُ فِي الْهَدْيِ وَالْأُضْحِيَةِ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْ أَحْمَدَ فِيهَا الزَّكَاةُ، لِأَنَّ الِاسْمَ يَشْمَلُهَا فَتَدْخُلُ فِي الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ".

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، زكاة، ج۲۳، ص۲۵۲، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية)

۲؎....."وَاعْلَمْ أَنَّ الْأَصْلَ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا سِوَى الْفُرُوجِ الْإِبَاحَةُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى (هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا) وَقَالَ (كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا) وَإِنَّمَا تَثْبُتُ الْحُرْمَةُ بِعَارِضٍ نَصٍّ مُطْلَقٍ أَوْ خَبَرٍ مَرْوِيٍّ فَمَا لَمْ يُوجَدْ شَيْءٌ مِنَ الدَّلَائِلِ الْمُحَرِّمَةِ فَهِيَ عَلَى الْإِبَاحَةِ"

(مجمع الأنهر: كتاب الأشربة، دار احياء التراث العربي، بيروت)

"وَفِي الْخَانِيَّةِ وَغَيْرِهَا: لَبَنُ الْمَأْكُولِ حَلَالٌ".

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الأشربة، ۶، ص۴۵۶، دار الفكر)

۳؎....."قال اللّٰہ تعالیٰ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

جس بکری پر بجلی گر جائے اس کو ذبح کر کے کھانا

بکری پر بجلی گر گئی اگر اس میں حیات باقی ہے تو اس صورت میں اس کو ذبح کر کے کھانا درست ہے۔[۱]

ایک سال سے کم بکری کی قربانی

اگر بکری کی عمر ایک سال سے کم ہو (خواہ چند دن ہی کم کیوں نہ ہو) اور وہ دیکھنے میں سال بھر کی لگتی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔

چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ:

”ضَحّٰى خَالٌ لِي، يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ، قَبْلَ الصَّلاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعَزِ، قَالَ: اذْبَحْهَا، وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ“.[۲]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

لا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ“. (سورة النساء: رقم الآية، ۲۹)

”وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنُ: أَنْ يَأْكُلَهُ بِغَيْرِ عِوَضٍ........ وَكَذٰلِكَ الْأَكْلُ عِنْدَ غَيْرِهِ اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ الْأَكْلَ عِنْدَ غَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ“. (احكام القرآن للجصاص: ج، ۲، ص، ۲۱۶)

”وَكَوْنِهِ يَتَغَذّٰى بِالنَّجَاسَةِ لَا يَمْنَعُ حِلَّهُ، وَأَشَارَ بِهٰذَا إِلَى الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْجَلَّالَةِ وَالدَّجَاجَةِ“.

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الذبائح، ج، ۶، ص، ۳۰۶، دار الفكر، بيروت)

[۱]....”(وَلَوْ ذَبَحَ شَاةً لَمْ تُعْلَمْ حَيَاتُهَا فَتَحَرَّكَتْ أَوْ خَرَجَ مِنْهَا) أَيْ مِنَ الشَّاةِ (دَمٌ) مِنْ غَيْرِ تَحَرُّكٍ (حَلَّتْ) أَكْلُهَا لِأَنَّ الْحَرَكَةَ وَخُرُوجَ الدَّمِ لَا يَكُونَانِ إِلَّا مِنَ الْحَيِّ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ إِنْ خَرَجَ الدَّمُ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ لَا يَحِلُّ (وَإِلَّا) أَيْ وَإِنْ لَمْ يَتَحَرَّكْ أَوْ لَمْ يَخْرُجِ الدَّمُ (فَلَا تَحِلُّ إِنْ لَمْ تُعْلَمْ حَيَاتُهُ وَقْتَ الذَّبْحِ. (وَإِنْ عُلِمَتْ) حَيَاتُهَا وَقْتَ الذَّبْحِ (حَلَّتْ مُطْلَقًا) أَيْ عَلَى كُلِّ حَالٍ“.

(مجمع الأنهر: كتاب الذبائح/فصل، ج، ۲، ص، ۵۱۵، دار احياء التراث العربي)

[۲]....(صحيح البخاري: كتاب الاضاحي/بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ: ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعَزِ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ، ج، ۷، ص، ۱۰۱، رقم الحديث، ۵۵۵۶، دار طوق النجاة)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: ”میرے ماموں ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بکری صرف گوشت کی بکری ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے ہی ذبح کرلو لیکن تمہارے بعد (اس کی قربانی) کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگی پھر فرمایا جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لیتا ہے وہ صرف اپنے کھانے کو جانور ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے اس کی قربانی پوری ہوتی ہے اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پالیتا ہے“۔

ہرن اور بکری سے پیدا شدہ کی قربانی کا حکم

ہرن نے بکری سے جفتی کی، اس سے بکرا (بچہ) کی پیدائش ہوئی اور وہ سال بھر کا ہو گیا، تو ایسی صورت میں بچہ بکرا کی قربانی درست ہے، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے۔[۱]

بلاتعین قربانی کی وصیت بکری پر واقع ہوگی

اگر کسی نے وصیت کی کہ میری طرف سے قربانی کردی جائے اور قربانی کا جانور بکری یا گائے وغیرہ ذکر نہ کیا اور نہ اس کا ثمن بیان کیا تو جائز ہے اور یہ وصیت بکری پر واقع ہوگی۔[۲]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

”وَصَحَّ الْجَذَعُ)..... (قَوْلُهُ مِنَ الضَّأْنِ)هُوَمَا لَهُ أَلْيَةٌ مِنَحٌ، قَيَّدَ بِهِ لِأَنَّهُ لا يَجُوزُ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ وَغَيْرِهِ بِلَا خِلَافٍ كَمَا فِي الْمَبْسُوطِ قُهُسْتَانِيٌّ“.

(رد المحتار مع الدر المختار : كتاب الاضحية، ج،٦،ص،٣٢١،دار الفكر،بيروت)

۱..... ”وَلَوْ نَزَا ظَبْيٌ عَلَى شَاةٍ قَالَ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ يَجُوزُ“.

(حاشية الشلبي على تبيين الحقائق: كتاب التضحية، ج،٦،ص،٤٨٣،دار الكتب العلمية،بيروت)

”فَإِنْ كَانَ مُتَوَلِّدًا مِنَ الْوَحْشِيِّ وَالْإِنْسِيِّ فَالْعِبْرَةُ لِلْأُمِّ، فَإِنْ كَانَتْ أَهْلِيَّةً تَجُوزُ“.

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب الخامس، ج،٥،ص،٢٩٧،دار الفكر)

”وَالْمُتَوَلِّدُ بَيْنَ الْأَهْلِيِّ، وَالْوَحْشِيِّ يَتْبَعُ الْأُمَّ“.

(الدرالمختار مع رد المحتار: كتاب الاضحية، ج،٦،ص،٣٢٢،دار الفكت،بيروت)

۲..... ”وَلَوْ أَوْصَى بِأَنْ يُضَحَّى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

خنثیٰ بکری کی قربانی کا حکم

خنثیٰ بکری کی قربانی درست نہیں کیونکہ اس گوشت گلتا نہیں ہے۔ ۱

کٹی ہوئی زبان والی بکری کی قربانی

اگر بکری کی زبان کٹی ہوئی ہوتو اس کی قربانی جائز ہے بشرطیکہ اس کے کھانے میں خلل نہ آتا ہو، اگر چارہ کھانے میں خلل آتا ہوتو اس صورت میں اس قربانی درست نہیں۔ ۲

ایسی بکری کی قربانی جس کے دانت نہ ہوں

جس بکری کے دانت نہ ہوں اگر تو وہ چرتی اور کھانا کھا سکتی ہوتو اس کی قربانی درست ہے، ورنہ نہیں۔ ۳

بکری خریدنے کے وقت قربانی کی نیت کا نہ ہونا

اگر کسی شخص کی ملک میں ایک بکری ہو، پس اس نے نیت کی کہ میں اس کی قربانی کروں گا یا کسی نے ایک بکری خریدی مگر خریدنے کے وقت اس کی قربانی کرنے کی نیت نہ کی کہ اس کی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عَنهُ وَلَمْ يُسَمّ شَاةً وَلَا بَقَرَةً وَلَا غَيرَ ذَلِكَ وَلَمْ يُبَيّنْ الثَّمَنَ أَيْضًا جَازَ وَتَقَعُ عَلَى الشَّاةِ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب الخامس، ج،۵،ص،۲۹۷،دار الفكر)

۱..... "لَا تَجُوزُ التَّضْحِيَةُ بِالشَّاةِ الْخُنثَ".

خنثیٰ یعنی جس میں نر و مادہ دونوں کی علامت موجود ہو۔ عثمانی

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب الخامس، ج،۵،ص،۲۹۹،دار الفكر)

۲..... "وَفِي الْيَتِيمَةِ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ الْمَرْغِينَانِيِّ، وَلَوْ كَانَتْ الشَّاةُ مَقْطُوعَةَ اللِّسَانِ هَلْ تَجُوزُ التَّضْحِيَةُ بِهَا؟ .فَقَالَ:نَعَمْ إِنْ كَانَ لَا يُخِلُّ بِالاِعْتِلَافِ، وَإِنْ كَانَ يُخِلُّ بِهِ لَا تَجُوزُ التَّضْحِيَةُ بِهَا، كَذَا فِي التَّتَارْخَانِيَّةِ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب الخامس، ج،۵،ص،۲۹۸،دار الفكر)

۳..... "مَا الْهَتْمَاءُ وَهِيَ الَّتِي لَا أَسْنَانَ لَهَا، فَإِنْ كَانَتْ تَرْعَى وَتَعْتَلِفُ جَازَتْ وَإِلَّا فَلَا، كَذَا فِي الْبَدَائِعِ.وَهُوَ الصَّحِيحُ، كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب الخامس، ج،۵،ص،۲۹۸،دار الفكر)

Marfat.com

قربانی کروں تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی، خواہ یہ شخص فقیر ہو یا غنی۔ [۱]

سور کے دودھ سے پلنے والے بکری کے بچے کی قربانی

اگر کسی نے بکری کے بچے کی پرورش سور کے دودھ سے کی، اور وہ بڑا ہو گیا، پتے وغیرہ بھی کھاتا رہا تو اس صورت میں اس کی قربانی درست ہے کیونکہ پتوں سے اس دودھ کا اثر زائل ہو گیا۔ [۲]

کتیا کا دودھ پینے والی بکری کی قربانی کا حکم

کتیا کا دودھ پینے والی بکری کی قربانی درست ہے۔ [۳]

---

[۱]... "وَلَوْ مَلَكَ إِنْسَانٌ شَاةً فَنَوَى أَنْ يُضَحِّيَ بِهَا، أَوْ اشْتَرَى شَاةً وَلَمْ يَنْوِ الْأُضْحِيَةَ وَقْتَ الشِّرَاءِ ثُمَّ نَوَى بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُضَحِّيَ بِهَا لَا تَجِبُ عَلَيْهِ سَوَاءٌ كَانَ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا".

(الفتاوی العالمکیریة کتاب الاضحیة/الباب الأول، ج،۵،ص،۲۹۱،دار الفکر)

"إِذَا اشْتَرَى شَاةً بِغَيْرِ نِيَّةِ الْأُضْحِيَةِ، ثُمَّ نَوَى الْأُضْحِيَةَ بَعْدَ الشِّرَاءِ لَمْ يُذْكَرْ هَذَا فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ، وَرَوَى الْحَسَنُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهَا لَا تَصِيرُ أُضْحِيَةً حَتَّى لَوْ بَاعَهَا يَجُوزُ بَيْعُهَا وَبِهِ نَأْخُذُ".

(الفتاوی الهندیة: کتاب الاضحیة/(الْبَابُ الثَّانِي فِي وُجُوبِ الْأُضْحِيَةِ بِالنَّذْرِ وَمَا هُوَ فِي مَعْنَاهُ، ج، ۵،ص،۲۹۱،دار الفکر)

[۲]... "وَلَا تَجُوزُ الْجَلَّالَةُ وَهِيَ الَّتِي تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ وَلَا تَأْكُلُ غَيْرَهَا، فَإِنْ كَانَتْ الْجَلَّالَةُ إِبِلًا تُمْسَكُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا حَتَّى يَطِيبَ لَحْمُهَا وَالْبَقَرُ يُمْسَكُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَالْغَنَمُ عَشَرَةَ أَيَّامٍ".

(الفتاوی الهندیة: کتاب الاضحیة/الباب الخامس، ج،۵،ص،۲۹۸،دار الفکر)

"كَمَا حَلَّ أَكْلُ جَدْيٍ غُذِّيَ بِلَبَنِ خِنْزِيرٍ لِأَنَّ لَحْمَهُ لَا يَتَغَيَّرُ، وَمَا غُذِّيَ بِهِ يَصِيرُ مُسْتَهْلَكًا لَا يَبْقَى لَهُ أَثَرٌ".

(الدر المختار مع رد المحتار: کتاب الحظر والاباحة، ج،٦،ص،۳۴۱،دار الفکر،بیروت)

(وکذا في الفتاوی البزازیة علی هامش الفتاوی العالمکیریة، کتاب الصید،الرابع في السمک ما یؤکل وما لا یؤکل والجلالة، ج،٦،ص،۳۰۲،رشیدیة)

(وکذا في فتاوی قاضي خان عل هامش الفتاوی العالمکیریة، کتاب الصید،الرابع في السمک ما یؤکل وما لا یؤکل والجلالة، ج،۳،ص،۳۵۹،رشیدیة)

[۳]... "وَتُحْبَسُ الْجَلَّالَةُ حَتَّى يَذْهَبَ نَتْنُ لَحْمِهَا...... وَلَوْ أَكَلَتْ النَّجَاسَةَ وَغَيْرَهَا بِحَيْثُ لَمْ يَنْتُنْ لَحْمُهَا حَلَّتْ كَمَا حَلَّ أَكْلُ جَدْيٍ غُذِّيَ بِلَبَنِ خِنْزِيرٍ لِأَنَّ لَحْمَهُ لَا يَتَغَيَّرُ، وَمَا غُذِّيَ بِهِ يَصِيرُ مُسْتَهْلَكًا لَا يَبْقَى لَهُ أَثَرٌ".

(الدر المختار مع رد المحتار: کتاب الحظر والاباحة، ج،٦،ص،۳۴۰، ۳۴۱،دار الفکر،بیروت)

Marfat.com

بکری کی قربانی کا ایصال ثواب کرنے کا حکم

بکری کے ایصال ثواب کا حکم بیان کرنے سے پہلے ایصال ثواب سے متعلق چند معروضات پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اعمال کا سبب مؤمن بندہ بنتا ہے، تو اس کو دنیاوی زندگی اور دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد عالمِ برزخ میں موجود ہوتے ہوئے ان نیک اعمال کا سبب بننے کی وجہ سے ثواب پہنچتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بے پایاں نوازشات کی بدولت مسلمان کو مرنے کے بعد بھی (جبکہ وہ خود نیک عمل کرنے کے قابل نہیں رہتا) ثواب حاصل کرنے کے مختلف ذرائع فراہم کیے گئے ہیں۔ کئی روایات میں انسان کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد صدقۂ جاریہ، ایسا علم جس سے نفع اٹھایا جائے اور نیک اولاد جو دعا کرے، ان تمام چیزوں کے ثواب ملتے رہنے کا ذکر ملتا ہے۔

چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ". [1]

ترجمہ: "جب انسان مر جاتا ہے تو تین اعمال کے علاوہ تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ روایت میں تین اصولی چیزوں کا ذکر فرما کر اس طرف توجہ مبذول کروائی ہے کہ اگر کوئی خوش نصیب انسان اپنی زندگی میں ان میں سے کوئی چیز چھوڑ کر دنیا سے چلا گیا تو اللہ اپنی رحمت کی بدولت اس عمل کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچاتے

---

[1]..... (صحيح مسلم: كتاب الوصية/بَابُ مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ، ج،٣،ص،١٢٥٥، رقم الحديث، ١٦٣١، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

رہیں گے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ فوت ہونے والے لوگوں کا یہ عمل اپنا نہیں ہوتا لیکن چونکہ یہ نیک اعمال کا واسطہ اور ذریعہ بنے تھے، اس لئے ان چیزوں کا ثواب انہیں فوت ہونے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔[1]

کئی احادیث میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت اور کسی کو علم سکھانے کے نتیجہ میں اس پر عمل کئے جانے کے ثواب کے بھی مرنے کے بعد ملتے رہنے کا ذکر ملتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

"أَرْبَعٌ تَجْرِی عَلَيْهِمْ أُجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ :رَجُلٌ مَاتَ مُرَابِطًا فِی سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا فَأَجْرُهُ يَجْرِی عَلَيْهِ مَا عَمِلَ بِهِ، وَرَجُلٌ أَجْرَى صَدَقَةً فَأَجْرُهَا يَجْرِی عَلَيْهِ مَا جَرَتْ عَلَيْهِمْ، وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُو لَهُ". [2]

---

[1]....."قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ عَمَلَ الْمَيِّتِ يَنْقَطِعُ بِمَوْتِهِ وَيَنْقَطِعُ تَجَدُّدُ الثَّوَابِ لَهُ إِلَّا فِی هَذِهِ الْأَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ لِكَوْنِهِ كَانَ سَبَبَهَا فَإِنَّ الْوَلَدَ مِنْ كَسْبِهِ وَكَذَلِكَ الْعِلْمُ الَّذِی خَلَّفَهُ مِنْ تَعْلِيمٍ أَوْ تَصْنِيفٍ وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ الْجَارِيَةُ وَهِیَ الْوَقْفُ وَفِيهِ فَضِيلَةُ الزَّوَاجِ لِرَجَاءِ وَلَدٍ صَالِحٍ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ اخْتِلَافِ أَحْوَالِ النَّاسِ فِيهِ وَأَوْضَحْنَا ذَلِكَ فِی كِتَابِ النِّكَاحِ وَفِيهِ دَلِيلٌ لِصِحَّةِ أَصْلِ الْوَقْفِ وَعَظِيمِ ثَوَابِهِ وَبَيَانُ فَضِيلَةِ الْعِلْمِ وَالْحَثُّ عَلَى الِاسْتِكْثَارِ مِنْهُ وَالتَّرْغِيبُ فِی تَوْرِيثِهِ بِالتَّعْلِيمِ وَالتَّصْنِيفِ وَالْإِيضَاحِ وَأَنَّهُ يَنْبَغِی أَنْ يَخْتَارَ مِنَ الْعُلُومِ الْأَنْفَعَ فَالْأَنْفَعَ وَفِيهِ أَنَّ الدُّعَاءَ يَصِلُ ثَوَابُهُ إِلَى الْمَيِّتِ وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ وَهُمَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِمَا وَكَذَلِكَ قَضَاءُ الدَّيْنِ كَمَا سَبَقَ".

(شرح النووي: كتاب الوصية/بَابُ مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ، ج، ۱۱، ص، ۸۵، تحت رقم الحديث، ۱۶۳۱، دار إحياء التراث العربی، بيروت)

[2]....(مسند أحمد: ج، ۳۶، ص، ۶۵۵، رقم الحديث، ۲۲۳۱۸، مؤسسة الرسالة)

في حاشية مسند أحمد:

صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف لابهام الراوي له عن أبي أمامة، وابن لهيعة، وهو عبد الله الحضرمي المصري سيء الحفظ، لكن رواية عبد الله بن المبارك عنه ارتضاها بعض العلم.

قال المنذري:

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''چار طرح کے کام ایسے ہیں، کہ ان پر انسان کو مرنے کے بعد برابر ثواب ملتا رہتا ہے، ایک تو وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دینے کی حالت میں مر گیا، اور دوسرا وہ شخص ہے کہ جس نے کسی کو علم سکھایا تو سکھانے والے کو اس کا اجر برابر ملتا رہے گا جب تک اس علم پر عمل کیا جاتا رہے گا، اور تیسرا آدمی وہ ہے کہ جس نے کوئی صدقۂ جاریہ کیا تو اس صدقہ کا ثواب اس کے جاری رہنے تک اس کو ملتا رہے گا، اور چوتھا وہ شخص ہے کہ جس نے نیک اولاد چھوڑی اور وہ اس کے لئے دعا کرتی رہے''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''سَبْعٌ يَجْرِی لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ بَعْدَ مَوْتِهِ وَهُوَ فِی قَبْرِهِ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا، أَوْ أَكْرَى نَهْرًا، أَوْ حَفَرَ بِئْرًا، أَوْ غَرَسَ نَخْلًا، أَوْ بَنَى مَسْجِدًا، أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يستَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ، أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا''۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

رَوَاهُ الإِمَام أَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير والأوسط وَهُوَ صَحِيح مفرقا من حَدِيث غير وَاحِد من الصَّحَابَة رَضِی اللّٰه عَنهُم''.

(الترغيب والترهيب: التَّرْغِيب فِی نشر الْعلم وَالدّلَالَة على الْخَيْر، ج، ا، ص، ۶۹، دار الكتب العلمية)

وقال الهيثمي:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَالْبَزَّارُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَرَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

(مجمع الزوائد: بَابٌ فِيمَنْ سَنَّ خَيْرًا أَوْ غَيْرَهُ أَوْ دَعَا إِلَى هُدًى، ج، ا، ص، ۱۶۷، تحت رقم الحديث، ۶۷۸، مكتبة القدسی، القاهرة)

[1]..... (المصاحف لابن داوٗد: فصل توريث المصاحف، ج، ا، ص، ۴۶۳، الفاروق الحديثة، مصر)

قال المنذري: رَوَاهُ الْبَزَّار وَأَبُو نعيم فِی الْحِلْية وَقَالَ هَذَا حَدِيث غَرِيب من حَدِيث قَتَادَة تفرد بِهِ أَبُو نعيم عَن الْعَرْزَمِی وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ ثمَّ قَالَ مُحَمَّد بن عبد اللّٰه الْعَرْزَمِی ضَعِيف غير أَنه قد تقدمه مَا يشْهد لبعضه وهما يَعْنِی هَذَا الحَدِيث وَالْحَدِيث الَّذِی ذكره قبله لَا يخالفان الحَدِيث الصَّحِيح.

(الترغيب والترهيب: كتاب الْعلم التَّرْغِيب فِی الْعلم وَطَلَبه وتعلمه وتعليمه وَمَا جَاءَ فِی فضل الْعلمَاء والمتعلمين، ج، ا، ص، ۵۳، تحت رقم الحديث، ۱۱۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

وقال الهيثمي: رواهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِیُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ترجمہ: ''سات کام ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مؤمن بندے کو اس کے مرنے کے بعد جب کہ وہ قبر میں ہوتا ہے برابر ملتا رہتا ہے، ایک ان میں سے وہ علمِ دین ہے جو کسی کو سکھایا، دوسرے وہ نہر ہے جس کو اس نے تیار کیا (جس سے لوگ اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں) تیسرے وہ کنواں ہے جو کھدوایا، چوتھے وہ درخت ہے جو اس نے (لوگوں کے نفع کے لئے) بویا (تاکہ اس کے پھل، لکڑی یا سائے وغیرہ سے لوگ نفع اٹھائیں) پانچویں وہ مسجد ہے جو اس نے تعمیر کروائی، چھٹے وہ اولاد ہے جو کسی نے چھوڑی اور وہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی رہی، ساتویں قرآن مجید کا وہ نسخہ ہے کہ جو دوسرے کے لئے وراثت میں چھوڑا''۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

''مَنْ حَفَرَ مَاءً لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرَّى مِنْ جِنٍّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا سَبُعٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا آجَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ، أَوْ أَصْغَرَ مِنْهُ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ''۔[1]

ترجمہ: ''جو شخص پانی کا انتظام کر جائے، تو جو بھی جاندار پیاسا خواہ انسان ہو یا جن یا درندہ یا پرندہ اس سے پانی پیے گا تو قیامت تک مرنے والے کو ثواب ہوتا رہے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(مجمع الزوائد: بَابٌ فِيمَنْ سَنَّ خَيْرًا أَوْ غَيْرَهُ أَوْ دَعَا إِلَى هُدًى، ج۱، ص۱۶۷، تحت رقم الحديث، ۷۶۹، مكتبة القدسي، القاهرة)

وقال الالباني:

حسن. (الجامع الصغير وزيادته، تحت رقم الحديث، ۵۹۱۵)

[1]..... (تخريج الأحاديث المرفوعة المسندة في كتاب التاريخ الكبير للبخاري: ج۱، ص۶۲۰، مكتبة الرشد، الرياض)

قال المنذري:

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وروى ابْن مَاجَه مِنْهُ ذكر الْمَسْجِد فَقَط بِإِسْنَاد صَحِيح.

(الترغيب والترهيب، ج۱، ص۱۲۰، تحت رقم الحديث، ۴۱۷، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

گا، اور جس نے (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے) مسجد بنائی (اگرچہ) قطاء (کبوتر کی ایک قسم) کے انڈے دینے کے گڑھے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی کیوں نہ ہو، اُس کا جنت میں اللہ تعالیٰ گھر بنائیں گے"۔

روایات میں درخت، پودا لگانے کے عمل کو بھی صدقۂ جاریہ میں شمار کیا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا، فَقَالَ: يَا أُمَّ مَعْبَدٍ، مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ؟ فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ، قَالَ: فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ، وَلَا دَابَّةٌ، وَلَا طَيْرٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ".[1]

ترجمہ: "نبی کریم ﷺ نے ام معبدؓ کے پاس باغ میں تشریف لے گئے تو فرمایا اے ام معبد! یہ کھجور کا درخت مسلمان نے لگایا ہے یا کافر نے۔ اس نے کہا مسلمان نے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان بھی کوئی پودا لگائے اور اس سے انسان اور چوپائے اور پرندے جو بھی کھائیں تو اس لگانے والے کے لئے قیامت کے دن تک صدقہ کا ثواب ہوگا"۔

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ:

"لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا، وَلَا زَرْعًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ، وقَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: طَائِرٌ شَيْءٌ".[2]

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا پودا لگانے والا کوئی ایسا

---

[1]....(صحيح مسلم: كتاب المساقاة/باب فضل الغرس والزرع، ج۳، ص۱۱۸۸، رقم الحديث، ۱۵۵۲، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

[2]....(صحيح مسلم: كتاب المساقاة/باب فضل الغرس والزرع، ج۳، ص۱۱۸۹، رقم الحديث، ۱۵۵۲، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

مسلمان نہیں اور کھیتی کرنے والا کہ اس سے درندے یا پرندے یا اور کوئی کھائے مگر یہ کہ اس میں اس لگانے والے کے لئے ثواب ہوگا"

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ". [۱]

ترجمہ: "جس مسلمان نے کوئی پودا لگایا تو اس درخت سے جو کھایا گیا وہ اس کے لئے صدقہ ہے جو اس سے چوری کیا گیا وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے اور جو درندوں نے کھایا وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے اور کوئی اسے کم نہیں کرے گا مگر وہ اس پودا لگانے والے کے لئے صدقہ کا ثواب ہوگا"۔

بہر حال مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ بعض اعمال کا ثواب انسان کو مرنے کا بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ صدقۂ جاریہ کی جو صورتیں احادیث میں بیان کی گئی ہیں، کیا اُن میں سے کوئی عمل اختیار کر کے دوسرے کو بھی اُس کا ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے؟ تو اس جواب یہ ہے کہ شرعی طور پر اس کی اجازت ہے۔ حدیث میں اس کی دلیل موجود ہے۔

چنانچہ حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا کہ:

"إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟، قَالَ: الْمَاءُ، قَالَ: فَحَفَرَ بِئْرًا، وَقَالَ: هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ". [۲]

ترجمہ: "یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے اس کے ایصال ثواب کی

۱....(صحيح مسلم: كتاب المساقاة/باب فضل الغرس والزرع، ج،۳،ص،۱۱۸۸،رقم الحديث، ۱۵۵۲،دار إحياء التراث العربي ،بيروت)

۲....(سنن أبي داؤد: كتاب الزكلة/بَابٌ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ، ج،۲،ص،۱۳۰،رقم الحديث، ۱۶۸۱،المكتبة العصرية، صيدا ،بيروت)

Marfat.com

غرض سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا پانی، راوی کا بیان ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا یہ ام سعد کے (ایصال ثواب کے) لئے ہے۔"

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ صدقۂ جاریہ والے عمل کا کسی دوسرے کو بھی ایصال ثواب کرنا درست ہے۔[1]

احادیث سے جس طرح دوسرے ذرائع سے ایصال کرنے ثواب کا ثبوت ملتا ہے اسی طرح مالی عبادات کے ذریعہ ایصال ثواب کرنے کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

(۱)..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا، وَلَمْ يُوصِ، فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ".[2]

ترجمہ: "ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میرا باپ فوت ہوگیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے لیکن وصیت نہیں کی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں"۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ زندہ شخص مرنے والے شخص کے لئے صدقے کے ذریعے ایصال ثواب کرسکتا ہے اور ایصال ثواب سے مرحوم کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ مزید برآں اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اس مرنے والے شخص نے صدقہ کی کوئی وصیت

---

[1]..... "(وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ) أَرَادَ بِهِ نَفْسَهُ (مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟) أَيْ لِرُوحِهَا (قَالَ: الْمَاءُ) إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ أَفْضَلَ لِأَنَّهُ أَعَمُّ نَفْعًا فِي الْأُمُورِ الدِّينِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ خُصُوصًا فِي تِلْكَ الْبِلَادِ الْحَارَّةِ، وَلِذَلِكَ مَنَّ اللّٰهُ تَعَالَى بِقَوْلِهِ (وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا) كَذَا ذَكَرَهُ الطِّيبِيُّ، وَفِي الْأَزْهَارِ: الْأَفْضَلِيَّةُ مِنَ الْأُمُورِ النِّسْبِيَّةِ، وَكَانَ هُنَاكَ أَفْضَلَ لِشِدَّةِ الْحَرِّ وَالْحَاجَةِ وَقِلَّةِ الْمَاءِ (فَحَفَرَ) أَيْ سَعْدٌ، وَفِي نُسْخَةٍ صَحِيحَةٍ قَالَ أَيِ الرَّاوِي: عَنْ سَعْدٍ، فَحَفَرَ (بِئْرًا) بِالْهَمْزِ وَيُبْدَلُ (وَقَالَ) أَيْ سَعْدٌ (هَذِهِ) أَيْ هَذِهِ الْبِئْرُ صَدَقَةٌ".

(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الزکاۃ/باب فضل الصدقۃ، ۴، ص، ۱۳۴۲ دار الفکر، بیروت، لبنان)

[2]..... (صحیح مسلم: کتاب الوصیۃ/بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ، ج، ۳، ص، ۱۲۵۴، رقم الحدیث، ۱۶۳۰، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

Marfat.com

بھی نہیں کی تھی۔ لہذا شرعی اصولوں کے مطابق وصیت نہ ہونے کی وجہ سے مرنے والے آدمی کا مال وارثوں کی ملکیت بن گیا تھا۔

جس سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنے ذاتی مال سے صدقہ کر کے دوسرے کو ایصال ثواب کر سکتا ہے۔

(۲)..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ:

"أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوصِ، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَلَهَا أَجْرٌ، إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ". [1]

ترجمہ: "ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میری والدہ بغیر وصیت کے فوت ہوگئی ہے اور میرا گمان ہے اگر وہ بات کرتی تو وہ صدقہ کرتی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو ثواب ہو جائے گا آپؐ نے فرمایا ہاں"۔

اس شخص کو اپنی ماں کے نیک اعمال میں شوق و رغبت دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ اگر ان کو موقع دستیاب ہوتا تو وہ صدقہ کرتیں۔ اس لئے انہوں نے اپنی ماں کے پسندیدہ کام کے مطابق ان کو ایصال ثواب کرنے کا سوال کیا، جبکہ اس کی کوئی وصیت بھی انہوں نے نہیں کی تھی۔ [2]

(۳)..... امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُوصِيَ ثُمَّ أَخَّرَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ فَهَلَكَتْ، وَقَدْ كَانَتْ هَمَّتْ بِأَنْ تُعْتِقَ. فَقَالَ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: إِنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ

---

[1]..... (صحيح مسلم: كتاب الزكاة، بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِلَيْهِ، ج،۲،ص،۶۹۶،رقم الحديث،۱۰۰۴،دار إحياء التراث العربى، بيروت)

[2]..... "لما علم من حرصها على الْخَيْرِ وَمن رغبتها فِي الْوَصِيَّة".
(تنوير الحوالك شرح موطأ مالك: ص،۲،ص،۱۳۰،تحت رقم الحديث، ۱۴۵۱،المكتبة التجارية الكبرى، مصر)

Marfat.com

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم :إِنَّ أُمِّى هَلَكَتْ.فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم:نَعَمْ ".[۱]

''ترجمہ:''ان کی ماں نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا پھر صبح تک دیر کی رات کو مر گئیں اوران کا قصد غلام آزاد کرنے کا تھا عبدالرحمٰن نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے پوچھا اگر میں اپنی ماں کی طرف سے آزاد کردوں تو ان کو کچھ فائدہ ہوگا قاسم نے کہا سعد بن عبادہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں مرگئی اگر میں اس کی طرف سے آزاد کردوں کیا اس کو فائدہ ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا ہاں''۔

(۴)..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

"مَاتَ رَجُلٌ، فَغَسَّلْنَاهُ، وَكَفَّنَّاهُ، وَحَنَّطْنَاهُ، وَوَضَعْنَاهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ مَقَامِ جِبْرِيلَ ثُمَّ آذَنَّا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ، فَجَاءَ مَعَنَا خُطًى، ثُمَّ قَالَ :لَعَلَّ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا؟ قَالُوا :نَعَمْ، دِينَارَانِ فَتَخَلَّفَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هُمَا عَلَيَّ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ :هُمَا عَلَيْكَ وَفِي مَالِكَ وَالْمَيِّتُ مِنْهُمَا بَرِىءٌ فَقَالَ:نَعَمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ :مَا صَنَعَتِ الدِّينَارَانِ؟ حَتَّى كَانَ آخِرَ ذٰلِكَ قَالَ :قَدْ قَضَيْتُهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ:الْآنَ حِينَ بَرَدَتْ عَلَيْهِ جِلْدُهُ". [۲]

ترجمہ:''ایک شخص فوت ہوگیا، ہم نے اسے غسل دے کر اور کفن وغیرہ پہنا کر تیار

---

[۱]....(موطأ مالک: كتاب العتاقة والولاء،باب عتق الحي عن الميت، ج،۵،ص،۱۱۳۲،رقم الحديث، ۲۸۸۷،مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية،أبو ظبى)

[۲]....(المستدرک على الصحيحين: كتاب البيوع: ج،۲،ص،۶۶،رقم الحديث، ۲۳۴۶، دارالکتب العلمية،بيروت)

Marfat.com

کر کے مقام جبریل کے پاس جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں وہاں رکھ دیا، پھر ہم نے رسول اللہؐ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا آپؐ ہمارے ساتھ پیدل چلتے ہوئے تشریف لے آئے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: شاید کہ تمہارے اس ساتھی کے ذمے کچھ قرضہ ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہاں! دو دینار ہیں، آپ پیچھے ہٹ گئے، ابوقتادہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ وہ دو درہم میں ادا کروں گا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: وہ دونوں درہم اب تیرے ہی ذمہ ہے اور تیرے ہی مال سے دیئے جائیں گے اور میت اس سے بری ہے۔ ابوقتادہ نے کہا ٹھیک ہے پھر آپؐ نے اس کی جنازہ پڑھائی، اس کے بعد جب بھی ابوقتادہ کی آپ سے ملاقات ہوتی آپ اس سے ان دو دیناروں کے متعلق پوچھتے حتیٰ کہ ابوقتادہ نے یہ بتادیا کہ میں نے اس کے دو درہم ادا کر دیئے ہیں تو آپ نے اس سے پوچھنا چھوڑ دیا اور فرمایا: اب اس کی جلد (یعنی جسم) کو ٹھنڈک پہنچی ہے"۔

بہرحال مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ مالی عبادات کا ایصال ثواب بھی کیا جا سکتا ہے۔ قربانی بھی مالی عبادت ہے، اور اس کے ذریعہ ایصال ثواب کرنا جائز ہے اور رسول اللہؐ نے اپنی امت کی طرف سے قربانی فرمائی ہے۔ ذیل میں چند روایات ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱)..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ، فَقَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ، هَلُمِّي الْمُدْيَةَ، ثُمَّ قَالَ: اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ، فَفَعَلَتْ: ثُمَّ أَخَذَهَا، وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: بِاسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ضَحَّى بِهِ". ۱

۱.....(صحيح مسلم: كتاب الاضاحي / بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ، وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ، وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ، ج۳، ص۱۵۵۷، رقم الحديث ۱۹۶۷، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا سینگ والا دنبہ لانے کا حکم فرمایا کہ جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں باٹھ ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو اور ایسا ہی دنبہ آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اے عائشہ چھری لاؤ پھر آپ ﷺ نے چھری پکڑی اور دنبے کو پکڑ کر اسے لٹادیا پھر اسے ذبح فرمادیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا (بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ) اے اللہ محمد کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ قربانی قبول فرما پھر آپ ﷺ نے اسی طرح قربانی فرمائی''۔

مذکورہ حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں جنہیں سپردِ قلم کیا جاتا ہے۔

(ا)..... قربانی کے ذریعہ ایصال ثواب کرنا جائز ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو ایصال ثواب کرنے کے لئے یہ قربانی فرمائی۔

(ب)..... ایصال ثواب کے عمل سے ایصال ثواب کرنے والے کو بھی اجر دیا جاتا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس قربانی کو اپنی طرف سے قبول کرنے کی بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی''۔

(ج)..... ایک عمل سے تمام مسلمانوں کو ثواب پہنچایا جا سکتا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پوری امت کو ایک قربانی میں شامل فرمایا۔

(د)..... ایصال ثواب زندہ اور مردہ دونوں قسم کے مومنین کو کیا جا سکتا ہے، کیونکہ امام الانبیاء جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری امت کی طرف سے قربانی فرمائی۔

(۲)..... حضرت عائشہ یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

''أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ، سَمِينَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، مَوْجُوئَيْنِ فَيَذْبَحُ

Marfat.com

أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ مِمَّنْ شَهِدَ بِالتَّوْحِيدِ، وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ، وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآلِ مُحَمَّدٍ "۔[1]

ترجمہ: "نبی ﷺ جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خریدتے جو خوب موٹے تازے، صحت مند، سینگدار، خوب صورت اور خصی ہوتے تھے اوران میں سے ایک اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے ذبح فرماتے جو توحید کے اقرار پر قائم ہوئے اور اس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ نبی ﷺ نے پیغام الٰہی پہنچا دیا اور دوسرا جانور محمد ﷺ وآل محمد ﷺ کی طرف سے قربان کرتے تھے"۔

(۳)..... حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ:

"ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ، فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ :إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ "۔[2]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن دو مینڈھے خصی سینگوں والے اور چتکبرے ذبح فرمائے۔ بوقت ذبح آپ نے اس کو قبلہ رخ کیا اور فرمایا میں اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے زمین وآسمان کی تخلیق فرمائی اور یہ کہ میں پوری یکسوئی کے ساتھ دین ابراہیم پر قائم ہوں۔ اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اور بلاشبہ میری نماز اور میری تمام عبادتیں اور میرا جینا مرنا

---

[1]....(مسند أحمد: ج،۴۳،ص،۶۶،رقم الحديث، ۲۵۸۸۶،مؤسسة الرسالة)

[2]....(سنن أبي داوٗد: كتاب الضحايا/باب ما يستحب عن الضحايا، ج،۳،ص،۹۵،رقم الحديث، ۲۷۹۵،المكتبة العصرية، صيدا ،بيروت)

Marfat.com

سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں حکم کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں۔اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی عطا سے ہے اور تیری ہی رضا کے لئے ہے محمد کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔اس کے بعد آپ نے اس کو ذبح فرمایا"۔

(۴)..... حضرت عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ:

"وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ، وَدَعَا لَهُ، وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ"۔[۱]

ترجمہ:"انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا تھا اور ان کی ماں زینب بن حمید ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ اس سے بیعت لے لیجئے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ابھی چھوٹا ہے، پھر آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی اور اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے"۔

احناف کے نزدیک مذکورہ روایت کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام گھر والوں کو ایک بکری کے ثواب میں شریک بنایا کرتے تھے،اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک سے زیادہ افراد کی واجب قربانی ایک بکری کے ذریعہ ادا فرمایا کرتے تھے، کیونکہ ایک بکری میں ایک ہی شخص کی طرف سے ہی قربانی کا ہونا مروی ہے۔[۲]

---

[۱].....(صحيح البخاري: كتاب الأحكام/باب بيعة الصغير، ج،٩،ص،٧٩،رقم الحديث،٧٢١٠)

[۲]....."قلت:هذا لا يدل على وقوعه من الجماعة، بل معناه أنه كان يضحي ويجعل ثوابه هبة لأهل بيته كما ذكرناه آنفا".(البناية شرح الهداية: كتاب الاضحية، ج،١٢،ص،١٦،دار الكتب العلمية)

Marfat.com

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ قربانی کے ذریعہ ایصال ثواب کرنا درست ہے، خواہ وہ بکری یا گائے یا دوسرے قربانی والے جانور ہوں۔

بکری کا پیشاب ناپاک ہے

پیشاب خواہ بکری کا ہو یا کسی اور جانور کا، انسان کے پیشاب کی طرح مطلقاً نجس ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بدو کے پیشاب کرنے پر پانی بہانے کا حکم فرمایا تھا۔

چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

”جَاءَ أَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَنَهَاهُمُ النَّبِیُّ فَلَمَّا قَضَی بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَأُهْرِیقَ عَلَیْهِ“۔[1]

ترجمہ: ’ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو منع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک دیا۔ جب وہ پیشاب کر کے فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کے پیشاب) پر ایک ڈول پانی بہانے کا حکم دیا۔ چنانچہ بہا دیا گیا“۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

”مَرَّ النَّبِیُّ عَلَی قَبْرَیْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ مِنْ کَبِیرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَی أَمَّا أَحَدُهُمَا فَکَانَ یَسْعَی بِالنَّمِیمَةِ، وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَکَانَ لاَ یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا، فَکَسَرَهُ بِاثْنَتَیْنِ، ثُمَّ غَرَزَ کُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَی قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ یُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا“۔[2]

ترجمہ: ’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں پر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1]..... (صحیح البخاری: کتاب الوضوء/بَابُ: یُهَرِیقُ المَاءَ عَلَی البَوْلِ، ج، ۱، ص، ۵۴، رقم الحدیث، ۲۲۱، دار طوق النجاة)

[2]..... (صحیح البخاری: کتاب الجنائز/بَابُ عَذَابِ القَبْرِ مِنَ الغِیبَةِ وَالبَوْلِ، ج، ۲، ص، ۹۹، رقم الحدیث، ۱۳۷۸، دار طوق النجاة)

Marfat.com

فرمایا کہ ان دونوں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی نہیں کہ کسی بڑی اہم بات پر ہو رہا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! ان میں ایک شخص تو چغل خوری کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے بچنے کے لیے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہری ٹہنی لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کی قبروں پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں ان کا عذاب کم ہو جائے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ".[1]

ترجمہ: "عذابِ قبر عموماً پیشاب (میں احتیاط نہ کرنے) کی وجہ سے ہوتا ہے"۔

حضرت عبد الرحمٰن بن حسنہ فرماتے ہیں کہ:

"انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ دَرَقَةٌ، أَوْ شَبِيهٌ بِالدَّرَقَةِ، فَاسْتَتَرَ بِهَا فَبَالَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: أَلَا تَرَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ، قَالَ: فَأَتَانَا، فَقَالَ: أَلَا تَدْرُونَ مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ. كَانَ إِذَا أَصَابَ أَحَدًا شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضَهُ بِالْمِقْرَاضِ قَالَ: فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ".[2]

ترجمہ: "میں اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ اکٹھے چل رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی ہمارے ساتھ آملے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں چمڑے کی بنی ہوئی ایک ڈھال یا اس جیسی کوئی اور چیز تھی، آپ ﷺ نے اس کے ساتھ پردہ کیا اور بیٹھ کر پیشاب کیا، میں نے اپنے ساتھی سے کہا: تم دیکھ رہے ہو! رسول اللہ ﷺ عورتوں

[1]....(المستدرك للحاكم: كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۹۳، رقم الحديث ۶۵۳)

[2]....(المستدرك للحاكم: كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۹۴، رقم الحديث ۶۵۷)

Marfat.com

کی طرح بیٹھ کر (یعنی بالکل زمین کے ساتھ چپک کر) پیشاب کر رہے ہیں۔ عبد الرحمٰن کہتے ہیں: پھر آپؐ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور حضور ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کے جسم پر پیشاب کے کچھ چھینٹے پڑ گئے تھے، اس کو قینچی سے کاٹنے کا حکم دیا گیا تو اس نے منع کر دیا (اس کی پاداش میں) اسے قبر میں عذاب دیا گیا"۔

ایک شبہ کا ازالہ

اگر ایسے جانوروں کا پیشاب ناپاک ہے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے تو پھر عرنیین والی حدیث کا کیا مطلب جس میں رسول اللہ ﷺ نے پیشاب پینے کا حکم فرمایا تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ حکم دواء کے طور پر دیا تھا اور ناپاک چیز کا بطور دواء استعمال جب پاک چیز دستیاب نہ ہو، درست ہے۔

چنانچہ انس سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرَ شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي القَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الحَرِيرِ، فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ".[1]

ترجمہ: "عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ریشمی کپڑے کے استعمال کی اجازت دے دی، پھر میں نے جہاد میں انہیں ریشمی کپڑا پہنے ہوئے دیکھا"۔

مذکورہ روایت سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ ضرورت کے وقت ریشم کو مباح قرار دیا گیا، جبکہ عام حالات میں وہ ممنوع ہے، اسی طرح اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے لیکن ضرورت کے تحت مباح

---

[1] .....(صحيح البخاري: كتاب الجهاد والسير/بَابُ الحَرِيرِ فِي الحَرْبِ، ج۴، ص۴۲، رقم الحديث، ۲۹۲۰، دار طوق النجاة)

کا گیا تھا۔ ۱؎

مزید یہ کہ انسانوں کا گوشت بالا تفاق پاک ہے اور ان کے پیشاب بالا تفاق حرام اور ناپاک ہیں تو گویا ان کے پیشاب کو خون کا حکم ملا ہے گوشت کا نہیں۔ اسی طرح اونٹ کے پیشاب کو خون کا حکم دیا گیا نہ کہ گوشت کا۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ اونٹ کا پیشاب ناپاک ہے۔ ۲؎

ایسے جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے مثلاً بکری، اونٹ اور گائے وغیرہ ان کا پیشاب نجاست خفیفہ میں داخل ہے۔ کپڑے پر ایک چوتھائی لگے ہونے کی صورت میں امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز درست ہو جاتی ہے۔ البتہ گھوڑے کی لید اور گائے کا گوبر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نجاست غلیظہ میں شامل ہیں جیسے حرام گوشت والے جانوروں کی لید اور گوبر نجاست غلیظہ ہے۔ صاحبین کے نزدیک یہ دونوں گائے اور گھوڑے کی لید نجاست خفیفہ ہیں۔ چنانچہ ان سے ناپاک شدہ کپڑے میں نماز اس وقت تک درست ہے

۱؎....”فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،قَدْ أَبَاحَ الْحَرِيْرَ لِمَنْ أَبَاحَ لَهُ اللُّبْسَ مِنَ الرِّجَالِ ،لِلْحِكَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِمَنْ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ عِلَاجِهَا ،وَلَمْ يَكُنْ فِي إِبَاحَتِهِ ذٰلِكَ لَهُمْ لِلْعِلَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمْ مَا يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ فِي غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَّةِ .فَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعُرَنِيِّيْنَ لِلْعِلَلِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمْ ،فَلَيْسَ فِي إِبَاحَةِ ذٰلِكَ لَهُمْ ،دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ فِي غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَلِ.وَلَمْ يَكُنْ فِي تَحْرِيْمِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُوْنَ حَلَالًا فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ ،وَلَا أَنَّهُ عِلَاجٌ مِنْ بَعْضِ الْعِلَلِ.وَكَذٰلِكَ حُرْمَةُ الْبَوْلِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ ،لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ ،أَنَّهُ حَرَامٌ فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ“.

(شرح معاني الآثار: كتاب الطهارة/بَابُ حُكْمِ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ، ج،١،ص،١٠٩،تحت رقم الحديث،٦٥٥،عالم الكتب)

۲؎....”احْتَجْنَا أَنْ نَرْجِعَ فَنَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ؟ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ ،فَإِذَا لُحُوْمُ بَنِي آدَمَ ،كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهَا لُحُوْمٌ طَاهِرَةٌ وَأَنَّ أَبْوَالَهُمْ حَرَامٌ نَجِسَةٌ ,فَكَانَتْ أَبْوَالُهُمْ بِاتِّفَاقِهِمْ مَحْكُوْمًا لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهِمْ ،لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهِمْ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ أَبْوَالُ الْإِبِلِ ،يَحْكُمُ لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهَا ،لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهَا، فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَبْوَالَ الْإِبِلِ نَجِسَةٌ.فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ،وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى“.

(شرح معاني الآثار: كتاب الطهارة/بَابُ حُكْمِ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ، ج،١،ص،١٠٩،تحت رقم الحديث،٦٥٥،عالم الكتب)

Marfat.com

جب تک وہ چوتھائی کپڑے سے زیادہ نہ ہو۔[۱]

بھیڑ، بکری اور دنبہ کی حلت کی وجہ

یہ سارے جانور دراصل مزاج انسانی کے موافق اور ستھرے اور معتدل المزاج ہوتے ہیں، اس لئے حلال ٹھہرائے گئے ہیں اور ان جانوروں کو خدا تعالیٰ نے بھیمۃ الانعام فرمایا، اور اس توافق و اعتدال کے سبب دنیا میں زیادہ تر انہیں جانوروں کا گوشت بنی آدم استعمال کرتے ہیں، فطرت انسانی اس امر کی مقتضی ہے کہ جیسا کہ بنی آدم کی خوراک کا کچھ حصہ نباتات سے ہوتا ہے ایسا ہی کچھ حصہ اس کا حیوانات سے ہوا اور اس کی خوراک کے لئے حیوانات بھی وہ مقرر ہونے مناسب تھے جو اس کے مزاج کے موافق ہوں لہذا خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔

جبکہ انسان جامع جلال و جمال ہے تو اس کی خوارک میں جمال وجلال دونوں کا ہونا مناسب تھا لہذا انسان کی خوراک کے لئے وہ جانور مقرر ہوئے جن میں جمال وجلال ہر دو صفات موجود ہیں۔[۲]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

---

[۱]..... "بول ما يؤكل لحمه نجس نجاسة مخففة، فتجوز الصلاة معه إذا أصاب المرء ما يبلغ ربع الثوب. وهورای الشيخين أبی حنيفة وأبی يوسف.
وأما روث الخيل وخِثْی البقر، فنجس نجاسة مغلظة عند أبی حنيفة مثل غير ماكول اللحم، لأنه صلّى الله عليه وسلم رمی الروثة، وقال :هذا رجس أو ركس. ونجس عند الصاحبين نجاسة مخففة، فلا يمنع صحة الصلاة بالثوب المتنجس به حتى يصبح كثيراً فاحشاً، لأن للاجتهاد فيه مساغاً، ولأن فيه ضرورة لامتلاء الطرق به، ورأی الصاحبين هو الأظهر لعموم البلوی بامتلاء الطرق بها".
(الفقه الاسلامي وادلته :بول الحيوان الماكول اللحم وفضلاته ورجيعه، ج ۱، ص ۳۱۴، دار الفكر، سوريّة، دمشق)

[۲]..... (احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص، ۲۱۹، ۲۲۰)

Marfat.com

(باب نمبر۴)

اونٹنی:

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا واقعہ

حضرت صالح علیہ السلام کی دعا سے پیدا ہونے والی اونٹنی کا تذکرہ ''عقر'' اور ''عقروھا'' کے عنوان سے ذرج ذیل آیات میں آتا ہے۔

''فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَاصَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ''.[۱]

ترجمہ ''غرض اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے کہ اے صالح علیہ السلام جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے ہیں اس کو منگوایئے اگر آپ پیغمبر ہیں''۔

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ.[۲]

ترجمہ: ''سوانہوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا تو صالح علیہ السلام نے فرمایا (خیر) تم اپنے گھروں میں تین دن اور بسر کرلو اور یہ ایسا وعدہ ہے جس میں ذرا جھوٹ نہیں''۔

''فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ''.[۳]

ترجمہ: ''سوانہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا پھر (جب آثار عذاب) نمودار ہوئے تو (اپنی حرکت پر) پریشان ہوئے''۔

''فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا. فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ''.[۴]

۱.....(سورة الاعراف: رقم الآية، ۷۷، پاره ۸)

۲.....(سورة هود: رقم الآية، ۶۵، پاره، ۱۲)

۳.....(سورة الشعراء: رقم الآية، ۱۵۷، پاره ۱۹)

۴.....(سورة الشمس: رقم الآية، ۱۴، پاره، ۳۰)

Marfat.com

ترجمہ: ’’سوانہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو (تمام قوم کے لیے) عام فرمایا۔

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ہلاکت کا واقعہ

حضرت صالح علیہ السلام بہت اعلیٰ کردار کے حامل انسان تھے، آپ کا زمانہ ۲۴۰۰ قبل از مسیح کا ہے۔ جن لوگوں کی طرف آپ پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے انہیں ثمود کہا جاتا تھا۔ قوم ثمود انتہائی مغرور تھی۔ بت پرستی کے ساتھ وہ غریبوں پر ظلم کرنے کے بھی عادی تھے۔ جب حضرت صالح علیہ السلام نے انہیں ہدایت کی طرف بلایا تو قوم ثمود نے بہت مخالفت کی۔ وہ آپ علیہ السلام کا مذاق اڑاتے اور آپ کو دھمکیاں بھی دیتے تھے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ“۔[1]

ترجمہ: ’’اور ہم نے قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا انہوں نے (اپنی قوم سے) فرمایا اے میری قوم تم (صرف) اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود (ہونے کے قابل) نہیں اس نے تم کو زمین (کے مادہ) سے پیدا کیا اور تم کو اس (زمین) میں آباد کیا تو تم اپنے گناہ (شرک و کفر وغیرہ) اس سے معاف کراؤ پھر (ایمان لاکر) اس کی طرف (عبادت سے) متوجہ رہو بے شک میرا رب (اس شخص سے) قریب ہے قبول کرنے والا ہے‘‘۔

نبی کی محبت بھری نصیحت کا جواب قوم نے یوں دیا کہ:

---

[1]....(سورۃ ھود: رقم الآیۃ، ۶۱، پارہ، ۱۲)

Marfat.com

"یَاصَالِحُ قَدْ کُنْتَ فِینَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا یَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِی شَکٍّ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَیْهِ مُرِیبٍ"۔[1]

ترجمہ: "کہ اے صالح تم تو اس کے قبل ہم میں ہونہار (معلوم ہوتے) تھے کیا تم ہم کو ان چیزوں کی عبادت سے منع کرتے ہو جن کی عبادت ہمارے بڑے کرتے آئے ہیں (یعنی تم اس سے منع مت کرو) اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلا رہے ہو (یعنی توحید) واقعی ہم تو اس کی طرف سے بڑے (بھاری) شبہ میں ہیں جس نے ہم کو تردد میں ڈال رکھا ہے"۔

قوم ثمود نے اللہ کے نبی صالح علیہ السلام کی بات کو نہ سنا بلکہ خیر خواہی کے جواب میں یہاں تک کہہ ڈالا کہ:

"قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِینَ. مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآیَةٍ إِنْ کُنْتَ مِنَ الصَّادِقِینَ"۔[2]

ترجمہ: "ان لوگوں نے کہا کہ تم پر کسی نے بڑا بھاری جادو کر دیا ہے۔ تم بس ہماری طرح کے ایک معمولی آدمی ہو (اور آدمی نبی نہیں ہوتا) سو کوئی معجزہ پیش کرو اگر تم (نبوت کے دعوی میں) سچے ہو"۔

اس سرکش قوم نے اس پر بس نہیں کیا، بلکہ اپنے پیغمبر کو یہاں تک کہہ ڈالا کہ:

"أَءُلْقِیَ الذِّکْرُ عَلَیْهِ مِنْ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ کَذَّابٌ أَشِرٌ"۔[3]

ترجمہ: "کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور بڑا شیخی باز ہے"۔

حضرت صالح علیہ السلام کی نصیحتوں سے تنگ آکر قوم والوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان

---

[1]....(سورۃ هود: رقم الآیة، ۶۲، پارہ، ۱۲)

[2]....(سورۃ الشعراء: رقم الآیة، ۱۵۳، ۱۵۴، پارہ، ۱۹)

[3]....(سورۃ القمر: رقم الآیة، ۲۵، پارہ، ۲۷)

Marfat.com

سے ایسا مطالبہ کرو جو یہ پورا نہ کر سکیں اور ہمیں ان کی مخالفت کا موقع مل جائے۔ مطالبہ یہ تھا کہ اگر آپ واقعی اللہ کے نبی ہیں تو ہماری فلاں پہاڑی کے اندر سے ایسی اونٹنی نکال کر دیں جو دس ماہ کی گابھن ہو اور زور آور اور تندرست ہو۔

پہاڑی میں سے اونٹنی کی تخلیق

حضرت صالح علیہ السلام نے پہلے ان سے وعدہ لیا کہ اگر تمہارا یہ مطالبہ پورا کر دیا جائے تو تم مجھ پر ایمان لے آؤ گے؟ جب سب نے وعدہ کر لیا تو حضرت صالح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی۔ دعا کرتے ہی اُس پہاڑی میں حرکت پیدا ہوئی اور اس سے ایسی اونٹنی نکل آئی جس طرح وہ چاہتے تھے۔

حضرت صالح علیہ السلام کا یہ معجزہ دیکھ کر تو کچھ مسلمان ہو گئے، اور باقی قوم نے بھی ایمان لانے کا ارادہ کر لیا لیکن قوم کے چند بڑے سرداروں نے انہیں بہکا کر اسلام لانے سے منع کر دیا۔

جب حضرت صالح علیہ السلام نے دیکھا کہ قوم نے وعدہ خلافی کی ہے اور خطرہ محسوس ہوا کہ ان پر کوئی عذاب آ جائے تو قوم پر شفقت کرتے ہوئے نصیحت کی کہ:

"قَدْ جَاءَ تْكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوْءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ "۔[1]

ترجمہ: "تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل آ چکی ہے یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لیے دلیل ہے سو اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرا کرے اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کبھی تم کو دردناک عذاب آ پکڑے"۔

حضرت صالح علیہ السلام کا پانی کی تقسیم کرنا

یہ عجیب الخلقت اونٹنی اس کنواں سے پانی پیتی تھی جس سے قوم ثمود پانی پیتی اور پلاتی تھی، مگر

[1]....(سورۃ الاعراف: رقم الآیۃ ۷۳، پارہ ۸)

Marfat.com

یہ اونٹنی جب اس کنواں سے پانی پیتی تو سارا پی جاتی۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے حضرت صالح علیہ السلام نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ایک دن یہ اونٹنی پانی پیا کرے گی، اور دوسرے دن قوم کے افراد پانی لیں گے۔ اور جس دن یہ اونٹنی پانی پیے گی تو قوم کے لوگوں کو اس اونٹنی کا دودھ اتنی مقدار میں مل جاتا تھا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے اس کنویں کے پانی کا جو فیصلہ صادر فرمایا تھا، قرآن مجید میں اس کا ذکر موجود ہے کہ صالح علیہ السلام نے فرمایا:

"هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ". [1]

ترجمہ: "صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ایک اونٹنی ہے پانی پینے کے لیے ایک باری اس کی ہے اور ایک مقرر دن میں ایک باری تمہاری"۔

دوسرے مقام پر پانی کی اس تقسیم کو یوں بیان کیا گیا ہے:

"وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ". [2]

ترجمہ: "اور ان لوگوں کو یہ بتلا دینا کہ پانی (کنویں کا) ان میں بانٹ دیا گیا ہے ہر ایک باری پر باری والا حاضر ہوا کرے گا"۔

حضرت صالح علیہ السلام کا اللہ کے احسانات گنوانا

حضرت صالح علیہ السلام نے اس سرکش قوم کو اللہ کے عذاب سے بچانے کے لیے پھر اللہ تعالیٰ کے احسانات گنوائے کہ اب بھی یہ قوم اپنی نافرمانی سے باز آجائے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا فَاذْكُرُوا آلَاءَ

[1] ....(سورة الشعراء: رقم الآية، ۱۵۵، پارہ، ۱۹)
[2] ....(سورة القمر: رقم الآية، ۲۸، پارہ، ۲۷)

Marfat.com

اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ "۔ ۱

ترجمہ: اور تم (یہ حالت) یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عاد کے بعد آباد کیا اور تم کو زمین پر رہنے کو ٹھکانا دیا کہ نرم زمین پر محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کران میں گھر بناتے ہو سو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔

دو فریقوں کا آپس میں لڑنا

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ساری قوم حضرت صالح علیہ السلام کی بات سنتی اور سرکشی سے باز آجاتی لیکن وہ دو فرقوں میں تقسیم ہوگئی۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ "۔ ۲

ترجمہ: "اور ہم نے (قوم) ثمود کے پاس ان کے (برادری کے) بھائی صالح علیہ السلام کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا یہ (پیغام دے کر) کہ تم اللہ کی عبادت کرو سو اچانک ان میں دو فریق ہوگئے (جو دین کے بارے میں) باہم جھگڑنے لگے"۔

ایک فریق تو حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لے آیا اور دوسرا سرکشی پر جما رہا، جو بحث ان کے درمیان ہوئی اس کا کچھ حصہ سورۃ الاعراف میں بیان کیا گیا ہے۔

"قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُرْسَلٌ مِنْ رَبِّهِ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ"۔ ۳

ترجمہ: "ان کی قوم میں جو متکبر سردار تھے انہوں نے غریب لوگوں سے جو کہ ان میں سے ایمان لے آئے تھے پوچھا کہ کیا تم کو اس بات کا یقین ہے کہ صالح

۱....(سورۃ الاعراف: رقم لآیۃ، ۷۴، پارہ، ۸)
۲....(سورۃ النمل: رقم الآیۃ، ۴۵، پارہ، ۱۹)
۳....(سورۃ الاعراف: رقم الآیۃ، ۷۵، پارہ، ۸)

Marfat.com

اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ بیشک ہم تو پورا یقین رکھتے ہیں جو ان کو دے کر بھیجا گیا ہے"۔

مگر ان متکبروں نے یہی کہا کہ:

"قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنتُم بِهِ كَافِرُونَ ".[1]

ترجمہ:"اور متکبر لوگ کہنے لگے کہ تم جس چیز پر یقین لائے ہوئے ہو ہم تو اس کے منکر ہیں"۔

"قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ ".[2]

ترجمہ:"وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو تم کو اور تمہارے ساتھ والوں کو منحوس سمجھتے ہیں"۔

"قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ".[3]

ترجمہ:"صالح علیہ السلام نے (جواب میں) فرمایا کہ تمہاری (اس) نحوست (کا سبب) اللہ کے علم میں ہے بلکہ تم وہ لوگ ہو کہ (اس کفر کی بدلت) عذاب میں مبتلا ہوگے"۔

اور جب صالح علیہ السلام نے ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تو وہ کہنے لگے اس عذاب کو لاؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ".[4]

ترجمہ:"غرض اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے

[1]....(سورۃ الاعراف: رقم الآیۃ، ۷۶، پارہ، ۸)

[2]....(سورۃ النمل: رقم الآیۃ، ۴۷، پارہ، ۱۹)

[3]....(ایضاً)

[4]....(سورۃ الاعراف: رقم لآیۃ، ۷۷، پارہ، ۸)

Marfat.com

لگے کہ اے صالح علیہ السلام جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے ہیں اس کو منگوایئے اگر آپ پیغمبر ہیں"۔

حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو پھر محبت سے سمجھایا کہ:

"قَالَ يَاقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ"۔ [1]

ترجمہ: "صالح علیہ السلام نے فرمایا اے بھائیو تم نیک کام (یعنی توبہ وایمان) سے پہلے عذاب کو کیوں جلدی مانگتے ہو تم لوگ اللہ کے سامنے (کفر سے) معافی کیوں نہیں چاہتے جس سے توقع ہو کہ تم پر رحم کیا جائے (یعنی عذاب سے محفوظ رہو)"۔

اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کے قتل کا منصوبہ

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے حضرت صالح علیہ السلام نے یہ طے فرمادیا تھا کہ ایک دن یہ اونٹنی پانی پیئے گی اور دوسرے دن قوم کے لوگ پانی لے سکیں گے اور اپنے جانوروں کو بھی پلا سکیں گے۔ جس دن قوم کے لوگوں کو پانی نہیں ملتا تھا اس دن اتنی مقدار میں اس اونٹنی کا دودھ ان کو مل جاتا تھا۔

قوم کے لوگ پانی کی تقسیم پر راضی نہیں تھے، اور وہ اونٹنی کے جانی دشمن ہو گئے تھے، مگر اپنے ہاتھوں سے اُس کا قتل نہیں کرنا چاہتے تھے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی نہ آجائے۔

شیطان کی سب سے بڑی چال جس میں پھنس کر انسان اپنی عقل وہوش، عام طور سے کھو بیٹھتا ہے، وہ مرد کو عورت کا لالچ ہے۔ قوم کی دو حسین وجمیل عورتوں نے یہ بازی لگادی کہ: قوم کی دو خوبصورت عورتوں نے کہا کہ جو شخص ناقہ کو قتل کردے گا، ہم اور ہماری لڑکیوں میں سے جس کو چاہے وہ اُس کی ہے۔ [2]

---

[1] ....(سورۃ النمل: رقم الآیۃ، ۴۷، پارہ، ۱۹)

[2] ....(معارف القرآن: ج، ۳، ص، ۶۱۱)

Marfat.com

قوم کے دو بدقسمت نوجوان "مصدع" اور "قدار" اس لالچ میں مدہوش ہو کر ناقہ (اونٹنی) کو قتل کرنے کے لئے نکل پڑے، اور ناقہ کے راستے میں ایک پتھر کی چٹان کے نیچے چھپ کر بیٹھ گئے، ناقہ جب سامنے آئی تو مصدع نے تیر کا وار کیا، اور قدار نے تلوار سے اُس کے پاؤں کاٹ کر قتل کر ڈالا۔[1]

اس کو قرآن مجید نے قوم ثمود کا سب سے بڑا بد بخت قرار دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا. إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا". [2]

ترجمہ: "قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب صالح علیہ السلام کی تکذیب کی۔ (اور یہ اس زمانہ کا قصہ ہے) جب کہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بد بخت تھا وہ (اونٹنی کے قتل کرنے کے لیے) اٹھ کھڑا ہوا"۔

جب حضرت صالح علیہ السلام کو اس دردناک واقعہ کا علم ہوا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے قوم کے لوگوں کو بتایا کہ تمہاری زندگی کے اب صرف تین دن باقی ہیں۔

"فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ". [3]

ترجمہ: "سو انہوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا تو صالح علیہ السلام نے فرمایا (خیر) تم اپنے گھروں میں تین دن اور بسر کر لو اور یہ ایسا وعدہ ہے جس میں ذرا جھوٹ نہیں"۔

قرآن کی زبانی عذاب کی تفصیل

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس عذاب کو مختلف مقامات پر بیان کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[1].....(معارف القرآن: ج۳، ص۶۱۱)

[2].....(سورۃ الشمس: رقم الآیۃ ۱۱، ۱۲، پارہ ۳۰)

[3].....(سورۃ ھود: رقم الآیۃ ۶۵، پارہ ۱۲)

Marfat.com

"فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ". ؎۱

ترجمہ: "پس آ پکڑا ان کو زلزلے نے سو اپنے گھر میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے"۔

"وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ. كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ". ؎۲

ترجمہ "اور ان ظالموں کو ایک نعرہ نے آدبایا جس سے وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ جیسے ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے خوب سن لو (قوم) ثمود نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا خوب سن لو رحمت سے ثمود کو دوری ہوئی"۔

معلوم ہوا کہ اس قوم پر دونوں طرح کے عذاب آئے تھے زلزلے کا عذاب بھی اور چنگھاڑ کا بھی۔

"فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ. فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ". ؎۳

ترجمہ: "سو ان کو صبح کے وقت آواز سخت نے پکڑا۔ سو ان کے (دنیوی) ہنر ان کے کچھ بھی کام نہ آئے۔

"فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ. فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ". ؎۴

ترجمہ: "سو انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا پھر (جب آثار عذاب کے) نمودار ہوئے تو (اپنی حرکت پر) پریشان ہوئے۔ پھر (آخر) عذاب نے ان کو آن لیا بیشک اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے اور (باوجود اس کے) ان (کفار مکہ) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے"۔

؎۱.....(سورة الاعراف: رقم الآية، ۷۸، پاره، ۸)
؎۲.....(سورة هود: رقم الآية، ۶۷، ۶۸، پاره، ۱۲)
؎۳.....(سورة الحجر: رقم الآية، ۸۳، ۸۴، پاره ۱۴)
؎۴.....(سورة الشعراء: رقم الآية، ۱۵۷، ۱۵۸، پاره، ۱۹)

Marfat.com

"فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ. فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ. وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ". [1]

ترجمہ: "سو دیکھیے ان کی شرارت کا کیا انجام ہوا کہ ہم نے ان کو (بطریق مذکور) اور (پھر ان کی قوم کو سب کو آسمانی عذاب سے) غارت کر دیا۔ سو یہ ان کے گھر ہیں جو ویران پڑے ہیں ان کے کفر کے سبب بلاشبہ اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے دانشمندوں کے لیے۔ اور ہم نے ایمان اور تقویٰ والوں کو نجات دی"۔

"فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ. فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ". [2]

ترجمہ: "سو (اس ڈرانے پر بھی) ان لوگوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی سو انکو عذاب نے آلیا اور وہ (اس عذاب کے آثار کو) دیکھ رہے تھے۔ سو نہ تو کھڑے ہی ہو سکے اور نہ (ہم سے) بدلہ لے سکے"۔

"إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ". [3]

ترجمہ: "ہم نے ان پر ایک ہی نعرہ (فرشتہ کا) مسلط کیا سو وہ (اس سے) ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی باڑ لگانے والے (کی باڑ) کا چورا"۔

"كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ. فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ. وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ". [4]

ترجمہ: "ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑانے والی چیز (یعنی قیامت) کی تکذیب

---

[1].....(سورة النمل: رقم الآية، ۵۱ الى ۵۳، پاره، ۱۹)

[2].....(سورة الذاريات: رقم الآيات، ۴۴، ۴۵، پاره، ۲۷)

[3].....(سورة القمر: رقم الآية، ۳۱، پاره، ۲۷)

[4].....(سورة الحاقة. رقم الآية، ۴ الى ۶، پاره، ۲۹)

Marfat.com

کی۔ سو ثمود تو ایک زور کی آواز سے ہلاک کر دیئے گئے۔ اور عاد جو تھے سو وہ ایک تیز و تند ہوا سے ہلاک کئے گئے"۔

"فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا"۔[۱]

ترجمہ: "تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو (تمام قوم کے لیے) عام فرمایا"۔

حضرت صالح علیہ السلام اونٹنی کے ساتھ رہتے تھے

حضرت وہب فرماتے ہیں کہ:

"إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ صَالِحًا إِلَى قَوْمِهِ حِينَ رَاهَقَ الْحُلُمَ، وَكَانَ رَجُلًا أَحْمَرَ إِلَى الْبَيَاضِ سَبِطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ يَمْشِي حَافِيًا كَمَا كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا يَتَّخِذُ حِذَاءً، وَلَا يَدَّهِنُ وَلَا يَتَّخِذُ بَيْتًا وَلَا مَسْكَنًا وَلَا يَزَالُ مَعَ نَاقَةِ رَبِّهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ تَوَجَّهَ مَعَهَا وَحَيْثُمَا نَزَلَتْ نَزَلَ مَعَهَا، وَكَانَ قَدْ صَامَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا قَبْلَ أَنْ تُعْقَرَ النَّاقَةُ، وَكَانَتْ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى شَامَةٌ عَلَامَةٌ، فَلَبِثَ فِيهِمْ أَرْبَعِينَ عَامًا يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ مِنْ لَدُنْ كَانَ غُلَامًا إِلَى أَنْ شَمِطَ وَهُمْ لَا يَزْدَادُونَ إِلَّا طُغْيَانًا"۔[۲]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو بالغ ہوتے ہی ان کی قوم کی طرف مبعوث فرما دیا تھا، آپ کا رنگ سرخی مائل تھا، آپ کے سر کے بال سیدھے تھے، آپ حضرت عیسیٰ کی طرح ننگے پاؤں رہا کرتے تھے، آپ نہ جوتے پہنتے تھے، نہ تیل لگاتے تھے، نہ انہوں نے اپنا کوئی مکان بنایا نہ کوئی خاص ٹھکانہ بنایا۔

---

[۱]....(سورة الشمس: رقم الآية، ۱۴، پاره، ۳۰)

[۲]....(المستدرك على الصحيحين: كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ج، ۲، ص، ۶۱۷، رقم الحديث، ۴۰۶۷، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

آپ ہمیشہ اپنے رب کی اونٹنی کے ہمراہ رہتے تھے، وہ جدھر کا رخ کرتی، آپ بھی اس کے ساتھ جاتے اور جہاں وہ ٹھہرتی، آپ بھی وہیں قیام کرتے۔اونٹنی کے قتل کیے جانے سے چالیس دن تک آپ روزے سے رہے اور آپ کے دائیں ہاتھ پر تل کا نشان تھا۔آپ اپنی بلوغت سے بالوں میں چاندی آنے تک چالیس سال کا عرصہ ان میں رہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے لیکن ان لوگوں کی مسلسل سرکشی بڑھتی رہی"۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اونٹنی کا دودھ حرام نہیں تھا

یہودیوں کا کہنا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور اونٹنیوں کا دودھ نہیں پیتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی اس بات کی تردید کی۔

چنانچہ معالم التنزیل میں ہے کہ:

"أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: إنك تَزْعُمُ أَنَّكَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْإِبِلِ وَأَلْبَانَهَا وَأَنْتَ تَأْكُلُهَا، فَلَسْتَ عَلَى مِلَّتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ ذٰلِكَ حَلَالًا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالُوا: كُلُّ مَا نُحَرِّمُهُ الْيَوْمَ كَانَ ذٰلِكَ حَرَامًا عَلَى نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ حَتّٰى انْتَهَى إِلَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ، يَعْنِي: لَيْسَ الْأَمْرُ عَلَى مَا قَالُوا مِنْ حُرْمَةِ لُحُومِ الْإِبِلِ وَأَلْبَانِهَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ، بَلْ كَانَ الْكُلُّ حَلَالًا لَهُ وَلِبَنِي إِسْرَائِيلَ، وَإِنَّمَا حَرَّمَهَا إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ قَبْلَ نُزُولِ التَّوْرَاةِ"۔ [1]

ترجمہ: "یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کیا کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ ملت ابراہیم پر ہیں اور ابراہیم اونٹوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور اونٹنیوں کا

---

[1]....(معالم التنزیل: ص، ۱۳۸، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض)

Marfat.com

دودھ نہیں پیتے تھے معلوم ہوا کہ آپ ان کی ملت پر نہیں ہیں، اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں ابراہیم علیہ السلام کے لئے حلال تھیں، وہ کہنے لگے ہر وہ چیز جو ہمارے نزدیک حرام ہے وہ نوح پر اور ابراہیم علیہما السلام پر حرام تھیں اور اس کی حرمت اسی طرح ہم تک پہنچی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے یہ آیت (یعنی آیت بالا) نازل فرمائی اور فرمایا کہ سب کھانے بنی اسرائیل کے لئے حلال تھے سوائے اس کے جو اسرائیل (یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام) نے تورات نازل ہونے سے پہلے اپنے اوپر حرام کر لئے تھے"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ أَتَمُّ وَاَحْكَمُ

Marfat.com

(فصل نمبرا)

احادیث میں اونٹنی کا تذکرہ

رسول اللہ ﷺ کا فتح مکہ کے موقع پر اونٹنی پر سورۃ فتح پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ:

"رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفَتْحِ، وَهُوَ يُرَجِّعُ". [۱]

ترجمہ: "جس دن مکہ فتح ہوا اس دن میں نے آپ کو دیکھا کہ آپؐ اونٹنی پر سوار ہیں اور آپؐ سورت فتح پڑھ رہے ہیں اور ایک آیت کو کئی کئی مرتبہ پڑھ رہے ہیں"۔

اونٹنی کا دودھ پینے سے وضو پر اثر نہیں پڑتا

اونٹنی کے دودھ پینے سے وضو متاثر نہیں ہوتا۔

چنانچہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں ابن عباسؓ کو کہتے ہوئے سنا:

"لَوْ أَنِّي أَكَلْتُ خُبْزًا وَلَحْمًا وَشَرِبْتُ لَبَنَ اللِّقَاحِ مَا بَالَيْتُ أَنْ أُصَلِّيَ وَلَا أَتَوَضَّأَ إِلَّا أَنْ أُمَضْمِضَ فَمِي، وَأَغْسِلَ أَصَابِعِي مِنْ غَمْرِ اللَّحْمِ". [۲]

ترجمہ: "اگر میں روٹی اور گوشت کھاؤں اور اونٹنی کا دودھ پیوں تو میں پرواہ نہیں کرتا کہ میں نماز پڑھوں اور وضو نہ کروں، مگر کلی کروں گا اور گوشت کی چکناہٹ اپنی انگلیوں سے دھوؤں گا"۔

۱.... (سنن أبي داود: باب تفريع أبواب الوتر/بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ، ج، ۲، ص، ۷۴، رقم الحديث، ۱۴۶۷، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

۲.... (السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الطهارة/بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ ذَلِكَ، ج، ۱، ص، ۲۴۸، رقم الحديث، ۷۴۷، دار الكتب العلمية)

Marfat.com

اللہ کے رستے میں اونٹنی دینا افضل صدقہ ہے

حضرت عدی بن حاتم طائی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ:

"أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْظِلُّ فُسْطَاطٍ، أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ". ۱

ترجمہ: "کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک غلام خدمت کے لئے دینا یا سائے کے لئے خیمہ دینا یا جوان اونٹنی اللہ کی راہ میں دینا"۔

ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ کو نکیل والی اونٹنی دینا

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهٖ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ". ۲

ترجمہ: "ایک شخص (دربارِ نبوت میں) نکیل والی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ کے لئے ہے (یعنی میں اس اونٹنی کو اللہ کی رضا کے لئے جہاد میں پیش کرتا ہوں)، رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: (میں تمہاری اس پیشکش کو بہ تحسین قبول کرتا ہوں اور تمہیں یہ بشارت دیتا ہوں کہ) اس کے بدلے قیامت کے دن تمہیں سات سو اونٹیاں عطا کی جائیں گی اور سب اونٹیاں نکیل والی ہوں گی"۔

رسول اللہ ﷺ کا اونٹنی پر سوار ہونا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

۱.....(سنن الترمذي: أبواب فضائل الجهاد/بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الخِدْمَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ج، ۳، ص، ۲۰، رقم الحديث، ۱۶۲۶، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

۲.....(سنن الترمذي: كتاب الامارة/بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَتَضْعِيفِهَا، ج، ۳، ص، ۱۵۰۵، رقم الحديث، ۱۸۹۲، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَنَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ، فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنُ عَوْفٍ، فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَلَأِ بَنِي النَّجَّارِ، فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ بِسُيُوفِهِمْ، قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ، وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ، قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَأِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ، ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا: لَا، وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ: كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَخِرَبٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، وَبِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، قَالَ: فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً، وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: فَكَانُوا يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةْ، فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ". [1]

ترجمہ: "رسول اللہ مدینہ پہنچے اور شہر کے بالائی علاقہ کے ایک محلہ میں تشریف لے گئے آپؐ نے وہاں چودہ راتیں قیام فرمایا پھر آپؐ نے قبیلہ بنونجار کو بلوایا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے حضرت انسؓ کہتے ہیں یہ منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا تھا آپؐ اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابوبکرؓ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنونجار آپ کے اردگرد

[1]....(صحيح مسلم: كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ/ بَابُ ابْتِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ج، ۱، ص، ۳۷۳، رقم الحديث، ۵۲۴، دار احياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

تھے آپ ﷺ حضرت ابوایوب کے گھر کے صحن میں اترے حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ جہاں نماز کا وقت پاتے وہیں نماز پڑھ لیتے تھے یہاں تک کہ بکریوں کے باڑہ میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور بنونجار کو بلوایا جب وہ آئے تو فرمایا تم اپنا باغ مجھے فروخت کر دو انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم تو آپؐ سے اس باغ کی قیمت نہیں لیں گے ہم اس کا معاوضہ صرف اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس باغ میں جو چیزیں تھیں انہیں میں بتاتا ہوں اس میں کچھ کھجوروں کے درخت، مشرکین کی قبریں اور کھنڈرات تھے پس رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا وہ کاٹ دئے گئے مشرکین کی قبریں اکھاڑ کر پھینک دی گئیں اور کھنڈرات ہموار کر دیئے گئے اور کھجور کی لکڑیاں قبلہ کی طرف گاڑھ دی گئیں اور اس کے دونوں طرف پتھر لگا دیئے گئے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رجز یہ کلمات پڑھ رہے تھے۔ اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما"۔

ایک دیہاتی کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی نکیل پکڑنا

حضرت ابوایوب سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ وُفِّقَ، أَوْ لَقَدْ هُدِيَ، قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: فَأَعَادَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي

Marfat.com

الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، دَعِ النَّاقَةَ"۔[۱]

ترجمہ: "رسول اللہ علیہ کے سفر کے دوران ایک دیہاتی سامنے سے آیا اور آپؐ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول علیہ مجھے ایسی چیز بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے! رسول اللہ علیہ رک گئے اور اپنے صحابہ کی طرف غور سے دیکھ کر فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق مل گئی یا فرمایا ہدایت مل گئی، پھر دیہاتی سے فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ دیہاتی نے دوبارہ وہی عرض کیا رسول اللہ علیہ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز پابندی سے پڑھ اور زکوۃ ادا کر اور رشتہ داروں سے میل جول رکھ پس اب میری اونٹنی چھوڑ دے"۔

ذات القرد میں حضور علیہ کی اونٹنیوں کا چرنا

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدَ، قَالَ: فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ، قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ، قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ، وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي، وَكُنْتُ رَامِيًا، وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعْ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعْ وَأَرْتَجِزُ، حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ، وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ

[۱]....(صحیح مسلم: کتب الایمان/بَابُ بَيَانِ الْإِيمَانِ الَّذِي يُدْخَلُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ مَنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، ج۱، ص۴۲، رقم الحدیث۱۳، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

Marfat.com

ثَلاثِيْنَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَدْ حَمَيْتُ القَوْمَ المَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الأَكْوَعِ، مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا المَدِينَةَ"۔[1]

ترجمہ: "میں فجر کی اذان سے پہلے (مدینہ سے باہر غابہ کی طرف نکلا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنیاں ذات القرد میں چرا کرتی تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ راستے میں مجھے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ملے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کس نے پکڑا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ قبیلہ غطفان والوں نے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے تین مرتبہ بڑی زور زور سے پکارا یا صباحاہ! انہوں نے بیان کیا کہ اپنی آواز میں نے مدینہ کے دونوں کناروں تک پہنچادی اور اس کے بعد میں سیدھا تیزی کے ساتھ دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور آخرانہیں جالیا۔ اس وقت وہ جانوروں کو پانی پلانے کے لیے اترے تھے۔ میں نے ان پر تیر برسانے شروع کردیئے۔ میں تیر اندازی میں ماہر تھا اور یہ شعر کہتا جاتا تھا میں ابن الاکوع ہوں آج ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے میں یہی رجز پڑھتا رہا اور آخر اونٹنیاں ان سے چھڑالیں بلکہ تیس چادریں ان کی میرے قبضے میں آگئیں۔ سلمہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر آگئے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے تیر مار مار کران کو پانی نہیں دیا اور وہ ابھی پیاسے ہیں۔ آپ فوراً ان کے تعاقب کے لیے فوج بھیج دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: اے ابن الاکوع! جب تو کسی پر قابو پالے تو نرمی اختیار کر۔ سلمہؓ نے بیان کیا

[1]....(صحيح البخاري: كتاب المغازي/بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرَدَ، ج۵، ص۱۳۰، رقم الحديث ۴۱۹۴، دار طوق النجاة)

Marfat.com

پھر ہم واپس آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے بٹھا کر لائے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آ گئے''۔

میں نے منیٰ پہنچنے تک کسی اونٹنی کو تیز چلتے نہیں دیکھا

حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ:

''عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَقَالَ :لَيْسَ الْبِرُّ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ فَمَا رَأَيْتُ نَاقَةً رَافِعَةً يَدَهَا حَتَّى أَتَى مِنًى ''.[۱]

ترجمہ:''نبی اکرم ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے سوار کرلیا، اور بڑے اطمینان سے روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اطمینان سے چلو، گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔(اسامہ فرماتے ہیں) آپ ﷺ کے اس فرمان کے بعد منیٰ کے پہنچنے تک میں نے کسی اونٹنی کو تیز چلتے نہیں دیکھا''۔

میں حضرت یونسؑ کو سرخ رنگ والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ:

''أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى عَلَى وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا:وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ :كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ مُهْبِطًا لَهُ خُوَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّكْبِيرِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ:مَا هَذِهِ الثَّنِيَّةُ؟ قَالُوا:ثَنِيَّةُ كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ :كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ خِطَامُهَا لِيفٌ وَهُوَ يُلَبِّي، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٌ''.[۲]

ترجمہ:''رسول اللہ ﷺ ازرق کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کون سا مقام

---

[۱]....(المستدرک علی الصحیحین: ج،۱،ص،۶۳۷،رقم الحدیث،۱۷۰۹،دارالکتب العلمیة)

[۲]....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب التفسیر،ج،۲،ص،۳۷۳،رقم الحدیث،۳۳۱۳، دارالکتب العلمیة،بیروت)

Marfat.com

ہے؟لوگوں نے جواب دیا یہ "وادی ازرق" ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں حضرت موسیٰ بن عمران ؑ کو اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے تکبیر پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ مقام "ثنیہ" پر تشریف لائے، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں فلاں ثنیہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ حضرت یونس بن متی کو سرخ رنگ کی گھنگریالے بالوں والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، جس کی لگام کھجوری چھال کی ہے اور آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں اور آپ اونی جبہ زیب تن کیے ہوئے ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ کا اونٹنی کا ہدیہ قبول کرنے سے انکار

حضرت عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ:

"أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً، فَقَالَ: أَسْلَمْتَ؟، فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ"[1]

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹنی ہدیہ میں پیش کی۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تو نے اسلام قبول کرلیا؟ میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا مجھے مشرکین سے ہدیہ لینے کی ممانعت کی گئی ہے"۔

کھجور کے تنے سے اونٹنی کی طرح کی آواز

حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر ؓ بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

"كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ

[1]....(سنن أبي داود: كِتَاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ، بَابٌ فِي الْإِمَامِ يَقْبَلُ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ، ج۳، ص۱۷۳، رقم الحديث ۳۰۵۷، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

وَكَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ العِشَارِ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ"۔ [1]

ترجمہ: ''(ابتداء میں) مسجد (نبوی) کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ جب خطبہ پڑھتے تو کھجور کے ایک ستون سے سہارا لگا لیتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس کی وجہ سے ہم نے اس کھجور کے ستون سے ایک آواز سنی مثل اونٹنی کی آواز کے چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے دست مبارک اس پر رکھا تو وہ چپ ہوا''۔

رسول اللہ ﷺ کا حسنینؓ کے لئے اونٹنی کا دودھ دوہنا

ابوسعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ:

"أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على ابنته فاطمة وابناها إلى جانبها وعلى نائم، فاستسقى الحسن فأتى ناقة لهم فحلب منها ثم جاء به، فنازعه الحسين أن يشرب قبله حتى بكى فقال: يشرب أخوك ثم تشرب، فقالت فاطمة: كأنه آثر عندك منه، قال: ما هو بآثر عندي منه، وإنهما عندي بمنزلة واحدة، وإنك وهما وهذا المضطجع معي في مكان واحد يوم القيامة". [2]

ترجمہ: ''ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی فاطمہؓ کے پاس تشریف لے گئے ان کے دونوں بیٹے ان کے ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت علیؓ سو رہے تھے۔ حسنؓ نے پانی مانگا تو آپؐ اونٹنی کے پاس گئے دودھ دوہ کر لے آئے، حضرت

[1]....(صحيح البخاري: كتاب المناقب/بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلَامِ، ج۴، ص، ۱۹۵، رقم الحديث، ۳۵۸۵، دار طوق النجاة)

[2]....(كنز العمال: فضائل اهل بيت مجملا، ج۱۳، ص، ۶۴۲، رقم الحديث، ۳۷۶۲۵، مؤسسة الرسالة،

Marfat.com

حسینؓ نے پہلے دودھ پینے کا مطالبہ کیا اور منازعت کر دی اور (نہ ملنے پر) رونے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے تمہارا بھائی پی لے پھر تم پینا۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا: آپ حسن کو حسین پر ترجیح دے رہے ہیں فرمایا: میں اسے ترجیح نہیں دے رہا یہ میرے نزدیک ایک مقام رکھتے ہیں۔ تو یہ دونوں اور یہ سویا ہوا شخص قیامت کے دن میرے ساتھ ایک جگہ میں ہوں گے"۔

رسول ﷺ کی اونٹنی دشمنوں کے پاس

حسن سے روایت ہے کہ:

"أن امرأة كانت فى العدو وكانت ناقة النبى ﷺ فى العدو، فدنت المرأة منها فجلست على عجزها، فنذرت دمها إن نجت، فأصبحت بالمدينة، فأخبر النبى ﷺ خبرها، فقال: بئس ما جزيتها، لا نذر فى معصية الله، ولا نذر فيما لا تملك". [1]

ترجمہ: "ایک عورت دشمنوں میں پھنس گئی جبکہ نبی کریمؐ کی اونٹنی بھی دشمنوں کے پاس تھی چنانچہ وہ عورت اونٹنی کے قریب ہوئی اور اس پر سوار ہو گئی عورت نے نذر مان لی کہ اگر دشمن سے اسے نجات مل گئی تو یہی اونٹنی ذبح کرے گی۔ چنانچہ عورت صبح صبح دشمن سے نجات پا کر مدینہ پہنچ گئی نبی کریمؐ کو اس کی خبر کی گئی آپؐ نے فرمایا: اس عورت نے اونٹنی کو بہت برا بدلہ دیا، اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس چیز میں نذر ہوتی ہے جو اپنی ملکیت میں نہ ہو"۔

رسول اللہ ﷺ کا حضرت عائشہؓ کو اونٹنی دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

---

[1]....(كنز العمال: كتاب اليمين والنذر من قسم الافعال/ نقض النذر، ج۱۶، ص۷۳۸، رقم الحديث۴۶۵۸۷، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

"اعطانی رسول اللہ ﷺ ناقة سوداء كأنها فحمة صعبة لم تخطم، فمسها ودعا عليها بالبركة ثم قال: اركبي وارفقي بها فإنه لم يجعل الرفق في شيء إلا زانه، ولم ينزع من شيء إلا شانه ".[1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے مجھے سیاہ رنگ کی اونٹنی عطا فرمائی گویا وہ کوئلہ لگ رہی تھی، اس پر سواری کرنا دشوار تھا اور نکیل نہیں ڈالنے دیتی تھی آپ ﷺ نے اونٹنی پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ اور نرمی سے پیش آؤ چونکہ جس چیز سے نرمی کی جاتی ہے وہ مزین ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نرمی کشید کر لی جاتی ہے وہ عیب دار ہو جاتی ہے"۔

اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟

یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ فرمایا کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لِلِقْحَةٍ: مَنْ يَحْلُبُ هذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: مُرَّةُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم: اجْلِسْ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَحْلُبُ هذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: حَرْبٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم: اجْلِسْ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَحْلُبُ هذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: يَعِيشُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم: احْلُبْ". [2]

---

[1]....(كنز العمال: فضائل الأزواجه ﷺ مفصلة/ام المؤمنين عائشه رضى الله عنها، ج، ۱۳، ص، ۶۵۳، رقم الحديث، ۳۷۷۷۶، مؤسسة الرسالة)

[2]....(الموطا لامام مالک: ج، ۵، ص، ۱۴۱۷، رقم الحديث، ۳۵۶۹، مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية، أبو ظبي، الإمارات)

Marfat.com

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے کہا اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟ ایک شخص کھڑا ہوا، آپ ﷺ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے؟ وہ بولا مرہ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جا آپ نے اس کا نام اچھا نہ سمجھا، مرہ تلخ کو بھی کہتے ہیں پھر آپ نے فرمایا کون دوہے گا؟ اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا حرب۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا، پھر آپ نے فرمایا کون دوہے گا؟ اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا یعیش آپ نے فرمایا جا دوھ۔ یعیش نام آپ نے پسند کیا کیونکہ وہ عیش سے ہے آپ فال نیک بہت لیا کرتے تھے''۔

اونٹنی کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے گفتگو کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''كُنَّا جُلُوسًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيٌّ بَدَوِيٌّ يَمَانِيٌّ، عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ فَأَنَاخَ بِبَابِ الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ فَلَمَّا قَضَى نَحْبَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ النَّاقَةَ الَّتِي تَحْتَ الْأَعْرَابِيِّ سَرِقَةٌ، قَالَ: أَثَمَّ بَيِّنَةٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: يَا عَلِيُّ خُذْ حَقَّ اللَّهِ مِنَ الْأَعْرَابِيِّ إِنْ قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ وَإِنْ لَمْ تَقُمْ فَرُدَّهُ إِلَيَّ قَالَ: فَأَطْرَقَ الْأَعْرَابِيُّ سَاعَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا أَعْرَابِيُّ لِأَمْرِ اللَّهِ وَإِلَّا فَادْلُ بِحُجَّتِكَ فَقَالَتِ النَّاقَةُ مِنْ خَلْفِ الْبَابِ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْكَرَامَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا مَا سَرَقَنِي وَلَا مَلَكَنِي أَحَدٌ سِوَاهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَعْرَابِيُّ بِالَّذِي أَنْطَقَهَا بِعُذْرِكَ مَا الَّذِي قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَسْتَ بِرَبٍّ اسْتَحْدَثْنَاكَ وَلَا مَعَكَ

Marfat.com

إِلٰهٌ أَعَانَکَ عَلَى خَلْقِنَا وَلَا مَعَکَ رَبٌّ فَنَشُکُّ فِي رُبُوبِيَّتِکَ أَنْتَ رَبُّنَا كَمَا نَقُولُ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ أَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُبَرِّئَنِي بِبَرَاءَتِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْكَرَامَةِ يَا أَعْرَابِيُّ لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ يَبْتَدِرُونَ أَفْوَاهَ الْأَزِقَّةِ يَكْتُبُونَ مَقَالَتَکَ فَأَكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ "[1]

ترجمہ: "ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بلند بانگ یمنی دیہاتی اپنی سرخ اونٹنی پر آیا۔ اس نے مسجد کے دروازے پر اونٹنی کو بٹھایا اور اندر آگیا۔ سلام کر کے بیٹھ گیا۔ جب اس نے کام پورا کرلیا تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس دیہاتی کے پاس جو اونٹنی ہے یہ اس نے چوری کی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی گواہ ہے؟ صحابہؓ نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اے علی اگر گواہوں سے ثابت ہو جائے تو اس دیہاتی سے اللہ کا حق لے لو، اور اگر گواہوں سے ثابت نہ ہو تو اس کو واپس کردو۔ دیہاتی کچھ دیر سر جھکا کر بیٹھا رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے دیہاتی: اللہ کے حکم کے لئے اٹھو۔ نہیں تو اپنی دلیل پیش کرو۔ تو دروازے کے باہر سے اونٹنی بولی۔ یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت وکرامت کے ساتھ بھیجا ہے، اس نے مجھے چرایا نہیں ہے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی دوسرا میرا مالک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے دیہاتی! تجھے اس ذات کی قسم! جس نے اس کو تیرے حق میں قوت گویائی بخشی ہے، تو نے کیا دعا مانگی تھی؟ اس نے کہا: میں نے یہ دعا مانگی تھی: اے اللہ! تو ایسا رب نہیں ہے کہ میں نے تجھے نیا بنایا ہے اور نہ ہی تیرے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ ہے جس نے ہماری تخلیق میں تیری مدد کی ہو اور نہ تیرے ساتھ کوئی دوسرا

---

[1]....(المستدرک علی الصحیحین: كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ج ۲، ص ۶۷۶، رقم الحديث، ۴۲۳۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

رب ہے کہ ہم تیری ربوبیت میں شک کریں، تو ہی ہمارا رب ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور تو اس سے بھی بلند و برتر ہے جو کہنے والے کہتے ہیں۔ میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور مجھے بری فرما۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے عزت کے ساتھ بھیجا ہے، اے اعرابی میں نے گلیوں کے کونوں پر فرشتوں کو تیری طرف جلدی جلدی آتے دیکھا، وہ تیری اس دعا کو لکھ رہے تھے۔ لہذا مجھ پر کثرت درود پڑھا کر"۔

مجھے ایک اونٹنی کجاوہ سمیت چاہیے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْرَابِيٍّ فَأَكْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَهَّدْنَا ائْتِنَا فَأَتَاهُ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقَالَ: نَاقَةٌ بِرَحْلِهَا وَيَحْلِبُ لَبَنَهَا أَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَزَ هَذَا أَنْ يَكُونَ كَعَجُوزِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: مَا عَجُوزُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: إِنَّ مُوسَى حِينَ أَرَادَ أَنْ يَسِيرَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ ضَلَّ عَنْهُ الطَّرِيقُ فَقَالَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ مَا هَذَا؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ: إِنَّ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِنَ اللّٰهِ أَنْ لَا نُخْرِجَ مِنْ مِصْرَ حَتَّى تُنْقَلَ عِظَامُهُ مَعَنَا. فَقَالَ مُوسَى: أَيُّكُمْ يَدْرِي أَيْنَ قَبْرُ يُوسُفَ؟ فَقَالَ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَكَانَ قَبْرِهِ إِلَّا عَجُوزٌ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مُوسَى فَقَالَ: دُلِّينَا عَلَى قَبْرِ يُوسُفَ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتَّى تُعْطِيَنِي حُكْمِي. فَقَالَ لَهَا: مَا حُكْمُكِ؟ قَالَتْ: حُكْمِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ. فَكَأَنَّهُ كَرِهَ

Marfat.com

ذٰلِکَ قَالَ: فَقِیلَ لَهُ أَعْطِهَا حُكْمَهَا، فَأَعْطَاهَا حُكْمَهَا فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ إِلَى بُحَيْرَةٍ مُسْتَنْقِعَةٍ مَاءً، فَقَالَتْ لَهُمْ أَنْضِبُوا هٰذَا الْمَاءَ. فَلَمَّا أَنْضَبُوا قَالَتْ لَهُمْ: احْفِرُوا فَحَفَرُوا فَاسْتَخْرَجُوا عِظَامَ يُوسُفَ فَلَمَّا أَنْ أَقَلُّوهُ مِنَ الْأَرْضِ إِذِ الطَّرِيقُ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ"۔[1]

ترجمہ: ''ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کے پاس تشریف لے گئے، اس نے آپ ﷺ کی خوب مہمان نوازی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم ہم سے وعدہ کرو کہ ہمارے پاس آؤ گے۔ پھر ایک دفعہ وہ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: تیری حاجت کیا ہے؟ اس نے کہا: ایک اونٹنی کجاوہ سمیت، جس کا دودھ میرے گھر والے پئیں۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ بھی بنی اسرائیل کی بڑھیا کی طرح عاجز ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بنی اسرائیل کی بڑھیا کا کیا قصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے ہمراہ روانگی کا ارادہ فرمایا تو راستہ بھول گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے پوچھا: ایسا کیوں ہوا؟ آپ کو بنی اسرائیل کے علماء نے بتایا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا، تو انہوں نے ہم سے خدا کی قسم لے کر یہ عہد لیا تھا کہ جب ہم مصر سے نکلیں گے تو یہ جسم اطہر بھی اپنے ہمراہ منتقل کر کے لے جائیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے؟ بنی اسرائیل کے علماء نے جواباً کہا: اس چیز کا علم صرف بنی اسرائیل کی ایک بڑھیا کے پاس ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بڑھیا کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کریں۔ اس نے کہا:

---

[1]....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب التفسیر، ج۲، ص۴۳۹، رقم الحدیث، ۳۵۲۳، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

پہلے مجھ سے ایک وعدہ کریں پھر بتاؤں گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: کیا وعدہ لینا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: یہ کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ وعدہ کچھ عجیب سا لگا۔ لیکن آپ سے کہا گیا کہ اس سے وعدہ کر لیجیے تو آپ نے اس سے جنت کا وعدہ کر لیا۔ تب وہ ان کو اپنے ہمراہ لے کر پانی کی ایک جھیل پر آئیں۔ جس کے پانی کا رنگ بھی بدل چکا تھا۔ اس نے کہا: اس جھیل کا پانی خشک کریں۔ انہوں نے پانی خشک کر دیا۔ جب پانی خشک ہو گیا تو اس نے کہا: یہاں سے کھدائی شروع کر دیں، انہوں نے کھودنا شروع کر دیا تو وہاں سے ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا جسم مبارک مل گیا۔ جب انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین سے نکال لیا تو روزِ روشن کی طرح ان پر راستہ واضح ہو گیا"۔

اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقفے کے برابر جہاد میں شریک ہونے کا اجر

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا، ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ، فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ". [1]

ترجمہ: "جو مسلمان صرف اتنی دیر کے لئے جہاد میں شریک ہو جائے جتنی دیر اونٹنی کو ایک بار دوہنے کے بعد دوسری مرتبہ دوہنے تک ہوتا ہے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص سچے دل سے شہادت طلب کرتا ہے وہ چاہے (طبعی موت) مرے یا قتل کیا جائے (بہر حال) اس کو شہید کا ثواب دیا جاتا ہے"۔

---

[1].....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب الجهاد، ج۲، ص۸۷، رقم الحديث ۲۴۱۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

(فصل ۲)

صحابہ کرامؓ کے واقعات میں اونٹنی کا ذکر

حضرت ابوبکرؓ کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنائی دینا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَاتَّبَعَهُ عَلِيًّا، فَبَيْنَا أَبُو بَكْرٍ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَزِعًا، فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا عَلِيٌّ فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّرَهُ عَلَى الْمَوْسِمِ، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى: إِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ فَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي بِهَا، فَإِذَا بُحَّ قَامَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَنَادَى"۔[1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ ان باتوں کا اعلان کردو، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کردیا۔ حضرت ابوبکرؓ ابھی راستہ میں تھے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنائی دی۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھبرا کر اس آواز کی طرف چل پڑے وہ سمجھے کہ شاید

[1]....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب المغازي والسرایا، ج۳، ص۵۳، رقم الحدیث ۴۳۷۵، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ جب پاس پہنچے تو وہ حضرت علیؓ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ کا وہ مکتوب حضرت علیؓ کے حوالے کیا جس کا حج کے موقع پر اعلان کرنے کا حکم تھا۔ اور حضرت علیؓ سے کہا: ان کلمات کا اعلان کر دینا۔ حضرت علیؓ ایام تشریق میں کھڑے ہوئے اور اعلان کر دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے بیزار ہیں۔ تم زمین میں چار ماہ تک چل پھر لو اور اس سال کے بعد نہ کسی مشرک کو حج کرنے کی اجازت ہوگی اور نہ کوئی ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔ اور جنت میں صرف ایمان والا ہی جائے گا۔ حضرت علیؓ مسلسل یہ اعلان کرتے رہے حتی کہ ان کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ تو پھر حضرت ابو ہریرہؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اعلان کرنا شروع کر دیا''۔

حضرت عمرؓ کا اپنی اونٹنی کی لگام پکڑنا

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ:

''خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّامِ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَأَتَوْا عَلَى مَخَاضَةٍ وَعُمَرُ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَنَزَلَ عَنْهَا وَخَلَعَ خُفَّيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَأَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ فَخَاضَ بِهَا الْمَخَاضَةَ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ تَفْعَلُ هٰذَا، تَخْلَعُ خُفَّيْكَ وَتَضَعُهُمَا عَلَى عَاتِقِكَ، وَتَأْخُذُ بِزِمَامِ نَاقَتِكَ، وَتَخُوضُ بِهَا الْمَخَاضَةَ؟ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ أَهْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوكَ، فَقَالَ عُمَرُ أَوَّهْ لَمْ يَقُلْ ذَا غَيْرُكَ أَبَا عُبَيْدَةَ جَعَلْتُهُ نَكَالًا لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّةَ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللّٰهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللّٰهُ''۔[1]

---

[1] ....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب الایمان، ج۱، ص۱۳۰، رقم الحدیث ۲۰۷)

Marfat.com

ترجمہ: "ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، ان کے ساتھ (میں بھی تھا اور) ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے (چلتے چلتے) ایک جھیل پر پہنچے حضرت عمرؓ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔آپ اس سے نیچے اترے، اپنے جوتے اتار کر کندھوں پر رکھ لئے اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر (پیدل چلتے ہوئے) جھیل میں داخل ہو گئے۔اس پر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! (آپ نے یہ کیا کیا) جوتے اتار کر کندھوں پر رکھ لئے ہیں اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر پیدل چل رہے ہیں؟ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ شہر کے لوگ آپ کی عزت کریں۔آپ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! یہ بات تیرے سوا کسی اور نے نہیں کہی۔میں امت محمدیہ کے لئے اس کو ایک مثال بنانا چاہتا ہوں۔ہم ذلیل و رسوا لوگ تھے، اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بدولت ہمیں عزت بخشی۔اب اگر ہم اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مقام عزت کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ عزت تلاش کریں تو اللہ ہمیں ذلیل کرے گا"۔

ابوسباع کا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی اونٹنی خریدنا

ابوسباع فرماتے ہیں کہ:

"اشْتَرَيْتُ نَاقَةً مِنْ دَارِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ فَلَمَّا خَرَجْتُ بِهَا أَدْرَكَنِي وَاثِلَةُ وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اشْتَرَيْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بَيَّنَ لَكَ مَا فِيهَا؟ قُلْتُ: وَمَا فِيهَا، إِنَّهَا لَسَمِينَةٌ ظَاهِرَةُ الصِّحَّةِ؟ قَالَ: أَرَدْتَ بِهَا سَفَرًا أَوْ أَرَدْتَ بِهَا لَحْمًا؟ قُلْتُ: أَرَدْتُ بِهَا الْحَجَّ. قَالَ: فَارْتَجِعْهَا. فَقَالَ صَاحِبُهَا: مَا أَرَدْتَ إِلَّا هٰذَا أَصْلَحَكَ اللّٰهُ تُفْسِدُ عَلَيَّ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا، إِلَّا بَيَّنَ مَا فِيهِ، وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ عَلِمَ

Marfat.com

ذٰلِکَ إِلَّا بَيَّنَهُ". ۱

ترجمہ:"میں نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حویلی سے ایک اونٹنی خریدی۔ جب میں اس کو لے کر نکلا تو آگے سے واثلہ آ ملے۔ وہ اپنے تہہ بند کو گھسیٹتے ہوئے آ رہا تھا۔ اس نے پوچھا: اے عبداللہ! کیا یہ تم، نے خریدی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا: اس میں جو عیب ہے وہ اس نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے؟ میں نے کہا: اس کو کیا ہوا ہے؟ بظاہر تو ماشاء اللہ یہ اچھی خاصی صحت مند ہے۔ اس نے کہا: آپ اس پر سفر کرنا چاہتے ہو یا گوشت کھانے کے ارادے سے یہ خریدی ہے؟ میں نے کہا: میں نے حج پر جانے کے لئے یہ خریدی ہے۔ اس نے کہا تو پھر یہ واپس کر دیں، اس کے مالک نے کہا: یہ تم نے خود ہی پسند کی تھی، اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے۔ تو نے اس کا نقص میرے اوپر ظاہر کر دیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ عیب بتائے بغیر کوئی عیب دار چیز بیچے"۔ اور جو شخص اس کے عیب کو جانتا ہے اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کو چھپائے"۔

براء بن عازبؓ کی سرکش اونٹنی

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ، فَدَخَلَتْ حَائِطًا، فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَكُلِّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا، وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ". ۲

۱.....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب البیوع، ج۲، ص۱۲، رقم الحدیث ۲۱۵۷)

۲.....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب البیوع، ج۲، ص۵۵، رقم الحدیث ۲۳۰۳، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

ترجمہ: ''ان کی ایک سرکش اونٹنی تھی، ایک دفعہ وہ کسی کے باغ میں گھس گئی اور بہت بربادی کی (یہ معاملہ رسول اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش ہوا تو) آپ نے اس سلسلے میں کچھ کلام کرنے کے بعد یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے باغات کی حفاظت کریں اور رات کے وقت جانور والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے جانوروں کو سنبھال کر رکھیں اور جانور والوں کے ذمے اس نقصان کی ادائیگی ہے جو ان کے جانوروں نے نقصان کیا''۔

حضرت عمران بن حصینؓ کا اونٹنی پر لعنت بھیجنا

ابراہیم بن عطاء بن ابی میمونہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ:

''أَنَّ نَاقَةً لِنُجَيْدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَمَيَتْ، وَعِمْرَانُ مَرِيضٌ، فَتَأَذَّى بِهَا، فَلَعَنَهَا عِمْرَانُ فَخَرَجَ نُجَيْدٌ وَهُوَ يَسْتَرْجِعُ، وَكَانَتْ نَاقَتُهُ تُعْجِبُهُ فَقِيلَ لَهُ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: لَعَنَ أَبُو نُجَيْدٍ نَاقَتِي، فَمَا لَبِثَ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى انْدَقَّ عُنُقُهَا''۔[1]

ترجمہ: ''نجید بن عمران بن حصین کی اونٹنی گر پڑی، اس وقت عمران بن حصین مریض تھے، ان کو اس اونٹنی سے تکلیف پہنچی، تو حضرت عمران نے اونٹنی پر لعنت کی، پھر حضرت عمران انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے وہاں سے نکلے، یہ اونٹنی نجید کو بہت پسند تھی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں پریشان ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ (والد صاحب) ابو نجید نے میرے اونٹنی پر لعنت کی ہے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس اونٹنی کی گردن ٹوٹ گئی''۔

اونٹنی کا حضرت علیؓ کی شکایت کرنے والے کو کچلنا

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ:

---

[1]۔۔۔۔(المستدرک علی الصحیحین: ذِكْرُ مَنَاقِبِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ج۳، ص۵۳۶، رقم الحدیث ۵۹۹۳، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

"أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَعَا عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَجَاءَ تْهُ نَاقَةٌ أَوْ جَمَلٌ فَقَتَلَهُ، فَأَعْتَقَ سَعْدٌ نَسَمَةً، وَحَلَفَ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ".[1]

ترجمہ:"ایک شخص نے حضرت علیؓ کی شکایت کی، حضرت سعد بن مالکؓ نے اس کے لئے بددعا کردی، ایک اونٹنی یا اونٹ آیا اور اس کو کچل گیا، اس پر پریشان ہو کر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا اور قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بھی کسی کو بددعا نہیں دیں گے"۔

سہیل بن بیضاءؓ کا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹنی پر سوار ہونا

حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلَى نَاقَةٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا سُهَيْلُ ابْنَ بَيْضَاءَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيبُهُ سُهَيْلٌ فَسَمِعَ النَّاسُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفُوا أَنَّهُ يُرِيدُهُمْ فَجَلَسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَحِقَهُ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ حَتَّى إِذَا اجْتَمَعُوا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَأَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ".[2]

ترجمہ:"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور سہیل بن بیضاءؓ سفر میں تھے، اس سفر کے دوران اونٹنی پر سہیل بن بیضاء رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار

---

[1]....(المستدرک علی الصحیحین: ذِكْرُ مَنَاقِبِ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ج،۳،ص،۵۷۱،رقم الحدیث،۶۱۲۰،دار الکتب العلمیة،بیروت)

[2]....(المستدرک علی الصحیحین: ذِكْرُ سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ج،۳، ص،۷۳۰،رقم الحدیث،۶۶۴۶،دار الکتب العلمیة،بیروت)

Marfat.com

تھے، حضور ﷺ نے دو یا تین مرتبہ بلند آواز سے سہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی، ہر بار حضرت سہیلؓ نے (لبیک یا رسول اللہ ﷺ کہہ کر) جواب دیا، اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمجھ گئے کہ حضور ﷺ ہمیں آواز دے رہے ہیں، چنانچہ جو لوگ آپ ﷺ سے آگے تھے، وہ بیٹھ گئے اور جو پیچھے تھے وہ آپؐ تک آ پہنچے، جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرما دیتا ہے اور اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے"۔

علقمہ بن محرزؓ کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کو چلانا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُحْرِزٍ عَلَى بَعْثٍ، فَلَمَّا بَلَغْنَا رَأْسَ مَغْزَانَا أَذِنَ لِطَائِفَةٍ مِنَ الْجَيْشِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِيَّ، وَكَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْحَلُ نَاقَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ لِيُضْحِكَهُ بِذٰلِكَ وَكَانَ الرُّومُ قَدْ أَسَرُوهُ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَرَادُوهُ عَلَى الْكُفْرِ فَعَصَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى أَنْجَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُمْ"۔[1]

ترجمہ: "نبی اکرم ﷺ نے علقمہ بن محرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر میں بھیجا، جب ہم میدان جنگ کے قریب پہنچے تو لشکر کی ایک جماعت کو انہوں نے اجازت دی اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کا امیر مقرر

---

[1]..... (المستدرک علی الصحیحین: ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ج، ۳، ص، ۷۳۱، رقم الحدیث، ۶۶۴۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

Marfat.com

فرمایا۔آپ بدری صحابہ میں سے ہیں،اور ان میں خوش طبعی کی عادت تھی بعض اوقات سفروں میں وہ رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنے کے لئے آپ ﷺ کی اونٹنی کو چلایا کرتے تھے۔حضرت عمر بن خطابؓ کے دور خلافت میں روم نے ان کو گرفتار کرلیا تھا،انہوں نے ان کو کفر اختیار کرنے پر بہت مجبور کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو کفر سے محفوظ رکھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی قید سے رہائی عطا فرمائی"۔

حضرت بلالؓ کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑنا

حضرت ام الحصینؓ سے روایت ہے کہ:

"حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ لِيَسْتُرَهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ"۔[1]

ترجمہ:"ہم نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا میں نے دیکھا کہ اسامہ اور بلال میں سے کوئی ایک نبی ﷺ کے اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے ہے اور دوسرے نے حضور ﷺ پر ایک کپڑے کے ذریعے سے سایہ کر رکھا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1]....(سنن أبي داود: كتاب المناسك/بَابٌ فِي الْمُحْرِمِ يُظَلَّلُ،ج،۲،ص،۱۶۷،رقم الحديث،۱۸۳۴، المكتبة العصرية، صيدا،بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر ۳)

اونٹنی تاریخ کی نظر میں

اونٹنی کا سوار کو گرانا

حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: کچھ لوگ سفر کر رہے تھے۔ جب انہوں نے سفر شروع کیا تو یہ دعا پڑھی:

"سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ". [1]

ترجمہ: "پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اسے مطیع کر دیا اور ہم اسے قابو میں لانے والے نہ تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں"۔

ان لوگوں میں ایک شخص تھا جس کی اونٹنی کمزور تھی۔ اس نے دعا کے پڑھنے کی بجائے یوں کہا کہ میری تو یہ حالت ہے خود اونٹنی میرے مسخر نہیں ہے۔ تو اونٹنی جب اس کو لے کر چلی تو اس کو گرایا اور اس کی گردن کو توڑ دیا۔ [2]

عبدالمطلب کا اونٹنی کو مظلوم کے حوالے کرنا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

ایک شخص نے اپنے چچازاد بھائی کے لیے بددعا کی۔ قصہ کچھ یوں تھا کہ اس کے چچازاد بھائی نے اس کی اونٹنی چرائی۔ چنانچہ وہ اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تو اس نے حرم میں اپنے چچا بھائی کو اونٹنی سمیت پالیا اور اس سے کہنے لگا۔ یہ اونٹنی تو میری ہے۔

---

[1] .....(سورۃ الزخرف: رقم الآیۃ، ۱۳، ۱۴، پارہ، ۲۵)

[2] .....(عذاب کے واقعات: ص، ۲۱۹)

Marfat.com

اس کے چچازاد بھائی نے اسے جھٹلاتے ہوئے کہا: یہ اونٹنی تمہاری نہیں ہے۔ اونٹنی کے مالک نے کہا: اچھا تو تم قسم کھاؤ کہ یہ اونٹنی میری نہیں ہے۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے، میں قسم کھاتا ہوں اور مقام ابراہیم پر اس طرح قسم کھا بیٹھا کہ میں اس گھر کے مالک کی قسم کھاتا ہوں جو کہ خلاف عادت چیزوں کے ظہور پر قادر ہے کہ یہ اونٹنی تمہاری نہیں ہے۔

تو لوگوں نے اونٹنی کے مالک سے مایوس کن انداز میں کہا: اب تمہارے پاس اس اونٹنی کو حاصل کرنے کے لیے کوئی چارہ نہیں۔

یہ سن کر اونٹنی کا مالک رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ہاتھ پھیلا کر کھڑا ہوا اور اپنے حریف کو بددعا دینے لگا۔ ابھی وہ بددعا کر کے اس جگہ سے ہٹا بھی نہ تھا کہ چور ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گیا اور اس کی عقل جاتی رہی۔ وہ دیوانہ وار مکہ کی گلیوں میں چلاتا پھرتا کہ میرا اونٹنی سے کیا واسطہ! میرا اس اونٹنی والے سے کیا مطلب!

جب عبدالمطلب کو اس معاملے کی خبر پہنچی تو انہوں نے اس اونٹنی کو اس مظلوم شخص کے حوالے کر دیا اور چور اسی دیوانگی کے عالم میں کچھ عرصہ رہا۔ یہاں تک کہ ایک پہاڑ سے نشیب میں گر پڑا اور وحشی درندوں کا نوالہ بنا۔[1]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

---

[1] ..... (مظلوم کی آہ، بحوالہ حیوانات قرآنی: ج ۱، ص ۶۹، مکتبہ ارسلان)

Marfat.com

(فصل نمبر۴)

اونٹنی اور خواب

خواب میں ایک شخص کا اونٹنی کے حلق پر خنجر رکھنا

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

ایک بنو تمیمی شخص نے اپنے اسلام لانے کا یہ قصہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ مجھے ایک سفر کے دوران ایک بہت بڑے ریگستان میں رات گزارنا پڑی۔ اس خوفناک ریگستان میں میری اونٹنی میرے ساتھ تھی اور میں بالکل تنہا تھا۔ رات کا وقت تھا۔ میں نے اونٹنی کو ایک جگہ بٹھایا اور خود لیٹ گیا اور سو جانے سے پہلے میں نے یہ پڑھا:

"اعوذ بعظیم هذا الوادی".

ترجمہ: "اس وادی کے بڑے جن کے ساتھ میں پناہ مانگتا ہوں"۔

یہ پڑھ کر میں سو گیا۔ سونے کے بعد خواب میں، میں نے دیکھا کہ ایک قوی ہیکل جوان جس کے ہاتھ میں ایک خنجر ہے آیا اور آتے ہی وہ خنجر اس نے میری اونٹنی کے حلق پر رکھ دیا۔ یہ دیکھتے ہی میں گھبرا کر جاگ اٹھا اور اردگرد دیکھنے لگا۔ مگر مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ میں اسے وہم سمجھ کر پھر سو گیا۔

دوبارہ پھر وہی جوان ہاتھ میں خنجر لیے نظر آیا۔ اس نے خنجر میری اونٹنی کے گلے پر رکھ دیا۔ میں پھر چونک پڑا اور دیکھا کہ میری اونٹنی بھی کانپ رہی ہے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی جوان ہاتھ میں خنجر لیے کھڑا نظر آیا اور اس کے ساتھ ایک بوڑھا شخص بھی تھا۔ جس نے اس نوجوان کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور اونٹنی کے قریب آنے سے روک رکھا تھا اور دونوں آپس میں لڑ جھگڑ رہے تھے۔

Marfat.com

تھوڑی دیر میں تین بڑے بڑے بیل آگئے اور اس بوڑھے نے اس جوان سے کہا کہ ان بیلوں میں سے جو بیل چاہو میرے پڑوسی آدمی کی اونٹنی کے بدلے میں لے لو۔ مگر میرے پڑوسی آدمی کی اونٹنی کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ چنانچہ وہ جوان آگے بڑھا اور ان بیلوں میں سے ایک بیل اس نے پکڑ لیا اور اسے لے کر وہاں چلا گیا۔

پھر وہ شخص مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو بھائی! اب تم لوگ اس قسم کی ڈراؤنی جگہوں میں کسی کسی جن کے ساتھ پناہ نہ مانگا کرو۔ اس لیے کہ اب اس کا زور اور ان کا طلسم ٹوٹ چکا ہے۔ اب تم یوں کہا کرو۔

"اعوذ باللہ رب محمد من ہول ھذا الوادي".

ترجمہ: "میں محمد کے رب کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس وادی کے ہول (ہیبت) سے"۔

میں نے کہا یہ محمد (ﷺ) کون ہیں؟

اس نے بتایا کہ نبی عربی ہے۔ میں نے پوچھا: کہاں رہتے ہیں؟

اس نے کہا: مدینہ منورہ میں۔

میں یہ سن کر انتہائی شوق میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور سیدھا مدینہ منورہ آپہنچا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضور ﷺ نے مجھے دیکھتے ہی میرا یہ سارا قصہ خود ہی لفظ بہ لفظ سنا دیا اور پھر مجھے مسلمان ہو جانے کے لیے ارشاد فرمایا تو میں فوراً کلمہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔[1]

خواب میں اونٹنی کا دودھ نکالنا

خواب میں ناقہ سے مراد عورت ہے اگر اونٹنی بختی ہے تو اس سے مراد عجمی عورت ہے ورنہ عربی۔ جس نے خواب میں دیکھا کہ اس نے اونٹنی کا دودھ نکالا ہے تو وہ نیک عورت سے

[1]..... (کتاب نوادر قلیوبی: ص، ۱۲۰، بحوالہ حیوانات قرآنی، ج،۱، ص،۷۱، مکتبہ ارسلان)

Marfat.com

شادی کرے گا۔ جو شخص شادی شدہ ہو اور اونٹنی کا دودھ نکالے تو اس کا لڑکا پیدا ہو گا اور کبھی بیٹی بھی ہو سکتی ہے۔ اور جو اونٹنی کو بچے سمیت دیکھے تو یہ کوئی نشانی یا فتنہ ظاہر ہونے کی دلیل ہے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ لدی ہوئی اونٹنی سے مراد خشکی کا سفر ہے۔ اور جس نے مہری اونٹنی دیکھی وہ سفر کرے گا اور اس پر راستہ طے کرے گا۔

اور جس نے خواب میں اونٹنی کا دودھ نکالا وہ زکاۃ کا والی بنے گا۔ تعبیر دی گئی خوابوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص ابن سیرین کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جو بختی اونٹنی کا دودھ نکال رہا ہے۔ پھر اس نے اس کا خون دوہا۔ تو ابن سیرین نے کہا یہ آدمی عجمیوں کا والی بنے گا پھر ان سے زکوۃ وصول کرے گا پھر ان پر ظلم کرے گا اور ان کے غصب کر کے مال کھائے گا اور اسی سے مراد دودھ ہے۔ پھر اس طرح ہوا۔

اونٹنی کا گوشت نذر کے پورا کرنے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

كُلُّ الطَّعامِ كانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرائِيلَ إِلَّا ما حَرَّمَ إِسْرائِيلُ عَلٰى نَفْسِهِ۔[1]

اس سے مراد اونٹوں کا گوشت ہے۔ بعض نے کہا اونٹوں کا گوشت خواب میں مصیبت ہے۔ بعض نے کہا بیماری ہے بعض نے کہا رزق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

"وَالْأَنْعامَ خَلَقَها لَكُمْ فِيها دِفْءٌ وَمَنافِعُ وَمِنْها تَأْكُلُونَ. وَلَكُمْ فِيها جَمالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ. وَتَحْمِلُ أَثْقالَكُمْ".[2]

اور جس نے خواب میں اونٹنی ذبح کی وہ اپنے فعل پر نادم ہو گا اور اس کو اس سے کوئی مصیبت پہنچے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

"فَعَقَرُوها فَأَصْبَحُوا نادِمِينَ".[3]

بعض نے کہا اونٹنی پر سواری کرنا عورت سے شادی کرنا ہے۔ اگر الٹا منہ کر کے بیٹھے اس کا

---

[1]....(سورۃ آل عمران: رقم الآیۃ ۹۳، پارہ، ۴)
[2]....(سورۃ النحل: رقم الآیات: ۵، ۶، ۷، پارہ، ۱۴)
[3]....(سورۃ الشعراء: رقم الآیۃ ۱۵۷، پارہ، ۱۹)

Marfat.com

مطلب ہے کہ وہ عورت سے دبر کی طرف جماع کرے گا۔ جس نے دیکھا کہ اونٹنی، خچر یا اونٹ بن گئی ہے تو اس کی بیوی کبھی بھی حاملہ نہیں ہوگی۔ جس کی اونٹنی مر گئی اس کی بیوی مر جائے گی۔ اور اس کا سفر باطل ہو جائے گا۔ اور بعض دفعہ اونٹنی سخت جھگڑالو عورت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اونٹنی آوازیں بہت نکالتی ہے اور جس نے کوئی اونٹنی دیکھی جو شہر میں داخل ہو گئی ہے تو اس سے مراد فتنہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ"۔[1]

یعنی ہم اونٹنی کو ان کے لئے فتنہ بنا کر بھیجیں گے۔

جب اونٹنی کسی شہر میں ذبح کی جائے تو اس کے رہنے والوں کو کوئی مصیبت پہنچے گی۔[2]

خواب میں اونٹنی کا خون دوہنا

خواب میں اونٹنی عورت ہے، جو دیکھے اس نے اونٹنی کا دودھ دوہیا ہے تو اس نے کی نیک عورت

---

[1]....(سورة القمر: رقم الآية، ۲۷، پاره، ۲۷)

[2]...."النـاقة فى الرؤيا امرأة، فإن كانت من البخت فهى أعجمية، وإن كانت غير بختية فهى امرأة عربية. فمن رأى كأنه حلب ناقة تزوج امرأة صالحة، ومن كان متزوجا وحلب ناقة رزق ولدا ذكرا، وربما رزق بنتا. ومن رأى ناقة ومعها فصيلها، فإنه يدل على ظهور آية وفتنة عامة. وقال ابن سيرين: الناقة المحدوجة سفر فى بر، ومن ركب ناقة مهرية فى منامه سافر وقطع عليه الطريق. ومن حلب النوق فى منامه فإنه يلى ولاية يجمع فيها الزكاة. ومن الرؤيا المعبرة أن ابن سيرين رحمه الله، أتاه رجل فقال له: رأيت رجلا يحلب من النوق البخت لبنا، ثم حلبها دما. فقال ابن سيرين: هذا رجل يتولى على الأعاجم ويجبيهم الزكاة وهى اللبن، ثم يظلمهم ويأخذ اموالهم غصبا، وهو الدم، فكان كذلك. ولحم النوق يدل على وفاء النذر لقول الله تعالى: كُلُّ الطَّعامِ كانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرائِيلَ إِلَّا ما حَرَّمَ إِسْرائِيلُ عَلي نَفْسِهِ وهو لحم الجزور. وقيل: لحم الجزور فى الرؤيا مصيبة، وقيل مرض، وقيل: رزق، لقول الله تعالىٰ: وَالْأَنْعامَ خَلَقَها لَكُمْ فِيها دِفْءٌ وَمَنافِعُ وَمِنْها تَأْكُلُونَ، وَلَكُمْ فِيها جَمالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ، وَتَحْمِلُ أَثْقالَكُمْ ومن عقر ناقة فى منامه ندم على أمر فعله، وناله منه مصيبة لقول الله تعالى: فَعَقَرُوها فَأَصْبَحُوا نادِمِينَ. وقيل: ركوب الناقة نكاح امرأة، فإن ركبها مقلوبا أتى امرأة فى دبرها. ومن رأى ناقة صارت بغلة أو بعيرا، فإن زوجته لا تحمل ابدا. ومن ماتت ناقته ماتت امرأته، أو بطل سفره، وربما دلت الناقة على امرأة كثيرة الخصام، لكثرة رغائها. ومن رأى ناقة دخلت مدينة، فإنها فتنة لقول الله تعالى: إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ فإذا عقرت ناقة فى مدينة، أصاب أهلها نكبة". (حياة الحيوان: الناقة/التعبير، ج۲ ص، ۲۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

سے شادی ہوگی، اگر شادی شدہ ہو تو نرینہ اولاد نصیب ہوگی، یا ایسی ولایت کا متولی ہوگا جس میں زکوۃ کا مال جمع ہوتا ہے، اونٹنی کا گوشت وفائے نذر یا مصیبت یا مرض یا رزق ہے، اونٹنی پر سواری شادی ہے، جس کی اونٹنی مر جائے تو اس کی بیوی فوت ہوگی یا سفر ختم ہوگا، اونٹنی بہت زیادہ جھگڑالو عورت بھی ہو سکتی ہے، جو خواب میں اونٹنی کو شہر میں داخل ہوتے دیکھے تو یہ فتنہ و آزمائش ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ"۔[1]

یعنی ہم اونٹنی کو بھیجنے والے ہیں ان کی آزمائش کے لئے سو ان کو دیکھتے بھالتے رہنا اور صبر سے بیٹھے رہنا۔ اگر اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی ہیں تو اپنے کئے پر نادم ہوگا اور مصیبت سے دوچار ہوگا، اور جو اونٹنی کا مالک بنے وہ شادی کرے گا یا کسی سے رشتہ ازدواجی قائم کرے گا یا زمین و گھر کا مالک ہوگا، اگر اونٹنی سے دودھ کے علاوہ پیپ، خون وغیرہ دوہیا ہے تو یہ مالِ حرام ہے، جو دیکھے کہ اس کی اونٹنی گم ہوگئی ہے یا چرالی گئی ہے تو وہ اپنی بیوی سے جدا ہوگا، اونٹنی مشقت برداشت کرنے والی اور بوجھ اٹھانے والی نیک عورت ہے، اگر اونٹنی ذبح کی گئی ہے تو یہ فکرات و تکالیف کی دلیل ہے، خواب میں اونٹنی درخت یا کشتی یا کھجور کا درخت ہے، اور اونٹنی سواری۔ کجاوہ، پالکی اور گنبد ہے، یہ سب کچھ عورتوں کی دلیل ہے، جو اونٹنی کو دیکھے کہ وہ جامع مسجد یا کشادہ جگہ میں دودھ بہاتی ہے تو یہ سال کی خوشحالی ہے۔[2]

---

[1]....(القمر:۲۷)

[2]....."هی فی المنام امرأة فإن كانت من البخت فهي أعجمية وإن كانت غيرها فهی امرأة عربية ومن حلب الناقة تزوج امرأة صالحة وإن كان متزوجاً رزق ولداً ذكراً ومن حلب النوق ولی ولاية يجمع فيها الزكاة ولحم النوق يدل على وفاء النذر أو على مصيبة أو على مرض أو رزق وركوب الناقة نكاح امرأة وإن ركبها مقلوباً أتى امرأة فی دبرها ومن ماتت ناقته ماتت امرأته أو يبطل سفره وربما كانت الناقة امرأة كثيرة الخصام لكثرة صياحها.

(ومن رأى)ناقة دخلت مدينة فإنها فتنة لقوله تعالى :(إنا مرسلوا الناقة فتنة لهم).ومن عقر الناقة ندم على أمر فعله وناله مصيبة وإذا عقرت ناقة فی مدينة أصاب أهلها نكبة ومن ملك ناقة تزوج أو صاهر أو ملك داراً أو أرضاً.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

(ومن رأى)أنه يحلبها أصاب مالاً حلالاً من امرأة وإن حلب منها غير اللبن كالدم والقيح كان ذلک المال حراماً.

(ومن رأى) أنه شرب لبن ناقة من غير أن يحلبه بنفسه أصاب مالاً من رجل ضخم ذى سلطان.

(ومن رأى)أن ناقة خرجت عنه أو ضاعت أو سرقت فإنه يفارق زوجته والناقة امرأة صالحة صبورة على الكد حاملة للأثقال مع ما فيها من شرف القدر والبركة وربما دلت الناقة على العام المقبل فإن كان معها فصيلها دل على ظهور آية وفتنة عامة وإن ذبحت دل على الهموم والأنكاد والفناء أو سيف يعم أكثر الناس ومن اشترى ناقة وكان فقيراً ربما اشترى مصباحاً وربما نال منزلة وحظاً فيما يساق إليه والناقة فى المنام شجرة أو سفينة أو نخلة أو عقدة من عقد مال النساء والناقة الراحلة والهودج والقبة والمحفة فكل ذلک نساء.

(ومن رأى)ناقة تدر لبناً فى الجامع أو فى سماط أو فى الرحبة فإنها سنة مخصبة".

تعطير الأنام في تعبير المنام:باب النون،ص، ٣٦١،دار الفكر،بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر۵)

اونٹنی سے متعلق مختلف مسائل

اونٹنی پر لعنت بھیجنے کا حکم

اونٹنی یا پھر کسی جانور پر لعنت بھیجنا درست عمل نہیں۔

لعنت کے لغوی معنی

عربی زبان میں لعنت "لعن" سے بنا ہے، جس کے لغوی معنی ٹھکرانے، غصہ اور ناراضگی کے طور پر دُھتکارنے کے آتے ہیں۔

لعنت کے شرعی معنی

اور لعنت کے شرعی معنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کے آتے ہیں، جس کے نتیجے میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔[1]

اونٹنی یا کسی جانور پر لعنت کرنے سے گریز کرنا چاہیے، جس اونٹنی پر لعنت کی جاتی رسول اللہ ﷺ اس پر سوار نہیں ہوتے تھے۔

چنانچہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا، فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا، فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عِمْرَانُ:

---

[1] ..... "ماخوذ از: شرح النووي على مسلم: كتاب الايمان/باب بيان نقصان الايمان بنقص الطاعات...) (الموسوعة الفقهية الكوتية: مادة، "ذم" اللعن، ج، ۲۱، ص، ۲۷۱)
(الموسوعة الفقهية الكوتية: مادة، "سب"، ج، ۲۴، ص، ۱۳۳)

Marfat.com

فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ، مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ". ۱

ترجمہ: ''رسول اللہؐ اپنے کسی سفر میں تھے اور انصار کی ایک عورت اونٹنی پر سوار تھی تو اچانک وہ اونٹنی بدکنے لگی تو اس عورت نے اپنی اس اونٹنی پر لعنت کی رسول اللہؐ نے اسے سن لیا تو آپؐ نے فرمایا اس اونٹنی پر جو سامان ہے اسے پکڑ لو اور اس اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ یہ ملعونہ ہے حضرت عمرانؓ فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل پھر رہی ہے اور کوئی آدمی اس سے تعرض نہیں کر رہا''۔

اور حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

''بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ، عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ، إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ، وَتَضَايَقَ بِهِمِ الْجَبَلُ، فَقَالَتْ: حَلْ، اللَّهُمَّ الْعَنْهَا، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ". ۲

ترجمہ: ''ایک باندی اپنی ایک اونٹنی پر سوار تھی اس پر لوگوں کا کچھ سامان رکھا ہوا تھا کہ اچانک اس نے نبی ﷺ کو دیکھا حالانکہ ان کے درمیان پہاڑ کا تنگ درہ تھا تو وہ باندی کہنے لگی (اونٹنی کو) اے اللہ اس پر لعنت کر تو نبی ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے کہ جس پر لعنت کی گئی ہے''۔

مخصوص صورتوں کے علاوہ عام حالات میں لعنت کرنا بہت بڑا گناہ ہے، روایات میں اس پر وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

۱.....(صحيح مسلم: كتاب البر والصلة والآداب/بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا، ج۴ص ۲۰۰۴، رقم الحديث ۲۵۹۵، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

۲.....(صحيح مسلم: كتاب البر والصلة والآداب/بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا، ج۴ص ۲۰۰۴، رقم الحديث ۲۵۹۶، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

لعنت کے مستحقین قرآن کی نظر میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لعنت کے مستحقین لوگوں کا ذکر فرمایا ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ". [1]

ترجمہ: "یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور وہ اسی حال میں مر گئے کہ کفر پر قائم تھے ان پر لعنت ہے اللہ کی بھی اور فرشتوں کی بھی اور تمام انسانوں کی بھی۔ اسی (لعنت کی کیفیت) میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ ان پر سے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی اور نہ ان کو مہلت ہی ملے"۔

اللہ کے غضب اور لعنت کا مستحق قرار دینے کی ممانعت

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"لاَ تَلاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلاَ بِغَضَبِهِ، وَلاَ بِالنَّارِ". [2]

ترجمہ: "تم آپس میں ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت، غضب اور دوزخ کی پھٹکار نہ بھیجو"۔

لعّان اور صدیق جمع نہیں ہو سکتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"لاَ يَجْتَمِعُ أَنْ تَكُونُوا لَعَّانِينَ صِدِّيقِينَ". [3]

ترجمہ: "یہ نہیں ہو سکتا کہ تم لعنت کرنے والے بھی ہو اور ایک دوسرے کے دوست بھی ہو"۔

---

[1] ....(سورة البقرة: رقم الآية، ۱۶۱، ۱۶۲، پاره، ۲)

[2] ....(سنن الترمذي: أبواب البر والصلة، بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ، ج، ۳، ص، ۴۱۸، رقم الحديث، ۱۹۷۶، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

[3] ....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب الایمان، ج، ۱، ص، ۱۱۰، رقم الحدیث، ۱۴۷)

Marfat.com

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"لَا يَنۢبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا". ۱

ترجمہ: "یہ بات صدیق کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ زیادہ لعنت کرنے والا ہو"۔

مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الفَاحِشِ وَلَا البَذِيءِ". ۲

ترجمہ: "طعن کرنے والا کسی پر لعنت بھیجنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بدتمیزی کرنے والا مومن نہیں ہے"۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"لَا يَنۢبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا". ۳

ترجمہ: "یہ بات مؤمن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو"۔

نبی ﷺ کو لعنت کرنے والا نہیں بنایا گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً". ۴

۱.....(صحيح مسلم: كتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا، ج، ۴، ص، ۲۰۰۵، رقم الحديث، ۲۵۹۷، دار إحياء التراث العربی، بيروت)

۲.....(سنن الترمذي: أبواب البر والصلة، بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ، ج، ۳، ص، ۴۱۸، رقم الحديث، ۱۹۷۷، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

۳.....(المستدرک على الصحيحين: كتاب الايمان، ج، ۱، ص، ۱۱۰، رقم الحديث، ۱۴۵، دار الكتب العلمية)

۴.....(صحيح مسلم: كتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا، ج، ۴، ص، ۲۰۰۶، رقم الحديث، ۲۵۹۹، دار إحياء التراث العربی، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ”آپ ﷺ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول مشرکوں کے خلاف بددعا فرمائیں آپ نے فرمایا مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے“۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ فِي صَلَاةِ الفَجْرِ وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا، وَلَكَ الحَمْدُ فِي الأَخِيرَةِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ العَنْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ“ [1]

ترجمہ: ”انہوں نے نبی ﷺ کو فجر کی نماز میں رکوع سے سر اٹھا کر فرماتے ہوئے سنا کہ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَخِيرَةِ۔ پھر فرمایا کہ فلاں فلاں پر لعنت، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمایا ”لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُون“ یعنی تم کو اس امر میں کوئی اختیار نہیں ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ قبول کر لے یا ان کو عذاب دے کیونکہ یہ لوگ ظالم ہیں“۔

اور بعض روایات میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان اور حارث بن ہشام اور صفوان بن امیہ کا نام لے کر لعنت فرمائی تھی۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ: اللَّهُمَّ العَنْ أَبَا سُفْيَانَ، اللَّهُمَّ العَنِ الحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ العَنْ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَالَ: فَنَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ) فَتَابَ اللَّهُ

---

[1].....(صحيح البخاري: كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة/بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ، ج، ۹، ص، ۱۰۶، رقم الحديث، ۷۳۴۶، دار طوق النجاة)

Marfat.com

عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمُوا فَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ "۔ ۱

ترجمہ:"رسول اللہؐ نے غزوہ احد کے موقع پر فرمایا اے اللہ ابوسفیان پر لعنت بھیج اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت بھیج۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ) پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کردیا اور یہ لوگ اسلام لے آئے اور وہ بہترین مسلمان ثابت ہوئے"۔

جس طرح رسول اللہؐ ساری کائنات کے لئے رحمت ہیں، اور آپؐ کی لعنت کو پسند نہیں کیا گیا، اسی طرح ہر مؤمن کو رسول اللہؐ کی اتباع وفرمابرداری میں لعنت کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔

لعنت کرنا فحش گوئی میں داخل ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ، وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ. قَالَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالعُنْفَ وَالفُحْشَ قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ". ۲

ترجمہ:"یہود آپ ﷺ کے پاس آئے تو کہا السَّامُ عَلَيْكُمْ (تم پر ہلاکت ہو) حضرت عائشہؓ نے کہا کہ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ (تم ہی پر ہلاکت ہو اللہ تم پر لعنت کرے اور اپنا غضب نازل کرے) آپؐ نے فرمایا: عائشہ چھوڑو بھی، نرمی اختیار کرو، کج خلقی اور فحش گوئی سے پرہیز کرو، حضرت

۱....(سنن الترمذي: أبواب تفسير القرآن/بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ج،۵، ص،۷۷، رقم الحديث،۳۰۰۴، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

۲....(صحيح البخاري: كتاب الأدب/بَابُ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، ج،۸، ص،۱۲، رقم الحديث،۶۰۳۰، دار طوق النجاة)

Marfat.com

عائشہؓ نے عرض کیا، آپ نے سنا نہیں جوان لوگوں نے کہا، آپؐ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے جواب دیا میں نے ان پر وہی لوٹا دیا میری بات تو ان کے حق میں مقبول ہوجائے گی، لیکن ان کی بات میرے حق میں قبول نہ ہوگی"۔

مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

"لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ". ۱؎

ترجمہ: "مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے"۔

جس طرح کسی مؤمن کا خون بہانا حرام ہے اسی طرح اس پر لعنت کرنا بھی حرام ہے۔

کثرت لعنت کی وجہ سے خواتین کا جہنم میں جانا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الِاسْتِغْفَارَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ: وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ؟ قَالَ: أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ: فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهٰذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ، وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيَ مَا تُصَلِّي، وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهٰذَا نُقْصَانُ الدِّينِ". ۲؎

ترجمہ: "اے عورتوں کے گروہ صدقہ کرتی رہا کرو اور کثرت سے استغفار کرتی رہا

۱؎....(مسند أحمد: ج۲۶، ص۲۱۲، رقم الحديث ۱۶۳۸۵، مؤسسة الرسالة)

۲؎....(صحيح مسلم: كتاب الايمان/ بَابُ بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ، وَبَيَانِ إِطْلَاقِ لَفْظِ الْكُفْرِ عَلَى غَيْرِ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ، كَكُفْرِ النِّعْمَةِ وَالْحُقُوقِ، ج۱، ص۸۶، رقم الحديث ۷۹، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

کرو کیونکہ میں نے دوزخ والوں میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا ہے، ان عورتوں میں سے ایک عقلمند عورت نے عرض کیا کہ ہمارے کثرت سے دوزخ میں جانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لعنت کثرت سے کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو میں نے تم عورتوں سے بڑھ کر عقل اور دین میں کمزور اور سمجھدار مردوں کی عقلوں پر غالب آنے والی نہیں دیکھیں، اس عقلمند عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ عقل اور دین کا نقصان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے یہ عقل کے اعتبار سے کمی ہے اور دین کی کمی یہ ہے کہ ماہواری کے دنوں میں نہ تم نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ ہی روزہ رکھ سکتی ہو یہ دین میں کمی ہے''۔

لعنت کا مستحق نہ ملنے پر واپس لوٹ آنا

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ، فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا''۔[1]

ترجمہ: ''بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی جانب پروان چڑھتی ہے اور آسمان کے دروازے اس پر بند کردیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی جانب اترتی ہے تو اس کے لئے زمین کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر دائیں بائیں جگہ پکڑتی ہے جب کہیں کوئی گھسنے کی جگہ نہیں ملتی تو جس پر لعنت کی گئی

[1]....(سنن ابي داوٗد: كتاب الأدب/باب في اللعن، ج۴، ص۲۷۷، رقم الحديث۴۹۰۵، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

ہے اس کی طرف جاتی ہے اگر وہ اس لعنت کا حقدار ہو ورنہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے"۔

اپنے والدین پر لعنت کرنے کا گناہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟، قَالَ :يَلْعَنُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَلْعَنُ أَبَاهُ، وَيَلْعَنُ أُمَّهُ، فَيَلْعَنُ أُمَّهُ"۔[۱]

ترجمہ: "کبائر میں سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین پر لعنت کرے۔ آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ۔ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرتا ہے؟ یہ کیسے؟ فرمایا کہ انسان کسی آدمی کے باپ پر لعنت کرتا ہے وہ اس کے باپ کو لعنت کرتا ہے اور جب کسی ماں کی لعنت کرتا ہے تو جواباً وہ اس کی ماں پر لعنت کرتا ہے"۔

ہوا پر لعنت کرنا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَعَنَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَلْعَنْهَا، فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ"۔[۲]

ترجمہ: "ایک آدمی نے ہوا کو لعنت دی جبکہ مسلم بن ابراہیم نے اپنی روایت میں

۱..... (سنن أبي داوٗد: أبواب النوم/ بَابٌ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ، ج، ۴، ص، ۳۳۶، رقم الحديث، ۵۱۴۱، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

۲..... (سنن أبي داوٗد: كتاب الأدب/ باب في اللعن، ج، ۴، ص، ۲۷۸، رقم الحديث، ۴۹۰۸، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہوا کسی آدمی کی چادر اڑا کر لے گئی تو اس نے ہوا کو لعنت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہوا کو لعنت مت کرو کیونکہ وہ تو مامور ہے اپنے کام پر اور بیشک اگر کسی نے کسی غیر اہل چیز پر لعنت کی تو لعنت کرنے والے کی طرف لوٹتی ہے"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

Marfat.com

(فصل نمبر ۶)

اونٹنی کے دودھ کے فوائد

اونٹنی کے دودھ میں وٹامن سی کی خاصی مقدار پائی جاتی ہے جبکہ یہ وٹامن گرمی اور خشک سالی کے دنوں میں اونٹ کے دودھ میں اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ وٹامن سی قوت مدافعت کو بہتر کرنے میں استعمال ہوتا ہے شدید گرمی کے موسم میں وٹامن سی دھوپ کی حدت اور لو لگنے سے بھی بچاتا ہے۔ اونٹنی کے دودھ میں وٹامن سی ۲۴ ملی گرام فی لیٹر ہوتا ہے۔

اونٹنی کے دودھ میں وٹامن، نمکیات، پروٹین اور چکنائی کی ایک خاصی مقدار موجود ہوتی ہے۔

عام طور پر چھوٹے بچوں میں دودھ سے ایک خاص قسم کی الرجی اور اسہال کی سی شکایت پائی جاتی ہے۔ لیکن اونٹنی کے دودھ کے استعمال سے یہ الرجی بچوں میں نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اس لیے چھوٹی عمر کے بچوں میں اونٹنی کے دودھ کا استعمال اس شکایت کے قابو پانے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

ذیابیطس کے مریضوں کے لیے بھی اونٹنی کا دودھ قدرت کی جانب سے عطا کردہ کسی انمول تحفے سے کم نہیں کیونکہ اس میں انسولین کی خاصی مقدار موجود ہوتی ہے جو گائے کے دودھ کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے انسولین ایک ہارمون ہے جو ذیابیطس کے مریضوں میں کم مقدار میں بنتا ہے اور انہیں یہ ہارمون دوائیوں کی شکل میں لینا پڑتا ہے۔ ذیابیطس کے ان مریضوں میں اونٹنی کے دودھ کا استعمال ایک شافی علاج کے طور پر اکسیر ہے۔

زمانہ قدیم سے ہندوستان میں ویدک طریقہ علاج کے طور پر اونٹنی کا دودھ یرقان، اطحال تلی، ٹی بی، دمہ اور بواسیر کے امراض کے علاج میں ادویاتی طور پر استعمال ہوتا آرہا ہے۔ اونٹنی کے دودھ میں پائے جانے والے نیوٹرسیوٹیکل اجزاء میں سب سے اہم لیکٹو فیران ہیں جو

Marfat.com

یرقان کے مریضوں میں جگر کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے بہت مفید ہے۔ یرقان اور جگر کے کینسر کی حالت میں جگر کی فعالی حالت بہت کمزور ہو جاتی ہے اس صورت میں اونٹنی کا دودھ جگر کی نشو ونما اور اس کو کار آمد بنانے میں مفید سمجھا جاتا ھے۔

اس کے علاوہ اونٹنی کے دودھ میں کولیسٹرول کی بھی ایک مناسب مقدار پائی جاتی ہے جو کہ دل کے امراض میں مبتلا مریضوں کے لیے غذائی متبادل ہے، اونٹنی کے دودھ میں ٹی بی کا جرثومہ نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ گائے اور بھینس کے دودھ میں یہ پایا جاتا ہے اگر اونٹنی کا دودھ غذائی متبادل کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس مہلک اور متعدی مرض سے بچا جا سکتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ ایک بہترین قبض کشا دوائی کے طور پر بھی استعمال بھی کیا جاتا ہے، اونٹنی کا دودھ اگر تازہ اور گرم حالت میں استعمال کیا جائے تو یہ اسہال کی سی کیفیت پیدا کرتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ انسانی جسم میں موجود متعدد بیماریوں کیخلاف قوت مدافعت پیدا کرتا ہے اور انسان کو متعدی اور مہلک امراض سے بچانے میں مفید سمجھا جاتا ہے۔ اونٹنی کا دودھ اگر ایک بیمار آدمی کو پلایا جائے تو اس سے وہ نہ صرف شفایاب ہوگا بلکہ یہ دودھ اس کی ہڈیوں کی بڑھوتری میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔

ماہرین کے مطابق اونٹ کا مدافعتی نظام دوسرے جانوروں کی نسبت زیادہ مضبوط واقع ہوا ہے اسی لیے اونٹنی کے دودھ کے استعمال سے انسان کے مدافعتی نظام پر بھی نہایت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس میں بیماری کے مقابلے کی قوت آتی ہے۔ کینسر کے مریضوں کے لئے یہ قوت نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے اور علاج میں معاون بھی ثابت ہوتی ہے۔

اونٹنی کا دودھ ایڈز کے افریقی مریضوں کے لئے نعمت

عالمی ادارے خوراک کی رپورٹ کے مطابق روس، قزاقستان اور بھارت میں ڈاکٹرز اونٹنی کے دودھ کا استعمال بڑھانے پر زور دے رہے ہیں، جبکہ افریقہ میں ایڈز کے مریضوں کے

Marfat.com

لئے اسے نعمت قرار دیا جارہا ہے۔

اونٹنی کے دودھ سے تیار کی جانے والی مصنوعات

اونٹنی کے دودھ سے بننے والی مصنوعات میں پنیر، قلفی، گلاب جامن اور دوسرے بہترین آئیٹم لذیذ ہونے کے ساتھ ساتھ غذائیت سے بھی بھرپور ہوتے ہیں۔اونٹنی کے دودھ سے بننے والی پنیر خاصی لذیذ ہوتی ہے اور اس کی مانگ مشرق وسطی اور یورپی ممالک میں کافی زیادہ ہے ہمارے ملک میں بھی بیکری سازی کی صنعت میں اونٹنی کا دودھ مٹھائیاں بنانے کے لیے بہترین نعم البدل قرار دیا جاتا ہے۔[۱]

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ

۱....http://m.hamariweb.com/farticle.aspx?id=50981

Marfat.com

(باب نمبر۵)

گائے

قرآن مجید میں گائے کا ذکر

قرآن مجید میں "عـجـل" "عـجـلا" "عجل"(بچھڑا) کے الفاظ ملتے ہیں، ذیل میں وہ آیات بیان کی جاتی ہیں؛

"وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ".[1]

ترجمہ: "اور یاد کرو جب ہم نے وعدہ کیا موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس رات کا پھر تم نے بنالیا بچھڑے کو (معبود) اس کے بعد اور تم ظالم تھے"۔

"وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ".[2]

ترجمہ: "(اور وہ زمانہ یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا اپنی قوم سے کہا اے میری قوم بیشک تم نے اپنا بڑا نقصان کیا اپنی اس گوسالہ (پرستی) کی تجویز سے سو تم اب اپنے خالق کی طرف متوجہ ہو پھر بعض آدمی بعض آدمیوں کو قتل کرو یہ (عملدرآمد) تمہارے لیے بہتر ہوگا تمہارے خالق کے نزدیک پھر حق تعالیٰ تمہارے حال پر (اپنی عنایت سے) متوجہ ہوئے بیشک وہ تو ایسے ہی ہیں کہ توبہ قبول کرلیتے ہیں اور عنایت فرماتے ہیں۔

۱.....(سورة البقرة: رقم الآية، ۵۱، پارہ، ۱)
۲.....(سورة البقرة: رقم الآية، ۵۴، پارہ، ۱)

Marfat.com

”یَسْأَلُکَ أَهْلُ الْکِتَابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ کِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسٰی أَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالُوا أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَیِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِکَ وَآتَیْنَا مُوسٰی سُلْطَانًا مُّبِینًا“.[1]

ترجمہ:”(اے نبی ﷺ) اہل کتاب آپ ﷺ سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ آپ ان پر ایک کتاب آسمان سے اتار لائیں انہوں نے تو (ان سے یہ بھی) کہا تھا کہ ہمیں دکھاؤ اللہ کو علانیہ تو ان کو آ پکڑا تھا کڑک نے ان کے اس گناہ کی پاداش میں پھر انہوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا اس کے بعد کہ ان کے پاس بہت واضح نشانیاں آ چکی تھیں تو ہم نے ان تمام چیزوں سے بھی درگزر کیا اور ہم نے موسیٰ کو عطا کیا بڑا واضح غلبہ“۔

”إِنَّ الَّذِینَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُفْتَرِینَ“.[2]

ترجمہ:”جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا وہ ضرور اپنے رب کے غضب میں گرفتار ہو کر رہیں گے اور دنیا کی زندگی میں ذلیل ہوں گے۔ جھوٹ گھڑنے والوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں“۔

”وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِیمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِیذٍ“.[3]

ترجمہ:”اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (بشکل بشر) ابراہیم علیہ السلام کے پاس بشارت لے کر آئے اور (آنے کے وقت) انہوں نے سلام کیا ابراہیم علیہ السلام

---

[1].....(سورۃ النساء: رقم الآیۃ، ۱۵۳، پارہ، ۶)
[2].....(سورۃ الأعراف: رقم الآیۃ، ۱۵۲، پارہ، ۹)
[3].....(سورۃ الهود: رقم الآیۃ، ۶۹، پارہ، ۱۲)

Marfat.com

نے بھی سلام کیا پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لائے"۔

فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَذَا إِلَهُكُمْ وَإِلَهُ مُوسَى فَنَسِيَ۔ ۱

پھر اس (سامری) نے ان لوگوں کے لیے ایک بچھڑا (بنا کر) ظاہر کیا کہ وہ ایک قالب تھا جس میں ایک (بے معنیٰ) آواز تھی سو وہ (احمق) لوگ (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ تمہارا اور موسیٰ علیہ السلام کا معبود تو یہ ہے موسیٰ علیہ السلام تو بھول گئے"۔

"فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ". ۲

ترجمہ: "پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک فربہ بچھڑا (تلا ہوا) لائے"۔

بنی اسرائیل کے گائے ذبح کرنے کا واقعہ

بنی اسرائیل میں ایک شخص عامیل نامی مالدار تھا اور اس کا ایک چچازاد بھائی فقیر تھا اور عامیل کا اس چچازاد بھائی کے سوا کوئی وارث نہ تھا جب اس نے دیکھا کہ میرے سوا اس کا کوئی اور وارث نہیں اور آخر کار اس کا ترکہ مجھے ہی ملے گا تو لاؤ اس کا کام ابھی تمام کردو اور سارا مال اپنے قبضہ میں لاؤ یہ سوچ کر اسے قتل کر ڈالا اور اس کی نعش کو ایک دوسرے گاؤں میں لے جا کر عین آبادی میں پھینک دیا پھر دوسرے دن اس کی جستجو و تلاش کرنے لگا اور کئی آدمیوں پر خون کا دعویٰ بھی کر دیا موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے کہا ہم نے قتل نہیں کیا موسیٰ علیہ السلام بہت حیران ہوئے پھر ان سب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے التجا کی کہ آپ جناب باری میں دعا فرمائیں کہ یہ معاملہ فیصل ہو جائے اور قاتل کا پتہ لگ جائے۔ ۳

۱.....(سورة طه: رقم الآية، ۸۸، پاره، ۱۶)

۲.....(سورة الذاريات: رقم الآية، ۲۶، پاره، ۲۶)

۳....."والقصة انه كان في بني إسرائيل رجل غنيّ اسمه عاميل وله ابن عم فقير لا وارث له سواه فلما طال له موته قتله ليرثه وحمله الى قرية اخرى والقاه بفنائهم. ثم أصبح يطلب ثاره وجاء بناس۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"وَإِذْ قَالَ مُوسٰی لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ. قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ. قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ. قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ. قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ". [1]

ترجمہ: "اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ حق تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم ایک گائے ذبح کرو وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا آپ ہم کو مسخرا بناتے ہیں موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا نعوذ باللہ جو میں ایسی جہالت والوں کا سا کام کروں۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ آپ درخواست کیجیے اپنے رب سے کہ ہم سے بیان کر دیں کہ اس (بیل) کے کیا اوصاف ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ یہ فرماتے ہیں کہ وہ ایسا بیل ہو کہ نہ بالکل بوڑھا ہو نہ بہت بچہ ہو (بلکہ) پٹّا ہو دونوں (عمروں) کے وسط میں سو اب (زیادہ حجت مت کیجو بلکہ) کر ڈالو جو

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

يدعي عليهم القتل فسالهم موسى عليه السلام فجحدوا فاشتبه الأمر على موسى فسالوه ليبين لهم بدعائه فقال موسى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ماخوذ من البقر بمعنى الشق وهي تبقر الأرض للحراثة".

(التفسير المظهري: سورة البقرة، ج ۱، ص ۱۰۸، مكتبة الرشدية، الباكستان)

۱.....(سورة البقرة: رقم الآية ۶۷ الى ۷۱، پاره ۱)

Marfat.com

کچھ تم کو حکم ملا ہے۔ کہنے لگے کہ (اچھا یہ بھی) درخواست کر دیجیے ہمارے لیے اپنے رب سے کہ ہم سے یہ (بھی) بیان کر دیں کہ اس کا رنگ کیسا ہو آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک زرد رنگ کا بیل ہے جس کا رنگ تیز (زرد) ہو کہ ناظرین کو فرحت بخش ہو۔ کہنے لگے کہ (اب کی بار اور) ہماری خاطر سے اپنے رب سے دریافت کر دیجیئے کہ ہم سے بیان کر دیں کہ اس کے اوصاف کیا کیا ہوں کیونکہ ہم کو اس بیل میں (قدرے) اشتباہ ہے اور ہم ضرور انشاء اللہ تعالیٰ (اب کی بار) ٹھیک سمجھ جاویں گے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ حق تعالیٰ یوں فرماتے ہیں کہ وہ (ایسی) گائے ہے نہ تو ہل میں چلا ہوا ہو جس سے زمین جوتی جاوے اور نہ اس سے زراعت کی آبپاشی کی جاوے (غرض ہر قسم کے عیب سے) سالم ہو اور اس میں کوئی داغ نہ ہو (یہ سن کر) کہنے لگے کہ اب آپ نے پوری بات فرمائی پھر اس کو ذبح کیا اور (اپنی حجتوں سے ظاہرا) کرتے ہوئے معلوم نہ ہوتے تھے"۔

نوٹ: بقرہ بقر بمعنی شق (چیرنا) سے مشتق ہے۔ بقرہ کو بقرہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ زمین کو زراعت کے لیے چیرتی ہے۔[1]

حضرت ابن عباسؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے ان کی اس پوچھ گچھ میں جو انہیں ایک خاص گائے ذبح کرنی پڑی۔ خدا تعالیٰ کی ایک عجیب حکمت تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا اور اس کا ایک صغیر سن لڑکا تھا اور اسکے پاس ایک گائے کا بچہ تھا جسے وہ اپنے مرنے سے پہلے جنگل میں لایا اور اللہ تعالیٰ سے مناجات کی۔ خداوندا میں اس گائے کے بچہ کو اپنے بیٹے کے جوان ہونے تک آپ کے پاس امانت رکھتا ہوں پھر اسے چھوڑ کر چلا آیا اور آ کر مر گیا۔ وہ بچھیا جنگل میں چرا کرتی جو اسے دیکھتا اس سے دور بھاگ جاتی جب وہ لڑکا جوان ہوا تو بڑا

[1]..."ماخوذ من البقر بمعنى الشق وهى تبقر الأرض للحراثة".
(التفسير المظهري: سورة البقرة، ج۱، ص۱۰۸، مكتبة الرشدية، الباكستان)

Marfat.com

نیک تھا۔ والدہ کا بہت خدمت گذار بنا رات کے تین حصے کر کے ایک میں سوتا۔ دوسرے حصہ میں نماز پڑھتا۔ تیسری میں اپنی والدہ کے سرہانے بیٹھ جاتا اور سویرے جنگل سے لکڑیاں لاکر بازار میں فروخت کرتا اور اس کی قیمت کے تین حصہ کر کے ایک حصہ تو اللہ کی راہ میں دیتا اور ایک حصہ والدہ کو دیتا اور ایک میں آپ کھاتا پیتا ایک دن اس کی والدہ نے کہا بیٹا تیرا باپ تیرے لیے ایک گائے میراث میں چھوڑ گیا ہے اور فلاں جنگل میں سپرد خدا ہے تو جا اور یہ کہہ کر آواز دے کہ اے ابراہیم واسماعیل کے معبود وہ گائے عنایت فرمادے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ جب تو اسے دیکھے گا تو تجھے معلوم ہو جائے گا کہ اس کی کھال سے گویا سورج کی شعاعیں نکل رہی ہیں اور چونکہ وہ گائے بہت خوبصورت اور زرد رنگ تھی اس لیے لوگ اسے سنہری گائے کہا کرتے تھے وہ جوان اپنی والدہ کے فرمانے کی بموجب اس جنگل میں آیا تو اسے چرتے دیکھ کر جس طرح ماں نے پکارنے کو کہا تھا پکارا وہ گائے بحکم الٰہی دوڑ کر سامنے چلی آئی۔ جوان گردن پکڑ کر کھینچنے لگا۔ گائے بولی اے ماں کے خدمت گزار مجھ پر سوار ہو لے تجھے آرام ملے گا اس نے کہا میری ماں کا یہی حکم ہے کہ گردن پکڑ کر لانا نہ کہ سوار ہو کر۔ گائے بولی اے جوان تو میرے کہنے سے سوار ہو جاتا تو پھر میں ہرگز تیرے قابو میں نہ آتی اور تیرا ماں کی اطاعت کے سبب وہ مرتبہ ہے کہ اگر تو پہاڑ کو حکم دے تو تیرے ساتھ چلنے لگے القصہ وہ گائے لے کر اپنی ماں کے پاس آیا۔ ماں نے کہا کہ بیٹا تو فقیر ہے دن کو لکڑیاں لانے رات کو قیام کرنے کی تجھ پر سخت مشقت و تکلیف ہے اس لیے مناسب یہ ہے کہ اسے فروخت کر دے۔ جوان نے قیمت پوچھی کہا تین دینار کو دے دے۔ (اس وقت گائے کی عام قیمت یہی تھی) ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ جب بیچنے لگے تو مجھ سے پوچھ لینا جوان اپنی مادر مہربان کے فرمانے کے بموجب گائے کو بازار میں لے گیا ادھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت دکھلانے اور اس کو اس کی والدہ کی خدمت میں جانچنے کے لیے ایک فرشتہ بھیجا آتے ہی اس نے قیمت پوچھی جوان نے کہا تین دینار مگر شرط یہ ہے کہ میں اپنی والدہ سے پوچھ لوں فرشتہ

Marfat.com

نے کہا تو مجھ سے چھ دینار لے اور گائے مجھے دے دے ماں سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اس نے کہا تو مجھے اگر اس کے برابر سونا بھی تول دے تو میں بلا رضامندی اپنی والدہ کے نہ دوں گا یہ کہہ کر اپنی ماں کے پاس آیا اور کیفیت بیان کی ماں نے کہا جاؤ چھ ہی دینار کو دے دینا مگر خریدار سے میری رضامندی کی شرط کر لینا۔ جوان پھر بازار گیا اور اس سے ملا اس نے کہا تو نے اپنی والدہ سے پوچھ لیا کہا ہاں پوچھ لیا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ میری رضامندی کی شرط کر لینا اس خریدار غیبی نے کہا تو اپنی ماں سے نہ پوچھ اور مجھ سے بارہ دینار لے جوان نے انکار کیا اور اپنی ماں کے پاس آیا اور سارا قصہ بیان کیا ماں نے کہا وہ فرشتہ ہے تیرا امتحان لیتا ہے اب اگر اس سے ملنا ہو تو یہ پوچھنا کہ ہم اسے فروخت کریں یا نہ جب وہ بازار گیا اور اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے بیچنے کی بابت دریافت کیا اس نے کہا اپنی والدہ سے کہنا کہ اسے ابھی فروخت نہ کریں۔ موسیٰ تم سے ایک مقتول کے معاملہ میں خریدیں گے تم اسے کھال بھر دینار سے کم میں فروخت نہ کرنا چنانچہ انہوں نے اسے فروخت نہ کیا۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر یہ امر مقدر فرما دیا تھا کہ یہ فلاں گائے ذبح کریں گے اس لیے وہ اس کے لیے وہ اس کے اوصاف حضرت موسیٰ سے پوچھتے رہے اور اللہ تعالیٰ اس گائے کے اوصاف بیان فرماتا رہا۔ حتی کہ اس کے تمام کمال اوصاف بیان کر دیئے یہ سب اس جوان کی نیک نیتی اور اپنی والدہ کی خدمت کا ثمر تھا اور اللہ تعالیٰ کا اس پر فضل ورحم تھا۔[1]

---

[1]..... "عن ابن عباس موقوفا وكان لله تعالى فيه حكمة وذلك انه كان في بني إسرائيل رجل صالح له ابن طفل وكان له عجل اتى بها الى غيضة وقال اللهم اني استودعك هذه العجل لابني حتى يكبر ومات الرجل فصارت العجلة في الغيضة عوانا وكانت تهرب من كل من راها فلما كبر الابن كان بارا بوالدته وكان يقسّم الليلة ثلاثة أثلاث يصلي ثلثا وينام ثلثا ويجلس عند رأس امه ثلثا فاذا أصبح انطلق فاحتطب على ظهره فياتي به السوق فيبيعه بما شاء الله ثم يتصدق بثلثه وياكل ثلثه ويعطي والدته ثلثه فقالت له امه يوما اى ک ورثک عجلة استودعها الله في غيضة كذا فانطلق فادع الله ابراهيم وإسماعيل وإسحاق عليهم السلام ان يردها عليك وعلامتها انك إذا نظرت اليها تخيل إليك ان شعاع الشمس يخرج من جلدها وكانت تلك البقرة تسمّى الملقّبة لحسنها وصفرتها فاتى الفتى الغيضة فراها ترعى فصاح بها وقال اعزم عليك باله ابراهيم واسماعيل

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

بنی اسرائیل کا سامری کے بچھڑے کی پرستش کرنا

حضرت موسیٰ علیہ السلام تو اللہ کے وعدے کے مطابق تورات لینے گئے ادھر فرعونیوں کے جو زیور بنی اسرائیل کے پاس رہ گئے تھے سامری نے انہیں جمع کیا اور اپنے پاس سے اس میں خاک کی مٹھی ڈال دی جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کی ٹاپ تلے سے اس نے اٹھالی تھی اللہ کی قدرت سے وہ سونا گل کر مثل ایک گائے کے جسم کے ہو گیا اور چونکہ کھوکھلا تھا اس میں سے آواز بھی آنے لگی اور وہ بالکل ہو بہو گائے کی سی آواز تھی۔ اس نے بنی اسرائیل کو بہکا کر اس کی عبادت کرانی شروع کر دی بہت سے لوگ اسے پوجنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے طور پر حضرت موسیٰ کو اس فتنے کی خبر دی۔ یہ بچھڑا یا تو سچ مچ خون گوشت کا بن گیا تھا یا سونے کا ہی تھا مگر شکل گائے کی تھی یہ اللہ ہی جانے۔ بنی اسرائیل تو آواز سنتے ہی ناچنے لگے اور اس پر جو

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

واسحاق ويعقوب فاقبلت تسعى حتى قامت بين يديه فقبض على عنقها يقودها فتكلمت باذن الله تعالى وقالت ايها الفتى البار بوالدته اركبنى فان ذلك أهون عليك فقال الفتى ان أمي لم تأمرني ولكن قالت خذ بعنقها فقالت البقرة باله بني إسرائيل لو ركبتني ما كنت تقدر عليّ ابدا فانطلق فانك لو أمرت الجبل ان ينقلع من أصله وينطلق معك لفعل لبرك بامك فسار الفتى الى امه فقالت له انك فقير لا مال لك وشق عليك الاحتطاب بالنهار والقيام بالليل فانطلق فبع هذه البقرة قال بكم أبيعها قالت بثلاثة دنانير ولا تبع بغير مشورتي وكانت ثمن البقرة ثلثة دنانير فانطلق بها الى السوق فبعث الله ملكا ليرى خلقه قدرته وليختبر كيف بره بامه وكان به خبيرا فقال الملك بكم تبيع هذه البقرة قال بثلاثة دنانير واشترط عليك رضا والدتي فقال له الملك خذ ستة دنانير ولا تستأمر والدتك فقال الفتى لو أعطيتنى وزنها ذهبا لم أخذ الا برضا أمي فردها الى امه وأخبرها فقالت ارجع فبعها بستة دنانير على رضى منى فانطلق بها الى السوق واتى الملك فقال استأمرت أمك فقال الفتى انها أمرتني ان لا أنقصها من ستة على ان استأمرها فقال الملك انى أعطيك اثنى عشر على ان لا تستأمرها فابى الفتى ورجع الى امه واخبرها بذلك فقالت ان الذى يأتيك ملك يأتي فى صورة آدمي ليختبرك فاذا اتى فقل له أتأمرنا ان نبيع هذه البقرة أم لا ففعل فقال له الملك اذهب الى أمك فقل لها أمسكى هذه البقرة فان موسى بن عمران عليه السلام يشتريها منكم لقتيل يقتل فى بنى إسرائيل فلا تبيعوها الا بملا مسكها دنانير فامسكوها وقدر الله تعالى على بني إسرائيل ذبح تلك البقرة بعينها فما زالوا يستوصفون حتى وصف لهم تلك مكافاة له على بره بوالدته فضلا منه ورحمة".

(التفسير المظهري: سورة البقرة، ج، ۱، ص ۸۰، ۸۱، مكتبة الرشدية، الباكستان)

Marfat.com

ریجھ گئے۔ سامری نے کہہ دیا کہ اللہ تو یہی ہے موسیٰ بھول گئے ہیں۔ انہیں اتنی بھی تمیز نہ آئی کہ وہ اللہ تو کسی بات کا جواب بھی نہیں دے سکتا اور کسی نفع نقصان کا اختیار بھی نہیں رکھتا۔ اس بچھڑے کو اس اللہ کو چھوڑ کر پوجو جو سب کا مالک اور سب کا خالق ہے۔ اس کی وجہ سوائے اندھے پن اور بے عقلی کے اور کیا ہو سکتی ہے؟

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسٰى مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ". [1]

ترجمہ: "اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان کے بعد اپنے (مقبوضہ) زیوروں کا ایک بچھڑا (معبود) بنالیا جو کہ ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی۔ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات تک نہ کرتا تھا اور نہ ان کو کوئی راہ بتلاتا تھا اس کو معبود بنالیا اور بڑا بے ڈھنگا کام کیا"۔

جب موسیٰ علیہ السلام چالیس دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو کر تورات لے کر بستی میں تشریف لائے اور قوم کو بچھڑا پرستی میں دیکھا تو آپ غصہ میں آگئے۔ آپ نے غصے میں اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کی داڑھی اور سر کے بال پکڑے اور فرمایا کہ تم نے ان لوگوں کو اس کام سے کیوں نہیں روکا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے معذرت پیش کی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسٰى إِلٰى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ". [2]

ترجمہ: "اور جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں

---

[1]....(سورۃ الاعراف: رقم الآیۃ ۱۴۸، پارہ ۹)

[2]....(سورۃ الاعراف: رقم الآیۃ ۱۵۰، پارہ ۹)

Marfat.com

بھرے ہوئے تو فرمایا کہ تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی کیا اپنے رب کے حکم (آنے) سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کرلی۔ اور (جلدی سے) تختیاں ایک طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ (ہارون علیہ السلام نے) کہا اے میرے ماں جائے (بھائی) ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کر ڈالیں سو تم مجھ پر (سختی کر کے) دشمنوں کو مت ہنسواؤ اور مجھ کو ان ظالم لوگوں کے ذیل میں مت شمار کرو"۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی معذرت کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جوش غضب ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کے بعد آپ اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے لیے دعائے رحمت و مغفرت فرمائی۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بچھڑے کو توڑ کر اور جلا کر دریا بھی بہادیا۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.[۱]

ترجمہ: "موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب میری خطا معاف فرمادے اور میرے بھائی کی بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرمائیے۔ اور آپ اب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں"۔

بادشاہ مصر کا خواب میں گائے دیکھنا

قرآن مجید میں مصر کے بادشاہ کے خواب کو بیان کیا گیا ہے۔

"وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ. قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ. وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ

۱.....(سورة الاعراف: رقم الآية، ۱۵۰، پاره، ۹)

Marfat.com

بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ. يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ. قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ. ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ. ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ.[1]

ترجمہ:''اور بادشاہ (مصر) نے کہا کہ میں (خواب میں کیا) دیکھتا ہوں کہ سات گائیں فربہ ہیں جن کو سات لاغر گائیں کھا گئیں اور سات بالیں سبز ہیں اور ان کے علاوہ سات اور ہیں جو کہ خشک ہیں اے درباروالو اگر تم (خواب) کی تعبیر دے سکتے ہو تو میرے اس خواب کے بارے میں مجھ کو جواب دو۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ یونہی پریشان خیالات ہیں اور دوسرے ہم لوگ (کہ صرف امور سلطنت میں ماہر ہیں) خوابوں کی تعبیر کا علم نہیں رکھتے۔ اور ان (مذکورہ) دو قیدیوں میں سے جو رہا ہو گیا تھا (وہ مجلس میں حاضر تھا) اس نے کہا اور مدت کے بعد اس کو خیال آیا میں اس کی تعبیر کی خبر لائے دیتا ہوں آپ لوگ مجھ کو ذرا جانے کی اجازت دیجیے۔ اے یوسف علیہ السلام اے صدق مجسم آپ ہم لوگوں کو اس (خواب) کا جواب (یعنی تعبیر) دیجیے کہ سات گائیں موٹی ہیں ان کو سات دبلی گائیں کھا گئیں اور سات بالیں ہری ہیں اور اس کے علاوہ (سات) خشک بھی ہیں تا کہ میں ان لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں اور بیان کروں تا کہ ان کو بھی معلوم ہو جاوے۔ آپ نے فرمایا تم سات سال متواتر (خوب) غلہ بونا پھر جو فصل کاٹو تو اس کو بالوں میں رہنے دینا (تا کہ گھن نہ لگ جاوے) ہاں مگر تھوڑا سا

[1]....(سورۃ یوسف: رقم الآیۃ ۴۳ الی ۴۹، پارہ ۱۲)

Marfat.com

جو تمہارے کھانے میں آئے۔ پھر اس سات برس کے بعد سات برس اور ایسے سخت (اور قحط کے) آویں گے جو کہ اس (تمام تر) ذخیرہ کو کھا جاویں گے جس کو تم نے ان برسوں کے واسطے جمع کر کے رکھا ہوگا ہاں مگر تھوڑا سا جو بیج کے واسطے چھوڑ و گے۔ پھر اس (سات برس) کے بعد ایک برس ایسا آوے گا جس میں لوگوں کے لیے خوب بارش ہوگی اس میں شیرہ بھی نچوڑیں گے"۔

قدرت الٰہی نے یہ مقرر کر رکھا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے سے باعزت واکرام پاکیزگی برات اور عصمت کے ساتھ نکلیں۔ اس کے لیے قدرت نے یہ سبب بنایا کہ شاہ مصر نے ایک خواب دیکھا جس سے بھونچکا سا ہوگیا۔ دربار منعقد کیا اور تمام امراء، روسا، کاہن، منجم اور علماء کو خواب کی تعبیر بیان کرنے والوں کو جمع کیا۔ اور اپنا خواب بیان کر کے ان سب سے تعبیر دریافت کی۔ لیکن کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اور سب نے لاچار ہو کر یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ کوئی باقاعدہ لائق تعبیر سچا خواب نہیں جس کی تعبیر ہو سکے۔ یہ تو یونہی پریشان خواب مخلوط خیالات اور فضول توہمات کا خاکہ ہے۔ اس کی تعبیر ہم نہیں جانتے۔ اس وقت شاہی ساقی کو حضرت یوسف علیہ السلام یاد آ گئے کہ وہ تعبیر خواب کے پورے ماہر ہیں۔ اس علم میں ان کو کافی مہارت ہے۔ یہ وہی شخص ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جیل خانہ بھگت رہا تھا یہ بھی اور اس کا ایک اور ساتھی بھی۔ اسی سے حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا تھا کہ بادشاہ کے پاس میرا ذکر بھی کرنا۔ لیکن اسے شیطان نے بھلا دیا تھا۔ آج مدت مدید کے بعد اسے یاد آ گیا اور اس نے سب کے سامنے کہا کہ اگر آپ کو اس کی تعبیر سننے کا شوق ہے اور وہ بھی صحیح تعبیر تو مجھے اجازت دو۔ یوسف صدیق علیہ السلام جو قید خانے میں ہیں ان کے پاس جاؤں اور ان سے دریافت کر آؤں۔ آپ نے اسے منظور کیا اور اسے اللہ کے محترم نبی کے پاس بھیجا۔ امتہ کی دوسری قرأت امتہ بھی ہے۔ اس کے معنی بھول کے ہیں۔ یعنی بھول جانے کے بعد اسے حضرت یوسف علیہ السلام کا فرمان یاد آیا۔ دربار سے اجازت لے کر یہ چلا۔ قید

Marfat.com

خانے پہنچ کر اللہ کے نبی ابن نبی ابن نبی علیہ السلام سے کہا کہ اے نرے سچے یوسف علیہ السلام بادشاہ نے اس طرح کا ایک خواب دیکھا ہے۔ اسے تعبیر کا اشتیاق ہے۔ تمام دربار بھرا ہوا ہے۔ سب کی نگاہیں لگیں ہوئی ہیں۔ آپ مجھے تعبیر بتلا دیں تو میں جا کر انہیں سناؤں اور سب معلوم کرلیں۔ آپ نے نہ تو اسے کوئی ملامت کی کہ تو اب تک مجھے بھولے رہا۔ باوجود میرے کہنے کے تو نے آج تک بادشاہ سے میرا ذکر بھی نہ کیا۔ نہ اس امر کی درخواست کی کہ مجھے جیل خانے سے آزاد کیا جائے بلکہ بغیر کسی تمنا کے اظہار کے بغیر کسی الزام دینے کے خواب کی پوری تعبیر سنادی اور ساتھ ہی تدبیر بھی بتادی۔

فرمایا کہ سات فربہ گایوں سے مراد یہ ہے کہ سات سال تک برابر حاجت کے مطابق بارش برستی رہے گی۔ خوب تر سالی ہوگی۔ غلہ کھیت باغات خوب پھلیں گے۔ یہی مراد سات ہری بالیوں سے ہے۔ گائیں بیل ہی ہلوں میں جتتے ہیں ان سے زمین پر کھیتی کی جاتی ہے۔ اب ترکیب بھی بتلادی کہ ان سات برسوں میں جو اناج غلہ نکلے۔ اسے بطور ذخیرے کے جمع کر لینا اور رکھنا بھی بالوں اور خوشوں سمیت تا کہ سڑے گلے نہیں خراب نہ ہو۔ ہاں اپنی کھانے کی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لینا۔ لیکن خیال رہے کہ ذرا سا بھی زیادہ نہ لیا جائے صرف حاجت کے مطابق ہی نکالا جائے۔ ان سات برسوں کے گزرتے ہی اب جو قحط سالیاں شروع ہوں گی وہ برابر سات سال تک متواتر رہیں گی۔ نہ بارش برسے گی نہ پیداوار ہوگی۔ یہی مراد ہے سات دبلی گایوں اور سات خشک خوشوں سے ہے کہ ان سات برسوں میں وہ جمع شدہ ذخیرہ تم کھاتے پیتے رہو گے۔ یاد رکھنا ان میں کوئی غلہ کھیتی نہ ہوگی۔ وہ جمع کردہ ذخیرہ ہی کام آئے گا۔ تم دانے بوؤ گے لیکن پیداوار کچھ بھی نہ ہوگی۔ آپ نے خواب کی پوری تعبیر دے کر ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی سنادی کہ ان سات خشک سالیوں کے بعد جو سال آئے گا وہ بڑی برکتوں والا ہوگا۔ خوب بارشیں برسیں گی خوب غلے اور کھیتیاں ہوں گی۔ ریل پیل ہوجائے گی اور تنگی دور ہوجائے گی اور لوگ حسب عادت زیتون وغیرہ کا تیل

Marfat.com

نکالیں گے اور حسب عادت انگور کا شیرہ نچوڑیں گے۔اور جانوروں کے تھن دودھ سے لبریز ہوجائیں گے کہ خوب دودھ نکالیں پئیں۔[1]

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ

---

[1]....''هٰذِهِ الرُّؤْيَا مِنْ مَلِك مِصْرَ مِمَّا قَدَّرَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَّهَا كَانَتْ سَبَبًا لِخُرُوجِ يوسف، عَلَيْهِ السَّلَامُ، مِنَ السِّجْنِ مُعَزَّزًا مُكَرَّمًا، وَذٰلِكَ أَنَّ المَلِكَ رَأَى هٰذِهِ الرُّؤْيَا، فَهَالَتْهُ وتَعجَّب مِنْ أَمْرِهَا، وَمَا يَكُونُ تَفْسِيرُهَا، فَجَمَعَ الْكَهَنَةَ والحُزاة وَكُبَرَاءَ دَوْلَتِهِ وَأُمَرَاءَهُ وقَصَّ عَلَيْهِمْ مَا رَأَى، وَسَأَلَهُمْ عَنْ تَأْوِيلِهَا، فَلَمْ يَعْرِفُوا ذٰلِكَ، وَاعْتَذَرُوا إِلَيْهِ بِأَنَّ هٰذِهِ (أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ)أَيْ:أَخْلَاطٌ اقْتَضَتْ رُؤْيَاكَ هٰذِهِ (وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ) أَيْ:وَلَوْ كَانَتْ رُؤْيَا صَحِيحَةً مِنْ أَخْلَاطٍ، لَمَا كَانَ لَنَا مَعْرِفَةٌ بِتَأْوِيلِهَا، وَهُوَ تَعْبِيرُهَا .فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَذَكَّرَ ذٰلِكَ الَّذِي نَجَا مِنْ ذَيْنِكَ الْفَتَيَيْنِ اللَّذَيْنِ كَانَا فِي السِّجْنِ مَعَ يُوسُفَ، وَكَانَ الشَّيْطَانُ قَدْ أَنْسَاهُ مَا وَصَّاهُ بِهِ يُوسُفُ، مِنْ ذِكْرِ أَمْرِهِ لِلْمَلِكِ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَذَكَّرَ (بَعْدَ أُمَّةٍ)أَيْ:مُدَّةٍ وَقَرَأَ بَعْضُهُمْ :بَعْدَ أَمِهٍ أَيْ:بَعْدَ نِسْيَانٍ، فَقَالَ لِلْمَلِكِ وَالَّذِينَ جَمَعَهُمْ لِذٰلِكَ:(أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ)أَيْ:بِتَأْوِيلِ هٰذَا الْمَنَامِ، (فَأَرْسِلُونِ)أَيْ :فَابْعَثُونِ إِلَى يُوسُفَ الصِّدِّيقِ إِلَى السِّجْنِ .وَمَعْنَى الْكَلَامِ :فَبَعَثُوا فَجَاءَ.فَقَالَ:(يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا)وَذَكَرَ الْمَنَامَ الَّذِي رَآهُ الْمَلِكُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ ذَكَرَ لَهُ يُوسُفُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، تَعْبِيرَهَا مِنْ غَيْرِ تَعْنِيفٍ لِذٰلِكَ الْفَتَى فِي نِسْيَانِهِ مَا وَصَّاهُ بِهِ، وَمِنْ غَيْرِ اشْتِرَاطٍ لِلْخُرُوجِ قَبْلَ ذٰلِكَ، بَلْ قَالَ :(تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا)أَيْ يَأْتِيكُمُ الْخِصْبُ وَالْمَطَرُ سَبْعَ سِنِينَ مُتَوَالِيَاتٍ، فَفَسَّرَ الْبَقَرَ بِالسِّنِينَ؛ لِأَنَّهَا تُثِيرُ الْأَرْضَ الَّتِي تُسْتَغَلُّ منها الثمرات والزروع، وهن السنبلات الْخُضْرُ، ثُمَّ أَرْشَدَهُمْ إِلَى مَا يَعْتَمِدُونَهُ فِي تِلْكَ السِّنِينَ فَقَالَ :(فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ) أَيْ:مَهْمَا اسْتَغْلَلْتُمْ فِي هٰذِهِ السَّبْعِ السِّنِينَ الْخِصْبِ فَاخْزُنُوهُ فِي سُنْبُلِهِ، لِيَكُونَ أَبْقَى لَهُ وَأَبْعَدَ عَنْ إِسْرَاعِ الْفَسَادِ إِلَيْهِ، إِلَّا الْمِقْدَارَ الَّذِي تَأْكُلُونَهُ، وَلْيَكُنْ قَلِيلًا قَلِيلًا لَا تُسْرِفُوا فِيهِ، لِتَنْتَفِعُوا فِي السَّبْعِ الشِّدَادِ، وَهُنَّ السَّبْعُ السِّنِينَ الْمُحْلُ الَّتِي تَعْقُبُ هٰذِهِ السَّبْعَ مُتَوَالِيَاتٍ، وَهُنَّ الْبَقَرَاتُ الْعِجَافُ اللَّاتِي يَأْكُلْنَ السِّمَانَ؛ لِأَنَّ سِنِيَّ الجَدْبِ يُؤْكَلُ فِيهَا مَا جَمَعُوه فِي سِنِيِّ الْخِصْبِ، وَهُنَّ السُّنْبُلَاتُ الْيَابِسَاتُ.

وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُنَّ لَا يُنْبِتْنَ شَيْئًا، وَمَا بَذَرُوهُ فَلَا يَرْجِعُونَ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ؛ وَلِهٰذَا قَالَ:(يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ)

ثُمَّ بَشَّرَهُمْ بَعْدَ الجَدْبِ الْعَامِ الْمُتَوَالِي بِأَنَّهُ يَعْقُبُهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ (عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ) أَيْ :يَأْتِيهِمُ الْغَيْثُ، وَهُوَ الْمَطَرُ، وتُغِلُّ الْبِلَادُ، ويَعصرُ النَّاسُ مَا كَانُوا يَعْصِرُونَ عَلَى عَادَتِهِمْ، مِنْ زَيْتٍ وَنَحْوِهِ، وَسُكَّرٍ وَنَحْوِهِ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ:يَدْخُلُ فِيهِ حَلْبُ اللَّبَنِ أَيْضًا.قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَفِيهِ يَعْصِرُونَ) يَحْلِبُونَ''.

(تفسير ابن كثير:سورة يوسف،ج،۴،ص،۳۹۳،دار طيبة للنشر والتوزيع)

Marfat.com

(فصل نمبر ۱)

احادیث میں گائے کا ذکر

گائے کی عزت کرو

حضرت انس سے روایت ہے کہ:

"أَكْرِمُوا الْبَقَرَ فَإِنَّهَا لَمْ تَرْفَعْ رَأْسَهَا إِلَى السَّمَاءِ مُنْذُ عُبِدَ الْعِجْلُ حَيَاءً مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ". [۱]

ترجمہ: "گائے کی عزت کرو کیونکہ جب سے بچھڑا پرستی کی گئی ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کی وجہ سے آسمان کی طرف سر نہیں اٹھایا"۔

رسول اللہ ﷺ کا مدینہ آمد پر گائے ذبح کرنا

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے رویت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً". [۲]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک اونٹ یا ایک گائے ذبح کرائی"۔

مذکورہ حدیث کو نقل کرتے ہوئے ملا علی قاریؒ رقم طراز ہیں:

"السُّنَّةُ لِمَنْ قَدِمَ مِنَ السَّفَرِ أَنْ يَضِيفَ بِقَدْرِ وُسْعِهِ ذَكَرَهُ الطِّيبِيُّ. وَقَالَ ابْنُ الْمَلَكِ: الضِّيَافَةُ سُنَّةٌ بَعْدَ الْقُدُومِ". [۳]

---

[۱]....(اجتماع الجيوش الإسلامية: ذكر قول النمل، ج۲، ص۲۲۰، مطابع الفرزدق التجارية)

[۲]....(صحيح البخاري: كتاب الجهاد والسير/باب الطعام عند القدوم، ج۴، ص۷۷، رقم الحديث۳۰۸۹، دار طوق النجاة)

[۳]....(مرقاة المفاتيح: كتاب الجهاد/باب آداب السفر، ج۶، ص۲۵۱۶، تحت رقم الحديث ۳۹۰۵، دار الفكر، بيروت، لبنان)

Marfat.com

ترجمہ: ''سفر سے آنے والا اپنی گنجائش کے مطابق دعوت کرے، اس کو طیبیؒ نے بیان کیا۔ ابن الملکؒ بھی فرماتے ہیں کہ سفر سے واپسی کے بعد ضیافت کا اہتمام کرنا مسنون ہے''۔

گائے کے دودھ میں شفاء ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً إِلَّا السَّامَ ؛ فَعَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ''۔[1]

ترجمہ: ''اللہ نے موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج رکھا ہے اور تم گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ یہ ہر درخت سے کھاتی ہے''۔

ملیکہ بنت عمرو جعفیہ فرماتی ہیں کہ:

''عَلَيْکَ بِسَمْنِ الْبَقَرِ مِنَ الذُّبْحَةِ أَوْ مِنَ الْقَرْحَتَيْنِ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَلْبَانَهَا أَوْ لَبَنَهَا شِفَاءٌ، وَسَمْنَهَا دَوَاءٌ، وَلَحْمَهَا أَوْ لُحُومَهَا دَاءٌ''۔[2]

ترجمہ: ''گائے کا گھی گلے کی سوزش یا زخم کے لیے بہتر ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گائے کے دودھ میں شفاء اور گھی دواء ہے جبکہ گوشت بیماری ہے''۔

---

[1]....(السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الأضحية، بَابُ أَدْوِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَى مَا مَضَى فِي الْبَابِ قَبْلَهُ ، ج، ۹، ص، ۵۸۰، رقم الحديث، ۱۹۵۷۱، دار الكتب العلمية، بيروت)
یہ حدیث ضعیف ہے۔

[2]....(السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الأضحية، بَابُ أَدْوِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَى مَا مَضَى فِي الْبَابِ قَبْلَهُ ، ج، ۹، ص، ۵۸۰، رقم الحديث، ۱۹۵۷۱، دار الكتب العلمية، بيروت)
یہ حدیث ضعیف ہے۔

Marfat.com

دوسری ساعت میں جمعہ کی نماز کے لئے جانے والے کو گائے ذبح کرنے کا ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ" [1]

ترجمہ: "جو آدمی جمعہ کے دن غسل جنابت کرے پھر وہ مسجد میں جائے تو وہ اس طرح ہے گویا کہ اس نے ایک اونٹ قربان کیا اور آدمی دوسری ساعت میں جائے تو گویا اس نے ایک گائے قربان کی اور جو آدمی تیسری ساعت میں گیا تو گویا کہ اس نے ایک دنبہ قربان کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا کہ اس نے ایک مرغی قربان کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو گویا کہ اس نے انڈہ قربان کر کے اللہ کا قرب حاصل کیا پھر جب امام نکلے تو فرشتے بھی ذکر سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں"۔

گائے کا گفتگو کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ:

---

[1]..... (صحيح مسلم: كتاب الجمعة/ باب الطيب والسواك يوم الجمعة، ج، ۲، ص، ۵۸۲، رقم الحديث، ۸۵۰، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ :سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ، فَقَالَ :فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ، فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ، فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هَذَا :اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لاَ رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ :سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ، قَالَ :فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ،وَمَا هُمَا ثَمَّ"۔[1]

ترجمہ:"ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز فجر پڑھ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ایک شخص گائے ہانک رہا تھا ہانکتے ہانکتے اس پر سوار ہو کر اس کو مارنے لگا گائے نے کہا کہ ہم سواری کے لئے پیدا نہیں کئے گئے ہم کو تو کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہے، لوگوں نے کہا سبحان اللہ! گائے بول رہی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں اور ابوبکرؓ وعمرؓ اس واقعہ پر ایمان لاتے ہیں حالانکہ ابوبکرؓ وعمرؓ وہاں موجود نہ تھے (لیکن حضرتؐ نے ان پر پورا اعتماد رکھنے کی وجہ سے ان کی طرف سے شہادت دی) ایک مرتبہ ایک شخص کی بکریوں پر ایک بھیڑیے نے جست لگائی اور ایک بکری اٹھا لے گیا رکھوالے نے (بھیڑیے کا) پیچھا کر کے بکری چھڑالی تو اس بھیڑیے نے کہا اس بکری کو تو نے مجھ سے چھڑالیا لیکن درندہ والے دن بکری کا محافظ کون ہوگا؟ جس روز میرے سوا اس کا چرواہا نہ ہوگا لوگوں نے (تعجب سے) کہا سبحان اللہ! بھیڑیا بھی باتیں کرتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا مگر میں اور ابوبکر وعمر اس پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ یہ دونوں حضرات اس وقت وہاں موجود نہ تھے"۔

گائے کی دموں کی طرح کوڑے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1]....(صحیح البخاري: کتاب احادیث الانبیاء/بَابُ حَدِيثِ الغَارِ، ج،۴،ص،۱۷۴،رقم الحدیث، ۳۴۷۱،دار طوق النجاة)

Marfat.com

"صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا". [1]

ترجمہ: "دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں ان عورتوں کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پاسکیں گی جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت (یعنی دور) سے محسوس کی جاسکتی ہے"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

---

[1]....(صحیح مسلم: کتاب اللباس والزینة/بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ، ج،۳،ص،۱۶۸۰،رقم الحدیث،۲۱۲۸،دار إحیاء التراث العربی،بیروت)

Marfat.com

(فصل ۲)

گائے سے متعلق مختلف مسائل

غیر اللہ کے نام پر مقرر کی گئی گائے کو تصحیحِ نیت کے بعد اللہ کے نام سے ذبح کرنے کا حکم

کسی شخص نے ایک گائے کو بطور ثواب غیر اللہ کے لئے متعین کر دیا، پھر اس شخص نے اپنی نیت بدل دی اور وہی گائے بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دی تو کیا ایسی گائے کا گوشت حلال ہوگا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ غیر اللہ کے نام پر کسی بھی چیز کو متعین کرنا نذر معصیت ہے، اور ایسی نذروں کو چھوڑنا ضروری ہے، اگر اس طرح کی نذر جانور کی صورت میں ہو تو بوقتِ ذبح نیت اور الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے کہ اگر اس کی نیت اس وقت صحیح ہو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو یہ ذبح کرنا صحیح اور اس جانور کا گوشت حلال شمار ہوگا۔ [۱]

---

[۱]... "وَفِيهَا (وَتُشْتَرَطُ) التَّسْمِيَةُ مِنَ الذَّابِحِ (حَالَ الذَّبْحِ) أَوْ الرَّمْيِ لِصَيْدٍ أَوْ الْإِرْسَالِ أَوْ حَالَ وَضْعِ الْحَدِيدِ لِحِمَارِ الْوَحْشِ إِذَا لَمْ يَقْعُدْ عَنْ طَلَبِهِ كَمَا سَيَجِيءُ. (وَالْمُعْتَبَرُ) (الذَّبْحُ عَقِبَ التَّسْمِيَةِ قَبْلَ تَبَدُّلِ الْمَجْلِسِ)". (الدر المختار)

"(قَوْلُهُ مِنَ الذَّابِحِ) أَرَادَ بِالذَّابِحِ مُحَلِّلَ الْحَيَوَانِ لِيَشْمَلَ الرَّامِيَ وَالْمُرْسِلَ وَوَاضِعَ الْحَدِيدِ اهـ. وَاحْتَرَزَ بِهِ عَمَّا لَوْ سَمَّى لَهُ غَيْرُهُ فَلَا تَحِلُّ ...... (قَوْلُهُ حَالَ الذَّبْحِ إلَخْ) قَالَ فِي الْهِدَايَةِ: ثُمَّ التَّسْمِيَةُ فِي ذَكَاةِ الِاخْتِيَارِ تُشْتَرَطُ عِنْدَ الذَّبْحِ، وَهِيَ عَلَى الْمَذْبُوحِ وَفِي الصَّيْدِ تُشْتَرَطُ عِنْدَ الْإِرْسَالِ وَالرَّمْيِ...... (قَوْلُهُ قَبْلَ تَبَدُّلِ الْمَجْلِسِ) أَيْ حَقِيقَةً أَوْ حُكْمًا كَالْفَاصِلِ الطَّوِيلِ كَمَا يَأْتِي فَافْهَمْ: قَالَ الزَّيْلَعِيُّ: حَتَّى إذَا سَمَّى وَاشْتَغَلَ بِعَمَلٍ آخَرَ مِنْ كَلَامٍ قَلِيلٍ أَوْ شُرْبِ مَاءٍ أَوْ أَكْلِ لُقْمَةٍ أَوْ تَحْدِيدِ شَفْرَةٍ ثُمَّ ذَبَحَ يَحِلُّ، وَإِنْ كَانَ كَثِيرًا لَا يَحِلُّ لِأَنَّ إيقَاعَ الذَّبْحِ مُتَّصِلًا بِالتَّسْمِيَةِ بِحَيْثُ لَا يَتَخَلَّلُ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ لَا يُمْكِنُ إلَّا بِحَرَجٍ عَظِيمٍ فَأُقِيمَ الْمَجْلِسُ مَقَامَ الِاتِّصَالِ، وَالْعَمَلُ الْقَلِيلُ لَا يَقْطَعُهُ وَالْكَثِيرُ يَقْطَعُ".

(رد المحتار مع الدر المختار: ج۶، ص۳۰۲، دار الفکر)

"وَاعْلَمْ أَنَّ النَّذْرَ الَّذِي يَقَعُ لِلْأَمْوَاتِ مِنْ أَكْثَرِ الْعَوَّامِ وَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَنَحْوِهَا إلَى ضَرَائِحِ الْأَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ تَقَرُّبًا إلَيْهِمْ فَهُوَ بِالْإِجْمَاعِ بَاطِلٌ وَحَرَامٌ مَا لَمْ يَقْصِدُوا صَرْفَهَا لِفُقَرَاءِ الْأَنَامِ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

قربانی کی گائے میں کتنے افراد کی شرکت درست ہے

ایک شخص کے حق میں قربانی کی مقدار اونٹ اور گائے وغیرہ کا ساتواں حصہ ہے۔

چنانچہ اس سلسلے میں احادیث میں تفصیل موجود ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ". [1]

ترجمہ: "ہم نے حدیبیہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک اونٹ کو سات افراد کی طرف سے اور ایک گائے کو سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کیا"۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وَقَدْ اُبْتُلِيَ النَّاسُ بِذٰلِكَ وَلَا سِيَّمَا فِي هٰذِهِ الْاَعْصَارِ. (الدر المختار)

"(قَوْلُهُ تَقَرُّبًا إِلَيْهِمْ) كَأَنْ يَقُولَ يَا سَيِّدِي فُلَانٌ إِنْ رُدَّ غَائِبِي أَوْ عُوفِيَ مَرِيضِي أَوْ قُضِيَتْ حَاجَتِي فَلَكَ مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْفِضَّةِ أَوْ مِنَ الطَّعَامِ أَوِ الشَّمْعِ أَوِ الزَّيْتِ كَذَا بَحْرٌ (قَوْلُهُ بَاطِلٌ وَحَرَامٌ) لِوُجُوهٍ: مِنْهَا أَنَّهُ نَذْرٌ لِمَخْلُوقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوقِ لَا يَجُوزُ لِأَنَّهُ عِبَادَةٌ وَالْعِبَادَةُ لَا تَكُونُ لِمَخْلُوقٍ. وَمِنْهَا أَنَّ الْمَنْذُورَ لَهُ مَيِّتٌ وَالْمَيِّتُ لَا يَمْلِكُ.

وَمِنْهُ أَنَّهُ إِنْ ظَنَّ أَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْأُمُورِ دُونَ اللّٰهِ تَعَالَى وَاعْتِقَادُهُ ذٰلِكَ كُفْرٌ".

(رد المحتار مع الدر المختار: ج،۲،ص،۴۳۹،دار الفکر)

"قال ابو عبيدة السائبة البعير الذى يسيب وذلك ان الرجل من اهل الجاهلية إذا مرض او غاب له قريب نذر فقال ان شفانى الله او شفى مريضى أورد غائبى فناقتى هذه سائبة ثم تسيب فلا تحبس عن رعى وماء ولا يركبها أحد فكانت بمنزلة البحيرة وقيل الناقة إذا نتجت لنتى عشرة إناثاً سيبت ولم يركب ظهرها ولم يجز وبرها ولم يشرب لبنها الا ضيف......والسائبة كانوا يسيبونها لالهتهم لا يحمل عليها شيء".

(التفسير المظهري: ج،۳،ص،۱۹۳،۱۹۴،مكتبة الرشدية،باكستان)

[1]....(صحيح مسلم: كتاب الحج/ كتاب الحج/ بَابُ الِاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَإِجْزَاءِ الْبَقَرَةِ وَالْبَدَنَةِ كُلٍّ مِنْهُمَا عَنْ سَبْعَةٍ، ج،۲،ص،۹۵۵،رقم الحديث،۱۳۱۸،دار احياء التراث العربى،بيروت)۔
واللفظ له ، السنن الترمذي: رقم الحديث،۱۵۰۲ . سنن ابي داود: رقم الحديث،۲۸۰۹)

Marfat.com

"نَحَرُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ،الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ،وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ".[1]

ترجمہ:"ہم نے حدیبیہ کے دن گائے اور اونٹ سات افراد کی طرف سے ذبح کیے"۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ:

"خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا:أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ:الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ:فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ، وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَمَسِسْنَا الطِّيبَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ ".[2]

ترجمہ:"ہم حج کا لبیک پکارتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ پھر جب مکہ آئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور حلال ہو جائے۔ ہم نے کہا کیسا حلال ہونا؟ انہوں نے کہا پورا۔ پھر ہم عورتوں کے پاس آئے یعنی جماع کیا اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی۔ پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی حج کی لبیک پکاری اور صفا اور مروہ کی سعی ہم کو کفایت کر گئی جو کہ پہلے کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے میں سات افراد شریک ہو جائیں"۔

---

[1]....(شرح معانی الآثار: كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْأَضَاحِيِّ/بَابُ الْبَدَنَةِ ،عَنْ كَمْ تُجْزِءُ فِي الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا، ج،۴،ص،۱۷۴،رقم الحديث،۶۲۱۳،عالم الكتب)

[2]....(صحيح مسلم: كتاب الحج/بَابُ بَيَانِ وُجُوهِ الْإِحْرَامِ، وَأَنَّهُ يَجُوزُ إِفْرَادُ الْحَجِّ وَالتَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ، وَجَوَازِ إِدْخَالِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ، وَمَتَى يَحِلُّ الْقَارِنُ مِنْ نُسُكِهِ، ج،۲،ص،۸۸۲،رقم الحديث،۱۲۱۳،دار احياء التراث العربي،بيروت)

Marfat.com

اور حضرت جابرؓ سے ہی روایت ہے کہ:

"اشْتَرَكْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ؛ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ، فَقَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: أَرَأَيْتَ الْبَقَرَةَ يَشْتَرِكُ فِيهَا مَنْ يَشْتَرِكُ فِي الْجَزُورِ؟ قَالَ: مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ". [1]

ترجمہ: "ہم حج اور عمرہ میں سات آدمی ایک بڑے جانور میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے، ایک شخص نے حضرت جابرؓ سے کہا کہ کیا اتنے ہی لوگ گائے میں شریک ہوں گے جتنے اونٹ میں شریک ہوتے ہیں؟ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (اونٹ کی طرح) گائے بھی بڑے جانوروں میں شامل ہے"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قَلَّتِ الْإِبِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَمَرَهُمْ، أَنْ يَنْحَرُوا الْبَقَرَ". [2]

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اونٹ کم ہو گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیا"۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

"أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَلْبَسَ أَجْوَدَ مَا نَجِدُ، وَأَنْ نَتَطَيَّبَ بِأَجْوَدَ مَا نَجِدُ، وَأَنْ نُضَحِّيَ بِأَسْمَنِ مَا نَجِدُ، وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَأَنْ نُظْهِرَ التَّكْبِيرَ، وَعَلَيْنَا السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ". [3]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم اچھا لباس اپنی حیثیت کے

---

[1]....(مستخرج أبي عوانة: كتاب الحج/بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُوجِبِ عَلَى الْمُنْفَسِخِ حَجَّةُ الْهَدْيِ، وَإِجَازَتِهِ الْبَدَنَةَ فِيهِ عَنْ سَبْعَةٍ، وَأَنَّ مَنْ ذَبَحَ عَمَّنْ يَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ كَانَ جَائِزًا عَنْهُ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُنْفَسِخَ عُمْرَتُهُ يُهْدِي هَدْيًا، ج، ۲، ص، ۳۱۷، رقم الحديث، ۳۲۶۹، دار المعرفة، بيروت)

[2]....(سنن ابن ماجه: كتاب الأضاحي/بَابُ عَنْ، كَمْ تُجْزِءُ الْبَدَنَةُ وَالْبَقَرَةُ، ج، ۲، ص، ۱۰۴۷، رقم الحديث، ۳۱۳۴: دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابى الحلبي)

[3]....(شعب الايمان للبيهقي: فضائل الصوم/في ليلة العيدين ويومهما، ج، ۵، ص، ۲۸۹، رقم الحديث، ۳۴۴۲، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض)

Marfat.com

مطابق پہنیں، اور اچھی خوشبو اپنی حیثیت کے مطابق لگائیں، اور اپنی حیثیت کے مطابق موٹی تازی قربانی کریں، سات آدمیوں کی طرف سے گائے (بھینس)، اور سات افراد کی طرف سے اونٹ، اور یہ کہ ہم تکبیر کہیں، اور ہم سکینہ اور وقار کو لازم پکڑیں"۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ".[1]

"ترجمہ:" اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہوتا ہے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

"الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ فِي الْأَضَاحِيِّ".[2]

"ترجمہ:" قربانی میں سات افراد کی طرف سے گائے، اور سات افراد کی طرف سے اونٹ ہوتا ہے"۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ".[3]

ترجمہ:" گائے سات کی طرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے"۔

مذکورہ روایت کے مطابق گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں، اور

---

[1]....(شرح معاني الآثار: كتاب الصيد والذبائح والأضاحي/ ج،۴،ص،۱۷۵، رقم الحديث، ۶۲۱۸، عالم الكتب)

[2]....(المعجم الكبير للطبراني: رقم الحديث، ۱۰۰۲۶، مكتبة ابن تيمية، القاهرة)
قال الهيثمي؛رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ، وَفِيهِ حَفْصُ بْنُ جُمَيْعٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ .
(مجمع الزوائد: كتاب الأحي/بَابٌ فِي الْبَقَرَةِ وَالْبَدَنَةِ، ج،۴،ص،۲۰، رقم الحديث، ۵۹۵۴، مكتبة القدسي، القاهرة)

[3]....(سنن أبي داود: كتاب الضحايا/ بَابٌ فِي الْبَقَرِ وَالْجَزُورِ عَنْ كَمْ تُجْزِءُ؟، ج، ۳، ص، ۹۸، رقم الحديث ۲۸۰۸، المكتبة العصرية، بيروت)

Marfat.com

یہی جمہور کا قول بھی ہے۔

چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث جابرؓ بیان کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

"هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ وَقَالَ إِسْحَاقُ :يُجْزِءُ أَيْضًا البَعِيرُ عَنْ عَشَرَةٍ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ". [۱]

ترجمہ: "یہ روایت حسن صحیح ہے، اور نبی ﷺ کے صحابہ اور ان کے علاوہ کا اسی پر عمل ہے، اور سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور حضرت اسحاق کا قول یہی ہے، اور حضرت اسحاق نے یہ بھی فرمایا کہ دس افراد کی طرف سے اونٹ جائز ہے، اور انہوں نے حدیث ابنِ عباسؓ سے استدلال کیا ہے"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ يُشْرِكُ بَيْنَ سَبْعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي الْبَدَنَةِ". [۲]

ترجمہ: "میں نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ سات افراد کو صحابۂ کرام میں سے بڑے جانور میں شریک فرما رہے تھے"۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَرِكُونَ سَبْعَةً فِي

---

[۱]....(سنن الترمذي: أبواب الاضاحي/باب ما جاء في الاشتراك في الاضحية، ج،۳، ص، ۱۴۱، تحت رقم الحديث، ۱۵۰۲، مكتبه ومطبعة مصطفى البابي الحلبي)

[۲]....(المعجم الأوسط: ج،۶، ص،۱۳۸، رقم الحديث، ۶۰۲۴، دار الحرمين، القاهرة)
قال الهيثمي: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الصَّدَفِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.
(مجمع الزوائد: باب الاشتراك في الهدي، ج،۳، ص،۲۲۶، تحت رقم الحديث ۵۳۸۹)

Marfat.com

الْبَدَنَةِ مِنَ الْإِبِلِ ،وَالسَّبْعَةُ فِي الْبَدَنَةِ مِنَ الْبَقَرِ "۔ ۱

ترجمہ: "نبی ﷺ کے صحابہ سات سات ایک اونٹ میں شریک ہو جاتے اور سات ہی گائے میں"۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ عَلَيَّ بَدَنَةً، وَأَنَا مُوسِرٌ بِهَا، وَلَا أَجِدُهَا، فَأَشْتَرِيَهَا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتَاعَ، سَبْعَ شِيَاهٍ، فَيَذْبَحَهُنَّ "۔ ۲

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا، اور اس نے عرض کیا کہ میرے ذمہ ایک اونٹ کی (قربانی) ہے، اور میں اس کی استطاعت بھی رکھتا ہوں، لیکن اونٹ دستیاب نہیں کہ میں اسے خرید سکوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سات بکریاں خریدنے اور انہیں ذبح کرنے کا حکم دیا"۔

ابن عباسؓ سے ہی روایت ہے کہ:

"سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ عَلَيَّ نَاقَةً وَقَدْ غَرَبَتْ عَنِّي، فَقَالَ: اشْتَرِ سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ "۔ ۳

ترجمہ: "ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر مجھ پر ایک اونٹ لازم ہو، اور وہ غائب ہو جائے تو کیا میں اس کے بدلے سات بکریاں خرید سکتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا

۱.....(شرح معاني الآثار: كتاب الصيد والذبائح/بَابُ الْبَدَنَةِ ،عَنْ كَمْ تُجْزِئُ فِي الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا، ج،۴،ص،۱۷۵،رقم الحديث، ۶۲۲۰،عالم الكتب،بيروت)

۲.....(سنن ابن ماجه: كتاب الاضاحي/ بَابُ كَمْ تُجْزِءُ مِنَ الْغَنَمِ، عَنِ الْبَدَنَةِ، ج،۲،ص،۱۰۴۸،رقم الحديث،۳۱۳۶،دارإحياء الكتب العربية ،فيصل عيسى البابي الحلبي)

۳.....(شرح معاني الآثار/بَابُ الْبَدَنَةِ ،عَنْ كَمْ تُجْزِءُ فِي الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا، ج،۴،ص،۱۷۵،رقم الحدث،۶۲۲۱،عالم الكتب،بيروت)

Marfat.com

سات بکریاں خریدلو"۔

اس سے یہ واضح ہوا کہ نبی ﷺ کے صحابہ ایک اونٹ کو سات بکریوں کے برابر سمجھتے تھے، اور گائے اور اونٹ میں سات حصے صحیح ہیں، اس سے زیادہ درست نہیں۔ اس سے یہ بات بھی عیاں ہوگئی کہ ایک بکری ایک ہی شخص کو کفایت کرے گی، اس سے زیادہ نہیں۔

قربانی کی گائے کی عمر

جہاں شریعت نے قربانی کے لئے جانور متعین کیے ہیں وہاں ہی ان کی عمروں کا تعین بھی کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ تَعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ۔[1]

ترجمہ: "تم (قربانی میں) صرف مسنہ (جانور ہی) ذبح کرو، الا یہ کہ تمہارے لیے مشکل ہو جائے، تو تم دنبہ کے جذعہ کو ذبح کرلو"۔

کلیب کہتے ہیں کہ:

"كُنَّا فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى، فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ، مِنْ مُزَيْنَةَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ هَذَا الْيَوْمُ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ"۔[2]

ترجمہ: "ہم سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ کا وقت آ گیا، تو ہم میں سے کوئی دو دو یا تین تین جذعوں (ایک سالہ بھیڑوں) کے بدلے ایک مسنہ خریدنے لگا، تو مزینہ کے ایک شخص نے ہم سے کہا: ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[1]....(مسند أحمد: مسند جابر بن عبد الله. ج۲۲، ص۲۵۱، رقم الحديث ۱۴۳۴۸، مؤسسة الرسالة)

[2]....(سنن النسائي: كتاب الضحايا/الْمُسِنَّةُ وَالْجَذَعَةُ، ج۷، ص۲۱۹، رقم الحديث ۴۳۸۳، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

Marfat.com

ساتھ تھے کہ یہی دن آ گیا (یعنی عید الاضحیٰ) تو ہم میں سے کوئی دو یا تین جذعے دے کر مسنہ خریدنے لگا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جذعہ سے بھی وہی حق ادا ہوسکتا ہے جو ثنی یعنی مسنہ سے ہوتا ہے"۔

کلیب ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ

"كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْأَضْحَى بِيَوْمَيْنِ نُعْطِي الْجَذَعَتَيْنِ بِالثَّنِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِءُ مَا تُجْزِءُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ". [1]

ترجمہ: "اس نے کہا: ہم عید الاضحیٰ سے دو دن پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم دو جذعے دے کر ثنیہ یعنی مسنہ لے رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جذعہ بھی اس کام کے لیے کافی ہے جس کے لیے ثنیہ یعنی مسنہ کافی ہے"۔

بہت سارے فقہاء نے "مسنہ" اور "ثنی" یا "ثنیہ" سے بڑی عمر کے جانور مراد لیے ہیں۔ اونٹ کی کم از کم پانچ سال، گائے، بھینس دو سال اور بکرا کی عمر ایک سال ہونی چاہیے۔ [2]

---

[1] ....(سنن النسائي: كتاب الضحايا/الْمُسِنَّةُ وَالْجَذَعَةُ، ج۷، ص۲۱۹، رقم الحديث، ۴۳۸۴، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

[2] ...."لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً): وَهِيَ الْكَبِيرَةُ بِالسِّنِّ، فَمِنَ الْإِبِلِ الَّتِي تَمَّتْ لَهَا خَمْسُ سِنِينَ وَدَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ، وَمِنَ الْبَقَرِ الَّتِي تَمَّتْ لَهَا سَنَتَانِ وَدَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ، وَمِنَ الضَّأْنِ وَالْمَعْزِ مَا تَمَّتْ لَهَا سَنَةٌ، كَذَا قَالَهُ ابْنُ الْمَلَكِ. (إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ) أَيْ يَصْعُبَ (عَلَيْكُمْ) أَيْ ذَبْحُهَا، بِأَنْ لَا تَجِدُوهَا قَالَهُ ابْنُ الْمَلَكِ. وَالظَّاهِرُ أَيْ: يَعْسُرُ عَلَيْكُمْ أَدَاءُ ثَمَنِهَا. قَالَ ابْنُ الْمَلَكِ: قَوْلُهُ: (إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ) بِهَذَا قَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ: الْجَذَعَةُ لَا تُجْزِءُ فِي الْأُضْحِيَةِ إِذَا كَانَ قَادِرًا عَلَى مُسِنَّةٍ، وَمَنْ قَالَ بِجَوَازِهِ حَمَلَ الْحَدِيثَ عَلَى الِاسْتِحْبَابِ اهـ. وَهُوَ الْمُعْتَمَدُ فِي الْمَذْهَبِ.

وَيُؤَيِّدُهُ حَدِيثُ نِعْمَتِ الْأُضْحِيَةُ الْجَذَعَةُ مِنَ الضَّأْنِ وَرَوَى أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ: ضَحُّوا بِالْجَذَعَةِ مِنَ الضَّأْنِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ. (فَاذْبَحُوا جَذَعَةً): بِفَتْحَتَيْنِ. (مِنَ الضَّأْنِ): بِالْهَمْزِ وَيُبْدَلُ وَيُحَرَّكُ خِلَافُ الْمَعْزِ مِنَ الْغَنَمِ، وَهُوَ مَا يَكُونُ قَبْلَ السَّنَةِ قَالَهُ ابْنُ الْمَلَكِ، لَكِنْ يُقَيَّدُ بِأَنَّهَا تَكُونُ بِنْتَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ تُشْبِهُ مَا لَهَا سَنَةٌ لِعِظَمِ جُثَّتِهَا. وَفِي النِّهَايَةِ: الْجَذَعُ مِنْ أَسْنَانِ الدَّوَابِّ، وَهُوَ مَا يَكُونُ مِنْهَا شَابًّا فَهُوَ مِنَ الْإِبِلِ مَا دَخَلَ فِي

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

قربانی کی گائے کی عمر دو سال سے زیادہ ہونے کا حکم

اگر گائے دو سال، اونٹ پانچ سال (اور دیگر قربانی والے جانور جن کی عمریں بیان ہو چکی ہیں) سے زیادہ ہوں تو ایسی صورت میں ان کی قربانی جائز ہے۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الْمُسِنَّةِ، وَمِنَ الْبَقَرِ مَا دَخَلَ فِي الثَّانِيَةِ، وَمِنَ الضَّأْنِ مَا تَمَّتْ لَهُ سَنَةٌ، وَقِيلَ :أَقَلُّ مِنْهَا، وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ:اتَّفَقُوا عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ إِلَّا الثَّنِيُّ، وَهُوَ مِنَ الْإِبِلِ مَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ سِنِينَ، وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْمَعْزِ مَا اسْتَكْمَلَ سَنَتَيْنِ وَطَعَنَ فِي الثَّالِثَةِ، وَأَمَّا الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ إِلَى جَوَازِهِ، غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ يَشْتَرِطُ أَنْ يَكُونَ عَظِيمًا، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ:لَا يَجُوزُ مِنَ الضَّأْنِ إِلَّا الثَّنِيُّ فَصَاعِدًا كَالْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ لِمَا وَرَدَ :نِعْمَتِ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذَعَةُ مِنَ الضَّأْنِ اهـ.

لَكِنَّ قَوْلَهُ :الْمَعْزُ مَا اسْتَكْمَلَ سَنَتَيْنِ مَخْصُوصٌ بِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ، فَفِي التَّعْبِيرِ بِالِاتِّفَاقِ تَخَالُفٌ.قَالَ فِي الْأَزْهَارِ:النَّهْيُ فِي قَوْلِهِ:لَا تَذْبَحُوا لِلْحُرْمَةِ فِي الْأَجْزَاءِ، وَلِلتَّنْزِيهِ فِي الْعُدُولِ إِلَى الْأَدْنَى، وَهُوَ الْمَقْصُودُ فِي الْحَدِيثِ بِدَلِيلِ.(إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ)وَالْعُسْرُ قَدْ يَكُونُ لِغَلَاءِ ثَمَنِهَا، وَقَدْ يَكُونُ لِفَقْدِهَا وَعِزَّتِهَا، وَمَعْنَى الْحَدِيثِ الْحَمْلُ وَالْحَثُّ عَلَى الْأَكْمَلِ وَالْأَفْضَلِ، وَهُوَ الْإِبِلُ، ثُمَّ الْبَقَرُ، ثُمَّ الضَّأْنُ، وَلَيْسَ الْمُرَادُ التَّرْتِيبَ وَالشَّرْطَ.وَقَالَ بَعْضُ الشَّارِحِينَ:الْمُرَادُ بِالْمُسِنَّةِ هُنَا الْبَقَرَةُ فَقَطْ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ وَلَا مُخَصِّصَ لَهَا، ذَكَرَهُ السَّيِّدُ".

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: كتاب الصلاة/باب في الاضحية، ج، ۳، ص،۱۰۷۹، دار الفكر،بيروت)

"وَأَمَّا حَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عن النبى أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ فَهَذَا إِنَّمَا هُوَ فِي الضَّأْنِ بِدَلِيلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ وَغَيْرِهِ فِي قِصَّةِ أَبِي بردة بن نيار أن رسول الله قَالَ لَهُ فِي الْعَنَاقِ وَهِيَ مِنَ الْمَعْزِ أنها لن تجزىء عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

وَأَمَّا الْأُضْحِيَّةُ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فَمُجْتَمَعٌ عَلَيْهَا عِنْدَ جَمَاعَةِ الْفُقَهَاءِ".

(التمهيد لما في المؤطا:باب الياء،تحت ترجمة يحيىٰ بن سعيد الانصاري،الحديث العشرون،ج، ۲۳،ص،۱۸۸،وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية،المغرب)

۱؎ ....."وَتَقْدِيرُ هَذِهِ الْأَسْنَانِ بِمَا قُلْنَا لِمَنْعِ النُّقْصَانِ لَا لِمَنْعِ الزِّيَادَةِ؛ حَتَّى لَوْ ضَحَّى بِأَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ سِنًّا لَا يَجُوزُ وَلَوْ ضَحَّى بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ سِنًّا يَجُوزُ وَيَكُونُ أَفْضَلَ".

(بدائع الصنائع: كتاب التضحية/فصل في محل اقامة الواجب في الاضحية،الباب الخامس،ج، ۵، ص،۷۰،دار الكتب العلمية،بيروت)

"وَتَقْدِيرُ هَذِهِ الْأَسْنَانِ بِمَا قُلْنَا يَمْنَعُ النُّقْصَانَ، وَلَا يَمْنَعُ الزِّيَادَةَ، حَتَّى لَوْ ضَحَّى بِأَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لَا يَجُوزُ، وَلَوْ ضَحَّى بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا يَجُوزُ وَيَكُونُ أَفْضَلَ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب الخامس، ج،۵،ص،۲۹۷،دار الفكر)

Marfat.com

قربانی کی گائے کے تھنوں سے دودھ کا نہ اترنا

عادتاً گائے، اونٹنی اور بھینس کے چار تھن ہوا کرتے ہیں، اور بھیڑ اور بکری کے دو تھن ہوتے ہیں۔ اس لیے جس جانور کے تھن مکمل طور پر کٹے ہوئے ہوں یا پورے تھنوں کی اوپر کی گھنڈیاں (یعنی جہاں سے دودھ آتا ہے) کٹی ہوئی ہوں، ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں، کیونکہ یہ فاحش عیب ہے۔

اسی طرح اگر گائے، اونٹنی کے دو یا اس سے زیادہ تھن یا اُن کی گھنڈیاں کٹی ہوئی ہوں، تو اُن کی قربانی درست نہیں کیونکہ یہ فاحش عیب ہے۔

اگر گائے یا اونٹنی کے دو تھن بیماری کی وجہ سے اس طرح سوکھ جائیں کہ ان میں دودھ نہ اترتا ہو، تو ایسے جانوروں کی بھی قربانی صحیح نہیں ہے۔ اگر گائے یا اونٹنی کے تین تھن موجود ہیں، اور کسی مرض کے بغیر دودھ نہ اترتا ہو تو پھر اس صورت میں قربانی جائز ہے، اسی طرح اگر تھنوں میں دودھ آتا تو ہے، مگر دودھ کی مقدار پہلے سے کم ہو گئی ہے، تو اس جانور کی قربانی بھی درست ہے، کیونکہ یہ فاحش عیب کے اندر شمار نہیں ہوتا۔[۱]

---

[۱]....."(قَوْلُهُ وَلَا الْمُصَرَّمَةُ أَطْبَاؤُهَا) مُصَرَّمَةٌ كَمُعَظَّمَةٍ، مِنَ الصَّرْمِ: وَهُوَ الْقَطْعُ، وَالْأَطْبَاءُ بِالطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ جَمْعُ طُبْيٍ بِالْكَسْرِ وَالضَّمِّ: حَلَمَاتُ الضَّرْعِ الَّتِي مِنْ خُفٍّ وَظِلْفٍ وَحَافِرٍ وَسَبُعٍ قَامُوسٌ، وَمَا رَأَيْنَاهُ فِي عِدَّةِ نُسَخٍ بِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ تَحْرِيفٌ.
(قَوْلُهُ وَهِيَ إلَخْ) فَسَّرَهَا الزَّيْلَعِيُّ بِالَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرْضِعَ فَصِيلَهَا، وَهُوَ تَفْسِيرٌ بِلَازِمِ الْمَعْنَى؛ لِمَا فِي الْقَامُوسِ: هِيَ نَاقَةٌ يُقْطَعُ أَطْبَاؤُهَا لِيُبْسِ الْاحْلِيلِ فَلَا يُخْرِجُ اللَّبَنَ لِيَكُونَ أَقْوَى لَهَا، وَقَدْ يَكُونُ مِنْ انْقِطَاعِ اللَّبَنِ بِأَنْ يُصِيبَ ضَرْعَهَا شَيْءٌ فَيَكُونَ فَيَنْقَطِعَ لَبَنُهَا اهـ. وَفِي الْخُلَاصَةِ: مَقْطُوعَةُ رُءُوسِ ضُرُوعِهَا لَا تَجُوزُ، فَإِنْ ذَهَبَ مِنْ وَاحِدَةٍ أَقَلُّ مِنَ النِّصْفِ فَعَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْخِلَافِ فِي الْعَيْنِ وَالْأُذُنِ. وَفِي الشَّاةِ وَالْمَعْزِ إذَا لَمْ يَكُنْ لَهُمَا إحْدَى حَلَمَتَيْهِمَا خِلْقَةً أَوْ ذَهَبَتْ بِآفَةٍ وَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ لَمْ يَجُزْ، وَفِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ إنْ ذَهَبَتْ وَاحِدَةٌ يَجُوزُ أَوْ اثْنَتَانِ لَا اهـ وَذَكَرَ فِيهَا جَوَازَ الَّتِي لَا يَنْزِلُ لَهَا لَبَنٌ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ. وَفِي التَّتَارْخَانِيَّة وَالشُّطُورِ لَا تُجْزِءُ، وَهِيَ مِنَ الشَّاةِ مَا قَطَعَ اللَّبَنَ عَنْ إحْدَى ضَرْعَيْهَا، وَمِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ مَا قُطِعَ مِنْ ضَرْعَيْهَا لِأَنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَرْبَعُ أَضْرُعٍ".
(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الأضحية، ج،٦،ص ٣٢٤، ٣٢٥،دار الفكر،بيروت)
"واللتي لا ينزل لها لبن من غير علة واللتي لها ولد يجوز.......ومقطوعة رؤس ضروعها لا

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

قربانی کی گائے کی زبان کٹ جانے کا حکم

جس گائے یا بھینس اور بکری کی زبان آدھی سے زیادہ کٹ جائے، تو اس کی قربانی درست نہیں، اور اگر آدھی سے کم کٹی ہے تو پھر درست ہے۔

البتہ بعض حضرات نے یہ فرق کیا ہے کہ اگر بکری کی زبان آدھی یا اس سے زیادہ کٹی ہو، لیکن وہ چارہ آسانی کے ساتھ کھا سکتی ہو، تو اس صورت میں اس کی قربانی درست ہو جائے گی، لیکن احتیاط کے خلاف ہے۔

نوٹ: گائے اور بکری میں فرق کا سبب یہ بیان کیا گیا کہ گائے زبان سے چارہ اور بکری

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

یجوز،فان ذهب من واحدة أقل من النصف فعلى ما ذكرنا من الخلاف في العين والاذن. وفي الشاة والمعز اذا لم يكن لهما احد حلمتيها خلقة أو ذهبت بآفة وبقيت واحد لم يجز،و في الابل والبقر ان ذهبت واحدة يجوز وان ذهبت اثنان لا يجوز".

(خلاصة الفتاوى: كتاب الاضحية/الفصل الخامس في العيوب،ج،۴،ص،۳۲۱)

"مَقْطُوعَةُ رُءُوسِ ضُرُوعِهَا لَا تَجُوزُ، فَإِنْ ذَهَبَ مِنْ وَاحِدٍ أَقَلُّ مِنَ النِّصْفِ فَعَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْخِلَافِ فِي الْعَيْنِ وَالْأُذُنِ، وَفِي الشَّاةِ وَالْمَعْزِ إِذَا لَمْ تَكُنْ لَهُمَا احدى حلمتيها خلقة أو ذهبت بآفة و بقيت واحدة لم تجز، وفي الابل والبقر ان ذهبت واحدة تجوز،وان ذهبت اثنتان لا تجوز، كذا في الخلاصة........وَالشُّطُورُ لَا تُجْزِءُ وَهِيَ مِنَ الشَّاةِ مَا انْقَطَعَ اللَّبَنُ عَنْ إِحْدَى ضَرْعَيْهَا، وَمِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ مَا انْقَطَعَ اللَّبَنُ مِنْ ضَرْعَيْهِمَا؛ لِأَنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَرْبَعَ أَضْرُعٍ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب،ج،۵،ص، ۲۹۸، ۲۹۹،دار الفكر،بيروت)

"ومقطوعة رُؤُوس ضروعها وَإِن ذهب من وَاحِد أقل من النّصْف فعلى مَا ذكرنَا من الْخلاف فِي الْعين وَالْأُذن وَفِي الشَّاة والمعز إِذا لم يكن لَهَا إِحْدَى حلمتيها خلقَة أَو ذهبت بآفَة وَبقيت أُخْرَى لم تجز وَفِي الْابِل وَالْبَقر إِن ذهبت وَاحِدَة يجوز وَإِن ذهب اثْنَتَانِ لَا يجوز وَاللّٰه أعلم".

(لسان الحكام في معرفة الحكام: الفصل الثاني والعشرون من الفصول الثلاثين في الصيد والذبائح والاضحية،ج،۱،ص،۳۸۸،البابی الحلبی ،القاهرة)

"وَلَا الْحَذَّاءُ وَهِيَ مَقْطُوعَةُ الضَّرْعِ وَلَا الْمُصَرَّمَةُ وَهِيَ الَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَرْضِعَ فَصِيلَهَا وَلَا الْجَدَّاءُ وَهِيَ الَّتِي يَبِسَ ضَرْعُهَا كَذَا فِي التَّبْيِينِ وَلَا تُجْزِي الْجَدْعَاءُ وَهِيَ مَقْطُوعَةُ الْأَطْبَاءِ وَهِيَ رُءُوسُ ضَرْعِهَا فَإِنْ بَقِيَ أَكْثَرُهَا جَازَ كَذَا فِي مُنْيَةِ الْمُفْتِي".

(حاشية الشرنبلالي على درر الحكام: كتاب الاضحية/يصح للاضحية،ج،۱،ص،۲۷۰،دار إحياء الكتب العربية)

Marfat.com

دانتوں سے کھاتی ہے۔ [1]

جس گائے کا بچہ مر گیا ہو اس کے دودھ کا حکم

ایسی گائے کا دودھ پینا درست ہے جس کا بچہ مر گیا ہو۔ [2]

قربانی کے جانور کا دودھ استعمال کرنے کا حکم

قربانی کے لئے خریدے ہوئے جانور کا دودھ، اون وغیرہ استعمال نہ کیا جائے، اس پر سواری سے گریز کیا جائے اور اس کو اجرت پر نہ دیا جائے۔

بالفاظِ دیگر اس سے کسی قسم کا نفع حاصل نہ کیا جائے، ایسے جانور کے تھنوں میں دودھ ہونے کی صورت میں ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر خشک کر دینا چاہیے۔

اگر خشک نہ ہو اور جانور کو تکلیف کا سامنا ہو تو دودھ نکال کر صدقہ کرنا چاہیے، اس سے حاصل شدہ نفع صدقہ کرنا چاہیے۔

---

[1]..... "وَالَّتِی لَا لِسَانَ لَهَا فِی الْغَنَمِ خُلَاصَةٌ:أیْ لَا الْبَقَرِ لِأَنَّهُ یَأْخُذُ الْعَلَفَ بِاللِّسَانِ وَالشَّاةُ بِالسِّنِّ كَمَا فِی الْقُهُسْتَانِیِّ عَنْ الْمُنْیَةِ، وَقِیلَ إنْ انْقَطَعَ مِنْ اللِّسَانِ أَكْثَرُ مِنْ الثُّلُثِ لَا یَجُوزُ .أَقُولُ:وَهُوَ الَّذِی یَظْهَرُ قِیَاسًا عَلَی الْأُذُنِ وَالذَّنَبِ بَلْ أَوْلَی لِأَنَّهُ یُقْصَدُ بِالْأَكْلِ، وَقَدْ یُخِلُّ قَطْعُهُ بِالْعَلَفِ تَأَمَّلْ".

(رد المحتار علی الدر المختار: کتاب الاضحیۃ، ج،۶، ص،۳۲۵، دار الفکر)

"فِی الْیَتِیمَةِ كَتَبْتُ إلَی أَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ الْمَرْغِینَانِیِّ، وَلَوْ كَانَتْ الشَّاةُ مَقْطُوعَةَ اللِّسَانِ هَلْ تَجُوزُ التَّضْحِیَةُ بِهَا؟ .فَقَالَ:نَعَمْ إنْ كَانَ لَا یُخِلُّ بِالِاعْتِلَافِ، وَإِنْ كَانَ یُخِلُّ بِهِ لَا تَجُوزُ التَّضْحِیَةُ بِهَا، كَذَا فِی التَّتَارْخَانِیَّةِ .وَقَطْعُ اللِّسَانِ فِی الثَّوْرِ یَمْنَعُ، وَفِی الشَّاةِ اخْتِلَافٌ، كَذَا فِی الْقُنْیَةِ .وَالَّتِی لَا لِسَانَ لَهَا فِی الْغَنَمِ تَجُوزُ، وَفِی الْبَقَرِ لَا، كَذَا فِی الْخُلَاصَةِ".

(الفتاوی الهندیۃ کتاب الأضحیۃ/الباب الخامس، ج،۵، ص،۲۹۸، دار الفکر)

"الَّتِی لَا أَسْنَان لَهَا إِن كَانَت تعلف لَا تجوز فِی ظَاهر الْأُصُول وَعَن أبی یُوسُف رَحمَه اللّٰه تَعَالَی إِن بَقِی من الاسنان مَا تعلف بِهِ یجوز وَفِی الْأَجْنَاس لَا یجوز مُطلقًا وَالَّتِی لَا لِسَان لَهَا فِی الْغنم یجوز وَفِی الْبَقر لَا".

(لسان الحکام:الْفَصْل الثَّانِی وَالْعشْرُونَ من الْفُصُول الثَّلَاثِینَ فِی الصَّیْد والذبائح وَالْأُضْحِیَّة، ص، ۳۸۷، البابی الحلبی، القاهرة)

[2]....."وَفِی الْخَانِیَّةِ وَغَیْرِهَا:لَبَنُ الْمَأْكُولِ حَلَالٌ".

(رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الأشربة، ۶، ص، ۴۵۶، دار الفکر)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

""بعض حضرات نے یہ حکم فقط غریب تک محدود رکھا ہے (یعنی غریب نے جو جانور قربانی کی نیت سے خریدا ہے)، اور قربانی کی نیت سے خریدے ہوئے جانور سے کسی قسم کے نفع کو صاحب نصاب کے حق میں جائز قرار دیا ہے"۔ لانہ لم یتعین للاضحیة، واللہ أعلم

"وَلَوْ اشْتَرَى شَاةً لِلْأُضْحِيَّةِ فَيُكْرَهُ أَنْ يَحْلُبَهَا أَوْ يَجُزَّ صُوفَهَا فَيَنْتَفِعَ بِهِ لِأَنَّهُ عَيَّنَهَا لِلْقُرْبَةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُ الِانْتِفَاعُ بِجُزْءٍ مِنْ أَجْزَائِهَا قَبْلَ إقَامَةِ الْقُرْبَةِ فِيهَا، كَمَا لَا يَحِلُّ لَهُ الِانْتِفَاعُ بِلَحْمِهَا إذَا ذَبَحَهَا قَبْلَ وَقْتِهَا وَلِأَنَّ الْحَلْبَ وَالْجَزَّ يُوجِبُ نَقْصًا فِيهَا وَهُوَ مَمْنُوعٌ عَنْ إدْخَالِ النَّقْصِ فِي الْأُضْحِيَّةِ، وَمِنْ الْمَشَايِخِ مَنْ قَالَ هَذَا فِي الشَّاةِ الْمَنْذُورِ بِهَا بِعَيْنِهَا مِنْ الْمُعْسِرِ أَوْ الْمُوسِرِ أَوْ الشَّاةِ الْمُشْتَرَاةِ لِلْأُضْحِيَّةِ مِنْ الْمُعْسِرِ فَأَمَّا الْمُشْتَرَاةُ مِنْ الْمُوسِرِ لِلْأُضْحِيَّةِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْلُبَهَا وَيَجُزَّ صُوفَهَا؛ لِأَنَّ فِي الْأَوَّلِ تَعَيَّنَتْ الشَّاةُ لِوُجُوبِ التَّضْحِيَةِ بِهَا بِدَلِيلِ أَنَّهُ لَا تَقُومُ التَّضْحِيَةُ بِغَيْرِهَا مَقَامَهَا وَإِذَا تَعَيَّنَتْ لِوُجُوبِ التَّضْحِيَةِ بِهَا بِتَعْيِينِهِ لَا يَجُوزُ لَهُ الرُّجُوعُ فِي جُزْءٍ مِنْهَا، وَفِي الثَّانِي لَمْ تَتَعَيَّنْ لِلْوُجُوبِ بَلْ الْوَاجِبُ فِي ذِمَّتِهِ وَإِنَّمَا يَسْقُطُ بِهَا مَا فِي ذِمَّتِهِ بِدَلِيلِ أَنَّ غَيْرَهَا يَقُومُ مَقَامَهَا فَكَانَتْ جَائِزَةَ الذَّبْحِ لَا وَاجِبَةَ الذَّبْحِ، وَالْجَوَابُ عَلَى نَحْوِ مَا ذَكَرْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ أَنَّ الْمُشْتَرَاةَ لِلْأُضْحِيَّةِ مُتَعَيِّنَةٌ لِلْقُرْبَةِ إلَى أَنْ يُقَامَ غَيْرُهَا مَقَامَهَا فَلَا يَحِلُّ الِانْتِفَاعُ بِهَا مَا دَامَتْ مُتَعَيِّنَةً وَلِهَذَا لَا يَحِلُّ لَهُ لَحْمُهَا إذَا ذَبَحَهَا قَبْلَ وَقْتِهَا، فَإِنْ كَانَ فِي ضَرْعِهَا لَبَنٌ وَهُوَ يَخَافُ عَلَيْهَا إنْ لَمْ يَحْلُبْهَا نَضَحَ ضَرْعَهَا بِالْمَاءِ الْبَارِدِ حَتَّى يَتَقَلَّصَ اللَّبَنُ لِأَنَّهُ لَا سَبِيلَ إلَى الْحَلْبِ وَلَا وَجْهَ لِإِبْقَائِهَا كَذَلِكَ لِأَنَّهُ يَخَافُ عَلَيْهَا الْهَلَاكَ فَيَتَضَرَّرُ بِهِ فَتَعَيَّنَ نَضْحُ الضَّرْعِ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ لِيَنْقَطِعَ اللَّبَنُ فَيَنْدَفِعَ الضَّرَرُ فَإِنْ حَلَبَ تَصَدَّقَ بِاللَّبَنِ لِأَنَّهُ جُزْءٌ مِنْ شَاةٍ مُتَعَيِّنَةٍ لِلْقُرْبَةِ مَا أُقِيمَتْ فِيهَا الْقُرْبَةُ فَكَانَ الْوَاجِبُ هُوَ التَّصَدُّقُ بِهِ، كَمَا لَوْ ذُبِحَتْ قَبْلَ الْوَقْتِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِثْلِهِ لِأَنَّهُ مِنْ ذَوَاتِ الْأَمْثَالِ، وَإِنْ تَصَدَّقَ بِقِيمَتِهِ جَازَ لِأَنَّ الْقِيمَةَ تَقُومُ مَقَامَ الْعَيْنِ، وَكَذَلِكَ الْجَوَابُ فِي الصُّوفِ وَالشَّعْرِ وَالْوَبَرِ".

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: كتاب التضحية/فَصْلٌ فِي بَيَانُ مَا يُسْتَحَبُّ قَبْلَ التَّضْحِيَةِ وَبَعْدَهَا وَمَا يُكْرَهُ، ج،۵،ص،۷۸،دار الكتب العلمية،بيروت)

"وَيُكْرَهُ لَهُ رُكُوبُ الْأُضْحِيَّةِ وَاسْتِعْمَالُهَا وَالْحَمْلُ عَلَيْهَا، فَإِنْ فَعَلَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ إلَّا أَنْ يَكُونَ نَقَصَهَا ذَلِكَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِنُقْصَانِهَا، وَلَوْ آجَرَهَا صَاحِبُهَا لِيُحْمَلَ عَلَيْهَا قَالَ بَعْضُ الْمَشَايِخِ: يَنْبَغِي أَنْ يَغْرَمَ مَا نَقَصَهَا الْحَمْلُ فَإِنَّهُ ذَكَرَ فِي الْمُنْتَقَى فِي رَجُلٍ أَهْدَى نَاقَةً ثُمَّ آجَرَهَا ثُمَّ حَمَلَ عَلَيْهَا فَإِنَّ صَاحِبَهَا يَغْرَمُ مَا نَقَصَهَا ذَلِكَ وَيَتَصَدَّقُ بِالْكِرَاءِ كَذَا هَهُنَا".

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: كتاب التضحية/فَصْلٌ فِي بَيَانُ مَا يُسْتَحَبُّ قَبْلَ التَّضْحِيَةِ وَبَعْدَهَا وَمَا يُكْرَهُ، ج،۵،ص،۷۹،دار الكتب العلمية،بيروت)

"وَلَوْ اشْتَرَى شَاةً لِلْأُضْحِيَّةِ يُكْرَهُ أَنْ يَحْلُبَهَا أَوْ يَجُزَّ صُوفَهَا فَيَنْتَفِعَ بِهِ؛ لِأَنَّهُ عَيَّنَهَا لِلْقُرْبَةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُ الِانْتِفَاعُ بِجُزْءٍ مِنْ أَجْزَائِهَا قَبْلَ إقَامَةِ الْقُرْبَةِ بِهَا، كَمَا لَا يَحِلُّ لَهُ الِانْتِفَاعُ بِلَحْمِهَا إذَا ذَبَحَهَا قَبْلَ وَقْتِهَا، وَمِنْ الْمَشَايِخِ مَنْ قَالَ: هَذَا فِي الشَّاةِ الْمَنْذُورِ بِهَا بِعَيْنِهَا مِنْ الْمُعْسِرِ وَالْمُوسِرِ، وَفِي الشَّاةِ الْمُشْتَرَاةِ لِلْأُضْحِيَّةِ مِنْ الْمُعْسِرِ فَأَمَّا الْمُشْتَرَاةُ مِنْ الْمُوسِرِ لِلْأُضْحِيَّةِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْلُبَهَا وَيَجُزَّ صُوفَهَا، كَذَا فِي الْبَدَائِعِ. وَالصَّحِيحُ أَنَّ الْمُوسِرَ وَالْمُعْسِرَ فِي حَلْبِهَا وَجَزِّ صُوفِهَا سَوَاءٌ هَكَذَا فِي

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الْغِيَاثِيَّةِ .وَلَوْ حَلَبَ اللَّبَنَ مِنَ الْأُضْحِيَّةِ قَبْلَ الذَّبْحِ أَوْ جَزَّ صُوفَهَا يَتَصَدَّقُ بِهِ، وَلَا يَنْتَفِعُ بِهِ، كَذَا فِي الظَّهِيرِيَّةِ .وَإِذَا ذَبَحَهَا فِي وَقْتِهَا جَازَ لَهُ أَنْ يَحْلِبَ لَبَنَهَا وَيَجُزَّ صُوفَهَا وَيَنْتَفِعَ بِهِ؛ لِأَنَّ الْقُرْبَةَ أُقِيمَتْ بِالذَّبْحِ، وَالِانْتِفَاعُ بَعْدَ إقَامَةِ الْقُرْبَةِ مُطْلَقٌ كَالْأَكْلِ، كَذَا فِي الْمُحِيطِ.
وَإِنْ كَانَ فِي ضَرْعِهَا لَبَنٌ وَيُخَافُ يَنْضَحُ ضَرْعَهَا بِالْمَاءِ الْبَارِدِ، فَإِنْ تَقَلَّصَ وَإِلَّا حَلَبَ وَتَصَدَّقَ، وَيُكْرَهُ رُكُوبُهَا وَاسْتِعْمَالُهَا كَمَا فِي الْهَدْيِ، فَإِنْ فَعَلَ فَنَقَصَهَا فَعَلَيْهِ التَّصَدُّقُ بِمَا نَقَصَ، وَإِنْ آجَرَهَا تَصَدَّقَ بِأَجْرِهَا، وَلَوْ اشْتَرَى بَقَرَةً حَلُوبَةً وَأَوْجَبَهَا أُضْحِيَّةً فَاكْتَسَبَ مَالًا مِنْ لَبَنِهَا يَتَصَدَّقُ بِمِثْلِ مَا اكْتَسَبَ وَيَتَصَدَّقُ بِرَوْثِهَا".
(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الْبَابُ السَّادِسُ فِي بَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ فِي الْأُضْحِيَّةِ وَالِانْتِفَاعِ بِهَا، ج،۵،ص،۳۰۰، ۳۰۱،دار الفكر)
"(وَكُرِهَ) (جَزُّ صُوفِهَا قَبْلَ الذَّبْحِ) لِيَنْتَفِعَ بِهِ، فَإِنْ جَزَّهُ تَصَدَّقَ بِهِ، وَلَا يَرْكَبُهَا وَلَا يَحْمِلُ عَلَيْهَا شَيْئًا وَلَا يُؤَجِّرُهَا فَإِنْ فَعَلَ تَصَدَّقَ بِالْأُجْرَةِ حَاوِيُّ الْفَتَاوَى لِأَنَّهُ الْتَزَمَ إقَامَةَ الْقُرْبَةِ بِجَمِيعِ أَجْزَائِهَا (بِخِلَافِ مَا بَعْدَهُ) لِحُصُولِ الْمَقْصُودِ مُجْتَبًى.
(وَيُكْرَهُ)(الِانْتِفَاعُ بِلَبَنِهَا قَبْلَهُ) كَمَا فِي الصُّوفِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَجَازَهُمَا لِلْغَنِيِّ لِوُجُوبِهِمَا فِي الذِّمَّةِ فَلَا تَتَعَيَّنُ زَيْلَعِيٌّ.
(الدر المختار مع ردالمحتار: كتاب الأضحية، ج،۶،ص،۳۲۹،دار الفكر،بيروت)
"(قَوْلُهُ فَإِنْ جَزَّهُ تَصَدَّقَ بِهِ إلَى قَوْلِهِ حَاوِي الْفَتَاوَى)يُوجَدُ فِي بَعْضِ النُّسَخِ:وَقَوْلُهُ فَإِنْ فَعَلَ تَصَدَّقَ بِالْأُجْرَةِ :أَيْ فِيمَا لَوْ آجَرَهَا، وَأَمَّا إذَا رَكِبَهَا أَوْ حَمَلَ عَلَيْهَا تَصَدَّقَ بِمَا نَقَصَتْهُ كَمَا فِي الْخُلَاصَةِ.وَفِي الدُّرِّ الْمُنْتَقَى عَنْ الظَّهِيرِيَّةِ :وَعَمِلَ الْجِلْدَ جِرَابًا وَأَجَرَهُ لَمْ يَجُزْ وَعَلَيْهِ التَّصَدُّقُ بِالْأُجْرَةِ (قَوْلُهُ لِأَنَّهُ الْتَزَمَ إقَامَةَ الْقُرْبَةِ بِجَمِيعِ أَجْزَائِهَا)فِيهِ أَنَّ الْقُرْبَةَ تَتَأَدَّى بِالْإِرَاقَةِ فَهِيَ تَقُومُ بِهَا لَا بِغَيْرِهَا فَكَيْفَ يُكْرَهُ مِنَحٌ، وَيَأْتِي دَفْعُهُ قَرِيبًا.
(قَوْلُهُ وَيُكْرَهُ الِانْتِفَاعُ بِلَبَنِهَا)فَإِنْ كَانَتْ التَّضْحِيَةُ قَرِيبَةً يَنْضَحُ ضَرْعَهَا بِالْمَاءِ الْبَارِدِ وَإِلَّا حَلَبَهُ وَتَصَدَّقَ بِهِ كَمَا فِي الْكِفَايَةِ (قَوْلُهُ لِوُجُوبِهَا فِي الذِّمَّةِ فَلَا تَتَعَيَّنُ)وَالْجَوَابُ أَنَّ الْمُشْتَرَاةَ لِلْأُضْحِيَّةِ مُتَعَيِّنَةٌ لِلْقُرْبَةِ إلَى أَنْ يُقَامَ غَيْرُهَا مَقَامَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ الِانْتِفَاعُ بِهَا مَا دَامَتْ مُتَعَيِّنَةً وَلِهَذَا لَا يَحِلُّ لَهُ لَحْمُهَا إذَا ذَبَحَهَا قَبْلَ وَقْتِهَا بَدَائِعُ، وَيَأْتِي قَرِيبًا أَنَّهُ يُكْرَهُ أَنْ يُبَدِّلَ بِهَا غَيْرَهَا فَيُفِيدُ التَّعَيُّنَ أَيْضًا، وَبِهِ انْدَفَعَ مَا مَرَّ عَنْ الْمِنَحِ فَتَدَبَّرْ".
(الدر المختار مع ردالمحتار: كتاب الأضحية، ج،۶،ص،۳۲۹،دار الفكر،بيروت)
"م:(قال:ويكره ان يجز صوف اضحيته وينتفع به قبل أن يذبحها)ش:هذا من مسائل "الأصل "ذكره تفريعا على مسالة القدورى :وعن أحمد:إن كان الجز انفع لها بأن كان فى الربيع لا يكره.م:(لأنه التزم إقامة القربة بجميع أجزائها بخلاف ما بعد الذبح؛ لأنه أقيمت القربة بها)ش:أى بالأضحية م :(كما فى الهدى) ش :أى كما لا ينبغى، أن يجز الصوف فى الهدى لكونه قربة مع اجزائه.
م:(ويكره ان يحلب لبنها)ش:أى لبن الأضحية م:(فينتفع به كما فى الصوف)ش :بالنصب أى لأن

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

البتہ اگر جانور خود باہر چل پھر کر چارہ نہیں کھاتا، بلکہ وہ مالک کے رحم وکرم پر ہے (یعنی مالک خود اسے کھلاتا ہے) خواہ وہ اسے خرید کر یا خریدے بغیر لا کر کھلاتا ہو (جیسا کہ موجودہ دور میں شہروں میں ہوتا ہے) تو ایک روایت کے مطابق اس کا دودھ، اون اور گوبر وغیرہ کے استعمال کی گنجائش ہے۔[1]

اسی طرح اگر گھر کا پالتو جانور ہو، یا خریدا ہوا جانور ہو، مگر وقتِ خرید قربانی کی نیت نہ ہو،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ینتفع به أی باللبن.وقال الشافعی وأحمد:إن کان الحلب یضر بها أو ینقص لحمها، لم یکن له حلبه وإلا فله حلبه، والانتفاع باللبن، وعندنا إذا کان یضر بها لا یحلبها ولکن یرش علی الضرع بالماء، وقالوا:هذا إذا کان یقرب من أیام النحر، أما إذا کان بالبعد منها لا یفید الرش بل یحلبها ویتصدق باللبن، ثم هذه الکراهة فی الحلب وجز الصوف فی التی عینها العرق، أما فی غیرها لا.

وقال القدوری فی شرحه:من أصحابنا من قال :هذا فی التی أوجبها ولیست واجبة ......مثل المعسر إذا اشتری أو الموسر إذا اشتری ثانیة؛ لأن الإیجاب یتعین فیها، فلم یجز الرجوع فی جزء منها، أما الموسر إذا عین أضحیته فلا بأس أن یحلبها أو یجزها؛ لأن الوجوب لم یتعین فیها وإنما هو فی ذمته ویسقط بالذبح ما یثبت فی الذمة.فإذا کان عند الذبح بصفة الجواز فکأنه ابتدأ شراء ها علی هذه الصفة، فأما إذا ذبحها فی وقتها جاز له أن یحلب لبنها فیأکله ویجز صوفها فینتفع بها فی الوجهین؛ لأن القربة تعینت فیها بالذبح فجاز الانتفاع بلبنها وصوفها کما یجوز بلحمها.

وقال الکرخی فی مختصره:ولا ینبغی أن یحلبها قبل الذبح وإن فعل تصدق باللبن ".

(البنایة شرح الهدایة: کتاب الاضحیة، ج۱۲،ص۵۶،۵۷،دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان)

"واذا اشتری بقرا او بعیرا واوجبه أضحیة یکره له رکوبه واستعماله، فان فعل ذلک ونقصه تصدق بما نقصی،وان آجره تصدق باجره ".

(خلاصة الفتاوی: کتاب الاضحیة، ج۴،ص۳۲۲)

واختلف المشایخ رحمه الله فی قوله فاوجبها أضحیة ،قال بعضهم اوجبها بلسانه بعد الشراء،فیقول الله علی أن یضحی بهذه الشاة،وقال بعضهم اراد به انه اشتراها بنیة الأضحیة،وقوله اوجبها ای بذلک الشراء،قال وظاهر المذهب هذا "

(خلاصة الفتاوی: کتاب الاضحیة، ج۴،ص۳۱۹)

[1]....."فَإِنْ کَانَ یَعْلِفُهَا فَمَا اکْتَسَبَ مِنْ لَبَنِهَا أَوْ انْتَفَعَ مِنْ رَوْثِهَا فَهُوَ لَهُ، وَلَا یَتَصَدَّقُ بِشَیْءٍ، کَذَا فِی مُحِیطِ السَّرَخْسِیِّ".

(الفتاوی الهندیة: کتاب الأضحیة،/الْبَابُ السَّادِسُ فِی بَیَانِ مَا یُسْتَحَبُّ فِی الْأُضْحِیَّةِ وَالِانْتِفَاعِ بِهَا، ج۵،ص۳۰۱،دارالفکر)

"ویتصدق باللبن وما أصاب من لبنها تصدق بمثله أو قیمته ،وکذا الاوبار،الا ان یعلفها بقدرها ".

(خلاصة الفتاوی: کتاب الأضحیة: ج۴،ص۳۲۱)

Marfat.com

اگر چہ قربانی کی نیت بعد میں کر لی ہو، تو بعض مشائخ کے مطابق اس کا دودھ اور اون استعمال کرنے کے ساتھ اس سے نفع حاصل کرنا درست ہے۔ [۱]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[۱]..... چنانچہ ایک سوال کے جواب میں مفتی رشید احمد صاحب رقم طراز ہیں:

مندرجہ ذیل صورتوں میں قربانی کے جانور کا دودھ استعمال میں لانا اور اس سے نفع حاصل کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

۱..... جانور گھر کا پالتو ہو۔

۲..... جانور خریدا ہو۔ مگر خریدتے وقت قربانی کی نیت نہ ہو۔

۳..... قربانی کی نیت سے خریدا ہو، مگر اس کی گزر باہر چرنے پر نہ ہو، بلکہ گھر میں چارہ کھاتا ہو۔

اگر قربانی کی نیت سے خریدا ہو، اور باہر چر کر گزر کرتا ہو، تو اس کے دودھ کے بارے میں اختلاف ہے، جواز وعدم جواز دونوں ظاہر الروایہ ہیں" والاوّل أوسع وایسر والثاني احوط واشهر، وفي قول يجوز للغني لا للفقير".

قولِ عدمِ جواز کے مطابق اس کا دودھ استعمال میں لانا مکروہ ہے، اگر دودھ نہیں لیا، تو اس کا صدقہ کرنا واجب ہے، ایسے جانور کا دودھ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر خشک کر دینا چاہیے، اگر خشک نہ ہو، اور جانور کو تکلیف ہو، تو نکال کر صدقہ کر دیا جائے، قربانی کے جانور کے گوبر کا بھی یہی حکم ہے، کہ اگر جانور باہر چرنے پر گزر کرتا ہے، تو گوبر استعمال میں لانا جائز نہیں ہے۔

(احسن الفتاویٰ: ج،۷، ص،۴۷۸)

"فأما إذا ذبحها في وقتها جاز له أن يحلب لبنها فيأكله ويجز صوفها فينتفع بها في الوجهين؛ لأن القربة تعينت فيها بالذبح فجاز الانتفاع بلبنها وصوفها كما يجوز بلحمها".

(البناية شرح البداية: كتاب الأضحية، ج،۱۲، ص،۵۷، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

Marfat.com

(فصل نمبر ۳)

گائے سے متعلق متفرق مسائل

مسئلہ نمبر ۱..... چھوٹا جانور (بکری، بھیڑ) ایک شخص کو کفایت کرے گا، اور گائے یا اونٹ میں کم از کم مقدار ساتواں حصہ ہے۔ ۱

مسئلہ نمبر ۲..... گائے یا اونٹ وغیرہ میں آٹھ افراد کی شرکت درست نہیں (یعنی سات افراد ہی شریک ہو سکتے ہیں)۔ ۲

مسئلہ ۳..... اگر گائے (یا کسی بڑے جانور، مثلاً اونٹ اور بھینس وغیرہ) میں سات آدمیوں سے زیادہ شریک نہیں ہیں، مگر کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہے، مثلاً شریکوں (یعنی سات افراد) میں پانچ آدمیوں نے پورا ایک حصہ رکھا، اور ایک شخص نے ڈیڑھ حصہ رکھا اور

۱..... "يَجِبُ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِءُ إِلَّا عَنْ وَاحِدٍ، وَإِنْ كَانَتْ عَظِيمَةً، وَالْبَقَرُ وَالْبَعِيرُ يُجْزِي عَنْ سَبْعَةٍ إِذَا كَانُوا يُرِيدُونَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى، وَالتَّقْدِيرُ بِالسَّبْعِ يَمْنَعُ الزِّيَادَةَ، وَلَا يَمْنَعُ النُّقْصَانَ، كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/ الْبَابُ الثَّامِنُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالشَّرِكَةِ فِي الضَّحَايَا، ج،۵، ص،۳۰۴، دار الفكر، بيروت)

۲..... "وَالْأَصْلُ فِي جَوَازِ الشَّرِكَةِ مَا رَوَى جَابِرٌ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَتُجْزِءُ عَنْ أَقَلَّ مِنْ سَبْعَةٍ بِطَرِيقِ الْأَوْلَى، وَلَا تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ؛ إِنَّ الْقِيَاسَ أَنْ لَا تُجْزِءَ إِلَّا عَنْ وَاحِدٍ لِأَنَّهُ إِرَاقَةٌ وَاحِدَةٌ، إِلَّا أَنَّا تَرَكْنَا الْقِيَاسَ بِمَا رُوِّينَا وَأَنَّهُ مُقَيَّدٌ بِالسَّبْعَةِ فَلَا يُزَادُ عَلَيْهِ".

(الاختيار لتعليل المختار: كتاب الاضحية، ج،۵، ص،۱۸، مطبعة الحلبى، القاهرة)

"وَلَا يَجُوزُ بَعِيرٌ وَاحِدٌ وَلَا بَقَرَةٌ وَاحِدَةٌ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ وَيَجُوزُ ذَلِكَ عَنْ سَبْعَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ، وَهَذَا قَوْلُ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ .... وَلَوْ اشْتَرَكَ ثَمَانِيَةٌ فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ لَمْ يُجْزِهِمْ؛ لِأَنَّ كُلَّ بَقَرَةٍ بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ فَيَكُونُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْقَصُ مِنَ السَّبْعِ، وَكَذَلِكَ إِذَا كَانُوا عَشَرَةً أَوْ أَكْثَرَ فَهُوَ عَلَى هَذَا".

(بدائع الصنائع: كتاب التضحية/ فصل في محل اقامة الواجب في الاضحية، ج،۵، ص،۷۰، ۷۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

ساتویں فرد کا فقط نصف (آدھا) حصہ ہے تو بھی درست نہیں۔ [۱]

مسئلہ۴..... اگر سات میں سے پانچ آدمیوں نے ایک گائے یا اونٹ وغیرہ میں پورا پورا حصہ رکھا، پھر شرکاء میں سے چار افراد نے اپنے ساتھ ایک اور شخص کو گائے یا اونٹ کے حصہ میں شریک کرلیا، تو اس صورت میں تمام افراد کی قربانی درست ہوجائے گی، کیونکہ مذکورہ طریقہ پر چار آدمیوں کے ایک شخص کو شریک کرنے سے کسی ایک آدمی کا حصّہ ساتویں حصہ سے کم نہیں بنتا۔

اور اگر گائے یا اونٹ وغیرہ میں چھ آدمی شریک ہوئے، پھر پانچ افراد نے ایک آدمی کو مذکورہ جانوروں کے حصہ میں شریک کرلیا، اور چھٹے شخص نے شریک نہیں کیا، تو اس صورت میں کسی بھی قربانی درست نہیں ہوگی، کیونکہ ایسی صورت میں شریک کرنے والوں اور شریک ہونے والے کا حصہ ساتویں حصہ سے کم بنتا ہے۔ [۲]

۱..... "وَ لَوْ لِأَحَدِهِمْ أَقَلُّ مِنْ سُبْعٍ لَمْ يُجْزِ عَنْ أَحَدٍ "(الدر المختار)
"(قَوْلُهُ وَلَوْ لِأَحَدِهِمْ)أَىْ أَحَدِ السَّبْعَةِ الْمَعْلُومِينَ مِنْ قَوْلِهِ أَوْ سُبْعُ بَدَنَةٍ، لِأَنَّ الْمُرَادَ أَنَّهَا تُجْزِى عَنْ سَبْعَةٍ بِنِيَّةِ الْقُرْبَةِ مِنْ كُلٍّ مِنْهُمْ وَلَوْ اخْتَلَفَتْ جِهَاتُ الْقُرْبَةِ كَمَا يَأْتِى
(قَوْلُهُ لَمْ يُجْزِ عَنْ أَحَدٍ) مِنْ الْجَوَازِ أَوْ مِنَ الْإِجْزَاءِ وَالثَّانِى أَنْسَبُ بِمَا بَعْدَهُ".
(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الاضحية، ج،٦، ص،٣١٥، ٣١٦، دار الفكر، بيروت)
"وفى الأضاحى للزعفرانى :اشترك ثلاثة نفر فى بقرة على أن يدفع أحدهم اربع دنانير، والآخر ثلاثة دنانير، والآخر دينار، واشتروا بها بقرة على أن تكون البقرة بينهم على قدر رأس مالهم، وضحوا بها لم يجزىء ؛ لأن نصيب أحدهم أقل من السبع".
(المحيط البرهاني: كتاب الأضحية/الفصل الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، ج، ٦، ص، ٩٩، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲..... "وَلَوْ اشْتَرَكَ خَمْسَةٌ فِى بَقَرَةٍ فَأَشْرَكَ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ رَجُلًا فِى الْبَقَرَةِ تَجُوزُ الْأُضْحِيَّةُ عَنْهُمْ لِأَنَّ الشُّرَكَاءَ أَرْبَعَةٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ فَتَصِيرُ الْأَرْبَعَةُ عِشْرِينَ وَقَدْ جَعَلُوا مِنْ أَنْصِبَائِهِمْ أَرْبَعَةً، وَالْأَرْبَعَةُ مِنْ عِشْرِينَ أَكْثَرُ مِنَ السُّبْعِ وَلَوْ كَانُوا سِتَّةً فَأَشْرَكَ خَمْسَةٌ وَاحِدًا وَأَبَى الْوَاحِدُ لَمْ تَجُزْ أُضْحِيَّتُهُمْ لِأَنَّ نَصِيبَهُ أَقَلُّ مِنَ السُّبْعِ لِأَنَّ أَصْلَ حِسَابِهِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ كُلُّ وَاحِدٍ سِتَّةٌ فَيَكُونُ لِلْخَمْسَةِ ثَلَاثُونَ وَقَدْ جَعَلُوهَا سِتَّةً لِكُلِّ وَاحِدٍ خَمْسَةٌ، وَخَمْسَةٌ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ أَقَلُّ مِنَ السُّبْعِ كَذَا فِى الْمُحِيطِ".
(تكملة البحر الرائق للطوري: كتاب الاضحية من الابل والبقر والغنم، ج،٨، ص،٢٠٢، دار الكتاب الاسلامي)

Marfat.com

مسئلہ ۵..... اگر گائے یا کسی بڑے جانور میں سات سے کم اشخاص شریک ہوئے، اور کسی شخص کے دو حصے ہیں، تو وہ کسی دوسرے شخص کو (خواہ وہ اسی جانور کے حصے میں شریک ہو یا اجنبی ہو) اپنا حصہ قربانی کے لئے بیچ دے، تو اس صورت میں قربانی درست ہو جائے گی۔

اور اگر کسی شریک کا ایک حصہ تھا، اور وہ کسی اجنبی کو یا اس جانور میں شریک کسی شخص کو قربانی کے لیے فروخت کر دے، تو بھی قربانی درست قرار پائے گی۔

ہاں یہ علیحدہ بات ہے کہ غریب کے لیے قربانی کی نیت سے ایک یا دو حصے خریدنے کے بعد اُن کو بیچنا گناہ ہے۔ [1]

مسئلہ ۶..... اگر گائے یا کسی بڑے جانور (بھینس، اونٹ) میں سات آدمی شریک ہیں، اور ان شرکاء میں سے کوئی ایک اپنا حصہ کسی دوسرے شخص کو بیچ دے، یا اس جانور میں شریک کسی شخص کو فروخت کر دیے، اور پھر وہ اس جانور کی قربانی کر دے، تو اس صورت میں بھی ان کی قربانی درست ہو جائے گی۔ [2]

۱..... "يَصِحُّ بَيْعُ الْحِصَّةِ الْمَعْلُومَةِ الشَّائِعَةِ بِدُونِ إِذْنِ الشَّرِيكِ سَوَاءٌ كَانَ الْمَشَاعُ قَابِلًا لِلْقِسْمَةِ أَوْ غَيْرَ قَابِلٍ عَقَارًا أَوْ مَنْقُولًا (اُنْظُرْ الْمَادَّةَ ١٠٨٨) لِأَنَّهُ كَمَا سَيُذْكَرُ فِي الْمَادَّةِ ١١٩٢ لِكُلٍّ أَنْ يَتَصَرَّفَ فِي مِلْكِهِ كَمَا يَشَاءُ وَهَذَا الْبَيْعُ مِنْ جُمْلَةِ التَّصَرُّفَاتِ وَعَلَى هَذَا كَمَا يَحِقُّ لِأَحَدِ الشَّرِيكَيْنِ أَنْ يَبِيعَ الْعَرْصَةَ الْمُشْتَرَكَةَ مِنْ شَرِيكِهِ فَكَذَلِكَ يَحِقُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حِصَّتَهُ مِنْ الْأَجْنَبِيِّ بِدُونِ إِذْنٍ مِنْ شَرِيكِهِ وَكَمَا أَنَّ لِمَنْ يَمْلِكُ حِصَّةً فِي دَارٍ مُشْتَرَكَةٍ أَنْ يَبِيعَ حِصَّتَهُ فِي تِلْكَ الدَّارِ مَعَ عَرْصَتِهَا لِشَرِيكِهِ فَلَهُ أَنْ يَبِيعَ هَذِهِ الْحِصَّةَ مِنْ الْأَجْنَبِيِّ وَلِشَرِيكِهِ حَقُّ الشُّفْعَةِ".

(درر الحكام في شرح مجلة الأحكام لعلي حيدر: كتاب البيوع/المادّة، بَيْعُ الْحِصَّةِ الْمَعْلُومَةِ الشَّائِعَةِ بِدُونِ إِذْنِ الشَّرِيكِ، ج، ١، ص، ١٨٩، دار الجيل)

۲..... "لِكُلِّ شَرِيكٍ فِي شَرِكَةِ الْمِلْكِ أَنْ يَبِيعَ نَصِيبَهُ لِشَرِيكِهِ، أَوْ يُخْرِجَهُ إِلَيْهِ عَنْ مِلْكِهِ عَلَى أَيِّ نَحْوٍ، وَلَوْ بِوَصِيَّةٍ، إِلَّا أَنَّ الْمُشْتَرَكَ لَا يُوهَبُ دُونَ قِسْمَةٍ، مَا لَمْ يَكُنْ غَيْرَ قَابِلٍ لَهَا. وَسَيَأْتِي اسْتِثْنَاءُ حَالَةِ الضَّرَرِ. هَكَذَا قَرَّرَهُ الْحَنَفِيَّةُ. وَهُوَ فِي الْجُمْلَةِ مَحَل وِفَاقٍ إِلَّا أَنَّ هِبَةَ الْمُشَاعِ سَائِغَةٌ عِنْدَ جَمَاهِيرِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِإِطْلَاقٍ: كَمَا قَرَّرَهُ الْمَالِكِيَّةُ وَالشَّافِعِيَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ.

وَالْحَنَفِيَّةُ عَلَى أَنَّ هِبَةَ الْمُشَاعِ لَا تَجُوزُ بِمَعْنَى عَدَمِ إِثْبَاتِ مِلْكٍ نَاجِزٍ فَالْهِبَةُ صَحِيحَةٌ، وَلَكِنْ يَتَوَقَّفُ الْمِلْكُ عَلَى الْإِفْرَازِ ثُمَّ التَّسْلِيمِ.

ذَهَبَ الْحَنَفِيَّةُ وَالشَّافِعِيَّةُ إِلَى أَنَّ لِلشَّرِيكِ أَنْ يَبِيعَ نَصِيبَهُ لِغَيْرِ شَرِيكِهِ".

(الموسوعة الفقهية الكويتية: احكام شركة الملك، ج، ٢٦، ص، ٢٣، وزارة الأوقاف)

Marfat.com

مسئلہ ۵..... اگر گائے وغیرہ کی کچھ لوگ مشترکہ طور پر قربانی کریں، اور ان میں سے کسی نابالغ بچے کا ایک حصہ ہو، جس کی طرف سے اس کا باپ قربانی دے رہا ہو، تو اس صورت میں سب کی قربانی درست ہوگی۔ [1]

مسئلہ ۶..... گائے یا اونٹ وغیرہ کی قربانی صحیح ہونے کے لئے تمام شرکاء کا مسلمان ہونا لازمی ہے، اگر شرکاء میں سے ایک شخص بھی غیر مسلم ہوا خواہ اہل کتاب ہی کیوں نہ ہو، تو اس صورت میں کسی ایک فرد کی قربانی بھی درست نہیں ہوگی۔ [2]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

۱..... "سبعة اشتركوا في تضحية البقرة و معهم صبي عنه أبوه أو معتوه ضحى عنه وليه أو أم ولد مسلمة ضحى عنها مولاها جاز عن الكل".

(فتاوى قاضي خان: كتاب الأضحية، ج،۳،ص،۲۱۰)

۲..... "(وَإِنْ)(كَانَ شَرِيكُ السِّتَّةِ نَصْرَانِيًّا أَوْ مُرِيدًا اللَّحْمَ)(لَمْ يُجْزِ عَنْ وَاحِدٍ) مِنْهُمْ لِأَنَّ الْإِرَاقَةَ لَا تَتَجَزَّأُ هِدَايَةٌ لِمَا مَرَّ".

(الدر المختار مع شرحه رد المحتار: كتاب الأضحية، ج،۶،ص،۳۲۶،دار الفكر،بيروت)

"ولو اشترك سبعة في بدنة وواحد منهم مشرك كان الكل لحما".

(فتاوى قاضي خان: كتاب الأضحية، ج،۳،ص،۲۰۹)

"لَوْ كَانَ أَحَدُ الشُّرَكَاءِ ذِمِّيًّا كِتَابِيًّا أَوْ غَيْرَ كِتَابِيٍّ وَهُوَ يُرِيدُ اللَّحْمَ أَوْ يُرِيدُ الْقُرْبَةَ فِي دِينِهِ لَمْ يُجْزِئْهُمْ عِنْدَنَا، لِأَنَّ الْكَافِرَ لَا يَتَحَقَّقُ مِنْهُ الْقُرْبَةُ، فَكَانَتْ نِيَّتُهُ مُلْحَقَةً بِالْعَدَمِ، فَكَأَنْ يُرِيدُ اللَّحْمَ وَالْمُسْلِمُ لَوْ أَرَادَ اللَّحْمَ لَا يَجُوزُ عِنْدَنَا، وَكَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَحَدُهُمْ عَبْدًا أَوْ مُدَبَّرًا وَيُرِيدُ أُضْحِيَّةً، كَذَا فِي الْبَدَائِعِ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الْبَابُ الثَّامِنُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالشَّرِكَةِ فِي الضَّحَايَا، ج،۵،ص،۳۰۴،دار الفكر بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر۴)

سابقہ امتوں کے واقعات میں گائے کا ذکر

حضرت آدم علیہ السلام کا دریائی گائے کو پتہ کھلانا

علامہ نسفیؒ فرماتے ہیں کہ:

"لما هبط آدم نزل معه أربع ورقات من التين فقصده الحيوانات ليهنوه بالتوبة فسبق أربع وهى الغزالة فأطعمها ورقة فصار منها المسک والنحلة فأطعمها ورقة فصار منها العسل والدودة فأطعمها ورقة فصار منها الحرير وبقرة البحر فأطعمها ورقة فصار منها العنبر".[1]

ترجمہ: "جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو انجیر کے درخت کے چار پتے بھی ساتھ لائے۔جب آپ کی توبہ قبول ہوئی تو تمام حیوانات قبولیت توبہ پر تبریک پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔سب سے پہلی بار جانور خدمت میں پہنچے ان میں ایک ہرن تھا آپ نے ایک پتہ ہرن کو کھلایا تو اسے مشک سے نوازا گیا۔ایک پتہ شہد کی مکھی کو کھلایا تو اس سے شہد ظاہر ہوا۔ان میں ایک پتہ ابریشم کے کیڑے کو کھلایا تو اس سے ریشم پیدا ہوا،اور چوتھا جانور دریائی گائے تھی ایک پتہ اسے کھلایا تو اس سے عنبر پیدا ہوا"۔

شیطان کا حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کو غیر اللہ کے نام پر بچھڑا ذبح کرنے کا مشورہ دینا

امام رازیؒ سورۃ الانبیاء کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

[1]....(نزهة المجالس ومنتخب النفائس:باب الاخلاص،ج،۱،ص،۵،المطبعه الكاستلية،مصر)

Marfat.com

پھر ہم واپس آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے بٹھا کر لائے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آ گئے"۔

میں نے منی پہنچنے تک کسی اونٹنی کو تیز چلتے نہیں دیکھا

حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ:

"عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَقَالَ :لَيْسَ الْبِرُّ بِإِيجَافِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ فَمَا رَأَيْتُ نَاقَةً رَافِعَةً يَدَهَا حَتَّى أَتَى مِنًى"۔[1]

ترجمہ:"نبی اکرم ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے سوار کرلیا، اور بڑے اطمینان سے روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اطمینان سے چلو، گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔(اسامہ فرماتے ہیں) آپ ﷺ کے اس فرمان کے بعد منی کے پہنچنے تک میں نے کسی اونٹنی کو تیز چلتے نہیں دیکھا"۔

میں حضرت یونسؑ کو سرخ رنگ والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى عَلَى وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا:وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ :كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ مُهْبِطًا لَهُ خُوَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّكْبِيرِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ:مَا هَذِهِ الثَّنِيَّةُ؟ قَالُوا:ثَنِيَّةُ كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ :كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ خِطَامُهَا لِيفٌ وَهُوَ يُلَبِّي، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٌ"۔[2]

ترجمہ:"رسول اللہ ﷺ ازرق کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کون سا مقام

---

[1]....(المستدرک علی الصحیحین: ج،۱،ص،۶۳۷،رقم الحدیث،۱۷۰۹،دارالکتب العلمیة)

[2]....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب التفسیر،ج،۲،ص،۳۷۳،رقم الحدیث،۳۳۱۳، دارالکتب العلمیة،بیروت)

Marfat.com

ہے؟لوگوں نے جواب دیا یہ "وادی ازرق" ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں حضرت موسیٰ بن عمران ؑ کو اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے تکبیر پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ مقام "ثنیہ" پر تشریف لائے، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں فلاں ثنیہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ حضرت یونس بن متی کو سرخ رنگ کی گھنگریالے بالوں والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، جس کی لگام کھجوری چھال کی ہے اور آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں اور آپ اونی جبہ زیب تن کئے ہوئے ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ کا اونٹنی کا ہدیہ قبول کرنے سے انکار

حضرت عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ:

"أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً، فَقَالَ: أَسْلَمْتَ؟، فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ"[1]

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹنی ہدیہ میں پیش کی۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تو نے اسلام قبول کرلیا؟ میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا مجھے مشرکین سے ہدیہ لینے کی ممانعت کی گئی ہے"۔

کھجور کے تنے سے اونٹنی کی طرح کی آواز

حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر ؓ بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

"كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ

[1]....(سنن أبي داود: كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب في الإمام يقبل هدايا المشركين، ج۳، ص۱۷۳، رقم الحديث ۳۰۵۷، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

وَكَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ العِشَارِ، حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ". [1]

ترجمہ: "(ابتداء میں) مسجد (نبوی) کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ جب خطبہ پڑھتے تو کھجور کے ایک ستون سے سہارا لگا لیتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس کی وجہ سے ہم نے اس کھجور کے ستون سے ایک آواز سنی مثل اونٹنی کی آواز کے چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے دست مبارک اس پر رکھا تو وہ چپ ہوا"۔

رسول اللہ ﷺ کا حسنینؓ کے لئے اونٹنی کا دودھ دوہنا

ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ:

"أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على ابنته فاطمة وابناها إلى جانبها وعلي نائم، فاستسقى الحسن فأتى ناقة لهم فحلب منها ثم جاء به، فنازعه الحسين أن يشرب قبله حتى بكى فقال: يشرب أخوك ثم تشرب، فقالت فاطمة: كأنه آثر عندك منه، قال: ما هو بآثر عندي منه، وإنهما عندي بمنزلة واحدة، وإنك وهما وهذا المضطجع معي في مكان واحد يوم القيامة". [2]

ترجمہ: "ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی فاطمہؓ کے پاس تشریف لے گئے ان کے دونوں بیٹے ان کے ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت علیؓ سو رہے تھے۔ حسنؓ نے پانی مانگا تو آپ ؐ اونٹنی کے پاس گئے دودھ دوہ کر لے آئے، حضرت

[1]....(صحيح البخاري: كتاب المناقب/بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلَامِ، ج،۴، ص، ۱۹۵، رقم الحديث، ۳۵۸۵، دار طوق النجاة)

[2]....(كنز العمال: فضائل اهل بيت مجملا، ج،۱۳، ص،۶۴۲، رقم الحديث، ۳۷۶۲۵، مؤسسة الرسالة،

Marfat.com

حسینؓ نے پہلے دودھ پینے کا مطالبہ کیا اور منازعت کر دی اور (نہ ملنے پر) رونے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے تمہارا بھائی پی لے پھر تم پینا۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا: آپ حسن کو حسین پر ترجیح دے رہے ہیں فرمایا: میں اسے ترجیح نہیں دے رہا یہ میرے نزدیک ایک مقام رکھتے ہیں۔ تو یہ دونوں اور یہ سویا ہوا شخص قیامت کے دن میرے ساتھ ایک جگہ میں ہوں گے"۔

رسول ﷺ کی اونٹنی دشمنوں کے پاس

حسن سے روایت ہے کہ:

"أن امرأة كانت في العدو وكانت ناقة النبي ﷺ في العدو، فدنت المرأة منها فجلست على عجزها، فنذرت دمها إن نجت، فأصبحت بالمدينة، فأخبر النبي ﷺ خبرها، فقال: بئس ما جزيتها، لا نذر في معصية الله، ولا نذر فيما لا تملك".[۱]

ترجمہ: "ایک عورت دشمنوں میں پھنس گئی جبکہ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی بھی دشمنوں کے پاس تھی چنانچہ وہ عورت اونٹنی کے قریب ہوئی اور اس پر سوار ہوگئی عورت نے نذر مان لی کہ اگر دشمن سے اسے نجات مل گئی تو یہی اونٹنی ذبح کرے گی۔ چنانچہ عورت صبح صبح دشمن سے نجات پا کر مدینہ پہنچ گئی نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر کی گئی آپ ﷺ نے فرمایا: اس عورت نے اونٹنی کو بہت برا بدلہ دیا، اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس چیز میں نذر ہوتی ہے جو اپنی ملکیت میں نہ ہو"۔

رسول اللہ ﷺ کا حضرت عائشہؓ کو اونٹنی دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

---

[۱]....(كنز العمال: كتاب اليمين والنذر من قسم الافعال/ نقض النذر، ج۱۶، ص۷۳۸، رقم الحديث۴۶۵۸۷، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

"أعطاني رسول الله ﷺ ناقة سوداء كأنها فحمة صعبة لم تخطم، فمسها ودعا عليها بالبركة ثم قال: اركبي وارفقي بها فإنه لم يجعل الرفق في شيء إلا زانه، ولم ينزع من شيء إلا شانه "۔[1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے مجھے سیاہ رنگ کی اونٹنی عطا فرمائی گویا وہ کوئلہ لگ رہی تھی، اس پر سواری کرنا دشوار تھا اور نکیل نہیں ڈالنے دیتی تھی آپ ﷺ نے اونٹنی پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ اور نرمی سے پیش آؤ چونکہ جس چیز سے نرمی کی جاتی ہے وہ مزین ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نرمی کشید کر لی جاتی ہے وہ عیب دار ہو جاتی ہے"۔

اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟

یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ فرمایا کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لِلِقْحَةٍ: مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: مُرَّةُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: اجْلِسْ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: حَرْبٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: اجْلِسْ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: يَعِيشُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: احْلُبْ". [2]

---

[1]....(كنز العمال: فضائل أزواجه ﷺ مفصلة/ام المؤمنين عائشه رضي الله عنها، ج، ۱۳، ص، ۶۵۳، رقم الحديث، ۳۷۷۷۶، مؤسسة الرسالة)

[2]....(الموطا لامام مالک: ج، ۵، ص، ۱۴۱۷، رقم الحديث، ۳۵۶۹، مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية، أبو ظبى، الإمارات)

Marfat.com

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے کہا اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟ ایک شخص کھڑا ہوا، آپ ﷺ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے؟ وہ بولا مرہ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جا آپ نے اس کا نام اچھا نہ سمجھا، مرہ تلخ کو بھی کہتے ہیں پھر آپ نے فرمایا کون دوہے گا؟ اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا حرب۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا، پھر آپ نے فرمایا کون دوہے گا؟ اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا یعیش آپ نے فرمایا جا دوھ۔ یعیش نام آپ نے پسند کیا کیونکہ وہ عیش سے ہے آپ فال نیک بہت لیا کرتے تھے''۔

اونٹنی کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے گفتگو کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''كُنَّا جُلُوسًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيٌّ بَدَوِيٌّ يَمَانِيٌّ، عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ فَأَنَاخَ بِبَابِ الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ فَلَمَّا قَضَى نَحْبَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ النَّاقَةَ الَّتِي تَحْتَ الْأَعْرَابِيِّ سَرِقَةٌ، قَالَ: أَثَمَّ بَيِّنَةٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: يَا عَلِيُّ خُذْ حَقَّ اللَّهِ مِنَ الْأَعْرَابِيِّ إِنْ قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ وَإِنْ لَمْ تَقُمْ فَرُدَّهُ إِلَيَّ قَالَ: فَأَطْرَقَ الْأَعْرَابِيُّ سَاعَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا أَعْرَابِيُّ لِأَمْرِ اللَّهِ وَإِلَّا فَادْلُ بِحُجَّتِكَ فَقَالَتِ النَّاقَةُ مِنْ خَلْفِ الْبَابِ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْكَرَامَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا مَا سَرَقَنِي وَلَا مَلَكَنِي أَحَدٌ سِوَاهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَعْرَابِيُّ بِالَّذِي أَنْطَقَهَا بِعُذْرِكَ مَا الَّذِي قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَسْتَ بِرَبٍّ اسْتَحْدَثْنَاكَ وَلَا مَعَكَ

Marfat.com

إِلٰهٌ أَعَانَكَ عَلَى خَلْقِنَا وَلَا مَعَكَ رَبٌّ فَنَشُكُّ فِي رُبُوبِيَّتِكَ أَنْتَ رَبُّنَا كَمَا نَقُولُ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُبَرِّئَنِي بِبَرَاءَتِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْكَرَامَةِ يَا أَعْرَابِيُّ لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ يَبْتَدِرُونَ أَفْوَاهَ الْأَزِقَّةِ يَكْتُبُونَ مَقَالَتَكَ فَأَكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ ".[1]

ترجمہ: "ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بلند بانگ یمنی دیہاتی اپنی سرخ اونٹنی پر آیا۔ اس نے مسجد کے دروازے پر اونٹنی کو بٹھایا اور اندر آ گیا۔ سلام کر کے بیٹھ گیا۔ جب اس نے کام پورا کر لیا تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس دیہاتی کے پاس جو اونٹنی ہے یہ اس نے چوری کی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی گواہ ہے؟ صحابہؓ نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اے علی اگر گواہوں سے ثابت ہو جائے تو اس دیہاتی سے اللہ کا حق لے لو، اور اگر گواہوں سے ثابت نہ ہو تو اس کو واپس کر دو۔ دیہاتی کچھ دیر سر جھکا کر بیٹھا رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے دیہاتی: اللہ کے حکم کے لئے اٹھو۔ نہیں تو اپنی دلیل پیش کرو۔ تو دروازے کے باہر سے اونٹنی بولی۔ یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت و کرامت کے ساتھ بھیجا ہے، اس نے مجھے چرایا نہیں ہے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی دوسرا میرا مالک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے دیہاتی! تجھے اس ذات کی قسم! جس نے اس کو تیرے حق میں قوت گویائی بخشی ہے، تو نے کیا دعا مانگی تھی؟ اس نے کہا: میں نے یہ دعا مانگی تھی: اے اللہ! تو ایسا رب نہیں ہے کہ میں نے تجھے نیا بنایا ہے اور نہ ہی تیرے ساتھ کوئی دوسرا اللہ ہے جس نے ہماری تخلیق میں تیری مدد کی ہو اور نہ تیرے ساتھ کوئی دوسرا

[1]۔۔۔۔(المستدرک علی الصحیحین: كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، ج ۲، ص ۶۷۶، رقم الحدیث، ۴۲۳۶، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

رب ہے کہ ہم تیری ربوبیت میں شک کریں، تو ہی ہمارا رب ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور تو اس سے بھی بلند وبرتر ہے جو کہنے والے کہتے ہیں۔ میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور مجھے بری فرما۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے عزت کے ساتھ بھیجا ہے، اے اعرابی میں نے گلیوں کے کونوں پر فرشتوں کو تیری طرف جلدی جلدی آتے دیکھا، وہ تیری اس دعا کو لکھ رہے تھے۔ لہٰذا مجھ پر کثرت درود پڑھا کر"۔

مجھے ایک اونٹنی کجاوہ سمیت چاہیے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْرَابِيٍّ فَأَكْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَهَّدْنَا ائْتِنَا فَأَتَاهُ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقَالَ: نَاقَةٌ بِرَحْلِهَا وَيَحْلِبُ لَبَنَهَا أَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَزَ هٰذَا أَنْ يَكُونَ كَعَجُوزِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: مَا عَجُوزُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: إِنَّ مُوسَى حِينَ أَرَادَ أَنْ يَسِيرَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ ضَلَّ عَنْهُ الطَّرِيقُ فَقَالَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ مَا هٰذَا؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ: إِنَّ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِنَ اللّٰهِ أَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتَّى تُنْقَلَ عِظَامُهُ مَعَنَا. فَقَالَ مُوسَى: أَيُّكُمْ يَدْرِي أَيْنَ قَبْرُ يُوسُفَ؟ فَقَالَ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَكَانَ قَبْرِهِ إِلَّا عَجُوزٌ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مُوسَى فَقَالَ: دُلِّينَا عَلَى قَبْرِ يُوسُفَ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتَّى تُعْطِيَنِي حُكْمِي. فَقَالَ لَهَا: مَا حُكْمُكِ؟ قَالَتْ: حُكْمِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ. فَكَأَنَّهُ كَرِهَ

Marfat.com

ذٰلِکَ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ أَعْطِهَا حُكْمَهَا، فَأَعْطَاهَا حُكْمَهَا فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ إِلَى بُحَيْرَةٍ مُسْتَنْقِعَةٍ مَاءً، فَقَالَتْ لَهُمْ أَنْضِبُوا هٰذَا الْمَاءَ. فَلَمَّا أَنْضَبُوا قَالَتْ لَهُمْ: احْفِرُوا فَحَفَرُوا فَاسْتَخْرَجُوا عِظَامَ يُوسُفَ فَلَمَّا أَنْ أَقَلُّوهُ مِنَ الْأَرْضِ إِذِ الطَّرِيقُ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ"۔[1]

ترجمہ: "ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کے پاس تشریف لے گئے، اس نے آپ ﷺ کی خوب مہمان نوازی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم ہم سے وعدہ کرو کہ ہمارے پاس آؤ گے۔ پھر ایک دفعہ وہ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: تیری حاجت کیا ہے؟ اس نے کہا: ایک اونٹنی کجاوہ سمیت، جس کا دودھ میرے گھر والے پئیں۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ بھی بنی اسرائیل کی بڑھیا کی طرح عاجز ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بنی اسرائیل کی بڑھیا کا کیا قصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے ہمراہ روانگی کا ارادہ فرمایا تو راستہ بھول گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے پوچھا: ایسا کیوں ہوا؟ آپ کو بنی اسرائیل کے علماء نے بتایا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا، تو انہوں نے ہم سے خدا کی قسم لے کر یہ عہد لیا تھا کہ جب ہم مصر سے نکلیں گے تو یہ جسم اطہر بھی اپنے ہمراہ منتقل کر کے لے جائیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے؟ بنی اسرائیل کے علماء نے جواباً کہا: اس چیز کا علم صرف بنی اسرائیل کی ایک بڑھیا کے پاس ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بڑھیا کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کریں۔ اس نے کہا:

[1]....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب التفسیر، ج،۲، ص،۴۳۹، رقم الحدیث، ۳۵۲۳، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

پہلے مجھ سے ایک وعدہ کریں پھر بتاؤں گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: کیا وعدہ لینا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: یہ کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ وعدہ کچھ عجیب سا لگا۔ لیکن آپ سے کہا گیا کہ اس سے وعدہ کر لیجیے تو آپ نے اس سے جنت کا وعدہ کر لیا۔ تب وہ ان کو اپنے ہمراہ لے کر پانی کی ایک جھیل پر آئیں۔ جس کے پانی کا رنگ بھی بدل چکا تھا۔ اس نے کہا: اس جھیل کا پانی خشک کریں۔ انہوں نے پانی خشک کر دیا۔ جب پانی خشک ہو گیا تو اس نے کہا: یہاں سے کھدائی شروع کر دیں، انہوں نے کھودنا شروع کر دیا تو وہاں سے ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا جسم مبارک مل گیا۔ جب انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین سے نکال لیا تو روزِ روشن کی طرح ان پر راستہ واضح ہو گیا"۔

اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقفے کے برابر جہاد میں شریک ہونے کا اجر

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا، ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ، فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ"۔[1]

ترجمہ: "جو مسلمان صرف اتنی دیر کے لئے جہاد میں شریک ہو جائے جتنی دیر اونٹنی کو ایک بار دوہنے کے بعد دوسری مرتبہ دوہنے تک ہوتا ہے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص سچے دل سے شہادت طلب کرتا ہے وہ چاہے (طبعی موت) مرے یا قتل کیا جائے (بہرحال) اس کو شہید کا ثواب دیا جاتا ہے"۔

[1]..... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب الجهاد، ج۲، ص۸۷، رقم الحدیث، ۲۴۱۰، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

(فصل۲)

صحابہ کرامؓ کے واقعات میں اونٹنی کا ذکر

حضرت ابوبکرؓ کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنائی دینا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَأَتْبَعَهُ عَلِيًّا، فَبَيْنَا أَبُو بَكْرٍ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَزِعًا، فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا عَلِيٌّ فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّرَهُ عَلَى الْمَوْسِمِ، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى: إِنَّ اللّٰهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ فَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي بِهَا، فَإِذَا بُحَّ قَامَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَنَادَى"۔[1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ ان باتوں کا اعلان کردو، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کردیا۔ حضرت ابوبکرؓ ابھی راستہ میں تھے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنائی دی۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھبرا کر اس آواز کی طرف چل پڑے وہ سمجھے کہ شاید

[1]....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب المغازي والسرايا، ج۳، ص۵۳، رقم الحدیث، ۴۳۷۵، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ جب پاس پہنچے تو وہ حضرت علیؓ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ کا وہ مکتوب حضرت علیؓ کے حوالے کیا جس کا حج کے موقع پر اعلان کرنے کا حکم تھا۔ اور حضرت علیؓ سے کہا: ان کلمات کا اعلان کر دینا۔ حضرت علیؓ ایام تشریق میں کھڑے ہوئے اور اعلان کر دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے بیزار ہیں۔ تم زمین میں چار ماہ تک چل پھر لو اور اس سال کے بعد نہ کسی مشرک کو حج کرنے کی اجازت ہوگی اور نہ کوئی ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔ اور جنت میں صرف ایمان والا ہی جائے گا۔ حضرت علیؓ مسلسل یہ اعلان کرتے رہے حتی کہ ان کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ تو پھر حضرت ابوہریرہؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اعلان کرنا شروع کر دیا''۔

حضرت عمرؓ کا اپنی اونٹنی کی لگام پکڑنا

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ:

''خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّامِ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَأَتَوْا عَلَى مَخَاضَةٍ وَعُمَرُ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَنَزَلَ عَنْهَا وَخَلَعَ خُفَّيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَأَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ فَخَاضَ بِهَا الْمَخَاضَةَ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ تَفْعَلُ هَذَا، تَخْلَعُ خُفَّيْكَ وَتَضَعُهُمَا عَلَى عَاتِقِكَ، وَتَأْخُذُ بِزِمَامِ نَاقَتِكَ، وَتَخُوضُ بِهَا الْمَخَاضَةَ؟ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ أَهْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوكَ، فَقَالَ عُمَرُ أَوَّهْ لَمْ يَقُلْ ذَا غَيْرُكَ أَبَا عُبَيْدَةَ جَعَلْتُهُ نَكَالًا لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّةَ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللَّهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللَّهُ''۔[1]

---

[1]....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب الایمان، ج۱، ص۱۳۰، رقم الحدیث ۲۰۷)

Marfat.com

ترجمہ: ”ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، ان کے ساتھ (میں بھی تھا اور) ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے (چلتے چلتے) ایک جھیل پر پہنچے حضرت عمرؓ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ اس سے نیچے اترے، اپنے جوتے اتار کر کندھوں پر رکھ لئے اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر (پیدل چلتے ہوئے) جھیل میں داخل ہو گئے۔ اس پر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! (آپ نے یہ کیا کیا) جوتے اتار کر کندھوں پر رکھ لئے ہیں اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر پیدل چل رہے ہیں؟ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ شہر کے لوگ آپ کی عزت کریں۔ آپ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! یہ بات تیرے سوا کسی اور نے نہیں کہی۔ میں امت محمدیہ کے لئے اس کو ایک مثال بنانا چاہتا ہوں۔ ہم ذلیل و رسوا لوگ تھے، اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بدولت ہمیں عزت بخشی۔ اب اگر ہم اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مقام عزت کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ عزت تلاش کریں تو اللہ ہمیں ذلیل کرے گا“۔

ابوسباع کا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی اونٹنی خریدنا

ابوسباع فرماتے ہیں کہ:

”اشْتَرَيْتُ نَاقَةً مِنْ دَارِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ فَلَمَّا خَرَجْتُ بِهَا أَدْرَكَنِي وَاثِلَةُ وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اشْتَرَيْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بَيَّنَ لَکَ مَا فِيهَا؟ قُلْتُ: وَمَا فِيهَا، إِنَّهَا لَسَمِينَةٌ ظَاهِرَةُ الصِّحَّةِ؟ قَالَ: أَرَدْتَ بِهَا سَفَرًا أَوْ أَرَدْتَ بِهَا لَحْمًا؟ قُلْتُ: أَرَدْتُ بِهَا الْحَجَّ. قَالَ: فَارْتَجِعْهَا. فَقَالَ صَاحِبُهَا: مَا أَرَدْتَ إِلَّا هٰذَا أَصْلَحَکَ اللّٰهُ تُفْسِدُ عَلَيَّ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا، إِلَّا بَيَّنَ مَا فِيهِ، وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ عَلِمَ

Marfat.com

ذَلِکَ إِلَّا بَيَّنَهُ"۔[1]

ترجمہ: "میں نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حویلی سے ایک اونٹنی خریدی۔ جب میں اس کو لے کر نکلا تو آگے سے واثلہ آملے۔ وہ اپنے تہہ بند کو گھسیٹتے ہوئے آرہا تھا۔ اس نے پوچھا: اے عبداللہ! کیا یہ تم، نے خریدی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا: اس میں جو عیب ہے وہ اس نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے؟ میں نے کہا: اس کو کیا ہوا ہے؟ بظاہر تو ماشاء اللہ یہ اچھی خاصی صحت مند ہے۔ اس نے کہا: آپ اس پر سفر کرنا چاہتے ہو یا گوشت کھانے کے ارادے سے یہ خریدی ہے؟ میں نے کہا: میں نے حج پر جانے کے لئے یہ خریدی ہے۔ اس نے کہا تو پھر یہ واپس کر دیں، اس کے مالک نے کہا: یہ تم نے خود ہی پسند کی تھی، اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے۔ تو نے اس کا نقص میرے اوپر ظاہر کر دیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ عیب بتائے بغیر کوئی عیب دار چیز بیچے"۔ اور جو شخص اس کے عیب کو جانتا ہے اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کو چھپائے"۔

براء بن عازبؓ کی سرکش اونٹنی

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ، فَدَخَلَتْ حَائِطًا، فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَكُلِّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا، وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ"۔[2]

---

[1]۔۔۔۔(المستدرک علی الصحیحین: کتاب البیوع، ج۲، ص۱۲، رقم الحدیث، ۲۱۵۷)

[2]۔۔۔۔(المستدرک علی الصحیحین: کتاب البیوع، ج۲، ص۵۵، رقم الحدیث، ۲۳۰۲، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

ترجمہ: ''ان کی ایک سرکش اونٹنی تھی، ایک دفعہ وہ کسی کے باغ میں گھس گئی اور بہت بربادی کی (یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوا تو) آپ نے اس سلسلے میں کچھ کلام کرنے کے بعد یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے باغات کی حفاظت کریں اور رات کے وقت جانور والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے جانوروں کو سنبھال کر رکھیں اور جانور والوں کے ذمے اس نقصان کی ادائیگی ہے جو ان کے جانوروں نے نقصان کیا''۔

حضرت عمران بن حصینؓ کا اونٹنی پر لعنت بھیجنا

ابراہیم بن عطاء بن ابی میمونہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ:

''أَنَّ نَاقَةً لِنُجَيْدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَمَيَتْ، وَعِمْرَانُ مَرِيضٌ، فَتَأَذّٰى بِهَا، فَلَعَنَهَا عِمْرَانُ فَخَرَجَ نُجَيْدٌ وَهُوَ يَسْتَرْجِعُ، وَكَانَتْ نَاقَتُهُ تُعْجِبُهُ فَقِيلَ لَهُ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: لَعَنَ أَبُو نُجَيْدٍ نَاقَتِي، فَمَا لَبِثَ إِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى انْدَقَّ عُنُقُهَا''.[1]

ترجمہ: ''نجید بن عمران بن حصین کی اونٹنی گر پڑی، اس وقت عمران بن حصین مریض تھے، ان کو اس اونٹنی سے تکلیف پہنچی، تو حضرت عمران نے اونٹنی پر لعنت کی، پھر حضرت عمران انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے وہاں سے نکلے، یہ اونٹنی نجید کو بہت پسند تھی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں پریشان ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ (والد صاحب) ابو نجید نے میرے اونٹنی پر لعنت کی ہے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس اونٹنی کی گردن ٹوٹ گئی''۔

اونٹنی کا حضرت علیؓ کی شکایت کرنے والے کو کچلنا

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ:

---

[1]..... (المستدرک علی الصحیحین: ذِكْرُ مَنَاقِبِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ج،۳، ص،۵۳۶، رقم الحدیث،۵۹۹۳، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

"أَنَّ رَجُلًا نَـالَ مِـنْ عَـلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَعَا عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَـجَاءَ تْهُ نَاقَةٌ أَوْ جَمَلٌ فَقَتَلَهُ، فَأَعْتَقَ سَعْدٌ نَسَمَةً، وَحَلَفَ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ". ۱

ترجمہ: "ایک شخص نے حضرت علیؓ کی شکایت کی، حضرت سعد بن مالکؓ نے اس کے لئے بدعا کردی، ایک اونٹنی یا اونٹ آیا اور اس کو کچل گیا، اس پر پریشان ہوکر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا اور قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بھی کسی کو بدعا نہیں دیں گے"۔

سہیل بن بیضاءؓ کا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹنی پر سوار ہونا

حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"بَيْـنَـمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَـعَـهُ عَـلَـى نَاقَةٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَـا سُهَـيْـلُ ابْـنَ بَيْضَاءَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُـجِيبُهُ سُهَيْلٌ فَسَمِعَ النَّاسُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَـعَرَفُوا أَنَّهُ يُرِيدُهُمْ فَجَلَسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَحِقَهُ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ حَتَّـى إِذَا اجْتَـمَعُوا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَأَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ". ۲

ترجمہ: "ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور سہیل بن بیضاءؓ سفر میں تھے، اس سفر کے دوران اونٹنی پر سہیل بن بیضاء رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار

۱.....(المستدرک علی الصحیحین: ذِكْرُ مَنَاقِبِ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ج، ۳، ص، ۵۷۱، رقم الحدیث، ۶۱۲۰، دار الکتب العلمیة، بیروت)

۲.....(المستدرک علی الصحیحین: ذِكْرُ سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ج، ۳، ص، ۷۳۰، رقم الحدیث، ۶۶۴۶، دار الکتب العلمیة، بیروت)

Marfat.com

ان دونوں کے مقدمہ کا فیصلہ فرمایا اور ساتھ ہی عام لوگوں کا مزاج اور رواج اور طریقہ کار بھی بیان فرمادیا اور وہ یہ کہ بہت سے لوگ جو شریک ہوتے ہیں، یا مل جل کر رہتے ہیں ان کا یہ طریقہ کار رہتا ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی کرتے ہیں ہاں اہل ایمان اور اعمال صالحہ والے لوگ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے ایسے لوگ ہیں تو سہی مگر کم ہیں۔

فیصلہ سنانے کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کو اچانک دل میں خیال آیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے اور یہ مقدمہ اس آزمائش ہی کی وجہ سے بھیجا گیا ہے۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے استغفار کیا اور اللہ تعالیٰ خوب عبادت کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا کو بخش دیا۔

حضرت اسماعیلؑ کے بدلے میں جنتی مینڈھے کا فدیہ

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

"وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ"۔[1]

ترجمہ: "اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض دے دیا"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دنبہ کو عظیم اس لئے کہا گیا کہ یہ چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا۔

مزید برآں یہ وہی مینڈھا تھا جس کی قربانی ہابیل نے دی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی۔[2] اس مینڈھے کے دونوں سینگ کعبہ سے لٹکائے گئے۔ اور بنی اسماعیل کی نگرانی میں تھے یہاں تک کہ کعبہ جل گیا اور وہ دونوں سینگ ابن زبیر اور حجاج کے دور میں جل گئے۔

شعبی کہتے ہیں میں نے دونوں مینڈھوں کے سینگ کعبہ سے لٹکے ہوئے دیکھے تھے۔

---

[1]....(سورة الصافات: رقم الآية ۱۰۷، پاره ۲۳)

[2]....."والكبش هو الذبح العظيم الذى فدى الله به اسماعيل عليه الصلاة والسلام، وانما سمى عظيما لأنه رعى فى الجنة أربعين عاما، قاله ابن عباس رضى الله تعالى عنهما. قال: وهو الكبش الذى قربه هابيل فتقبل منه".

(حياة الحيوان: الكبش، ج ۲، ص ۳۶۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

ابن عباسؓ کہتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان (اور ابن عباس اسلام لانے والوں میں سے پہلے تھے) کہ بے شک مینڈھے کا سر اپنے دونوں سینگوں سمیت کعبے کے میزاب میں لٹکا ہوا تھا اور وہ خشک ہو گیا تھا۔ [1]

حضرت ابراہیمؑ کا مینڈھے کی قربانی کے بعد خوش ہونا

اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی جگہ مینڈھا ذبح کرا کر عالم انسانیت پر احسان عظیم فرما دیا۔ ورنہ اگر اسماعیل علیہ السلام ہی ذبح ہو جاتے تو قیامت تک یہی حکم جاری ہو جاتا اور انسان کی قربانی لازمی قرار پا جاتی۔ بہر حال حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ مینڈھے کی قربانی کے بعد خوش وخرم گھر واپس آئے۔ [2]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

---

[1]...."أن قرني الكبش، كانا منوطين بالكعبة في أيدي بني إسماعيل إلى أن احترق البيت، واحترق القرنان في أيام ابن الزبير والحجاج .قال الشعبي رحمه الله:رأيت قرني الكبش منوطين بالكعبة، وقال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما :والذي نفسي بيده، لقد كان أول الإسلام وإن رأس الكبش لمعلق بقرنيه في ميزاب الكعبة قد وخش .يعني قد يبس".

(حياة الحيوان:الكبش،ج،۲،ص،۳۶۶،دار الكتب العلمية،بيروت)

[2]....(تذكرة الانبياء: ۱۷۴)

Marfat.com

(فصل نمبر۱)

بھیڑ احادیث کی روشنی میں

رسول اللہ ﷺ کا بھیڑ کا دودھ دوہنا

نافع سے مروی ہے کہ:

رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں چار سو کی تعداد میں آدمی تھے، آپ نے ہمیں ایسی منزل میں اتارا جہاں پانی نہ تھا۔ مسلمانوں کو سخت تکلیف تھی لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے قیام فرمادیا تو سب نے بھی قیام کیا، یکا یک ایک تیز دھار سینگوں والی بھیڑ سامنے آئی جو چل رہی تھی، رسول اکرم ﷺ کے سامنے آئی رسول اکرم ﷺ نے اس کا دودھ دوہا آپ نے سارے لشکر کو شکم سیر کر دیا اور خود بھی سیراب ہو گئے۔ فرمایا اے نافع! اسے روک لینا مگر میرا خیال تو یہی ہے کہ تم اسے نہ روک سکو گے، جب رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرا خیال تو یہی ہے کہ تم اسے نہ روک سکو گے میں نے ایک لکڑی لی اور زمین میں گاڑ دی اور ایک رسی لی اور اس سے بھیڑ کو باندھ دیا، رسول اکرم ﷺ اور سب لوگ سو گئے میں بھی سو گیا، جب بیدار ہوا تو اتفاق سے رسی کھلی ہوئی تھی اور بھیڑ نہ تھی رسول اکرمؐ کے پاس گیا اور آپ کو خبر دی کہ بھیڑ چلی گئی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے نافع! کیا میں نے تمہیں آگاہ نہیں کر دیا تھا کہ تم اسے نہ روک سکو گے جو اسے لایا تھا وہی اسے لے بھی گیا۔[۱]

"أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُهَاءِ أَرْبَعِمِائَةِ رَجُلٍ فَنَزَلَ بِنَا عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَكَأَنَّهُ اشْتَدَّ عَلَى النَّاسِ. وَرَأَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَنَزَلُوا. إِذْ أَقْبَلَتْ عَنْزٌ تَمْشِي حَتَّى أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَدَّدَةَ الْقَرْنَيْنِ. قَالَ: فَحَلَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَرْوَى الْجُنْدَ وَرَوِيَ. قَالَ ثُمَّ قَالَ: يَا نَافِعُ امْلِكْهَا وَمَا أُرَاكَ تَمْلِكُهَا. قَالَ: فَلَمَّا قَالَ لِي

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

ایک شخص کا دعا پر اسی بھیڑوں کو ترجیح دینا

ابن خالویہ نے کہا: کہ

ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی کوئی ضرورت پوری کی تو آپ نے فرمایا تم میرے پاس مدینے آنا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے فرمایا تجھے یہ پسند ہے کہ میں تجھے اسی بھیڑیں دوں یا تو جنت میں میرا ساتھ چاہتا ہے کہ میں تیرے لئے اس کی دعا کروں۔ تو وہ کہنے لگا میں تو اسی بھیڑیں لوں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو دے دو۔ پھر فرمایا کہ بے شک موسیٰ کے دور کی عورت تجھ سے زیادہ عقل مند ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک بوڑھی عورت نے موسیٰ علیہ السلام کو یوسف کی ہڈیاں دکھائیں تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تجھے کون سی بات زیادہ پسند ہے کیا تو میرے ساتھ جنت میں رہنا چاہتی ہے یا سو بکریاں چاہتی ہے؟ تو اس عورت نے کہا: جنت میں آپ کا ساتھ۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

رسول الله .ص: وَمَا أَرَاکَ تَمْلِکُهَا. قَالَ: فَأَخَذْتُ عُودًا فَرَكَزْتُهُ فِي الْأَرْضِ. قَالَ: وَأَخَذْتُ رِبَاطًا فَرَبَطْتُ الشَّاةَ فَاسْتَوْثَقْتُ مِنْهَا. قَالَ: وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَامَ النَّاسُ وَنِمْتُ. قَالَ: فَاسْتَيْقَظْتُ فَإِذَا الْحَبْلُ مَحْلُولٌ وَإِذَا لا شَاةَ. قَالَ: فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ. قَالَ قُلْتُ: الشَّاةُ ذَهَبَتْ. قَالَ: فقال لی رسول الله: يَا نَافِعُ أَوَمَا أَخْبَرْتُکَ أَنَّکَ لا تَمْلِكُهَا؟ إِنَّ الَّذِي جَاءَ بِهَا هُوَ الَّذِي ذَهَبَ بها)".

(الطبقات الكبرى لابن سعد: ذِكْرُ عَلامَاتِ النُّبُوَّةِ بَعْدَ نُزُولِ الْوَحْيِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللہ علیه وسلم، ج، ۱، ص، ۱۴۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

[1]...."وقال ابن خالويه: إنه رجل قضى للنبي صلى الله عليه وسلم حاجة، فقال صلى الله عليه وسلم: ائتني بالمدينة، فأتاه، فقال عليه الصلاة والسلام له: أيما أحب أليک، ثمانون من الضان أو ادعو الله ان يجعلک معی فی الجنة؟ فقال: بل ثمانون من الضان، فقال عليه الصلاة والسلام: أعطوه إياها. ثم قال صلى الله عليه وسلم: إن صاحبة موسى كانت أعقل منک، وذلک أن عجوزا دلته على عظام يوسف عليه السلام، فقال لها موسى: أيما أحب إليک أسأل الله أن تكوني معی فی الجنة أو مائة من الغنم؟ قالت: الجنة"".

(حياة الحيوان: الضأن، ج، ۲، ص، ۱۰۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

آپ ﷺ کی ڈھال میں مینڈھے کے سر کی تصویر

حضرت مکحول سے روایت ہے کہ:

"كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرسٌ فِيهِ تِمْثَالُ رَأْسِ كَبْشٍ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَهُ. فَأَصْبَحَ وَقَدْ أَذْهَبَهُ اللّٰهُ". [۱]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ڈھال تھی جس میں مینڈھے کے سر کی تصویر تھی، نبی ﷺ نے تصویر کا ہونا ناپسند فرمایا، صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس تصویر کو دور کر دیا تھا"۔

قیامت کے دن موت کو مینڈھے کی شکل میں ذبح کیا جائے گا

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ، فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ". [۲]

ترجمہ: "قیامت کے دن موت کو سیاہ وسفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت ودوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا۔ اور پھر ذبح کر دیا جائے گا۔ وہ سب اسے دیکھ رہے ہوں گے۔ چنانچہ اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنت والے مرجاتے اور اگر کوئی غم سے مرتا تو دوزخی مرجاتے"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[۱]....(الطبقات الكبرى لابن سعد: ذكر ترس رسول الله ﷺ، ج، ۱، ص، ۳۷۹، دار الكتب العلمية)

[۲]....(سنن الترمذي: ج، ۴، ص، ۶۹۳، رقم الحديث، ۲۵۵۸، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

Marfat.com

(فصل نمبر ۲)

صحابہ کرامؓ کے واقعات میں بھیڑ کا ذکر

برسات میں صحابہؓ کے کپڑوں سے بھیڑ کی بدبو آنا

حضرت ابو بردہ ابن موسیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ:

"لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَتْنَا السَّمَاءُ فَكَأَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ". [۱]

ترجمہ "ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوا کرتے تھے، جب کبھی برسات ہوتی تو ہمارے کپڑوں سے بھیڑ بکریوں جیسی بدبو آتی تھی"۔

مصعب بن عمیرؓ کا اپنی کمر پر دنبے کی کھال باندھنا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"نظر رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إلى مصعب بن عمير رضي اللّٰه عنه مقبلاً، عليه إهاب كبش قد تنطّق به، فقال النبي ﷺ أنظروا إلى هذا الذي نوّر اللّٰه قلبه لقد رأيته بين أبوين يغذوانه بأطيب الطعام والشراب، ولقد رأيت عليه حلّة شراها أو شُريت بمائتي درهم، فدعاه حبُّ اللّٰه وحب رسوله إلى ما ترون". [۲]

ترجمہ: "حضور ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھا انہوں نے دنبے کی کھال کو اپنی کمر پر باندھ رکھا تھا۔ اس پر

[۱] ....(المستدرک على الصحيحين: ج ۴، ص ۲۰۸، رقم الحديث ۷۳۸۸، دار الكتب العلمية)
[۲] ....(حياة الصحابة: ما أصاب مصعباً من البلاء بعد الإسلام، ج ۲، ص ۵۷۳، مؤسسة الرسالة)

Marfat.com

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی طرف دیکھو جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نورانی بنا رکھا ہے میں نے ان کا وہ زمانہ بھی دیکھا ہے جس زمانے میں ان کے والدین ان کو سب سے عمدہ کھانا اور سب سے بہتر مشروب پلایا کرتے تھے اور میں نے ان پر وہ جوڑا بھی دیکھا ہے جو انہوں نے دوسو درہم میں خریدا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت نے ان کا فقر وفاقہ والا وہ حال کر دیا ہے جو تم لوگ دیکھ رہے ہو"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

Marfat.com

(فصل نمبر ۳)

مینڈھا اور خواب

خواب میں مینڈھا شریف المرتبت آدمی ہے کیونکہ اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ بنا اور جس شخص نے دیکھا مینڈھا اس کی بیوی کی فرج پر سینگ مار رہا ہے تو وہ عورت قینچی سے اپنی فرج کا بال کاٹتی ہے۔ اور جس نے مینڈھے کی چکتی لے لی تو ایسا شخص شریف القدر آدمی کا مال لے گا یا اس کی بیٹی سے شادی کرے گا کیونکہ مینڈھے کی چکی آدمی کا اور اس کے پچھلوں کا مال ہے۔ اور جس نے مینڈھے کو نہ کھانے کے لئے ذبح کیا تو وہ شخص کسی بڑے آدمی کو مار ڈالے گا۔ اگر کھانے کے لئے ذبح کیا تو کسی عظیم القدر آدمی کے ہاتھوں کسی غم سے نجات پالے گا۔ اگر بیمار ہوا تو تندرست ہو جائے گا۔

ارطامیدورس کہتے ہیں مینڈھا رئیس آدمی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ یہ تمام بکریوں پر مقدم ہے۔ اور جو اس پر سوار ہو اس کو قید ملے گی بشرطیکہ وہ جس جگہ سوار ہوا ہے وہ جگہ بلند ہو۔ بے سینگ مینڈھا ایک معزول والی اور ذلیل یا خصی مرد ہے۔ جس نے مینڈھے سے بدفعلی کی تو اس میں اور اس کے مال میں بڑا آدمی جدائی ڈالے گا۔

اگر کوئی مینڈھے پر برابر جگہ میں سوار ہوا اور وہ اوباش اور دھوکے باز اور فتنوں اور گپوں کو پسند کرتا ہے تو ایسا شخص سولی دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ جانور عطارد جانوروں میں سے ہے۔ اور جس نے کسی موٹے مینڈھے پر سواری کی تو وہ کسی موٹے آدمی کی خدمت کی ذمہ داری لے گا۔ اور جس کی دنبی مینڈھا بن گئی اس کی بیوی حاملہ نہیں ہوگی اگر بیوی نہیں ہے تو اس کو دشمن پر طاقت اور غلبہ حاصل ہوگا۔

انسان کا مینڈھا اس کا سلطان اور امیر ہے۔ اور کبھی کبھی مینڈھا اس کی تھیلی ہوتا ہے اس میں اگر کوئی نئی چیز پیدا ہو تو اس کو تھیلی کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

Marfat.com

ابن سیرینؒ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے دو مینڈھے دیکھے کہ وہ میری عورت کی شرم گاہ پر سینگ مار رہے ہیں تو انہوں نے کہا تیری بیوی قینچی سے شرمگاہ کے بال کاٹتی ہے کیونکہ اس کو استرا نہیں ملا۔ جس نے دو مینڈھوں کو ذبح کیا وہ تمام غموں سے نجات پا لے گا۔ اگر قیدی ہوا تو قید سے رہا ہو جائے گا۔ اگر جنگ میں ہوا تو سلامت رہے گا اور اس پر قرض ہوگا تو ادا ہو جائے گا۔ اگر مریض ہوا تو شفایاب ہو جائے گا۔ جس نے دو مینڈھوں کو آپس میں لڑتے ہوئے دیکھا تو دو بادشاہ آپس میں لڑیں گے جس نے دوسرے کو شکست دے دی وہ غالب ہوگا۔ کالے مینڈھے خواب میں عرب کی طرف منسوب ہیں اور سفید عجم کی طرف اگر دونوں برابر ہوں تو مضبوط والے غالب ہوں گے۔ اور انسان اس کے بالوں یا سینگوں میں سے جو بھی لے گا وہ اس کا مال ہوگا۔[1]

---

[1]...."الكبش في الرؤيا، رجل شريف القدر، لأنه أشرف الدواب، بعد ابن آدم، لأنه كان فداء لاسماعيل عليه السلام .ومن راى كبشا ينطح فرج امراة، فإنها تأخذ بالمقراض ما على فرجها من الشعر .ومن راى انه اخذ الية كبش، اخذ مال رجل شريف القدر، أو يتزوج بابنته، لأن ألية الكبش مال الرجل. ومن يتبعه من عقبه .ومن ذبح كبشا لغير الأكل، فإنه يقتل رجلا عظيما وإن ذبحه للأكل نجا من هم على يد رجل عظيم القدر، وإن كان مريضا فإنه يبرأ من مرضه.
وقال ارطاميدورس: الكبش يدل على رجل رئيس لتقدمه على الغنم، وهو دليل خير لمن يركبه إذا كان الموضع مرتفعا، والكبش الأجم معزول، ورجل ذليل او خصي. ومن نكح كبشا، فرق بينه وبين ماله رجل عظيم، ومن ركب كبشا من مكان مستو من الأرض، وكان من الأوباش الخداعين، الذين يحبون الفتن والكلام، فإنه يصلب لأن هذا الحيوان من حيوان عطارد، ومن حمل كبشا على ظهره فإنه يتقلد مؤنة رجل ضخم .ومن رأى نعجته صارت كبشا، فإن زوجته لا تحمل، فإن لم تكن له زوجه نال قوة ونصرة على عدوه .وكبش الإنسان سلطانه واميره، وقد يكون كبشه كيسه، فإذا حدث فيه شيء فانسبه إلى الكيس. أتى شخص إلى ابن سيرين رحمه الله تعالى فقال :رايت كبشين يتناطحان على فرج امرأتي. فقال له: إن امرأتک قد اخذت بالمقراض شعر فرجها لتعذر الموسى . ومن ضحى بكبشين، فإنه ينجو من جميع الهموم، وإن كان مسجونا خرج من السجن، وإن كان في حرب سلم، وإن كان عليه دين قضي، وإن كان مريضا شفي، ومن رأى كبشين يتناطحان فإنهما ملكان يقتتلان، فأيهما هزم صاحبه فهو الغالب. وتنسب السود من الكباش إلى العرب، والبيض إلى العجم، وإن تساويا في الألوان، فانظر إلى الجهة التي كانت الثابت فيها، كان أهلها منصورين، ومهما اخذ الإنسان من أصوافها، أو قرونها فهو مال يناله".
(حياة الحيوان: الكبش، ج۲، ص۳۶۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

(فصل نمبر۴)

بھیڑ سے متعلق مختلف مسائل

ایک سال سے کم بھیڑ یا دنبے کی قربانی جائز ہے

جہاں شریعت نے قربانی کے لئے مخصوص جانوروں کو مقرر کیا ہے وہاں ان جانوروں کی مخصوص عمروں کا تعین بھی کیا ہے۔ جن کا ذکر روایات میں ملتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ تَعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ". ۱

ترجمہ: "تم لوگ قربانی نہ کرو مگر مسنہ کی لیکن جس وقت تم پر مسنہ کی قربانی کرنا مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ (جس بھیڑ کی عمر ایک سال پوری نہ ہو سال سے تھوڑی کم ہو) کرلو۔

اور قبیلۂ مزینہ کے ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"إِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ". ۲

ترجمہ: "جذعہ بھی اسی کام میں آسکتا ہے جس کام پر ثنی (مسنہ) آسکتا ہے"۔

ایک اور حدیث میں درج ذیل الفاظ ہیں کہ:

"إِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِءُ مَا تُجْزِءُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ". ۳

۱....(مسند أحمد: مُسْنَدُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ج۲۲، ص۲۵۱، رقم الحديث ۱۴۳۴۸، مؤسسة الرسالة)

۲....(سنن النسائي: كتاب الضحايا/باب المسنة والجذعة، ج۷، ص۲۱۹، رقم الحديث ۴۳۸۳، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

۳....(سنن النسائي: كتاب الضحايا/باب المسنة والجذعة، ج۷، ص۲۱۹، رقم الحديث ۴۳۸۴، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

Marfat.com

ترجمہ: ''جہاں پر ثنی کافی ہے وہاں پر جذعہ بھی کافی ہے''۔

اکثر فقہاء نے ''مسنہ'' اور ''ثنی'' یا ''ثنیہ'' سے بڑی عمر کے جانور مراد لیے ہیں، اونٹ کی کم از کم پانچ سال، گائے بھینس کی دوسال اور بکرا اور بکری کی ایک سال عمر ہونی چاہیے۔

اور ''جذعہ'' سے مراد ایک سال سے کم اور چھ ماہ یا اس سے زیادہ عمر کی بھیڑ ہے۔

اور اگر دشواری نہ ہو تو پورے ایک سال کا دنبہ ہی افضل ہے۔ [1]

---

[1]..."لا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً):وَهِيَ الْكَبِيرَةُ بِالسِّنِّ، فَمِنَ الْإِبِلِ الَّتِي تَمَّتْ لَهَا خَمْسُ سِنِينَ وَدَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ، وَمِنَ الْبَقَرِ الَّتِي تَمَّتْ لَهَا سَنَتَانِ وَدَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ، وَمِنَ الضَّأْنِ وَالْمَعْزِ مَا تَمَّتْ لَهَا سَنَةٌ، كَذَا قَالَهُ ابْنُ الْمَلَكِ. (إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ) أَيْ: يَصْعُبَ. (عَلَيْكُمْ) أَيْ: ذَبْحُهَا، بِأَنْ لَا تَجِدُوهَا قَالَهُ ابْنُ الْمَلَكِ. وَالظَّاهِرُ أَيْ: يَعْسُرُ عَلَيْكُمْ أَدَاءُ ثَمَنِهَا. قَالَ ابْنُ الْمَلَكِ: قَوْلُهُ: (إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ) بِهَذَا قَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ: الْجَذَعَةُ لَا تُجْزِءُ فِي الْأُضْحِيَّةِ إِذَا كَانَ قَادِرًا عَلَى مُسِنَّةٍ، وَمَنْ قَالَ بِجَوَازِهِ حَمَلَ الْحَدِيثَ عَلَى الِاسْتِحْبَابِ اهـ. وَهُوَ الْمُعْتَمَدُ فِي الْمَذْهَبِ.

وَيُؤَيِّدُهُ حَدِيثُ نِعْمَتِ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذَعَةُ مِنَ الضَّأْنِ وَرَوَى أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ: ضَحُّوا بِالْجَذَعَةِ مِنَ الضَّأْنِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ. (فَاذْبَحُوا جَذَعَةً): بِفَتْحَتَيْنِ (مِنَ الضَّأْنِ): بِالْهَمْزِ وَيُبْدَلُ وَيُحَرَّكُ خِلَافُ الْمَعْزِ مِنَ الْغَنَمِ، وَهُوَ مَا يَكُونُ قَبْلَ السَّنَةِ قَالَهُ ابْنُ الْمَلَكِ، لَكِنْ يُقَيَّدُ بِأَنَّهَا تَكُونُ بِنْتَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ تُشْبِهُ مَا لَهَا سَنَةٌ لِعِظَمِ جُثَّتِهَا. وَفِي ...هَايَةِ: الْجَذَعُ مِنْ أَسْنَانِ الدَّوَابِّ، وَهُوَ مَا يَكُونُ مِنْهَا شَابًّا فَهُوَ مِنَ الْإِبِلِ مَا دَخَلَ فِي الْمُسِنَّةِ، وَمِنَ الْبَقَرِ مَا دَخَلَ فِي الثَّانِيَةِ، وَمِنَ الضَّأْنِ مَا تَمَّتْ لَهُ سَنَةٌ، وَقِيلَ: أَقَلُّ مِنْهَا، وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ: اتَّفَقُوا عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ إِلَّا الثَّنِيُّ، وَهُوَ مِنَ الْإِبِلِ مَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ سِنِينَ، وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْمَعْزِ مَا اسْتَكْمَلَ سَنَتَيْنِ وَطَعَنَ فِي الثَّالِثَةِ، وَأَمَّا الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ إِلَى جَوَازِهِ، غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ يَشْتَرِطُ أَنْ يَكُونَ عَظِيمًا، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَجُوزُ مِنَ الضَّأْنِ إِلَّا الثَّنِيُّ فَصَاعِدًا كَالْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ لِمَا وَرَدَ: نِعْمَتِ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذَعَةُ مِنَ الضَّأْنِ اهـ.

لَكِنْ قَوْلُهُ: الْمَعْزُ مَا اسْتَكْمَلَ سَنَتَيْنِ مَخْصُوصٌ بِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ، فَفِي التَّعْبِيرِ بِالِاتِّفَاقِ تَخَالُفٌ. قَالَ فِي الْأَزْهَارِ: النَّهْيُ فِي قَوْلِهِ: لَا تَذْبَحُوا لِلْحُرْمَةِ فِي الْإِجْزَاءِ، وَلِلتَّنْزِيهِ فِي الْعُدُولِ إِلَى الْأَدْنَى، وَهُوَ الْمَقْصُودُ فِي الْحَدِيثِ بِدَلِيلِ. (إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ) وَالْعُسْرُ قَدْ يَكُونُ لِغَلَاءِ ثَمَنِهَا، وَقَدْ يَكُونُ لِفَقْدِهَا وَعِزَّتِهَا، وَمَعْنَى الْحَدِيثِ الْحَمْلُ وَالْحَثُّ عَلَى الْأَكْمَلِ وَالْأَفْضَلِ، وَهُوَ الْإِبِلُ، ثُمَّ الْبَقَرُ، ثُمَّ الضَّأْنُ، وَلَيْسَ الْمُرَادُ التَّرْتِيبَ وَالشَّرْطَ. وَقَالَ بَعْضُ الشَّارِحِينَ: الْمُرَادُ بِالْمُسِنَّةِ هُنَا الْبَقَرَةُ فَقَطْ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ وَلَا مُخَصِّصَ لَهَا، ذَكَرَهُ السَّيِّدُ".

(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الصلاۃ/باب في الاضحیۃ، ج،۳،ص،۱۰۷۹،تحت رقم الحدیث،۱۴۵۵، دار الفکر، بیروت، لبنان)

"وَأَمَّا حَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عن النبی أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ فَهَذَا إِنَّمَا

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ضَحّٰی خَالِی أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ عِنْدِی جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ، فَقَالَ: ضَحِّ بِهَا، وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ ضَحّٰی قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ، وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ" [۱]

ترجمہ: "میرے خالو حضرت ابو بردہؓ نے نماز (عید) سے پہلے قربانی کرلی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی حضرت ابو بردہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس ایک چھ ماہ کی بکری کا بچہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی قربانی کر اور تیرے علاوہ یہ کسی کے لئے کافی نہیں پھر فرمایا جس آدمی نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کرلی تو گویا اس نے اپنے نفس کے لئے ذبح کی اور جس نے نماز کے بعد ذبح کی تو اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو اپنالیا"۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ "جذعہ" یعنی ایک سال سے کم عمر کے بکرے یا بکری کی قربانی درست نہیں، البتہ ایک سال سے کم عمر کے دنبے کی قربانی جائز ہے۔

چنانچہ امام ترمذی رقم طراز ہیں:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

هُوَ فِی الضَّأنِ بِدَلِيلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ وَغَيْرِهِ فِی قِصَّةِ أَبِی بردة بن نيار ان رسول الله قَالَ لَهُ فِی الْعَنَاقِ وَهِیَ مِنَ الْمَعِزِ انها لن تجزیء عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَأَمَّا الْأُضْحِيَّةُ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فَمُجْتَمَعٌ عَلَيْهَا عِنْدَ جَمَاعَةِ الْفُقَهَاءِ"

(التمهيد فی الموطا من المعانی والأسانيد: ج، ۲۳، ص، ۱۸۸، وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب)

[۱]...(صحيح مسلم: كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ، ج، ۳، ص، ۱۵۵۲، برقم الحديث، ۱۹۶۱، دار إحياء التراث العربی، بيروت)

Marfat.com

"وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ العِلْمِ: أَنْ لَا يُجْزِءَ الجَذَعُ مِنَ المَعْزِ، وَقَالُوا: إِنَّمَا يُجْزِءُ الجَذَعُ مِنَ الضَّأْن". ۱

ترجمہ: "اور اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جزع (ایک سال سے کم عمر) بکرے کی قربانی درست نہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ جزع (ایک سال سے کم عمر) دنبے (یا بھیڑ) کی ہی قربانی درست ہے"۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ". ۲

ترجمہ: "ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ جذعہ (ایک سال سے کم عمر بھیڑ) کی قربانی کی"۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

"نِعْمَ الْأُضْحِيَّةُ الجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ، قَالَ: فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ". ۳

ترجمہ: "دنبے کے جزع (ایک سال سے کم عمر دنبہ) کی قربانی بہترین ہے، حضرت ابوہریرہؓ (راوی) فرماتے ہیں پھر اس بات کا علم لوگوں کو ہوا"۔

ایک مقام پر امام ترمذی رقم طراز ہیں:

"قَالَ وَكِيعٌ: الجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ يَكُونُ ابْنَ سِتَّةٍ أَوْ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ". ۴

۱.....(سنن الترمذي: أبواب الأضاحي، ج،۴، ص،۹۳، تحت رقم الحديث،۱۵۰۸، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى، مصر)

۲.....(سنن النسائى: كتاب الضحايا/باب المسنة والجذعة، ج،۷، ص،۲۱۹، رقم الحديث، ۴۳۸۲، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

۳.....(سنن الترمذي: أبواب الاضاحي/باب ما جاء في الجذع من الضأن في الأضاحي، ج،۴، ص،۸۷، تحت رقم الحديث، ۱۴۹۹، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى، مصر)

۴.....(سنن الترمذي: أبواب الاضاحي/باب ما جاء في الجذع من الضأن في الأضاحي، ج،۴، ص، ۸۸، تحت رقم الحديث، ۱۵۰۰، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى، مصر)

Marfat.com

ترجمہ: ”وکیع نے کہا کہ دنبہ کا جذعہ چھ یا سات ماہ کا ہوتا ہے“۔

حضرت وکیع کے مذکورہ قول سے معلوم ہوا کہ دنبہ کا جذعہ چھ یا سات ماہ کا ہوتا ہے، یہی فقہائے احناف کا قول ہے۔ ۱

ضأن اسم جنس ہے جس میں دنبہ کے ساتھ بھیڑ بھی داخل ہے۔

مزید برآں اہل لغت نے ”ضان“ سے مراد اون والے جانور لیا ہے جس میں بھیڑ دنبہ اور مینڈھا داخل ہیں اور بکرا داخل نہیں ہے۔ ۲

۱..... ”ثم بعد الاتفاق على هذا القدر اختلفوا في تقدير الجذع والثنى على اقوال والمعتمد عندنا معشر الحنفية ان الجذع من الضأن ابن ستة أشهر، والثنى منها ومن المعز ماتم له سنة ودخل في الثانية، ومن البقر ماتم له سنتان، ودخل في الثالثة ومن الابل ماتم له خمس سنين ودخل في السادسة.

لا يقال: ان تفسير الجذع من الضأن مخالف لما عليه أهل اللغة؛ للأن الجذع من الشاة عندهم ماتم له سنة، والثنى ما تم له سنتان، لأنا ليس فيه نص بل قال ذلک بالرأى والقياس، لانه لا دخل فيه للقياس ولا بالنص، لانه ليس فيه نص بل قال ذلک بالاطلاع على اللغة، وان لم نطلع على مأخذهم كما لم نطلع على ماخذ من فسر الجذع بماتم له سنة والثنى بما تم له سنتان فلما قال الفقهاء ما قالوا من حيث اللغة لا من حيث الفقه صار الاختلاف لغويا دون اللغوي والشرعي كما يوهمه عبارات بعض الكتب كالهداية والبناية؛ لأنه قال في الهداية": والجزع من الضأن ما تمت له سنة أشهر في مذهب الفقهاء.

وقال في شرحه (البناية): قيد به؛ لأن عند أهل اللغة الجذع من الشاة ما تمت له سنة و طعنت في الثانية اه. وهذا ظاهر في أن ما قال الفقهاء معنى شرعى، وماقال أهل اللغة معنى لغوي، وهو خلاف الواقع بل كلاهما معنى لغوي، كما عرفت، فافهم.

(اعلاء السنن: باب ما يجوز في الضحايا من السن، ج،۱۷، ص،۲۴۲)

۲..... "ثمانِيَةَ أَزْواجٍ بدل من حمولة وفرشا او مفعول كلوا ولا تتبعوا معترض بينهما اوحال من ما بمعنى مختلفة او متعددة والزوج ما معه اخر من جنسه يزاوجه وقد يقال لمجموعهما والمراد الاول مِنَ الضَّأْنِ اسم جنس وهى ذات الصوف من الغنم وجمعه ضئين او الضان جمع ضائن والأنثى ضائنة وجمعها ضوائن اثْنَيْنِ زوجين اثنين الذكر والأنثى اعنى الكبش".

(التفسير المظهري: ج،۳، ص،۲۹۷، تحت الآية،۱۴۴ من سورة الأنعام، مكتبة الرشيدية، باكستان)

"وأما قيد الألية فى الضان ابن ستة فقيد اتفاقى ذكره بعض المصنفين".

(العرف الشذي شرح سنن الترمذي: أبواب الاضاحي/باب ما جاء في الجذع من الضأن في الأضاحي، ج،۳، ص،۱۶۵، دار التراث العربى، بيروت، لبنان)

جواہر الفقہ میں ہے کہ:

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عبارات مرقومہ بالا سے واضح ہو گیا کہ ''ضان'' کے معنی میں فقہاء اور اہل لغت میں کوئی اختلاف نہیں، بلکہ مفسرین، محدثین، فقہاء، اہل لغت، عامۃ اس پر متفق ہیں کہ ''ضان'' مطلقاً ذوات الصوف (اون والی) کو کہا جاتا ہے، خواہ ذوات الیہ ہوں، جس کو اردو میں دُنبہ کہتے ہیں، یا غیر ذوات الیہ ہوں، جس کو بھیڑ یا مینڈھا کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔صدر الشریعہ نے جو شرح وقایہ میں ''فالضأن ماتکون لھا الیۃ'' فرمایا یا علامہ شامی نے بحوالہ ''منح الغفار'' ''الضأن مالہ الیۃ'' فرمایا، یہ تفسیر ''ببعض اقسام توسعا'' کی گئی ہے، اس کا مفہوم مخالف مراد نہیں ہے، کہ جو ذوات الیہ نہ ہوں، وہ ضأن'' میں داخل نہیں، اور یہی عبارات شرح وقایہ و شامی کی بعض علمائے عصر کے لئے اشتباہ کی سبب ہو گئیں۔

(جواہر الفقہ: ج ۶، ص ۳۴۹، ۳۵۰، ملخصا، رسالہ ''تحفۃ الاخوان فی تحقیق معنی الضأن'' کتاب الاضحیۃ طبع جدید نومبر ۲۰۱۰، مطبوعہ: مکتبہ دارالعلوم، کراچی)

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

Marfat.com

(باب نمبر ۷)

دودھ سے تیار ہونے والی مصنوعات

دودھ سے بہت سی مصنوعات تیار کی جاتی ہیں، جن میں سے کچھ رسول اللہ ﷺ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

تلبینہ کی افادیت

روایات واحادیث میں جو(Barley) کے تلبینہ (Talbina) کے فوائد بیان کیے گئے ہیں، بالخصوص مریضوں، کمزوروں اور غم زدہ لوگوں کے لیے نہایت مفید چیز ہے۔
ذیل میں روایات کی روشنی میں تلبینہ کی افادیت کو بیان کیا جاتا ہے۔

تلبینہ کی وجہ تسمیہ

''التلبینہ'' تاء کے فتحہ، لام کے سکون، باء موحدہ کے کسرہ، یائے کے سکون اور نون کے ساتھ۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ تلبینہ بھوس یا آٹے سے بنایا جاتا ہے اور کبھی کبھار اس میں شہد بھی ڈال دیا جاتا ہے۔ سفیدی اور رقت میں دودھ سے مشابہت کی وجہ سے اسے ''تلبینہ'' کہا جاتا ہے۔ [1]

تلبینہ، بیمار کے لیے راحت کا سبب اور غم کم کرتا ہے

تلبینہ بیمار کے لئے راحت کا سبب ہے۔
چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

---

[1] ....بِفَتْحِ التَّاءِ وَسُكُونِ اللَّامِ وَكَسْرِ الْمُوَحَّدَةِ وَسُكُونِ التَّحْتِيَّةِ وَنُونٍ .قَالَ الْقَاضِي :هُوَ حَسْوٌ رَقِيقٌ يُتَّخَذُ مِنَ الدَّقِيقِ وَاللَّبَنِ .وَقِيلَ :مِنَ الدَّقِيقِ أَوِ النُّخَالَةِ، وَقَدْ يُجْعَلُ فِيهِ الْعَسَلُ سُمِّيَتْ بِذَلِكَ تَشْبِيهًا بِاللَّبَنِ لِبَيَاضِهَا وَرِقَّتِهَا".
(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الأطعمۃ، ج۷، ص۲۶۹۹، تحت رقم الحدیث، ۴۱۷۹، دار الفکر)

Marfat.com

أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا، فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ"۔ [1]

ترجمہ: "جب ان کا کوئی رشتہ دار مر جاتا تو عورتیں جمع ہوتیں پھر سب اپنے گھر چلی جاتیں مگر خاص خاص اور قریب کی عورتیں رہ جاتیں اور تلبینہ بنانے کا حکم دیتیں، وہ پکایا جاتا پھر ثرید بنا کر تلبینہ اس پر ڈال دیا جاتا، پھر فرماتیں کہ اسے کھاؤ اس لئے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے"۔

دراصل ثرید اس کھانے کو کہتے ہیں جس میں روٹی سالن میں چور لی جاتی ہے، اور اس میں بعض اوقات گوشت بھی ڈالا جاتا ہے۔ [2]

---

[1] ....(صحيح البخاري: كتاب الأطعمة/باب التلبينة، ج،۷،ص،۷۵،رقم الحديث،۵۴۱۷،دار طوق النجاة)

[2] ...."بِفَتْحِ الْمُثَلَّثَةِ وَكَسْرِ الرَّاءِ مَعْرُوفٌ وَهُوَ أَنْ يُثْرَدَ الْخُبْزُ بِمَرَقِ اللَّحْمِ وَقَدْ يَكُونُ مَعَهُ اللَّحْمُ وَمِنْ أَمْثَالِهِمُ الثَّرِيدُ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَرُبَّمَا كَانَ أَنْفَعَ وَأَقْوَى مِنْ نَفْسِ اللَّحْمِ النَّضِيجِ إِذَا ثُرِدَ بِمَرَقَتِهِ"۔

(فتح الباري لابن حجر: كتاب الأطعمة، ج،۹،ص،۵۵۱،دار المعرفة،بيروت)

"قَوْله: (الثَّرِيد)، فِي الأَصْل: الْخبز المكسور، يُقَال: ثردت الْخبز ثرداً أَي كسرته فَهُوَ ثريد ومثرود، والإسم: الثردة بِالضَّمِّ"۔

(عمدة القاري: كتاب المناقب/باب فضل عائشة رضى الله تعالىٰ عنها، ج،۱۶،ص،۲۵۱،دار إحياء التراث العربى،بيروت)

"الثَّرِيدُ فَعِيلٌ بِمَعْنَى مَفْعُولٍ وَيُقَالُ أَيْضًا مَثْرُودٌ يُقَالُ ثَرَدْتُ الْخُبْزَ ثَرْدًا مِنْ بَابِ قَتَلَ وَهُوَ أَنْ تَفُتَّهُ ثُمَّ تَبُلَّهُ بِمَرَقٍ وَالِاسْمُ الثُّرْدَةُ"۔

(المصباح المنير في غريب الشرح الكبير: تحت مادة، ث ر د، ج،۱،ص،۸۱،المكتبة العلمية)

"(الردوا) بهمزة وصل مضمومة فمثلثة فراء مضمومة أمر ارشاد أى فتوا الخبز فى المرق فإن فيه

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

اس طرح کھانا لذیذ ہونے کے ساتھ ساتھ ہاضمے دار ہوجاتا ہے، اور چبانا بھی آسان ہوجاتا ہے۔[1]

حضرت عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ، وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ".[2]

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ بیمار کو تلبینہ پلانے کا حکم دیتی تھیں، اسی طرح اس شخص کو جسے کسی کے مرنے کا رنج ہوتا اور کہتی تھیں میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے اور رنج کم کردیتا ہے"۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

سهولة المساغ وتيسير التناول ومزيد اللذة ويقال الثريد أحد اللحمين (ولو بماء) مبالغة في تأكيد طلبه والمراد ولو مرقا يقرب من الماء قيل وأول من ثرد إبراهيم الخليل عليه الصلاة والسلام. قال الزمخشري: ثردت الخبز أثرده وهو أن تفته ثم تبله بمرق وتشرقه في وسط الصحيفة وتجعل له رقبة".

(فيض القدير للمناوي: تحت رقم الحديث، ١٦٠، المكتبة التجارية الكبرى، مصر)

[1]..... "وَالسِّرُّ فِيهِ أَنَّ الثَّرِيدَ مَعَ اللَّحْمِ جَامِعٌ بَيْنَ الْغِذَاءِ وَاللَّذَّةِ وَالْقُوَّةِ، وَسُهُولَةِ التَّنَاوُلِ، وَقِلَّةِ الْمُؤْنَةِ فِي الْمَضْغِ، وَسُرْعَةِ الْمُرُورِ فِي الْمَرِّيءِ، فَضُرِبَ بِهِ مَثَلًا لِيُؤْذِنَ بِأَنَّهَا أُعْطِتْ مَعَ حُسْنِ الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ، وَحَلَاوَةِ النُّطْقِ فَصَاحَةَ اللَّهْجَةِ وَجَوْدَةَ الْقَرِيحَةِ، وَرَزَانَةَ الرَّأْيِ، وَرَصَانَةَ الْعَقْلِ، وَالتَّحَبُّبَ إِلَى الْبَعْلِ، فَهِيَ تَصْلُحُ لِلتَّبَعُّلِ وَالتَّحَدُّثِ وَالِاسْتِئْنَاسِ بِهَا، وَالْإِصْغَاءِ إِلَيْهَا، وَحَسْبُكَ أَنَّهَا عَقَلَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ تَعْقِلْ غَيْرُهَا مِنَ النِّسَاءِ، وَرَوَتْ مَا لَمْ يَرْوِ مِثْلَهَا مِنَ الرِّجَالِ، وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الثَّرِيدَ أَشْهَى الْأَطْعِمَةِ عِنْدَهُمْ وَأَلَذُّهَا قَوْلُ الشَّاعِرِ:

إِذَا مَا الْخُبْزُ تَأْدِمُهُ بِلَحْمٍ ...فَذَاكَ أَمَانَةَ اللَّهِ".

(مرقاة المفاتيح: بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، ج،٩، ص،٣٦٥٩، دار الفكر، بيروت)

[2]..... (صحيح البخاري: كتاب الطب/باب التلبينة للمريض، ج،٧، ص،١٢٤، رقم الحديث، ٥٦٨٩، دار طوق النجاة)

Marfat.com

حضرت ہشام سے روایت ہے کہ:

"أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ: هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ ".[1]

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیا کرتی تھیں، گو وہ مریض کو ناپسند ہوتا ہے مگر اسے فائدہ دیتا ہے"۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ تلبینہ مریض کے دل کے سکون کا باعث اور غم کو بہت حد تک کم کرتا ہے۔

اور مریض کی جو رطوبتیں بیماری کی وجہ سے خشک ہو جاتی ہیں، تلبینہ اس خشکی کو دور کرتا ہے، اور فاسد رطوبات سے معدہ صاف ہو جاتا ہے۔[2]

حضرت محمد بن سائب کی والدہ سے روایت ہے کہ:

"عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحِسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ يَأْمُرُهُ فَيَحْسُو مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّهُ لَيَرْبُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ أَوْ يَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ".[3]

---

[1]..... (صحيح البخاري: كتاب الطب/باب التلبينة للمريض، ج،۷، ص،۱۲۴، رقم الحديث، ۵۶۹۰، دار طوق النجاة)

[2]..... "(مجمة) بالتشديد وفتح الميمين أى مريحة قال القرطبى: روى بفتح الميم والجيم وبضم الميم وكسر الجيم فعلى الأول مصدر أى جمام وعلى الثانى اسم
فاعل من أجم وفى رواية البخارى تجم بضم الجيم (لفؤاد المريض) أى تريح قلبه وتسكنه وتقويه وتزيل عنه الهم وتنشطه بإخمادها للحمى من الإجمام وهو الراحة فلا حاجة لما تكلفه بعض الأعاظم من تأويل الفؤاد برأس المعدة فتدبر ونفع ماء الشعير للحى لا ينكره إلا جاهل بالطب (تذهب ببعض الحزن) فإن فؤاد الحزين يضعف باستيلاء اليبس على أعضائه وعلى معدته لقلة الغذاء والحساء يرطبها ويغذيها ويقويها لكن كثيرا ما يجتمع بمعدته خلط مرارى أو بلغمى أو صديدى والحساء يجلوه عن المعدة قال ابن حجر: النافع منها ما كان رقيقا نضيجا غليظا نيئا".
(فيض القدير شرح الجامع الصغير: ج،۳، ص،۲۸۳، تحت رقم الحديث، ۳۴۹۰، المكتبة التجارية)

[3]..... (المستدرک للحاكم: ج،۴، ص،۱۳۱، رقم الحديث، ۷۱۲۲، دار الكتب العلمية، بيروت)
قال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

Marfat.com

ترجمہ: ''ام المؤمنین عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کو جب بخار ہوتا تو آپ حریرہ بنانے کا حکم دیتے، جب وہ بنا لیا جاتا تو آپ اسے پینے کا حکم دیتے اور خود بھی پیتے پھر آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے، یہ بیمار کے دل کو بہت سکون دیتا ہے، جیسے تم پانی کے ساتھ اپنے چہرے سے میل کو صاف کر لیتی ہو''۔

مذکورہ روایت میں تلبینہ کا یہ فائدہ بتایا گیا ہے کہ وہ مریض کے دل کو سکون بخشتا ہے، اور دکھ وغم کو دور کرتا ہے، اور بعض روایات میں پیٹ کو صاف کرنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ جیسا کہ اس کا ذکر ذیل میں آئے گا۔ ۱

---

۱ ....التلبينة: حساءٌ يُعمل من دَقِيق، أوْ من نُخالة، وَرُبمَا يُجعل فِيها عسل، سميت تلبينة تَشْبِيها باللبنِ، لبياضها ورقتها.

قوْله: مُجِمّةٌ، أى: يسرو عَنهُ همه، وفِى الْحدِيث فِى السفرجل انّها تُجِمُّ الفؤادُ، أى: تُريحه، وتُكمِلُ نشاطهُ.

(شرح السنة للبغوي: كتاب الأطعمة/باب الثريد والتلبينة، ج، ۱۱، ص، ۳۰۱، تحت رقم الحيدث، ۲۸۵۵، المكتب الإسلامى، دمشق، بيروت)

"(كان إذا أخذ أهله) أى أحدا من أهل بيته (الوعك) أى الحمى او المها (امر بالحساء) بالفتح والمد طبيخ يتخذ من دقيق وماء ودهن (فصنع) بالبناء للمفعول (ثم أمرهم فحسوا وكان يقول انه ليرتو) بفتح المثناة التحتية وراء ساكنة فمثناة فوقية أى يشد ويقوى (فؤاد الحزين) قلبه أو راس معدته (ويسرو عن فؤاد السقيم) بسين مهملة أى يكشف عن فؤاده الألم ويزيله (كما تسرو إحداهن الوسخ بالماء عن وجهها) ئى تكشفه وتزيله .....(ت) فى الطب (ك) فى الأطعمة كلهم (عن عائشة) وقال الترمذى: حسن صحيح وقال الحاكم: صحيح وأقره الذهبي".

(فيض القدير للمناوي: ج، ۵، ص، ۹۲، رقم الحديث، ۶۵۴۲، المكتبة التجارية الكبرى، مصر

"(وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ) أَيْ أَهْلَ بَيْتِهِ (الْوَعْكُ): بِفَتْحٍ فَسُكُونٍ أَيِ الْحُمَّى أَوْ شِدَّتُهَا (أَمَرَ بِالْحَسَاءِ): بِفَتْحٍ وَمَدٍّ طَبِيخٌ مَعْرُوفٌ يُتَّخَذُ مِنْ دَقِيقٍ وَمَاءٍ وَدُهْنٍ وَيَكُونُ رَقِيقًا يُحْسَى، كَذَا فِي النِّهَايَةِ. وَذَكَرَ بَعْضُهُمُ السَّمْنَ بَدَلَ الدُّهْنِ وَأَهْلُ مَكَّةَ يُسَمُّونَهُ بِالْحَرِيرَةِ، (فَصُنِعَ) بِصِيغَةِ الْمَجْهُولِ (ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا): بِفَتْحِ السِّينِ أَيْ فَشَرِبُوا (مِنْهُ)، وَصِيغَةُ الْجَمْعِ إِمَّا لِلْمُشَارَكَةِ فِي الْأَكْلِ أَوْ فِي الْحُمَّى (وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّهُ) أَيِ الْحَسَاءَ (لَيَرْتُو): بِفَتْحِ الْيَاءِ وَسُكُونِ الرَّاءِ وَضَمِّ الْفَوْقِيَّةِ أَيْ يَشُدُّ وَيُقَوِّي (فُؤَادَ الْحَزِينِ): أَيْ قَلْبَهُ (وَيَسْرُو: بِفَتْحٍ فَسُكُونٍ فَضَمٍّ أَيْ: يَكْشِفُ وَيَرْفَعُ الضِّيقَ وَالتَّعَبَ (عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو): بِالتَّأْنِيثِ وَجُوِّزَ التَّذْكِيرُ أَيْ تُزِيلُ وَتَدْفَعُ (إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ) وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْحَاكِمُ.

(مرقاة المفاتيح: كتاب الأطعمة، ج، ۷، ص، ۲۷۲۶، دار الفكر، بيروت، لبنان)

Marfat.com

تلبینہ پیٹ کو صاف کرتا ہے

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ: التَّلْبِينَةُ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَغْسِلُ بَطْنَ أَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهِ بِالْمَاءِ قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَحَدِ طَرَفَيْهِ إِمَّا مَوْتٌ أَوْ حَيَاةٌ"۔[1]

ترجمہ: "تم وہ چیز استعمال کیا کرو جو کھانے میں بہت بری ہے لیکن اس کا فائدہ بہت زیادہ ہے، وہ ہے "تلبینہ"۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یہ پیٹ کو اس طرح صاف کر دیتی ہے جیسے پانی کے ساتھ چہرے کی میل ختم کی جاتی ہے، آپ فرماتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے گھر والوں میں کوئی بیمار ہوتا، تو ہنڈیا مسلسل چولہے پر رہتی (تلبینہ پکتا رہتا)، جب تک کہ وہ بیمار آر یا پار نہ ہو جاتا"۔

مذکورہ روایت میں تلبینہ کو اس لئے ناپسند قرار دیا کہ بیمار دوسری دوائیوں کی طرح اس کو پسند نہیں کرتا، مگر یہ اس کے لئے انتہائی نفع بخش ہے۔

---

[1]....(المستدرک للحاکم: کتاب الطب، ج، ۴۵۱، رقم الحدیث، ۸۲۴۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت) قال الحاکم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.
(هُوَ البغيض) بِالْبَاءِ الْمُوَحدَة وبالمعجمتين على وزن عَظِيم من البغض، يَعْنِى: يبغضه الْمَرِيض مَعَ كَونه يَنْفَعهُ كَسَائِر الْأَدْوِيَة".
(عمدة القاري للعيني: باب التلبينة للمريض، ج، ۲۱، ص، ۲۳۸، دار إحياء التراث العربى، بيروت)
"(عليكم بالبغيض النافع) أى كلوه أو لازموا استعماله قالوا: وما البغيض النافع يا رسول الله قال: (التلبينة) بفتح فسكون حساء يعمل من دقيق فيصير كاللبن بياضا ورقة وقد يجعل فيه عسل والبغيض كعظيم من البغض سماه به لأنه مبغوض للمريض مع كونه ينفعه كسائر الأدوية وحكى عياض انه وقع له فى رواية المروزى بنون بدل الموحدة قال: ولا معنى له وذلک لأنه غذاء فيه !..إفة سهل التناول للمريض فإذا استعمله اندفعت عنه الحرارة الجوعية وحصلت له القوة الغذائية

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

تلبینہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے

حضرت اسحاق بن ابی طلحہ سے مرسلاً روایت ہے کہ:

"عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: فِي التَّلْبِينِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ". [1]

ترجمہ: "تلبینہ کے بارے میں نبیؐ نے فرمایا کہ یہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے"۔

مذکورہ روایت سنداً مرسل ہے، بالفاظِ دیگر اس کو روایت کرنے والے صحابی کا نام ذکر نہیں کیا گیا، ہوسکتا ہے کہ بطورِ مبالغہ تلبینہ کو ہر بیماری کے لیے شفا قرار دیا ہو، اور مطلب یہ ہو کہ بیمار کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔

تلبینہ بنانے کا طریقہ

تلبینہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اعلیٰ جَو (Barley) کا ایسا آٹا جس کے ساتھ اس کا چھلکا بھی پیسا گیا ہو، اس میں پانچ گنا صاف وشفاف پانی ڈال کر درمیانی آگ پر پکایا جائے، اور جب کل پانی کے چار حصے خشک ہوجائیں اور پانچواں حصہ باقی رہ جائے، تو بقدرِ ضرورت اس حریرہ کو استعمال کیا جائے۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بغير مشقة (فوالذى نفسي بيده إنه)أى هذا الطعام المسمى بها وفى رواية إنها (ليغسل بطن احدكم كما يغسل الوسخ عن وجهه بالماء) تحقيق لوجه الشبه قال الموفق البغدادى:إذا شئت منافع التلبينة فاعرف منافع ماء الشعير سيما إذا كان نخالة فإنه يجلو وينفذ بسرعة ويغذى غذاء لطيفا وإذا شرب حارا كان أحلى وأقوى نفوذا >تنبيه <قال الراغب :النافع هو ما يعين على بلوغ الشيء كالفضيلة والسعادة والخير والشفاء والنافع فى الشيء ضربان ضرورى وهو ما لا يمكن الوصول إلى المطلوب إلا به كالعلم والعمل الصالح للمكلف فى البلوغ إلى النعيم الدائمى وغير ضرورى وهو الذى قد يسد غيره مسده كالسكنجبين فى كونه نافعا فى قمع الصفراء ومن ما هنا (هـ ك) فى الطب (عن عائشة) قال الحاكم:صحيح وأقره الذهبى ورواه عنها النسائى أيضا".

(فيض القدير للمناوي:تحت رقم الحديث، ٥٥١٦، المكتبة التجارية الكبرى ،مصر)

[1] ....(بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث: كتاب الطب/باب في التلبينة، ج،٢،ص، ٥٩٧، رقم الحديث، ٥٥٩،مركز خدمة السنة والسيرة النبوية -المدينة المنورة)

[2] ....قال ابن القيم:هذا ماء الشعير المغلى وهو أكثر غذاء من سويقه نافع للسعال قامع لحدة

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

بعض اوقات بیمار کی خواہش یا ضرورت کے مطابق تلبینہ میں دودھ اور شہد کا استعمال بھی کیا جاتا ہے، جو کہ مزید فائدہ مند ہو جاتا ہے، لیکن مذکورہ اشیاء کو شامل کرنا ضروری نہیں۔ ۱

خواصِ تلبینہ

تلبینہ اس وقت زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے جب اسے آگ پر تیار کیا جائے، اور اس کا حریرہ پتلا بنایا جائے، کچا اور گاڑھا کرنے کی صورت میں اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔

جَو (Barley) کا پانی اور ہے اور یہ حریرہ اور ہے۔

جَو (Barley) کے حریرہ کی افادیت جَو (Barley) کے پانی سے زیادہ ہے۔

تلبینہ ایک نرم غذا ہے، جس کو بیمار شخص باآسانی ہضم کر لیتا ہے۔ تلبینہ مریض کی صلاحیتوں کو بحال کرنے میں مدد کرتا ہے، معدہ کو تقویت دیتا ہے اور بیمار شخص کے شفا اور رنج و دکھ کو زائل کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ ۲

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الفضول مدر للبول جدا قامع للظمأ مطف للحرارة وصفته أن يرض ويوضع عليه من الماء العذب خمسة أمثاله ويطبخ بنار معتدلة إلى أن يبقى خمساه".

(فيض القدير، ج،۵،ص،۹۲ ،رقم الحديث،۶۵۴۲ ،المكتبة التجارية الكبرى ،مصر)

۱....(التلبينة) بفتح فسكون حساء يتخذ من دقيق أو نخالة وربما جعل بعسل أو لبن وشبهه باللبن فى بياضه سمى بالمرة من التلبين مصدر لبن القوم إذا سقاهم اللبن حكى الزيادى عن بعض العرب لبناهم فلبنوا أى سقيناهم اللبن فاصابهم منه شبه سكر.ذكره الزمخشرى ".

(فيض القديرشرح الجامع الصغير، : ج،۳،ص،۲۸۳ ،تحت رقم الحديث،۳۴۰۹ ،المكتبة التجارية الكبرى ،مصر)

۲....” التَّلْبِينُ :هُوَ الْحِسَاءُ الرَّقِيقُ الَّذِى هُوَ فِى قِوَامِ اللَّبَنِ، وَمِنْهُ اشْتُقَّ اسْمُهُ، قَالَ الهروى :سُمِّيَتْ تَلْبِينَةً لِشَبَهِهَا بِاللَّبَنِ لِبَيَاضِهَا وَرِقَّتِهَا، وَهَذَا الْغِذَاءُ هُوَ النَّافِعُ لِلْعَلِيلِ، وَهُوَ الرَّقِيقُ النَّضِيجُ لَا الْغَلِيظُ النَّيِءُ، وَإِذَا شِئْتَ أَنْ تَعْرِفَ فَضْلَ التَّلْبِينَةِ فَاعْرِفْ فَضْلَ مَاءِ الشَّعِيرِ، بَلْ هِىَ مَاءُ الشَّعِيرِ لَهُمْ، فَإِنَّهَا حِسَاءٌ مُتَّخَذٌ مِنْ دَقِيقِ الشَّعِيرِ بِنُخَالَتِهِ، وَالْفَرْقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَاءِ الشَّعِيرِ أَنَّهُ يُطْبَخُ صِحَاحًا، وَالتَّلْبِينَةُ تُطْبَخُ مِنْهُ مَطْحُونًا، وَهِىَ أَنْفَعُ مِنْهُ لِخُرُوجِ خَاصِّيَّةِ الشَّعِيرِ بِالطَّحْنِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ لِلْعَادَاتِ تَأْثِيرًا فِى الِانْتِفَاعِ بِالْأَدْوِيَةِ وَالْأَغْذِيَةِ، وَكَانَتْ عَادَةُ الْقَوْمِ أَنْ يَتَّخِذُوا مَاءَ الشَّعِيرِ مِنْهُ مَطْحُونًا لَا صِحَاحًا، وَهُوَ أَكْثَرُ تَغْذِيَةً وَأَقْوَى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

تلبینہ دل کے مریض ٹینشن' ذہنی امراض' دماغی امراض' معدے' جگر' پٹھے اعصاب' ہائی بلڈ پریشر' دائمی قبض' حاملہ عورتوں' بچوں اور مردوں کے تمام امراض کیلئے انوکھا ٹانک ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فِعْلًا وَأَعْظَمُ جَلَاءً، وَإِنَّمَا اتَّخَذَهُ أَطِبَّاءُ الْمُدُنِ مِنْهُ صِحَاحًا لِيَكُونَ أَرَقَّ وَأَلْطَفَ، فَلَا يَثْقُلُ عَلَى طَبِيعَةِ الْمَرِيضِ، وَهَذَا بِحَسَبِ طَبَائِعِ أَهْلِ الْمُدُنِ وَرَخَاوَتِهَا، وَثِقَلِ مَاءِ الشَّعِيرِ الْمَطْحُونِ عَلَيْهَا. وَالْمَقْصُودُ: أَنَّ مَاءَ الشَّعِيرِ مَطْبُوخًا صِحَاحًا يَنْفُذُ سَرِيعًا، وَيَجْلُو جَلَاءً ظَاهِرًا وَيُغَذِّي غِذَاءً لَطِيفًا. وَإِذَا شُرِبَ حَارًّا كَانَ جَلَاؤُهُ أَقْوَى، وَنُفُوذُهُ أَسْرَعَ وَإِنْمَاؤُهُ لِلْحَرَارَةِ الْغَرِيزِيَّةِ أَكْثَرَ وَتَلْمِيسُهُ لِسُطُوحِ الْمَعِدَةِ أَوْفَقَ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا: (مَجَمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ) يُرْوَى بِوَجْهَيْنِ. بِفَتْحِ الْمِيمِ وَالْجِيمِ، وَبِضَمِّ الْمِيمِ وَكَسْرِ الْجِيمِ، وَالْأَوَّلُ: أَشْهَرُ وَمَعْنَاهُ: أَنَّهَا مُرِيحَةٌ لَهُ، أَيْ تُرِيحُهُ وَتُسَكِّنُهُ مِنَ الْاجْمَامِ، وَهُوَ الرَّاحَةُ. وَقَوْلُهُ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ" هَذَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّ الْغَمَّ وَالْحُزْنَ يُبَرِّدَانِ الْمِزَاجَ، وَيُضْعِفَانِ الْحَرَارَةَ الْغَرِيزِيَّةَ لِمَيْلِ الرُّوحِ الْحَامِلِ لَهَا إِلَى جِهَةِ الْقَلْبِ الَّذِي هُوَ العسلاً لم يضر به، والثاني: متى تناوله، اضر به. والثالث: يضر بى قليلاً. فاعادة ركن عظيم في حفظ الصحة، ومعالجة الأمراض، ولذلك جاء العلاج النبوي باجراء كل بدن على عادته في استعمال الأغذية والأدوية وغير ذلك".

(زاد المعاد لابن القيم: فصل في هديه في علاج الحمى)

Marfat.com

(فصل نمبرا)

مکھن

مکھن دودھ سے بنائی جانے والی چیز ہے۔اشیائے خوردونوش میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اسے عام طور پر روٹی، ڈبل روٹی اور پراٹھا میں مَلا کر کھایا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو مکھن پسند تھا

بسر سلمی کے لڑکے عبداللہ وعطیہ سے روایت ہے کہ:

"دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ "۔[۱]

ترجمہ:"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کی خدمت میں مکھن اور کھجور پیش کیا، آپ مکھن اور کھجور پسند کرتے تھے"۔

رسول اللہ ﷺ نے ولیمہ میں مکھن اور پنیر تیار کروایا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ:

"قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ، وَخَرَجُوا بِفُئُوسِهِمْ، وَمَكَاتِلِهِمْ، وَمُرُورِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ، وَالْخَمِيسُ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)، قَالَ: وَهَزَمَهُمُ

---

[۱]....(سنن أبي داؤد: كتاب الأطعمة/بَابٌ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ فِي الْأَكْلِ، ج،۳،ص،۳۶۳،رقم الحديث، ۳۸۳۷،المكتبة العصرية، صيدا،بيروت)

Marfat.com

اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ، وَوَقَعَتْ فِی سَهْمِ دِحْیَةَ جَارِیَةٌ جَمِیلَةٌ، فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَی أُمِّ سُلَیْمٍ تُصَنِّعُهَا لَهُ وَتُهَیِّئُهَا قَالَ :وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِی بَیْتِهَا، وَهِیَ صَفِیَّةُ بِنْتُ حُیَیٍّ، قَالَ :وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِیمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ، فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِیصَ، وَجِیءَ بِالْأَنْطَاعِ، فَوُضِعَتْ فِیهَا، وَجِیءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ، قَالَ:وَقَالَ النَّاسُ :لَا نَدْرِی أَتَزَوَّجَهَا، أَمِ اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ؟ قَالُوا:إِنْ حَجَبَهَا فَهِیَ امْرَأَتُهُ، وَإِنْ لَمْ یَحْجُبْهَا فَهِیَ أُمُّ وَلَدٍ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ یَرْکَبَ حَجَبَهَا، فَقَعَدَتْ عَلَی عَجُزِ الْبَعِیرِ، فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِینَةِ، دَفَعَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَدَفَعْنَا، قَالَ :فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ، وَنَدَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَنَدَرَتْ، فَقَامَ فَسَتَرَهَا، وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ، فَقُلْنَ :أَبْعَدَ اللّٰہُ الْیَهُودِیَّةَ، قَالَ:قُلْتُ:یَا أَبَا حَمْزَةَ، أَوَقَعَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ:إِی وَاللّٰہِ، لَقَدْ وَقَعَ "۔[۱]

ترجمہ: ''میں خیبر کے دن ابوطلحہ کے پیچھے سوار تھا اور میرا قدم رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک کو چھو جاتا تھا سورج کے طلوع ہوتے ہی ہم خیبر جا پہنچے اور لوگوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکال لیا تھا اور وہ اپنے کدال اور پھاوڑے اور ٹوکریاں لے کر نکلے انہوں نے کہا محمد (ﷺ) بھی ہیں اور لشکر بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کی صبح بری ہو جاتی ہے جن کو ڈرایا جاتا ہے بالآخر اللہ نے انہیں شکست دی اور حضرت دحیہ

---

[۱]....(صحیح مسلم: کتاب النکاح، باب فَضِیلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَتَهُ، ثُمَّ یَتَزَوَّجُهَا، ج،۲، ص،۱۰۴۵، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

Marfat.com

کے حصہ میں ایک خوبصورت باندی آئی پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس کو سات باندیوں کے بدلے میں خرید لیا پھر اسے ام سلیم کی طرف بھیجا کہ وہ اسے بنا سنوار کر تیار کر دیں اور راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے آپ ﷺ نے یہ اس لئے فرمایا تا کہ انہی کے گھر میں وہ اپنی عدت پوری کر لیں اور یہ باندی صفیہ بنت حیی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے ولیمہ میں کھجور، پنیر اور مکھن کا کھانا تیار کروایا زمین کو کھودا گیا گڑھوں میں چمڑے کے دستر خوان لا کر رکھے گئے اور پنیر اور مکھن لایا گیا اور لوگوں نے خوب سیر (پیٹ بھر کر) ہو کر کھایا اور لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ آپ ﷺ نے ان سے شادی کی یا ام ولد بنایا ہے؟ صحابہؓ نے کہا اگر آپ ﷺ انہیں پردہ کروائیں تو آپ ﷺ کی بیوی ہوں گی اور اگر انہیں پردہ نہ کروایا تو ام ولد ہو گی پس جب آپ ﷺ نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو انہیں پردہ کروایا اور وہ اونٹ کے پچھلے حصہ پر بیٹھ گئیں تو صحابہ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے ان سے شادی کی ہے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو دوڑانا شروع کیا تو ہم نے بھی اپنی سواریاں تیز کر دیں آپ ﷺ کی عصباء اونٹنی نے ٹھوکر کھائی اور رسول اللہ ﷺ اور صفیہؓ گر پڑے آپ ﷺ اٹھے اور ان پر پردہ کیا اور معزز عورتوں نے کہنا شروع کر دیا اللہ اس یہودیہ کو دور کرے، راوی کہتے ہیں میں نے کہا: اے ابوحمزہ کیا رسول اللہ ﷺ گر پڑے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! آپ گر پڑے تھے"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

Marfat.com

(فصل نمبر۲)

مکھن سے متعلق مفید معلومات

مکھن کو بدبودار ہونے سے بچانے کی ترکیب

مکھن میں ٹھنڈ اور نمی کے دنوں میں ایک خاص قسم کی ناگوار بو آجاتی ہے اس سے بچنے کیلئے اس میں دھنیے کے چند پتے ڈال دیں۔ مکھن کو جب ابالیں یا پگھلائیں تو بعد میں اسے چھان لیں۔

مکھن اور پنیر صحت کیلئے انتہائی مفید ہیں، تحقیق

سٹاک ہوم: سویڈن کے ماہرین نے جدید تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ روایتی خیال کے برعکس مکھن اور پنیر صحت کیلئے انتہائی مفید ہیں، سویڈن کے ماہرین کے مطابق مکھن، پنیر اور چکنائی والی دیگر مصنوعات کے بارے میں کئی برسوں سے مشہور باتیں درست نہیں ہیں، زیادہ چربی اور گھی کے استعمال سے دل کے دورے کی وارننگ سن سن کر شہریوں نے مکھن، گھی اور پنیر کا استعمال انتہائی کم کردیا ہے لیکن حقیقت یہ کہ مکھن، پنیر اور دیسی گھی میں شامل چربی یا Saturated Fat صحت کیلئے مفید ہے نہ صرف یہ دل کے دورے سے محفوظ رکھتی ہے بلکہ ٹائپ ٹو ذیابیطس سے بھی بچاتی ہے، ماہرین نے کہا ہے کہ احتیاط اپنی جگہ مگر لوگوں کو چربی سے بھرپور غذاؤں سے شدید پرہیز نہیں کرنا چاہئے۔[1]

جمے ہوئے مکھن کو پگھلانے والی چھری ایجاد

این جی ٹی کہتے ہیں ضرورت ایجاد کی ماں ہے اسی لیے دنیا میں روزانہ نت نئی ایجادات سامنے آتی ہیں۔ صبح کے ناشتے پر فریج سے نکلے جمے ہوئے مکھن کو ٹوسٹ پر لگانا بھی ایک

[1] ..... http://kkdnews.com/?p=492

Marfat.com

مسئلہ ہے اسی لیے اب مکھن پگھلانے والی جدید چھری بھی ایجاد کرلی گئی ہے۔ اس چھری کے دستے میں سیل سے چلنے والی ایک بیٹری نصب ہے جس کے ذریعے یہ اکتالیس درجے سینٹی گریڈ تک گرم ہوکر سیکنڈوں میں جمے ہوئے مکھن کو پگھلاتے ہوئے ٹوسٹ پر باآسانی پھیلا دیتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ صبح کے ناشتے میں ٹوسٹ جل جانا یا چائے کے ٹھنڈا ہوجانے کے علاوہ مکھن صحیح نہ لگنا بھی ایک مسئلہ ہے جو اس چھری کی بدولت حل ہوجائے گا۔ [1]

مکھن کے فوائد

مکھن سرد تر بھاری سب طرح کی گرمی خشکی اور کمزوری کو دور کرتا ہے۔ خوراک کی خوراک ہے اور دوا کی دوا ہے بوڑھوں اور بچوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے خون اور چربی پیدا کرتا ہے۔ گرمی خشکی کی کھانسی، بواسیر، تپدق، میں مفید ہے سب طبیعتوں کے موافق ہے اور بہت طاقت دیتا ہے۔ تھوڑی مقدار میں کھایا جائے تو قدرے قابض ہے۔ زیادہ مقدار میں کھایا جائے تو دست آور ہے۔ خون کسی راستہ سے آتا ہو اس سے رک جاتا ہے آنکھوں کو تراوٹ دیتا ہے بدن کو موٹا کرتا ہے۔ [2]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

---

[1]....http://www.bhatkallys.com/akhbaroafkar/urduinterestingnews/%D8%AC%D9%85%DB%92-%DB%81%D9%88-%D8%A6%DB%92-%D9%85%DA%A9%DA%BE%D9%86-%DA%A9%D9%88-%D9%BE%DA%AF%DA%BE%D9%84%D8%A7-%D9%86%DB%92-%D9%88%D8%A7%D9%84%DB%8C-%DA%86%DA%BE%D8%B1-%DB%8C-%D8%A7%DB%8C%D8%AC/?lang=ur

[2].....http://dailyaag.com/phase2/%D9%85%DA%A9%DA%BE%D9%86-%DA%A9%DB%92-%D9%81%D8%A7%D8%A6%D8%AF%DB%92/

Marfat.com

(فصل نمبر۳)

گھی

رسول اللہ ﷺ کے کھانوں میں گھی کا استعمال ہوتا تھا جسے آپ نوش فرمایا کرتے تھے۔ گھی حضور ﷺ کی سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ دیسی گھی استعمال فرمایا کرتے تھے جو مکھن کو گرم کرنے سے تیار ہوجاتا ہے۔

ام سلیمؓ کا روٹی پر گھی لگا کر رسول ﷺ کو دعوت دینا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

"صَنَعَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزَةً، وَضَعَتْ فِيهَا شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ، ثُمَّ قَالَتْ :اذْهَبْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَادْعُهُ قَالَ :فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ :أُمِّي تَدْعُوكَ، قَالَ، فَقَامَ، وَقَالَ :لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ قُومُوا قَالَ:فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهَا، فَأَخْبَرْتُهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:هَاتِي مَا صَنَعْتِ فَقَالَتْ :إِنَّمَا صَنَعْتُهُ لَكَ وَحْدَكَ، فَقَالَ :هَاتِيهِ فَقَالَ:يَا أَنَسُ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً عَشَرَةً قَالَ، فَمَا زِلْتُ أُدْخِلُ عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، وَكَانُوا ثَمَانِينَ"۔[1]

ترجمہ: "(میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی تیار کی، اوراس میں تھوڑا سا گھی بھی لگا دیا، پھر کہا: جاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لاؤ، میں نے آپ کے پاس آ کر عرض کیا کہ میری ماں آپ کو دعوت

[1]..... (سنن ابن ماجه: كتاب الاطعمه/بَابُ الْخُبْزِ الْمُلَبَّقِ بِالسَّمْنِ، ج۲،ص۱۱۰۹،رقم الحديث،۳۳۴۲،دار إحياء الكتب العربية ،فيصل عيسى البابي الحلبي)

Marfat.com

دے رہی ہیں تو آپ کھڑے ہوئے اور اپنے پاس موجود سارے لوگوں سے کہا کہ اٹھو، چلو، یہ دیکھ کر میں ان سب سے آگے نکل کر ماں کے پاس پہنچا، اور انہیں اس کی خبر دی (کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت سارے لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں) اتنے میں آپؐ آپہنچے، اور فرمایا: جو تم نے پکایا ہے، لاؤ، میری ماں نے عرض کیا کہ میں نے تو صرف آپ کے لیے بنایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاؤ تو سہی، پھر فرمایا: اے انس! میرے پاس لوگوں میں سے دس دس آدمی اندر لے کر آؤ، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دس دس آدمی آپ کے پاس داخل کرتا رہا، سب نے سیر ہو کر کھایا، اور وہ سب اسّی کی تعداد میں تھے"۔

ام سلیمؓ کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھی پیش کرنا

حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ، فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ البَيْتِ، فَصَلَّى غَيْرَ المَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً، قَالَ: مَا هِيَ؟، قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلاَ دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ، فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الأَنْصَارِ مَالًا، وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ: أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ البَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ".[1]

ترجمہ: "نبی ﷺ ام سلیمؓ کے پاس تشریف لائے، وہ آپ ﷺ کے پاس کھجور

[1]....(صحيح البخاري: كتاب الصوم/بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ، ج،۳،ص،۱۴۱،رقم الحديث،۱۹۸۲،دارطوق النجاة)

Marfat.com

اور گھی لے کر آئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گھی اور کھجوریں اس کے برتنوں میں رکھو۔ اس لئے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔ پھر گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے اور فرض کے سوا یعنی نفل نماز پڑھی۔ ام سلیمؓ اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا فرمائی، ام سلیمؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صرف میرے لئے ہی دعا فرمائی؟ آپ نے فرمایا اور کیا۔ ام سلیم نے عرض کیا آپ ﷺ کے خادم انس کے لئے بھی دعا کریں۔ آپ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی جس کی دعا نہ فرمائی ہو، آپ نے فرمایا اے میرے اللہ اس کو مال اور اولاد عطا کر اور اس کو برکت عطا کر، انس کا بیان ہے کہ میں انصار سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ حجاج کے بصرہ آنے کے وقت تک میری نسل سے ایک سو بیس سے کچھ زیادہ بچے دفن ہو چکے تھے“۔

رسول اللہ ﷺ کا گھی والی روٹی کی تمنا کرنا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

”قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: وَدِدْتُ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا خُبْزَةً بَيْضَاءَ، مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ، مُلَبَّقَةٍ بِسَمْنٍ، نَأْكُلُهَا قَالَ: فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاتَّخَذَهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَيْهِ، فَقَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ، هٰذَا السَّمْنُ؟ قَالَ: فِي عُكَّةِ ضَبٍّ، قَالَ: فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ“۔[1]

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا: میری خواہش ہے کہ اگر ہمارے پاس گھی میں چپڑی ہوئی گیہوں کی سفید روٹی ہوتی، تو ہم اسے کھاتے،

---

[1]....(سنن ابن ماجه: كتاب الاطعمه/بَابُ الْخُبْزِ الْمُلَبَّقِ بِالسَّمْنِ، ج۲،ص۱۱۰۹، رقم الحديث، ۳۳۴۱،دار إحياء الكتب العربية،فيصل عيسى البابي الحلبي)

Marfat.com

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ بات انصار میں ایک شخص نے سن لی، تو اس نے یہ روٹی تیار کی، اور اسے لے کر آپ کے پاس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گھی کس چیز میں تھا؟ اس نے جواب دیا: گوہ کی کھال کی کپی میں، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپؐ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا"۔

حضرت ام مالکؓ کا رسول اللہ ﷺ کو گھی کا ہدیہ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ، كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا، فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ، وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَصَرْتِيهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا "۔[1]

ترجمہ: "(ایک انصاری صحابیہ) حضرت ام مالکؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک کپی میں گھی کا ہدیہ بھیجا کرتی تھیں، (چنانچہ اس کپی میں اتنی برکت آ گئی تھی کہ) جب ام مالکؓ کے بیٹے (گھر میں) آ کر روٹی کے ساتھ کھانے کے لئے) کوئی سالن مانگتے اور ان کے پاس کوئی سالن موجود نہیں ہوتا تھا (کیونکہ روغن و گھی کی قسم سے ان کے پاس جو کچھ بھی ہوتا تھا اس کو وہ آنحضرت ﷺ کے پاس خدمت میں بھیج دیا کرتی تھیں) تو ام مالکؓ کا آسرا وہی کپی بنتی جس میں وہ نبی کریم ﷺ کے لئے گھی بھیجا کرتی تھیں، (یعنی وہ اس کپی کو اٹھا کر اس میں گھی دیکھتیں) اور ان کو اس میں سے گھی مل جاتا تھا، (کافی دنوں تک) یہی سلسلہ جاری

---

[1]....(صحیح مسلم: کتاب الفضائل/بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ، ج۹، ص۳۸۵۰، رقم الحدیث، ۵۹۰۷، دار الفکر، بیروت، لبنان)

Marfat.com

رہا کہ اس کپی میں لگا ہوا گھی ان کے پورے گھر کے لئے سالن کی ضرورت پوری کردیا کرتا تھا پھر (ایک دن ایسا ہوا کہ (ام مالکؓ نے (زیادہ گھی حاصل کرنے کی طمع میں) اس کپی کو پوری طرح نچوڑ لیا (یعنی اس کپی میں جو گھی لگا ہوا تھا اس کو نچوڑ نچوڑ کر سارا نکال لیا، اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ اس کی برکت سے محروم ہو گئیں اور گھر والوں کو روٹی کھانے کے لئے جس چیز کا سہارا تھا، وہ ملنی بند ہو گئی کیونکہ حرص وطمع تو ہے ہی بری بلا، جس سے آخر الامر محرومی کے علاوہ کچھ نہیں ملتا) ام مالکؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچیں (اور یہ ماجرہ بیان کیا) آنحضرت ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اس گھی کی کپی کو بالکل نچوڑ لیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کپی کو اس طرح نہ نچوڑتیں تو ہمیشہ تمہیں اس کپی سے سالن (گھی) ملا کرتا (کیونکہ اس کپی میں اگر ذرا سا بھی گھی لگا رہتا تو اس میں برکت اترتی رہتی اور جب کسی چیز میں برکت اترتی ہے تو وہ چیز کتنی ہی ذرا سی کیوں نہ ہو، بڑھ کر بہت ہو جاتی ہے"۔

ام حفید بنت حارث کا رسول اللہ ﷺ کو گھی کا ہدیہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

"أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ، خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا، فَدَعَا بِهِنَّ، فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ، وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْذِرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ".[1]

---

[1]....(صحيح البخاري: كتاب الأطعمة/بَابُ الخُبْزِ المُرَقَّقِ وَالأَكْلِ عَلَى الخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ، ج۷، ص۷۰، رقم الحديث، ۵۳۸۹، دار طوق النجاة)

Marfat.com

ترجمہ: ''ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ام حفید بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی، پنیر اور ساہنہ ہدیہ کے طور پر بھیجی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ کے دستر خوان پر ساہنہ کو کھایا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن اگر ساہنہ حرام ہوتا تو آپ کے دستر خوان پر کھایا نہ جاتا اور نہ آپ انہیں کھانے کے لیے فرماتے''۔

حضرت عمرؓ کا قحط والے سال گھی اور گوشت نہ کھانا

حضرت عکرمہ بن خالد وغیرہ کہتے ہیں کہ:

"وقال عكرمة بن خالد وغيره :إن حفصة وعبد اللّٰه وغيرهما كلموا عمر، فقالوا :لو أكلت طعامًا طيبًا كان أقوى لك على الحق، قال:أكلكم على هذا الرأى؟ قالوا :نعم، قال:قد علمت نصحكم، ولكنى تركت صاحبى على جادة، فإن تركت جادتهما لم أدركهما فى المنزل.قال:وأصاب الناس سنة، فما أكل عامئذ سمنًا، ولا سمينًا ".[1]

ترجمہ: ''حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ٗ عبد اللہؓ وغیرہم نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا۔ اگر آپ اچھا کھانا کھائیں تو آپ میں عبادت کرنے کی طاقت اور قوت پیدا ہو جائے۔ آپ نے فرمایا! کیا سب لوگوں کی یہی رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری خیر خواہی معلوم کر لی ہے، مگر میں نے اپنے دونوں ساتھیوں کو ایک شاہراہ پر پایا ہے، اگر میں ان کے راستے کو چھوڑ دوں تو منزل پر میں ان کے پاس نہیں پہنچ سکوں گا۔ عکرمہ کہتے ہیں

[1]....(تاريخ الخلفاء:ص،۱۰۴،مكتبة نزار مصطفى الباز)

Marfat.com

ایک دفعہ قحط پڑا تو آپ نے اس سال گھی اور گوشت مطلقاً نہیں کھایا''۔

حضرت ابوبکرؓ کا گھی سے متعلق خواب کی تعبیر بیان کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ:

''أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْهَا قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطُفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ''۔[1]

ترجمہ: ''ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ میں

---

[1]....(صحيح البخاري: كتاب التعبير/بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ، ج،۹، ص،۴۳، رقم الحديث،۷۰۴۶، دار طوق النجاة)

Marfat.com

نے خواب میں ایک چھتری جس سے گھی اور شہد ٹپک رہے ہیں اور لوگ اس سے سمیٹ رہے ہیں کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی کم اور ایک رسی میں نے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی دیکھی میں نے دیکھا کہ آپ نے اس کو پکڑا اور چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک دوسرے شخص نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اس کے بعد تیسرے شخص نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اس کو اور شخص نے پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی، حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیں میں اس کی تعبیر بیان کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیان کرو، انہوں نے کہا کہ چھتری تو اسلام ہے اور گھی شہد جو اس سے ٹپک رہے ہیں وہ قرآن کی تلاوت ہے جو اس سے ٹپک رہی ہے اور اس سے لوگ کم وبیش لے رہے ہیں اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے وہ حق ہے جس پر آپ ہیں، آپ کے بعد اس کو پکڑیں گے جس سے اللہ آپ کو اوپر چڑھائے گا، پھر آپ کے بعد اس کو دوسرا پکڑے گا اور چڑھے گا، پھر اس کے بعد تیسرا پکڑے گا اور چڑھے گا، پھر اس کو ایک شخص پکڑے گا اور وہ رسی ٹوٹ جائے گی پھر اس کو جوڑا جائے گا اور وہ اس کے ذریعے چڑھے گا، یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں نے صحیح کہا یا غلط، نبی ﷺ نے فرمایا کہ کچھ صحیح کہا اور کچھ غلط، انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم آپ مجھے بتلا دیں کہ میں نے کیا غلطی کی ہے آپ نے فرمایا کہ قسم مت دو"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

Marfat.com

(فصل نمبر ۴)

گھی کے متعلق مختلف مسائل

جامد گھی میں چوہی گرنے کا حکم

اگر جامد گھی میں چوہی گر جائے تو اس کے آس پاس والا گھی نکال کر باقی استعمال کر لیا جائے۔ چنانچہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ فَأْرَةً، وَقَعَتْ، فِي سَمْنٍ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلْقُوا مَا حَوْلَهَا وَكُلُوا"۔[1]

ترجمہ: "ایک چوہیا گھی میں گر گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی، آپ نے فرمایا: (جس جگہ گری ہے) اس کے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دو اور (باقی) کھاؤ"۔

حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ، وَكُلُوا سَمْنَكُمْ"۔[2]

---

[1]....(سنن أبي داوٗد: كتاب الأطعمة/بَابٌ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ، ج،۳،ص،۳۶۴،رقم الحديث، ۳۸۴۱،المكتبة العصرية، صيدا،بيروت)

"بَعْضِ تَقَوُّرُ (الدرالمختار)أَيْ:تَقْوِيرُ نَحْوِ سَمْنٍ جَامِدٍ مِنْ جَوَانِبِ النَّجَاسَةِ"۔

(رد المحتار مع الدرالمختار :باب الانجاس، ج، ۱،ص،۳۱۵،دار الفكر،بيروت)

"الْفَأْرَةُ لَوْ مَاتَتْ فِي السَّمْنِ إنْ كَانَ جَامِدًا قُوِّرَ مَا حَوْلَهُ وَرُمِيَ بِهِ وَالْبَاقِي طَاهِرٌ يُؤْكَلُ وَإِنْ كَانَ مَائِعًا لَمْ يُؤْكَلْ وَيُنْتَفَعُ بِهِ مِنْ غَيْرِ جِهَةِ الْأَكْلِ مِثْلُ الِاسْتِصْبَاحِ وَدَبْغِ الْجِلْدِ .هَكَذَا فِي الْخُلَاصَةِ"۔

(الفتاوى العالمكيرية: كتاب الطهارة/الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْأَعْيَانِ النَّجِسَةِ، ج، ۱،ص،۴۵،دار الفكر)

[2]....(صحيح البخاري: كتاب الوضوء /بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالمَاءِ، ج، ۱،ص، ۵۶،رقم الحديث،۲۳۵،دار طوق النجاة)

Marfat.com

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چوہیا کے بارے میں پوچھا گیا، جو گھی میں گر گئی تھی، آپ نے فرمایا کہ اس کو نکال ڈالو اور اس کے اردگرد گھی کو نکال ڈالو اور باقی گھی کھالو''۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

Marfat.com

(فصل نمبر ۵)

گھی کے فوائد

ہم پرانے زمانے کے لوگوں کی قابل رشک صحت کے اسباب پر غور کرتے ہیں اور پھر موجودہ زمانے کے مریل نوجوانوں کی طرف نگاہ حسرت اٹھاتے ہیں تو ہمارے ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ اگلے وقتوں کے لوگوں کی قابل رشک صحت کا سبب یہی تھا کہ وہ اعتدال کی زندگی بسر کرتے تھے اور اب یہ امر عنقا ہے، مگر اس کے علاوہ ایک بڑی بات اور بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اس وقت چٹ پٹے مسالے دار کھانوں سے معدے کی قوتوں کو تباہ کرنے کی وبا نہ پھیلی تھی اور اسی وجہ سے وہ لوگ ہم سے عمر، قوت اور صحت میں ہر طرح بڑھ چڑھ کر تھے۔ جوں جوں خالص دودھ اور گھی کی کمی اور اس کے ساتھ قسم قسم کے چٹ پٹے کھانوں کی رغبت زیادہ ہوتی گئی، ہم لوگوں کی صحت، قوت اور عمر میں کمی رونما ہوتی گئی۔ آج بھی دیہاتوں میں رہنے والوں کی صحت اس لیے قابل رشک ہوتی ہے کہ وہ آلودگی سے پاک فضا میں سانس لیتے اور خالص غذا نوش جاں کرتے ہیں۔ شہر کے باسیوں کی اکثر بیماریاں ملاوٹ شدہ اور کیمیاوی طریقوں سے تیار ہونے والے اشیائے خورونوش ہیں۔ ذیل میں، دیسی گھی کے چند کرشمے قارئین کی بحالی صحت کے لیے اس یقین کے ساتھ پیش کیے جارہے ہیں کہ اگر آپ دیسی گھی کو اپنی روزمرہ غذا کا حصہ نہ بھی بنا سکیں تو بطور دوا تو استعمال کر ہی لیں۔

خالص گھی کی پہچان

ذیل میں اصلی و نقلی دیسی گھی کی شناخت کا طریقہ عرض کرتے ہیں۔ امتحانی نلی (Test Tube) گھی سے نصف پر کریں اور پھر اس میں نائٹرک ایسڈ ربع حصہ ڈال کر انگلی سے بند کر کے ہلائیں۔ کوئی تبدیلی نظر نہیں آئے گی۔ بعد ازاں ٹنچر آیوڈین بوند ڈالیں اور بدستور ہلا کر

Marfat.com

رکھ دیں۔ اگر گھی اسی حالت میں رہے تو اسے خالص سمجھیں اور اگر جوش میں آ جائے تو نقلی خیال فرمائیں۔ یہ بارہا کی مجرب تدبیر ہے۔

پہلے درجے میں گرم تر، پھر جوں جوں پرانا ہوتا جاتا ہے اس کی گرمی بڑھتی اور تری گھٹتی جاتی ہے۔

دماغی امراض

یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ گھی بے حد مقوی دماغ شے ہے، لیکن حکما نے چند اشیا کے اثرات سے جو بذاتِ خود مقوی دماغ ہوتی ہیں، حکیمانہ طریق پر گھی میں جذب کر دینے کے طریقے ڈھونڈے ہیں جن سے اس کے فوائد میں بیش بہا اضافہ ہو جاتا ہے۔

نسیان، ضعفِ دماغ اور کمزوری نظر

گھی میں قند سیاہ آدھ پاؤ لے کر اسے تھوڑا سا کوٹ کر یا توڑ کر ڈال دیں اور ہلکی ہلکی آگ پر پکائیں۔ پہلے گڑ تہ نشین ہوگا، بعد میں اوپر آنا شروع ہوگا حتیٰ کہ تمام سطح پر آ جائے گا۔ اس میں چیپ باقی ہوگا، اسے اور پکنے دیں۔ جب دیکھیں کہ پکتے پکتے اس کی چیپ دور ہو گئی ہے اور گڑ لاکھ کی طرح ہونے لگا تو فوراً اتار لیں۔ اگر دیر ہوئی تو گھی کڑوا ہو جائے گا۔ اتار کر گڑ گھی سے الگ کر لیں۔ باقی رہ جانے والا گڑ سخت سا ہو جاتا ہے جسے بچے بطور بتاشا کھاتے ہیں۔ اس گھی کو سنبھال رکھیں۔ گھر میں عام طور پر جو گھی استعمال ہوتا ہے، اگر اسی طرح صاف ہو کر ہی استعمال ہو، تو تمام گھر والوں کی نظریں تیز ہو جائیں گی۔ کوئی ضرر والی چیز ہے اور نہ ہی زیادہ لاگت کی۔ صرف معمولی طریق سے گھی کی ایک صفائی ہے اور بس، لیکن فوائد کا اندازہ وہی لوگ کریں گے جو استعمال کریں گے۔

ضعف دماغ کی دوسری دوا

سونف کے سبز پودے پانی میں دھولیں اور پھر کچل کر ان کا رس کپڑے میں نچوڑ کر نکال لیجیے۔ اس رس کے وزن سے آدھا گائے کا خالص گھی اس میں ملا کر قلعی دار دیگچی میں ڈال کر ہلکی

Marfat.com

ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب تمام پانی جل کر محض گھی باقی رہے تو سنبھال کر کسی روغنی برتن یا شیشی میں رکھ لیں۔ ایک تولہ صبح، ایک تولہ شام گائے کے دودھ میں ملا کر پلائیں اور سر پر مالش کریں۔

گھی کی خوش ذائقہ چٹنی

یہ نسخہ بظاہر معمولی معلوم ہوتا ہے، لیکن فائدے میں بڑا ہی اکسیر ہے۔ اس کے متواتر اکیس روز کے باپرہیز استعمال سے ضعف دماغ، نسیان، قلب کی کمزوری وغیرہ بالکل دور ہو جاتے ہیں۔ انسان کی صحت قابل رشک ہو جاتی ہے اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مرکب اس قدر لذیذ بنتا ہے کہ اس کے سامنے حلوے، خمیرے، یاقوتیاں وغیرہ ہیچ ہیں۔ ایک خوراک بوقت صبح کھا لینے سے طبیعت تمام دن ہشاش بشاش و مسرور رہتی ہے۔ اجزا مغز بادام (چھلے ہوئے) عدد، الائچی خورد عدد، چھوہارہ عمدہ ایک عدد، مصری تولہ گائے کا مکھن تولہ۔ ترکیب تیاری مغز بادام و چھوہارہ کو بوقت شب مٹی کے کورے برتن میں ڈال کر بھگو دیں۔ صبح باداموں کو چھیل لیں۔ چھوہارہ کی گٹھلی دور کریں اور الائچی کے تخم نکال کر خوب پیسیں۔ پھر مصری ملا کر باریک کریں۔ آخر میں مکھن ملائیں اور نوش جان فرمائیں۔ اگر ایک ہفتہ کے بعد ہر ایک چیز کا وزن دگنا کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ دو ہفتہ کے مسلسل استعمال سے کافی فوائد ظہور میں آنے لگتے ہیں۔

مالیخولیا یعنی پاگل پن

اس مرض میں مبتلا کوئی مریض اپنے آپ کو بادشاہ خیال کرنے لگتا ہے اور کوئی اپنے آپ کو انسانیت سے گرا کر بکرا یا مرغ وغیرہ سمجھنے لگتا ہے۔ اس کا اصل علاج تو کسی ماہر طبیب ہی سے کرانا چاہیے، لیکن مریض اگر تین چار سال سے بیمار ہو، اسے مطلق رات بھر نیند نہ آتی ہو، تو ایسے مریض کو گائے کا مکھن زیادہ سے زیادہ مقدار میں کھلائیں۔ چونکہ بغیر کسی ہاضم دوا کے مکھن زیادہ مقدار میں نہیں کھلایا جا سکتا لہٰذا ذیل میں مکمل تدبیر لکھی جاتی ہے۔ سفید پھٹکوی کو

Marfat.com

بار یک پیس کر تین تین ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ہر روز بوقت صبح ایک پڑیا گائے کے پاؤ بھر دہی میں ملا کر پلائیں۔ایک گھنٹے بعد گائے کا مکھن جس قدر کھا سکے، کھلا دیں۔کم از کم پاؤ بھر تو ضرور کھلا دینا چاہیے۔اسی طرح سات دن اسی طریق سے پھٹکری کی ساتوں پڑیا پوری کر دیں اور بدستور دہی اور مکھن استعمال کراتے رہیں۔ان شاءاللہ ضرور آرام آئے گا۔ پرہیز لہسن، پیاز، بینگن کھانے، محنت کرنے اور اکیلا رہنے سے پرہیز کریں۔غذا جلد ہضم ہونے والی غذا مثلاً خشکہ، کھیر، مونگ کی دال، پھلکا، سبز ترکاریاں وغیرہ دیں۔

پھیپھڑے اور معدے کی بیماریاں

عام لوگ سینے اور پھیپھڑے کی بیماریوں کے لیے گھی وغیرہ کو ایک مہلک زہر خیال کرتے ہیں لیکن اگر اس خیال کو طب کے ترازو میں ڈال کر تولا جائے تو یہ بالکل ہلکا اور صداقت سے کوسوں دور نظر آتا ہے کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ بعض حالات میں گھی اور مکھن سینہ کی بیماریوں کے لیے نہ صرف نفع بخش بلکہ آب حیات کے مترادف ہے۔ چنانچہ ذیل میں ان بیماریوں کے لیے گھی کی نفع رسانی کا حال الگ الگ طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

خشک کھانسی:

گائے کا مکھن دو تولہ، مغز بادام چھلے ہوئے عدد، مصری تولہ، دونوں کو پیس کر چٹائیں۔ خشک کھانسی کے لیے بڑا ہی پرتاثیر نسخہ ہے۔گائے کا دودھ آدھ پاؤ، گائے کا گھی ماشہ، پانی آدھ پاؤ، تمام کو ملا کر آگ پر پکائیں۔جب پانی جل کر صرف دودھ رہ جائے تو دو تولہ مصری ملا کر بچے کو تھوڑا تھوڑا کئی بار پلائیں۔ان شاءاللہ آرام ہوگا۔

دمہ

گائے کا خالص گھی دو تولہ لے کر گرم کریں اور اس میں تین ماشہ نمک باریک پیس کر ملالیں اور مریض کی چھاتی اور گلے پر مالش کریں۔بفضلہٖ دورہ وہیں کا وہیں رک جائے گا۔

Marfat.com

سل کے لیے آب حیات

جب کسی مریض کے پھیپھڑے کمزور ہو جاتے ہیں تو اس کو بہت جلد مرض سل ہو جانے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔اس کے لیے ڈاکٹر مکھن کو بہترین شے خیال کرتے ہیں۔

دائمی قبض رفع کرنے کی تدبیر

قبض کا عارضہ عام طور پر آنتوں کے اندر خشکی پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔اگر آنتوں کی خشکی دور ہو جائے تو پھر قبض کا نام ونشان باقی نہیں رہتا۔چنانچہ ہم آنتوں کی خشکی دور کرنے کے لیے ایک تدبیر عرض کرتے ہیں جس سے قبض بآسانی دور ہو جاتی ہے۔ترکیب بوقت صبح مکھن حسب دلخواہ تولہ سے ۱۰ تولہ تک لے کر اس میں مصری برابر وزن ملا کر کھایا کریں۔اس لذیذ ودل پسند غذا کو چند دن جاری رکھ کر دیکھیں۔قبض کا نام ونشان نہ رہے گا۔ کیونکہ قبض دور کرنے کے لیے مکھن اور کھانڈ دونوں مفید ہیں۔دیہات میں زندگی بسر کرنے والے لوگ گھی کو آب حیات خیال کرتے اور اس کو ہر مرض کے لیے تریاق اعظم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ دیہاتی باشندے قبض کے ازالہ کے لیے بوقت صبح نہار منہ تولہ سے ۱۰ تولہ گھی گرم کر کے پیتے ہیں جس سے قبض قطعی دور ہو جاتی ہے۔[۱]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

---

[۱]....https://www.facebook.com/superhomeo/posts/45836 6247633061

Marfat.com

(فصل نمبر ٦)

پنیر

''جبن'' کے معنی پنیر کے ہیں، یہ دودھ سے تیار ہوتی ہے، اس لفظ کو تین طرح سے پڑھا گیا ہے۔

۱..... ''جُبْن'' (یعنی ج کے پیش اور ب کے سکون کے ساتھ)

۲..... ''جُبُن'' (یعنی ج اور ب دونوں کے پیش کے ساتھ)

۳..... ''جُبنّ'' (یعنی ج کے پیش اور ن کی تشدید کے ساتھ)

پنیر کا شرعی حکم

پنیر کا حکم اس بات پر موقوف ہے کہ وہ کس جانور کے دودھ سے تیار کی گئی ہے، اگر تو وہ حلال جانور کے دودھ سے تیار کی گئی ہے تو حلال ورنہ حرام۔

چنانچہ حضرت سلمان سے روایت ہے کہ:

''سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ، فَقَالَ: الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فِی کِتَابِهِ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِی کِتَابِهِ، وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ''۔[۱]

---

[۱]..... (سنن الترمذي: أبواب اللباس / بَابُ مَا جَاءَ فِی لُبْسِ الْفِرَاءِ، ج۴، ص۲۲۰، رقم الحديث، ۱۷۲۶، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى، مصر)

قال ابوعيسى: وَفِي الْبَابِ عَنْ الْمُغِيرَةِ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى سُفْيَانُ، وَغَيْرُهُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَكَأَنَّ الْحَدِيثَ الْمَوْقُوفَ أَصَحُّ وَسَأَلْتُ الْبُخَارِيَّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: مَا أُرَاهُ مَحْفُوظًا، رَوَى سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ مَوْقُوفًا، قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَسَيْفُ بْنُ هَارُونَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ، وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَاصِمٍ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ''.

Marfat.com

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور پوستین کے بارے میں پوچھا گیا پس آپ ﷺ نے فرمایا حلال اور حرام وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال یا حرام کیا ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی گئی ہے وہ معاف ہے “۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

”أُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِی تَبُوکَ، فَدَعَا بِسِکِّینٍ، فَسَمّٰی وَقَطَعَ “۔[1]

ترجمہ: ”غزوہ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پنیر لائی گئی آپ نے چھری منگائی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے کاٹا“۔

اس مسئلے کی مزید تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔۔

پنیر (یعنی انفحہ) جو کسی بکرے یا بچھڑے کے پیٹ سے حاصل کیا جاتا ہے تو ہر حال میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاکی کے حکم میں ہے، خواہ وہ مذبوح جانور سے لیا گیا ہو یا مردار سے۔اور صاحبین کے نزدیک اگر مردار سے حاصل کیا گیا ہے تو ناپاک ہے اور ناپاکی کا یہ حکم ان کے (صاحبینؒ) کے نزدیک اس کے ظرف کی ناپاکی کی وجہ سے ہے حتی کہ اگر وہ جامد ہو تو دھونے سے وہ پاکی کا حکم حاصل کر سکتا ہے۔

لہذا پنیر کی تین صورتیں بنتی ہیں۔

ا..... امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال حیوان جو شرعی طریقے پر ذبح کیا گیا ہو باتفاق حلال ہے، لہذا جو پنیر اس سے بنایا جائے گا وہ بغیر کے شبہ کے حلال ہوگا۔

---

[1]....(سنن أبي داود: كتاب الأطعمة/باب أكل الجبن، ج،۳،ص،۳۵۹،رقم الحديث، ۳۸۱۹، المكتبة العصرية، صيدا،بيروت)

قال في البذل تحت حديث ابن عمر وانما عقد الباب له لان في صنعته كان احتمال النجاسة، فاثبت بالحديث انه طاهر يجوز أكله ويجوز قطعه بسكين“.

(بذل المجهود: ج، ۱۱، ۵۴۷،تحت رقم الحديث، ۳۸۱۹،دار البشائر الاسلامية)

وقال على القاري قَالَ الْمُظْهِرُ: فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى طَهَارَةِ الْأَنْفِحَةِ لِأَنَّهَا لَوْ كَانَتْ نَجِسَةً لَكَانَ الْجُبْنُ نَجِسًا لِأَنَّهُ لَا يَحْصُلُ إِلَّا بِهَا“.

(مرقاة المفاتيح: كتاب الأطعمة، ج،۷،ص،۲۷۲۳، ۲۷۲۲،دار الفكر، بيروت، لبنان)

Marfat.com

۲.....ایسا حلال جانور جس کو ذبح نہ کیا گیا ہو یعنی وہ انفحہ جو مردار کے پیٹ سے حاصل کیا گیا ہو مختلف فیہ ہے۔امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ پاکی کا حکم رکھتا ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک ناپاک ہے، لہذا اس سے تیار کیا گیا پنیر امام صاحب کے نزدیک حلال اور پاک شمار ہوگا جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک ناپاک اور حرام ہوگا۔

صاحبینؒ کے قول میں احتیاط ہے جبکہ امام صاحب کے قول میں وسعت پائی جاتی ہے، اگر اس میں پرہیز کیا جائے تو بہتر ہوگا ورنہ جو لوگ اس کو استعمال کررہے ہیں انہیں منع نہ کیا جائے۔البتہ سور کے پیٹ سے نکالے ہوئے مادہ سے تیار کیا گیا پنیر حرام اور ناپاک ہوگا، بشرطیکہ کسی کیمیاوی طریقہ سے اس کی حقیقت و ماہیت میں تغیر واقع نہ ہوا ہو، اگر کسی کیمیاوی طریقہ کار کے باعث اس کی حقیقت و ماہیت میں تغیر وتبدل واقع ہوا ہو تو اس صورت میں اس کی ناپاکی اور حرمت کا حکم بھی باقی نہیں رہے گا۔

۳.....نباتاتی رینٹ سے جو پنیر تیار کیا گیا ہو بلاشبہ حلال ہے بشرطیکہ اس میں کوئی حرام چیز کی ملاوٹ نہ ہو۔

مارکیٹ میں فروخت ہونے والی ایسی پنیر جس کے متعلق علم ہو یا گمانِ غالب ہو کہ اس میں نباتاتی رینٹ یا ایسے جانور کا رینٹ استعمال ہوا ہے جس کو شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہے، کھانا اور استعمال درست ہے۔اور ایسا پنیر جس میں سور کا رینٹ کسی کیمیاوی طریقے سے اس کی حقیقت و ماہیت میں تغیر وتبدل پیدا کیے بغیر استعمال ہوا ہو تو اس کا استعمال درست نہیں۔اور جس پنیر میں سور کے علاوہ کسی اور مردار کا رینٹ استعمال ہوا ہے اس کو استعمال کرنے کی گنجائش تو ہے، مگر استعمال نہ کرنا بہتر ہے۔

اور جس پنیر کے متعلق غالب درجہ کا گمان اور یقین نہ ہو صرف خیال ہو کہ ممکن ہے کہ اس میں سور کا پنیر مایہ استعمال ہوا ہوگا تو صرف خیال کی بنیاد پر اس پر حرمت کا حکم نہیں لگایا جائے

Marfat.com

گا بلکہ اس کا استعمال درست ہوگا۔ ؎

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

؎.... "وَإِنَّمَا الْخِلَافُ بَيْنَهُمْ فِى الْإِنْفَحَةِ وَاللَّبَنِ هَلْ هُمَا مُتَنَجِّسَانِ فَقَالَا نَعَمْ لِمُجَاوِرَتِهِمَا الْغِشَاءَ النَّجِسَ، فَإِنْ كَانَتْ الْإِنْفَحَةُ جَامِدَةً تَطْهُرُ بِالْغَسْلِ، وَإِلَّا تَعَذَّرَ طَهَارَتُهَا وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ :رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى لَيْسَا بِمُتَنَجِّسَيْنِ......... وَأَمَّا الْإِنْفَحَةُ الْمَائِعَةُ وَاللَّبَنُ فَكَذٰلِكَ عِنْدَ أَبِى حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا نَجِسٌ.......".

وفي منحة الخالق على البحر الرائق "إِنْفَحَةٌ بِكَسْرِ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ الْفَاءِ مُخَفَّفَةً كَرِشُ الْجَدْىِ أَوْ الْجَمَلِ الصَّغِيرِ مَا لَمْ يَأْكُلْ يُقَالُ لَهَا بِالْفَارِسِيَّةِ بنيرمايه يَعْنِى إِنْفَحَةَ الْمَيْتَةِ جَامِدَةً كَانَتْ أَوْ مَائِعَةً طَاهِرَةً عِنْدَ أَبِى حَنِيفَةَ وَكَذَا لَبَنُهَا أَمَّا الْإِنْفَحَةُ الْجَامِدَةُ؛ فَلِأَنَّ الْحَيَاةَ لَمْ تَحُلَّ فِيهَا، وَأَمَّا الْمَائِعَةُ وَاللَّبَنُ، فَإِنَّ نَجَاسَةَ مَحَلِّهِمَا لَمْ تَكُنْ مُؤَثِّرَةً فِيهِمَا قَبْلَ الْمَوْتِ؛ وَلِهَذَا كَانَ اللَّبَنُ الْخَارِجُ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ طَاهِرٌ فَلَا تَكُونُ مُؤَثِّرَةً بَعْدَ الْمَوْتِ (وَقَالَا نَجِسٌ) يَعْنِى قَالَا إِنْفَحَةُ الْمَيْتَةِ مُطْلَقًا نَجِسٌ وَلَبَنُهَا أَيْضًا نَجِسٌ؛ لِأَنَّ تَنَجُّسَ الْمَحَلِّ يُوجِبُ تَنَجُّسَ مَا فِيهِ ...".

(البحر الرائق: كتاب الطهارة/اسْتِعْمَال جِلْد الْفِيل إِذَا دُبِغَ، ج، ١، ص، ١١٢، ١١٣، دار الكتاب الاسلامي)

"وَكَذَا كُلُّ مَا لَا تُحِلُّهُ الْحَيَاةُ حَتَّى الْإِنْفَحَةُ وَاللَّبَنُ عَلَى الرَّاجِحِ". (الدر المختار)

"بِكَسْرِ الْهَمْزَةِ وَقَدْ تُشَدَّدُ الْحَاء وَقَدْ تُكْسَرُ الْفَاءُ. وَالْمِنْفَحَةُ وَالْبِنْفَحَةُ: شَيْءٌ وَاحِدٌ يُسْتَخْرَجُ مِنْ بَطْنِ الْجَدْىِ الرَّاضِعِ أَصْفَرُ فَيُعْصَرُ فِى صُوفَةٍ فَيَغْلُظُ كَالْجُبْنِ، فَإِذَا أَكَلَ الْجَدْىُ فَهُوَ كِرْشٌ، وَتَفْسِيرُ الْجَوْهَرِىِّ الْإِنْفَحَةَ بِالْكِرْشِ سَهْوٌ قَامُوسٌ بِالْحَرْفِ فَافْهَمْ.

(قَوْلُهُ عَلَى الرَّاجِحِ) أَىْ الَّذِى هُوَ قَوْلُ الْامَامِ، وَلَمْ أَرَ مَنْ صَرَّحَ بِتَرْجِيحِهِ، وَلَعَلَّهُ أَخَذَهُ مِنْ تَقْدِيمِ صَاحِبِ الْمُلْتَقَى لَهُ وَتَأْخِيرِهِ قَوْلِهِمَا كَمَا هُوَ عَادَتُهُ فِيمَا يُرَجِّحُهُ. وَعِبَارَتُهُ مَعَ الشَّرْحِ :وَإِنْفَحَةُ الْمَيْتَةِ وَلَوْ مَائِعَةً وَلَبَنُهَا طَاهِرٌ كَالْمُذَكَّاةِ خِلَافًا لَهُمَا لِتَنَجُّسِهِمَا بِنَجَاسَةِ الْمَحَلِّ. قُلْنَا نَجَاسَتُهُ لَا تُؤَثِّرُ فِى حَالِ الْحَيَاةِ إِذْ اللَّبَنُ الْخَارِجُ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ طَاهِرٌ فَكَذَا بَعْدَ الْمَوْتِ".

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطهارة، ج، ١، ص، ٢٠٦، دار الفكر)

Marfat.com

(باب نمبر۸)

انبیاء اور دودھ

داؤد علیہ السلام کا دودھ کے بارے میں استفسار کرنا

عبدالوہاب بن ابوحفص سے روایت ہے کہ:

"أَمْسَى دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَائِمًا، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ إِفْطَارِهِ أُتِيَ بِشَرْبَةِ لَبَنٍ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: مِنْ شَاتِنَا قَالَ: وَمِنْ أَيْنَ ثَمَنُهَا؟ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مِنْ أَيْنَ تَسْأَلُ؟ قَالَ: إِنَّا مَعَاشِرَ الرُّسُلِ، أُمِرْنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَنَعْمَلَ صَالِحًا". [1]

ترجمہ: "داؤد علیہ السلام نے شام کی، روزہ دار تھے جب افطار کا وقت ہوا تو ان کے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا انہوں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا ہے؟ بتایا گیا کہ ہماری بکریوں کا ہے، ان کی قیمت کہاں سے آئی ہے؟ انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ کہاں سے پوچھ رہے ہیں یا کیوں پوچھ رہے ہیں؟ فرمایا ہم لوگ رسولوں کی جماعتیں ہیں ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم حلال کھائیں اور عمل صالح کریں"۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

---

[1]... (شعب الایمان: المطاعم والمشارب وما یجب التورع عنه منها/الفصل الثالث في طیب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبها، ج۷، ص۱۱۵، رقم الحدیث ۵۳۸۵، مکتبة الرشد)

Marfat.com

فصل نمبر(۱)

رسول اللہ ﷺ اور دودھ

رسول اللہ ﷺ کا دودھ کو منتخب کرنا

رسول اللہ ﷺ نے معراج کے موقع شراب کے مقابلے میں دودھ کو پسند فرمایا۔
چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ، وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ، قَالَ جِبْرِيلُ: الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ". [۱]

ترجمہ: "حضور ﷺ بیت المقدس تشریف لے گئے آپ کے سامنے دو پیالے پیش کئے گئے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا آپ ﷺ نے دونوں کی طرف دیکھا اور پھر دودھ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرائیل نے عرض کیا کہ الحمد للہ کہ اللہ نے آپ کو پیدائشی راستہ یعنی اسلام بتایا اگر آپ شراب کے پیالہ کو ہاتھ میں لے لیتے تو آپ ﷺ کی امت گمراہی میں گرفتار ہو جاتی"۔

حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ: بَيْنَمَا أَنَا فِي الحَطِيمِ، وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ، فَقَدَّ:

---

[۱]....(صحيح البخاري: كتاب تفسير القرآن/باب قَوْلِهِ: أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ المَسْجِدِ الحَرَامِ، رقم الحديث، ۴۷۰۹، دار طوق النجاة، بيروت)
(واللفظ له: صحيح مسلم: باب جواز شرب اللبن، رقم الحديث، ۱۶۸)

Marfat.com

قَالَ :وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي :مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ :مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِي، ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ، ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ، وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ، فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ :هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ :نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ :جِبْرِيلُ، قِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ :مُحَمَّدٌ، قِيلَ :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ :نَعَمْ، قِيلَ :مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ :هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلاَمَ، ثُمَّ قَالَ :مَرْحَبًا بِالاِبْنِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ :مَنْ هَذَا؟ قَالَ :جِبْرِيلُ، قِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ :مُحَمَّدٌ، قِيلَ :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ :نَعَمْ، قِيلَ :مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى، وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ، قَالَ :هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالاَ :مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ :مَنْ هَذَا؟ قَالَ :جِبْرِيلُ، قِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ :مُحَمَّدٌ، قِيلَ :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ :نَعَمْ، قِيلَ :مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ، قَالَ :هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ :مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ

Marfat.com

وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِی حَتّٰی أَتَی السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِیلَ :مَنْ هٰذَا؟ قَالَ:جِبْرِیلُ، قِیلَ :وَمَنْ مَعَکَ؟ قَالَ:مُحَمَّدٌ، قِیلَ:أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَیْهِ؟ قَالَ:نَعَمْ، قِیلَ:مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِیءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَی إِدْرِیسَ، قَالَ :هٰذَا إِدْرِیسُ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ :مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِی، حَتّٰی أَتَی السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِیلَ :مَنْ هٰذَا؟ قَالَ :جِبْرِیلُ، قِیلَ :وَمَنْ مَعَکَ؟ قَالَ :مُحَمَّدٌ، قِیلَ :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَیْهِ؟ قَالَ :نَعَمْ، قِیلَ :مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِیءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ:هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ :مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِی حَتّٰی أَتَی السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِیلَ:مَنْ هٰذَا؟ قَالَ:جِبْرِیلُ، قِیلَ:مَنْ مَعَکَ؟ قَالَ:مُحَمَّدٌ، قِیلَ:وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَیْهِ؟ قَالَ:نَعَمْ، قَالَ:مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِیءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَی، قَالَ:هٰذَا مُوسَی فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ :مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَکَی، قِیلَ لَهُ :مَا یُبْکِیکَ؟ قَالَ :أَبْکِی لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِی یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَکْثَرُ مِمَّنْ یَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِی، ثُمَّ صَعِدَ بِی إِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِیلُ، قِیلَ:مَنْ هٰذَا؟ قَالَ :جِبْرِیلُ، قِیلَ :وَمَنْ مَعَکَ؟ قَالَ:مُحَمَّدٌ، قِیلَ:وَقَدْ بُعِثَ إِلَیْهِ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِیءُ جَاءَ،فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِیمُ قَالَ:هٰذَا أَبُوکَ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ، قَالَ :فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ:مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ

Marfat.com

الصَّالِحِ، ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَيَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلاَلِ هَجَرَ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الفِيَلَةِ، قَالَ: هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا البَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِي البَيْتُ المَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هِيَ الفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلاَةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ المُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَ أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ المُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ، قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي،

Marfat.com

وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي".[1]

ترجمہ: "میں حطیم میں اور (کبھی حطیم کی جگہ حجر) کہا لیٹا تھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا پس اس نے (میرا سینہ) یہاں سے وہاں تک چاک کر ڈالا راوی کہتا ہے کہ میں نے جارود سے جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے پوچھا یہاں سے یہاں تک کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا حلقوم سے زیر ناف تک تو اس نے میرا قلب نکالا پھر ایمان سے لبریز سونے کا ایک طشت میرے پاس لایا گیا پس میرا دل دھویا گیا پھر (وہیں) رکھ دیا گیا پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک سفید جانور لایا گیا جارود نے (حضرت انسؓ سے پوچھا) کہ اے ابوحمزہ وہ براق تھا؟ تو انسؓ نے کہا ہاں! وہ اپنے منتہائے نظر پر اپنا قدم رکھتا تھا آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر سوار کر دیا گیا اور وہ مجھے لے کر اڑا حتیٰ کہ آسمان دنیا پر آیا اس کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنی بہترین تشریف آوری ہے پھر دروازہ کھول دیا جب اندر پہنچا تو وہاں حضرت آدم کو دیکھا جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آپؐ کے والد آدم ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور کہا اے نبی صالح اور پسر صالح خوش آمدید پھر جبرائیل علیہ السلام اوپر کو چلے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمد ﷺ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ ﷺ کی تشریف آوری کتنی مبارک

---

[1]....(صحیح البخاري: كتاب المناقب/باب المعراج، ج۵،ص۵۲،رقم الحديث، ۳۸۸۷، دار طوق النجاة)
(واللفظ له: مسند أحمد، رقم الحديث، ۱۷۸۳۵)

Marfat.com

ہے پس دروازہ کھول دیا جب میں اندر پہنچا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو دیکھا اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ یحییٰ عیسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ ﷺ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے اور دروازہ کھول دیا جب میں اندر جا پہنچا تو وہاں یوسف (علیہ السلام) کو دیکھا جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ یوسف ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا اے برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے اوپر لے کر چڑھے حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمدؑ پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید، کتنی اچھی تشریف آوری ہے آپ ﷺ کی پھر دروازہ کھول دیا جب میں اندر حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ ادریس ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا اے برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید پھر وہ مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد ﷺ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں کہا گیا خوش آمدید آپ ﷺ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے جب میں اندر پہنچا تو حضرت ہارون (علیہ السلام) ملے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ ہارون ہیں انہیں سلام کیجئے میں

Marfat.com

نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا خوش آمدید! برادر صالح اور نبی صالح پھر جبرائیل علیہ السلام لے کر مجھے اوپر چڑھے حتیٰ کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید! آپ ﷺ کا تشریف لانا کتنا مسرت بخش ہے جب میں اندر پہنچا تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے ملا جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ موسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا خوش آمدید! برادر صالح اور نبی صالح جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ رونے لگے ان سے پوچھا گیا آپ ﷺ کیوں رو رہے ہیں؟ کہنے لگے اس لئے رو رہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان کو (نبی بنا کر) بھیجا گیا جس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتویں آسمان پر لے کر گئے اور انہوں نے دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا محمد ﷺ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید! آپ ﷺ کی تشریف آوری کتنی بہترین ہے جب میں اندر پہنچا تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) ملے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ ﷺ کے والد ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا پسر صالح اور نبی صالح خوش آمدید پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ کو ظاہر کیا گیا تو اس کے پھل (مقام) ہجر کے مٹکوں کی طرح اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح (بڑے) تھے اور میں نے وہاں چار نہریں دیکھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر میں نے کہا اے جبرائیل علیہ السلام یہ دو نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا دو پوشیدہ نہریں تو جنت کی ہیں اور دو ظاہر نہریں تو نیل وفرات ہیں پھر میرے سامنے بیت معمور

Marfat.com

پیش کیا گیا۔ پھر مجھے شراب، دودھ اور شہد کا ایک ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا تو جبرائیل نے کہا یہی فطرت ہے جس پر آپ ﷺ ہیں اور اسی پر آپ ﷺ کی امت رہے گی پھر میرے اوپر یومیہ پچاس نمازیں فرض ہوئیں میں واپس ہوا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا آپ ﷺ کو کیا حکم ملا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یومیہ پچاس نمازوں کا حکم ملا ہے حضرت موسیٰ نے کہا آپ ﷺ کی امت یومیہ پچاس نمازیں ادا نہیں کر سکتی۔ بخدا! میں نے آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کرلیا ہے اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت سخت برتاؤ کیا ہے لہذا آپ ﷺ اپنے رب کے پاس واپس جایئے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے میں واپس آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے (پہلے پانچ پھر دوسری مرتبہ اور پانچ (یعنی کل دس نمازیں معاف فرما دیں) پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا پھر میں واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے (دو مرتبہ میں) دس نمازیں پھر معاف فرمادیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ میں دس نمازیں معاف فرمادیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر واپس گیا تو پانچ نمازیں پھر معاف ہوئیں اور مجھے یومیہ دس نمازوں کا حکم ہوا پھر واپس آیا تو حضرت موسیٰ نے پھر وہی کہا میں پھر واپس گیا تو (پانچ نمازیں پھر معاف ہوئی حتیٰ کہ اب) مجھے یومیہ پانچ نمازوں کا حکم ہوا میں پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا آپ ﷺ کو کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا یومیہ پانچ نمازوں کا انہوں نے کہا آپ ﷺ کی امت یومیہ پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکتی اور میں نے آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کرلیا ہے اور بنی اسرائیل کے ساتھ سخت برتاؤ کیا ہے لہذا واپس جا کر اپنے رب سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست

Marfat.com

کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اتنی (زیادہ) درخواست کی کہ اب مجھے (مزید درخواست سے) شرم آتی ہے لہذا اب میں راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں جب میں آگے بڑا تو ایک منادی نے آواز دی کہ میں نے اپنا فریضہ جاری کردیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کردی۔

بعض روایات میں شراب اور دودھ کے ساتھ ایک پانی کے برتن کا تذکرہ بھی ہے۔
چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وایت ہے کہ:

حَتّٰی انْتَهٰی إِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ، فَعُرِضَ عَلَیْهِ الْمَاءُ وَالْخَمْرُ وَاللَّبَنُ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِیْلُ: أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ، وَلَوْ شَرِبْتَ الْمَاءَ لَغَرِقْتَ وَغَرِقَتْ أُمَّتُکَ، وَلَوْ شَرِبْتَ الْخَمْرَ لَغَوَیْتَ وَغَوِیَتْ أُمَّتُکَ، ثُمَّ بُعِثَ لَهُ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ مِنَ الْأَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَأَمَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْکَ اللَّیْلَةَ" [1]

ترجمہ: "یہاں تک کہ آپ بیت المقدس تک پہنچ گئے، پھر پانی اور شراب اور دودھ

---

[1] .....(دلائل النبوة للبيهقي: ج،٢،ص،٣٦١،دار الكتب العلمية)
"عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ،عَنِ النَّبِی ﷺ قال: اللبن فی المنام فطرة".
(مسند البزار: مسند أبي حمزه أنس بن مالک، ج،١٧،ص،٣٠٧،رقم الحديث،١٠٠٥٩،مكتبة العلوم والحكم ،المدينة المنورة)
قال الهيثمي: رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِیهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، وَهُوَ ثِقَةٌ، وَفِیهِ لِینٌ، وَبَقِیَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ".
(مجمع الزوائد: كتاب التعبير/باب تعبير الرؤيا، ج،٧،ص،١٨٣،رقم الحديث،١١٧٦٩،مكتبة القدسي، القاهرة)
وقال الألباني: وبالجملة، فالحديث حسن بمجموع طريقيه الموقوفين، إن لم يصح رفع الآخر منهما".
(سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها: ج،٥،ص،٢٤٣،رقم الحديث،٢٢٠٧، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض)
"عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: أُحِبُّ الْقَیْدَ فِی الْمَنَامِ، وَأَکْرَهُ الْغَلَّ، الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّینِ، وَقَالَ أَبُو هُرَیْرَةَ: اللَّبَنُ فِی الْمَنَامِ الْفِطْرَةُ".
(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الايمان والرؤيا/مَا ذُکِرَ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی الرُّؤْیَا، ج،٦،ص،١٨١،رقم الحديث،٣٠١٥٢،مكتبة الرشد ،الرياض)

Marfat.com

آپ پر پیش کیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے دودھ لے لیا، حضرت جبریل نے آپ کو کہا کہ آپ نے فطرت کو پایا ہے، اور اگر آپ پانی کو پی لیتے، تو آپ کی امت غرق ہو جاتی، اور اگر آپ شراب پی لیتے، تو آپ اور آپ کی امت بھٹک جاتی، پھر آپ کے لئے حضرت آدم، اور حضرت آدم سے نیچے کے انبیاء علیہم السلام کو جمع کیا گیا، جن کی رسول اللہ ﷺ نے اس رات امامت فرمائی"۔

رسول اللہ ﷺ دودھ پیا کرتے تھے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يُمَضْمِضْ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلّٰى"۔[1]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا، لیکن کلی نہیں کی اور نہ وضو کیا، پھر نماز پڑھی"۔

عبداللہ بن بسر کہتے ہیں کہ:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَبِيهِ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ فَأَتَاهُ فَأَخَذَ بِلِجَامِهَا فَقَالَ: انْزِلْ عَلَيَّ قَالَ: فَنَزَلَ عَلَيْنَا فَأَتَى بِتَمْرٍ وَسَوِيقٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ يَضَعُ النَّوَى عَلَى ظَهْرِ السَّبَّابَةِ أَوِ الْوُسْطَى أَوْ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا ثُمَّ يَرْمِي بِهِ قَالَ: وَصُنِعَ لَهُ طَعَامٌ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ سَوِيقٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَعْطَاهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ فَأَرَادَ أَنْ يَسِيرَ أَوْ يَرْتَحِلَ فَقَالَ ادْعُ لَنَا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ"۔[2]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس سے گزرے اور آپ ﷺ اپنے

---

[1]....(السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الطهارات/ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ ذٰلِكَ، ج، ١، ص، ٢٤٨، رقم الحديث، ٧٤٦، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2]....(السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الصداق/ بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِجَابَةِ مَنْ دَعَاهُ إِلَى طَعَامٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ سَبَبٌ، ج٧، ص، ٤٤٧، رقم الحديث، ١٤٥٩٨، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

سفید خچر پر سوار تھے۔ اس نے آکر آپ ﷺ کی خچر کی لگام کو پکڑ لیا: آپ ﷺ ہم پر اتریں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمارے پاس پڑاؤ کیا تو کھجور اور ستو لائے گئے۔ آپ ﷺ کھجور کھا رہے تھے اور گٹھلی کو شہادت یا درمیان والی انگلی کے اوپر یا دونوں کے اوپر رکھ کر پھینک دیتے۔ راوی کہتے ہیں تو انہوں نے آپ کے لیے کھانا بنایا، آپؐ نے کھایا۔ پھر اس کے بعد دودھ یا ستو لایا گیا۔ آپؐ نے پیا، پھر اس کو دیا جو آپ کے دائیں جانب تھا۔ آپ ﷺ نے چلنے یا کوچ کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: ہمارے لیے دعا کیجئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو معاف کر اور ان پر رحم فرما''۔

طخفہ بن قیس الغفاریؓ فرماتے ہیں کہ:

''كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَانْطَلَقْنَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَيْسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَائَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ بِتُّمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''۔[1]

میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہؓ کے گھر چلو چنانچہ ہم چلے تو آپ نے فرمایا اے عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ تو وہ

---

[1] .....(سنن أبي داؤد: أبواب النوم/بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَنْبَطِحُ عَلَى بَطْنِهِ، ج۴، ص۳۰۹، رقم الحديث، ۵۰۴۰، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

Marfat.com

ایک خاص قسم کی گھاس (ساگ کی طرح کی جسے کھایا جاتا ہے) لائیں چنانچہ ہم نے کھایا پھر آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ ہمیں کھلاؤ تو وہ مالیدہ، حیس لائیں چڑیا کے برابر (بہت تھوڑا سا) ہم نے وہ کھالیا پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ ہمیں پلاؤ تو وہ دودھ کا بڑا سا پیالہ لائیں سو ہم نے وہ پی لیا آپ نے فرمایا اے عائشہ ہمیں پلاؤ تو وہ ایک چھوٹا سا پیالہ لائیں دودھ کا ہم نے وہ پی لیا پھر آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو سو جاؤ اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں سحری کے وقت لیٹا ہوتا پیٹ کے بل تو اچانک کسی نے اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور فرمایا کہ یہ لیٹنے کی ہیئت اللہ کو ناپسند ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ تھے“

رسول اللہ ﷺ کو دودھ کا ہدیہ

سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمْ امْرَأَةٌ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ) قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ، فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا "۔[۱]

ترجمہ: ''یہودیوں کی عورت جب حائضہ ہوتی تو اس کو گھر سے نکال دیتے، نہ اس کے ساتھ مل کر کھاتے اور نہ پیتے تھے اور نہ گھر میں اس کے ساتھ رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس (حائضہ) کے متعلق سوال کیا گیا تو اللہ نے (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ) آخر تک نازل کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے ساتھ گھروں میں رہو اور جماع کے علاوہ ہر کام کرو۔ یہود نے کہا: یہ شخص ہمارے کسی معاملے کو نہیں چھوڑتا، اس میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔ سیدنا اسید حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ کے پاس آئے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہود ایسی باتیں کرتے ہیں حیض کے دنوں میں ہم ان سے جماع نہ کرلیں؟ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا، یہاں تک ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ نے ان دونوں پر غصہ کیا ہے، وہ دونوں نکل گئے پھر انہوں نے نبی ﷺ کی طرف دودھ کا ہدیہ بھیجا، آپ نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور انہیں دودھ پلایا تب ہمیں یقین ہوا کہ آپ ﷺ ان پر ناراض نہیں ہیں''۔

ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ"۔[۲]

ترجمہ: 'لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شبہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ایک کٹورہ پیش کیا گیا اور

---

[۱]....(السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الحيض/بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْحَائِضِ مَا دُونَ الْجِمَاعِ، ج۱، ص۴۶۷، رقم الحديث، ۱۵۰۱، دار الكتب العلمية)

[۲]....(صحيح البخاري: كتاب الأشربة/بَابُ الشُّرْبِ فِي الأَقْدَاحِ، ج۷، ص۱۱۳، رقم الحديث، ۵۶۳۶، دار طوق النجاة)

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا"۔

رسول اللہ ﷺ کے انگوٹھے سے دودھ نکلنا

رسول اللہ ﷺ کی والدہ (حضرت آمنہ) سے روایت ہے کہ:

میں نے (آپ کی پیدائش کے بعد) آپ کے اوپر ایک برتن ڈھانپ دیا، مگر (صبح کو) میں نے دیکھا کہ وہ برتن پھٹ کر آپ ﷺ کے اوپر سے ہٹ چکا ہے اور آپ ﷺ (اس حال میں تھے کہ) اپنا انگوٹھا چوس رہے تھے جس سے دودھ نکل رہا تھا۔ [1]

رسول اللہ ﷺ کا دورانِ سفر دودھ سے روزہ افطار کرنا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

"خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ، وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ، فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ، دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ، أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصُّوَّامِ: أَفْطِرُوا". [2]

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں حنین کی طرف تشریف لے گئے۔ مسلمانوں میں بعض حضرات تو روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے تو آپ نے برتن میں دودھ یا پانی طلب فرمایا اور اسے اپنی اونٹنی پر یا اپنی ہتھیلی پر رکھا (اور پھر پی لیا) پھر آپ نے لوگوں کو دیکھا تو جن لوگوں نے پہلے سے روزہ نہیں رکھا تھا

---

[1]....."وعن أمه أنها قالت: فوضعت عليه الإناء فوجدته قد تفلق الإناء عنه وهو يمص إبهامه يشخب أي يسيل لبنا".
(السيرة الحلبية: باب ذكر مولده ﷺ وشرف وكرم، ج، ۱، ص، ۹۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

[2].....(صحيح البخاري: كتاب المغازي، بَابُ غَزْوَةِ الفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، ج، ۵، ص، ۱۴۶، رقم الحديث: ۴۲۷۷، دار طوق النجاة)

Marfat.com

انہوں نے روزہ داروں سے کہا کہ اب روزہ توڑلو"۔

رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانے والیاں

کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے آٹھ عورتوں کا دودھ پیا ہے۔ایک قول یہ بھی ہے کہ دس عورتوں کا دودھ پیا ہے جن میں خولہ بنت منذر بھی شامل ہیں۔ایم ایمن عزیزہ کہتی ہیں کہ سب سے پہلے جس عورت نے آنحضرت ﷺ کو دودھ پلایا وہ ثوبیہ ہیں۔یہ ثوبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب کی باندی تھیں۔اس عورت کو ابولہب نے اس وقت آزاد کر دیا تھا جب اس نے ابولہب کو آپ ﷺ کی ولادت کی خوشخبری آکر دی تھی (آپ ﷺ کی ولادت کے بعد) ثوبیہ نے ابولہب سے آکر کہا۔"کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے بھائی عبد اللہ کی بیوی کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے"۔[۱]

رسول اللہ ﷺ کا ایک چھاتی سے دودھ پینا

حلیمہ سعدیہ جب رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانے کی غرض سے اپنے قافلے میں لائیں تو وہ کہتی ہیں کہ جب میں نے آپ ﷺ کو دودھ پلانے کے لئے گود میں لٹایا،آپ میری داہنی چھاتی سے دودھ پینے لگے،اور خدا کے حکم سے سیر ہو گئے۔کیونکہ جب حلیمہ سعدیہ نے رسول اللہ ﷺ کے منہ میں اپنی بائیں چھاتی دینا چاہی تو آپ ﷺ نے اس کو نہیں پکڑا۔حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی یہی کیفیت رہی کہ آپ ﷺ دودھ پینے کے لئے داہنی چھاتی کو پکڑتے تھے۔سبعیات میں ہے کہ حلیمہ سعدیہ کی ایک چھاتی میں دودھ نہیں ہوتا تھا مگر جب انہوں نے اس کو آپ ﷺ کے منہ کو لگایا تو اس میں دودھ کی

---

[۱]...."يقال إنه صلى الله عليه وسلم ارتضع من ثمانية من النساء ، وقيل من عشرة بزيادة :خولة بنت المنذر، وأم أيمن عزيزة قالت :أول من أرضع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبية :أى بعد إرضاع أمه له كما سيأتى، قال :وثوبية هى جارية عمه أبى لهب، وقد أعتقها حين بشرته بولادته صلى الله عليه وسلم:أى فإنها قالت له :أما شعرت أن آمنة ولدت ولدا .وفى لفظ غلاما لأخيك عبد الله، فقال لها:أنت حرة".

(السيرة الحلبية:باب ذكر رضاعه ﷺ وما اتصل به،ج۱ ص،۱۲۴،دارالكتب العلمية،بيروت)

Marfat.com

دھاریں بہنے لگیں پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کے بھائی (یعنی دایہ حلیمہ کے بیٹے عبد اللہ) نے بھی دودھ پیا اور وہ سیر ہو کر سو گئے۔ حالانکہ اس سے پہلے اس (کے بھوکا رہنے) کی وجہ سے وہ سو نہیں سکتے تھے۔ اس کے بعد حلیمہ سعدیہ کے شوہر اٹھ کر اپنی کمزور اونٹنی کے پاس گئے تو دیکھا کہ اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں انہوں نے اس کا دودھ نکالا اور ان دونوں نے سیر ہو کر پیا اور بڑے آرام سے رات گزاری۔ صبح کو حلیمہ سعدیہ کے شوہر نے کہا: ''حلیمہ! کیا تمہیں معلوم ہے خدا کی قسم تم بڑا مبارک بچہ لائی ہو''۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میری آرزو یہی ہے۔ ؎۱

رسول اللہ ﷺ بکریوں کا دودھ خود دوہتے تھے

رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے کام کرنا پسند تھا۔

چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

''كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَيَلْبَسُ الصُّوفَ، وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ، وَيَأْتِي مُرَاعَاةَ الضَّيْفِ''. ؎۲

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ گدھے پر سواری کر لیا کرتے تھے، اونی لباس پہن لیا کرتے تھے، بکریوں کا دودھ (خود اپنے ہاتھ سے) دوھ لیا کرتے تھے اور مہمان کی عزت وتوقیر کرتے تھے''۔

؎۱.... ''قالت: فلما أخذته رجعت به إلى رحلي، فلما وضعته في حجري أقبل ثدياي بما شاء الله من لبن فشرب حتى روى: أي من الثدي الأيمن، وعرضت عليه الأيسر فأباه. قالت حليمة: وكانت تلك حالته بعد: أي بعد ذلك: لا يقبل إلا ثديا واحدا وهو الأيمن.

وفي السبعيات للهمداني: أن أحد ثديي حليمة كان لا يدر اللبن منه، فلما وضعته في فم رسول الله صلى الله عليه وسلم در اللبن منه. قالت: وشرب معه أخوه حتى روى ثم نام، وما كنا ننام معه قبل ذلك: أي فعدم نومه من الجوع، فقام زوجي إلى شارفنا تلك فإذا هي حافل: أي ممتلئة الضرع من اللبن، فحلب منها ما شرب وشربت حتى انتهينا ريا وشبعا، فبتنا بخير ليلة، يقول صاحبي حين أصبحنا: تعلمي والله يا حليمة لقد أخذت نسمة مباركة، قلت: والله إني لأرجو ذلك''

(السيرة الحلبية: باب ذكر رضاعه ﷺ وما اتصل به، ج۱ ص۱۳۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

؎۲.... (المستدرك على الصحيحين: ج۱، ص۱۲۹، رقم الحديث۲۰۵، دار الكتب العلمية)

Marfat.com

(فصل نمبر۲)

دودھ اور صحابہؓ

حضرت ابوبکرؓ کا دودھ پینا

حضرت بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ:

”كُنتُ غُلامًا يَافِعًا أَرْعَى غَنمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ بِمَكَّةَ فَأَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آله وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَقَدْ فَرَّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَا: يَا غُلَامُ إِعِنْدَكَ لَبَنٌ تَسْقِينَا؟ قُلْتُ: إِنِّي مُؤْتَمَنٌ، وَلَسْتُ بِسَاقِيكُمَا، فَقَالَا: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ جَذَعَةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ بَعْدُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَتَيْتُهُمَا بِهَا، فَاعْتَقَلَهَا أَبُو بَكْرٍ، وَأَخَذَ رسول الله ﷺ الضَّرْعَ فَدَعَا، فَحَفَلَ الضَّرْعُ، وَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ، فَحَلَبَ فِيهَا، ثُمَّ شَرِبَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ سَقَانِي، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: اقْلُصْ، فَقَلَصَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ، أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه و آله وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: عَلِّمْنِي مِنْ هَذَا الْمَقُولِ الطَّيِّبِ يَعْنِي الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آله وَسَلَّمَ: إِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ، فأخذت من فِيهِ سَبْعِينَ سُورَةً مَا يُنَازِعُنِي فِيهَا أَحَدٌ“۔[1]

ترجمہ: ”میں صحت میں جوان تھا۔ میں عقبہ بن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا مکہ میں۔ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ابوبکرؓ بھی ساتھ تھے۔ دونوں

[1]...(دلائل النبوة: بَابُ مَنْ (تَقَدَّمَ إِسْلَامُهُ) مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَمَا ظَهَرَ لِأَبِي بَكْرٍ مِنْ آيَاتِهِ، وَمَا سَمِعَ طَلْحَةُ مِنْ قَوْلِ الرَّاهِبِ، وَمَا ظَهَرَ لِابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ آيَاتِهِ، وَمَا رَأَى خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ فِي مَنَامِهِ، وَغَيْرُ ذَلِكَ، ج۲، ص۱۷۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

مشرکین سے فرار ہو کر آئے تھے۔ دونوں نے کہا اے نوجوان! آپ کے پاس دودھ ہے کہ آپ ہمیں پلا دیں؟ میں نے بتایا کہ میرے پاس یہ بکریاں اور دودھ امانت ہیں، میں تمہیں نہیں پلا سکتا۔ پھر فرمایا کیا تیرے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس پر کوئی نر نہ کودا ہو ابھی تک (یعنی گابھن بھی نہ ہوئی ہو ابھی تک)۔ میں نے کہا (یعنی کوئی جھیرٹ بکری) میں پکڑ کر ان کے پاس لے آیا۔ ابوبکرؓ نے اس کو مضبوط پکڑ لیا، رسول اللہؐ نے اس کے تھنوں کو پکڑ کر دعا کی۔ چنانچہ اس کے تھنوں سے دودھ جاری ہو گیا۔ ابوبکرؓ ایک گہرا کٹورے نما پتھر اٹھا لائے۔ حضورؐ نے اس میں دودھ نکالا، اس کے بعد انہوں نے اور ابوبکرؓ نے دودھ پیا پھر انہوں نے مجھے بھی پلایا اور اس کے بعد انہوں نے کھیری سے کہا کہ اچک لے یعنی سکڑ جا، وہ سکڑ گئی۔ کچھ دنوں بعد حضور ﷺ کے پاس گیا۔ میں نے کہا مجھے بھی اس پاک مقولہ میں سے کچھ تعلیم فرمائیں قرآن میں سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک آپ سکھائے ہوئے لڑکے ہیں۔ میں حضور ﷺ کے منہ سے ستر سورتیں سیکھیں۔ میرے ساتھ ان کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں کر سکتا"۔

حضرت عمرؓ کو دودھ کا ہدیہ

عبدالرحمٰن بن عثمان کہتے ہیں کہ:

"صَاحَبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ ، فَأَهْدَى لَهُ رَكْبٌ مِنْ ثَقِيفٍ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ نَبِيذٍ ، وَالسَّطِيحَةُ فَوْقَ الْإِدَاوَةِ وَدُونَ الْمَزَادَةِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ :فَشَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِحْدَاهُمَا، قَالَ حَجَّاجٌ:طَيِّبَةٌ ،ثُمَّ أُهْدِيَ لَهُ لَبَنٌ فَعَدَلَهُ عَنْ شُرْبِ الْأُخْرَى حَتَّى اشْتَدَّ مَا فِيهَا ،فَذَهَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِيَشْرَبَ مِنْهَا فَوَجَدَهُ قَدِ اشْتَدَّ، فَقَالَ:

Marfat.com

اكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنَّمَا كَانَ اشْتِدَادُهُ ،وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ، بِالْحُمُوضَةِ أَوْ بِالْحَلَاوَةِ ، فَقَدْ رُوِىَ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِيَرْفَأَ: اذْهَبْ إِلَى إِخْوَانِنَا فَالْتَمِسْ لَنَا عِنْدَهُمْ شَرَابًا ، فَأَتَاهُمْ فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا هٰذِهِ الإِدَاوَةُ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ ، فَدَعَا بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَاقَهَا ، فَقَبَضَ وَجْهَهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ قَالَ نَافِعٌ: وَاللّٰهِ مَا قَبَضَ وَجْهَهُ إِلَّا أَنَّهَا تَخَلَّلَتْ "۔[1]

ترجمہ:"میں سفرِ مکہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا ثقیف کے سوار نے دو مشکیزے نبیذ کے دیے۔آپ نے ان میں سے ایک کو پیا۔پھر آپ کے لیے دودھ ہدیہ کیا گیا تو آپ نے دودھ اور نبیذ چھوڑ دی۔پھر کچھ دیر کے بعد نبیذ پینے کے لیے آئے تو دیکھا وہ گاڑھا ہو چکا تھا تو آپ نے فرمایا: یہ اپنی مٹھاس یا ترش ذائقے کی وجہ سے گاڑھا ہوا ہے، اس میں پانی ملا دو، اسی طرح نافع سے بھی منقول ہے کہ آپ نے اس نبیذ میں جو گاڑھا ہو گیا تھا پانی ملوایا تھا"۔

حضرت عمرؓ کے زخموں سے دودھ کا نکلنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ:

جب ابولولوہ نے حضرت عمرؓ پر نیزے کے دو وار کیے تو حضرت عمرؓ کو یہ خیال ہوا کہ شاید ان سے لوگوں کے حقوق میں کوئی ایسی کوتاہی ہوئی ہے جسے وہ نہیں جانتے ہیں۔چنانچہ انہوں نے حضرت ابن عباس کو بلایا۔حضرت عمرؓ کو ان سے بڑی محبت تھی۔وہ ان کو اپنے قریب رکھتے تھے اور ان کی بات سنا کرتے تھے اور ان سے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ پتہ کرو کہ کیا میرا قتل لوگوں کے مشورے سے ہوا ہے؟ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ باہر چلے گئے۔وہ مسلمانوں

---

[1] ....(السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الأشربة والحد فيها/بَابُ مَا جَاءَ فِى الْكَسْرِ بِالْمَاءِ ، ج۸، ص۵۳۰، ۱۷۴۴۹،دار الكتب العلمية،بيروت)

Marfat.com

کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے وہ روتے ہوئے نظر آتے۔ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں واپس آکر عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! میں جس جماعت کے پاس سے گزرا میں نے ان کو روتے ہوئے ہوئے پایا۔ ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے آج ان کا پہلا بچہ گم ہو گیا ہو۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ حضرت ابن عباسؓ نے کہا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے مجوسی غلام ابولولوہ نے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں (جب حضرت عمرؓ کو پتہ چلا کہ ان کا قاتل مسلمان نہیں بلکہ مجوسی ہے) تو میں نے ان کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے اور وہ کہنے لگے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میرا قاتل ایسے آدمی کو نہیں بنایا جو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہہ کر مجھ سے حجت بازی کر سکے۔ غور سے سنو۔ میں نے تم کو کسی عجمی کافر غلام کو یہاں لانے سے منع کیا تھا لیکن تم نے میری بات نہ مانی۔ پھر فرمایا میرے بھائیوں کو بلا لاؤ۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان لوگوں کے پاس آدمی بھیجا پھر اپنا سر میری گود میں رکھ دیا۔ جب وہ حضرات آگئے تو میں نے کہا یہ سب آگئے ہیں تو فرمایا اچھا میں نے تو مسلمانوں کے معاملہ میں غور کیا ہے۔ میں نے آپ چھ حضرات کو مسلمانوں کا سردار اور قائد پایا ہے اور یہ امر خلافت صرف تم میں ہی ہوگا جب تک تم سیدھے رہو گے اس وقت تک لوگوں کی بات ٹھیک رہے گی۔ اگر مسلمانوں میں اختلاف ہوا تو پہلے تم میں ہوگا۔ جب میں نے سنا کہ حضرت عمرؓ نے آپس میں اختلاف کا ذکر کیا ہے تو میں نے سوچا کہ اگر چہ حضرت عمرؓ یوں کہہ رہے ہیں کہ اگر اختلاف ہوا لیکن یہ اختلاف ضرور ہو کر رہے گا کیونکہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ حضرت عمرؓ نے کوئی چیز کہی اور میں نے اسے ہوتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔ پھر ان کے زخموں سے بہت خون نکلا جس سے وہ کمزور ہو گئے۔ وہ چھ حضرات آپس میں چپکے چپکے باتیں کرنے لگے یہاں تک کہ مجھے خطرہ ہوا کہ یہ لوگ ابھی اپنے میں سے کسی ایک سے بیعت ہو جائیں گے۔ اس پر

Marfat.com

میں نے کہا ابھی امیر المؤمنین زندہ ہیں اور ایک وقت میں دو خلیفہ نہیں ہو چاہئیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں۔ (ابھی کسی کو خلیفہ نہ بناؤ) پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے اٹھاؤ۔ چنانچہ ہم نے ان کو اٹھایا پھر انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ تین دن مشورہ کرو اور اس عرصہ میں حضرت صہیبؓ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہیں۔ ان حضرات نے پوچھا ہم کن سے مشورہ کریں۔ انہوں نے فرمایا مہاجرین اور انصار سے اور یہاں جتنے لشکر ہیں ان کے سرداروں سے۔ اس کے بعد تھوڑا سا دودھ منگوایا اور اسے پیا تو دونوں زخموں میں سے دودھ کی سفیدی باہر آنے لگی جس سے حضرت عمرؓ نے سمجھ لیا کہ موت آنے والی ہے۔ پھر فرمایا اب اگر میرے پاس ساری دنیا ہو تو میں اسے موت کے بعد آنے والے ہولناک منظر کی گھبراہٹ کے بدلے میں دینے کو تیار ہوں۔ لیکن مجھے اللہ کے فضل سے امید ہے کہ میں خیر ہی دیکھوں گا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا آپ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا بہترین بدلہ اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرمائے کیا یہ بات نہیں ہے کہ جس زمانے میں مسلمان مکہ میں خوف کی حالت میں زندگی گزار رہے تھے اس وقت حضور ﷺ نے یہ دعا فرمائی تھی کہ آپ کو ہدایت دے کر اللہ تعالیٰ دین کو اور مسلمانوں کو عزت عطا فرمائے۔ جب آپ مسلمانوں ہوئے تو آپ کا اسلام لانا عزت کا ذریعہ بنا، اور آپ کے ذریعہ سے اسلام اور حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کھلم کھلا سامنے آئے اور آپ نے مدینہ کو ہجرت فرمائی اور آپ کی ہجرت فتح کا ذریعہ بنی۔ پھر جتنے غزوات میں حضور ﷺ نے مشرکین سے قتال فرمایا آپ کسی سے غیر حاضر نہ ہوئے۔ پھر حضور ﷺ کی وفات اس حال میں ہوئی کہ وہ آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ نے حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق حضور ﷺ کے بعد خلیفہ رسول کی خوب زوردار مدد کی اور ماننے والوں کو لے کر آپ نے نہ ماننے والوں کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ لوگ طوعاً و کرہاً اسلام میں داخل ہو گئے۔ (بہت سے لوگ خوشی سے داخل ہوئے۔ کچھ ماحول اور حالات سے مجبور ہو کر داخل ہوئے) پھر ان خلیفہ کا اس حال میں انتقال ہوا کہ وہ آپ سے راضی

Marfat.com

تھے۔ پھر آپ کو خلیفہ بنایا گیا اور آپ نے اس ذمہ داری کو اچھے طریقہ سے انجام دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے بہت سے نئے شہر آباد کرائے (جیسے کوفہ اور بصرہ) اور (مسلمانوں کے لئے روم وفارس کے) سارے اموال جمع کر دیئے اور آپ کے ذریعہ دشمن کا قلع قمع کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہر گھر میں آپ کے ذریعہ دین کو بھی ترقی عطا فرمائی اور رزق میں بھی وسعت عطا فرمائی اور پھر اللہ نے آپ کو خاتمہ میں شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا۔ یہ مرتبہ شہادت آپ کو مبارک ہو۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم (ایسی باتیں کر کے) جسے دھوکہ دے رہے ہو اگر وہ ان باتوں کو اپنے لئے مان جائے گا تو وہ واقعی دھوکہ کھانے والا انسان ہے۔ پھر فرمایا اے عبداللہ! کیا تم قیامت کے دن اللہ کے سامنے بھی میرے حق میں ان تمام باتوں کی گواہی دے سکتے ہو؟ حضرت ابن عباسؓ نے کہا جی ہاں۔ تو فرمایا اے اللہ! تیرا شکر ہے (کہ میری گواہی دینے کے لئے حضور ﷺ کے چچازاد بھائی تیار ہو گئے ہیں پھر فرمایا) اے عبداللہ بن عمر! میرے رخسار کو زمین پر رکھ دو (حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں) میں نے ان کا سر اپنی ران سے اٹھا کر اپنی پنڈلی پر رکھ دیا۔ تو فرمایا نہیں۔ میرے رخسار کو زمین پر رکھ دو۔ چنانچہ انہوں اپنی داڑھی اور رخسار کو اٹھا کر زمین پر رکھ دیا۔ اور فرمایا او عمر! اگر اللہ نے تیری مغفرت نہ کی تو پھر اے عمر! تیری بھی ہلاکت ہے اور تیری ماں کی بھی ہلاکت ہے۔ اس کے بعد ان کی روح پرواز کر گئی۔ جب حضرت حضرت عمرؓ کا انتقال ہو گیا تو ان حضرات نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس پیغام بھیجا انہوں نے کہا حضرت عمرؓ آپ لوگوں کو حکم دے گئے ہیں کہ آپ لوگ مہاجرین اور انصار سے اور جتنے لشکر یہاں موجود ہیں ان کے امراء سے مشورہ کریں اگر آپ لوگ یہ کام نہیں کرو گے تو میں آپ لوگوں کے پاس نہیں آؤں گا۔ جب حسن بصری سے حضرت عمرؓ کے انتقال کے وقت کے عمل کا اور ان کے رب سے ڈرنے کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے کہا مؤمن ایسے ہی کرتا ہے کہ عمل بھی اچھے طریقے سے کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا بھی ہے اور منافق عمل میں برا کرتا ہے اور اپنے بارے میں دھوکہ میں مبتلا رہتا

Marfat.com

ہے۔ اللہ کی قسم! گزشتہ زمانے میں اور موجودہ زمانے میں، میں نے یہی پایا کہ جو بندہ اچھے عمل میں ترقی کرتا ہے وہ اللہ سے ڈرنے میں بھی ترقی کرتا ہے اور جو برے عمل میں ترقی کرتا ہے اس کا اپنے بارے میں دھوکہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ [1]

[1]....''أخرج الطبرانی عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال :لما طعن أبو لؤلؤة عمر رضی اللّٰه عنه طعنه طعنتين، فظن عمر أنّ له ذنباً فی الناس لا يعلمه، فدعا ابن عباس رضی اللّٰه عنهما و كان يحبه ويدنيه ويسمع منه فقال:أحب أنَ تعلم :عن ملأ من الناس كان هذا؟ فخرج ابن عباس فكان لا يمر بملأ من الناس إلا وهم يبكون، فرجع إلى عمر فقال :يا أمير المؤمنين، ما مررتُ على ملأ إلا رأيتهم يبكون، كأنهم فقدوا اليوم أبكار أولادهم .فقال من قتلنی؟ فقال :أبو لؤلؤة المجوسی عبد المغيرة بن شعبة . قال ابن عباس :فرأيت البشر فی وجهه، فقال :الحمد للّٰه الذی لم يبتلنی أحد يحاجّنی بقول لا إله إلا اللّٰه.أما إنی قد نهيتكم أن تجلبوا إلينا من العلوج أحداً فعصيتمونی.
ثم قال :أدعوا لی إخوانی.قالوا:ومن؟ قال:عثمان، وعلی، وطلحة، والزبير، وعبد الرحمن بن عوف، وسعد بن أبی وقاص رضی اللّٰه عنهم فأرسل إليهم، ثم وضع رأسه فی حجْری.فلما جاؤوا قلت:هؤلاء قد حضروا، قال:نعم، نظرت فی أمر المسلمين فوجدتكم أيها الستة رؤوس الناس وقادتهم، ولا يكون هذا الأمر إلا فيكم، ما استقمتم يستقم أمر الناس، وإن يكن إختلاف يكن فيكم فما سمعته ذكر الإختلاف والشقاق وإن يكن؛ ظننت أنّه كائن، لأنه قلّما قال شيئاً إلا رأيتُه ثم نزفه الدم، فهمسوا بينهم حتى خشيت أن يبايعوا رجلاً منهم، فقلت:إن أمير المؤمنين حيّ بعد ولا يكون خليفتان ينظر أحدهما إلى الآخر .فقال:إحملونی فحملناه، فقال :تشاوروا ثلاثاً، ويصلّی بالناس صُهيب .قالوا:من نشاور يا أمير المؤمنين؟ قال:شاوروا المهاجرين والأنصار وسَرَاة من هنا من الأجناد.ثم دعا بشَرْبة من لبن فشرب، فخرج بياض اللبن من الجرحين، فعرف أنّه الموت، فقال:الآن لو أنّ لی الدنيا كلّها لافتديت بها من هول المُطّلَع، وما ذاک والحمد للّٰه أن أكون رأيت إلا خيراً.فقال (ابن عباس)وإن قلت فجزاک اللّٰه خيراً، أليس قد دعا رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم أن يعزّ اللّٰه بک الدين والمسلمين إذ يخافون بمكة، فلما أسلمت كان إسلامک عزّاً، وظهر بک الإسلام ورسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم وأصحابه، وهاجرت إلى المدينة فكانت هجرتک فتحاً، ثم لم تَغِب عن مشهد شهده رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم من قتال المشركين من يوم كذا ويوم كذا.ثم قُبض رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم وهو عنک راضٍ، فوازرت الخليفة بعده على منهاج رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم فضربت بمن أقبل على من أدبر حتى دخل الناس فی الإسلام طوعاً وكرهاً .ثم قُبض الخليفة وهو عنک راضٍ.ثم وَلِيت بخير ما ولیَ الناس، مصّرَ اللّٰه بک الأمصار، وجبى بک الأموال، ونفى بک العدو، وأدخل اللّٰه بک عَلَى كل أهل بيت من توسِعتهم فی دينهم وتوسِعتهم فی أرزاقهم؛ ثم ختم لک بالشهادة؛ فهنيئاً لک.
فقال :واللّٰه إنّ المغرور من تغرونه، ثم قال:أتشهد لی يا عبد اللّٰه عند اللّٰه يوم القيامة؟ فقال :نعم، فقال:اللّٰهمّ لک الحمد، ألصِق خدی بالأرض يا عبد اللّٰه بن عمر فوضعته من فخذی على ساقی

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Marfat.com

حضرت عمرؓ کا دودھ پیتے بچوں کا وظیفہ مقرر کرنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ:

ایک تجارتی قافلہ مدینہ منورہ آیا اور انہوں نے عیدگاہ میں قیام کیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ سے فرمایا کیا تم اس بات کے لئے تیار ہو کہ ہم دونوں اس قافلہ کا چوروں سے پہرہ دیں؟ (انہوں نے کہا ٹھیک ہے) چنانچہ یہ دونوں حضرات رات بھر قافلہ کا پہرہ دیتے رہے اور باری باری نماز تہجد بھی پڑھتے رہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو انہوں نے جا کر اس کی ماں سے کہا اللہ سے ڈر اور اپنے بچے کا خیال کر اور پھر حضرت عمرؓ اپنی جگہ واپس آ گئے۔ پھر بچے کے رونے کی آواز سنی تو حضرت عمرؓ نے جا کر دوبارہ اس کی ماں کو وہی بات کہی اور اپنی جگہ واپس آ گئے۔ جب آخر رات ہوئی پھر انہوں نے اس بچے کی آواز سنی تو جا کر اس کی ماں سے کہا تیرا بھلا ہو میرا خیال ہے کہ تو بچے کے حق میں بری ہے، کیا بات ہے کہ تیرا بیٹا آج ساری رات آرام نہ کر سکا؟ اس عورت نے کہا اے اللہ کے بندے! آج رات تو (بار بار آ کر) تم نے مجھے تنگ کر دیا۔ میں بہلا پھسلا کر اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں لیکن یہ مانتا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تم اس کا دودھ کیوں چھڑانا چاہتی ہو؟ اس عورت نے کہا اتنے مہینے کا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تیرا بھلا ہو! اس کے دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کر (پھر آپ وہاں سے واپس آئے) اور فجر کی نماز پڑھائی اور نماز میں بہت روئے، زیادہ

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

فقال: الصق خدى بالأرض، فترك لحيته وخدّه حتى وقع بالأرض، فقال: ويلك وويل أمك يا عمر إن لم يغفر الله لك يا عمر ثم قُبض رحمه الله. فلما قُبض أرسلوا إلى عبد الله بن عمر رضى الله عنهما، فقال: لا آتيكم إن لم تفعلوا ما أمرك به من مشاورة المهاجرين والأنصار وسراة من هنا من الأجناد. قال لحسن وذُكر له فعل عمر رضى الله عنه عند موته وخشيته من ربه فقال: هكذا المؤمن جمع إحساناً وشفقة، والمنافق جمع إساءة وغرّة، والله ما وجدت فيما مضى ولا فيما بقى عبداً إزداد إساءة إلا إزداد غرّة". قال الهيثمي: اسناده حسن.

(حياة الصحابة: جعل الأمر شورى بين المستصلحين له، ص، ۲۷۵، ۲۷۶، دار الكتب العلمية)

Marfat.com

رونے کی وجہ سے ان کا قرآن لوگوں کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ نے لوگوں سے کہا عمر کے لئے ہلاکت ہو! اس نے مسلمانوں کے کتنے بچے مار ڈالے (کہ عمرؓ) نے اصول یہ بنایا دودھ چھڑانے کے بعد بچے کو وظیفہ ملے گا اس وجہ سے نہ معلوم کتنے بچوں کا دودھ قبل از وقت چھڑایا گیا ہوگا اور بچوں کو تکلیف ہوئی ہوگی) پھر اپنے منادی کو حکم دیا کہ وہ یہ اعلان کرے کہ خبردار! تم اپنے بچوں کا جلدی دودھ نہ چھڑاؤ کیونکہ ہم ہر دودھ پیتے مسلمان بچے کا بھی وظیفہ مقرر کریں گے اور تمام علاقوں میں بھی (اپنے گورنروں کو) یہ لکھوا بھیجا کہ ہم ہر دودھ پیتے مسلمان بچے کا بھی وظیفہ مقرر کریں گے۔ [۱]

میرے پاس دودھ والا جانور نہیں

زید بن اسلم اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ:

"خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى السُّوقِ، فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ، فَقَالَتْ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا، وَاللّٰهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا، وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ، وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ، وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ،

---

[۱] ...."عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنهما قال:قدمتْ رُفقة من التجار فنزلوا المصلّٰی، فقال عمر لعبد الرحمن بن عوف رضی اللّٰہ عنهما :هل لک أن نحرسهم الليلة من السَرَق؟ فباتا يحرسانهم ويصلّيان ما كتب اللّٰہ لهما، فسمع عمر بكاء صبی فتوجه نحوه، فقال لأمه:إتّقی اللّٰہ وأحسنی إلى صبيّک، ثم عاد إلى مكانه فسمع بكاء ه فعاد إلى أمه فقال له مثل ذلک، ثم عاد إلى مكانه فلما كان فی آخر الليل سمع بكاء ه فأتی أمه فقال :ويحک إنی لأراک أمَّ سَوْء ، ما لی اری إبنک لا يقرُّ منذ الليلة؟ قالت:يا عبد اللّٰہ قد برّمتنی هذه الليلة، إنی أريغه عن الفطام فأبی، قال : ولم؟ قالت؛ لأن عمر لا يفرض إلا للفُطُم، قال :و كم له؟ قالت: كذا و كذا شهراً، قال :ويحک لا تُعجليه فصلّٰی الفجر وما يستبين الناس قراء ته نغلبة البكاء ، فلمّا سلّم قال:يا بؤساً لعمر كما قتل من اولاد المسلمين؟ ثم أمر منادياً فنادى:الا، لا تُعجلوا صبيانكم عن الفطام .فإنا نفرض لكل مولود فی الإسلام، وكتب بذلک إلى الآفاق:إنا نفرض لكل مولد فی الإسلام .كذا فی الكنز ".
(حياةا لصحابة:باب كيف كان النبي ﷺ وأصحابه رضی اللّٰہ عنهم ينفقون الاموال،جص، ۳۶۰،دار الكتب العلمية،بيروت)

Marfat.com

وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا، وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا، ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: اقْتَادِيهِ، فَلَنْ يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَكْثَرْتَ لَهَا؟ قَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هَذِهِ وَأَخَاهَا، قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ، ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَهُمَا فِيهِ"[1]

ترجمہ: ''میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ سے ایک نوجوان عورت نے ملاقات کی اور عرض کیا کہ امیر المؤمنین! میرے شوہر کی وفات ہوگئی ہے اور چند چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ کی قسم کہ اب نہ ان کے پاس بکری کے پائے ہیں کہ ان کو پکالیں، نہ کھیتی ہے نہ دودھ کے جانور ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ فقر و فاقہ سے ہلاک نہ ہو جائیں۔ میں خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہوں۔ میرے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں شریک تھے۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تھوڑی دیر کے لیے کھڑے ہو گئے آگے نہیں بڑھے۔ پھر فرمایا مرحبا تمہارا خاندانی تعلق تو بہت قریبی ہے۔ پھر آپ ایک بہت قوی اونٹ کی طرف مڑے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر دو بورے غلے سے بھرے ہوئے رکھ دیئے۔ ان دونوں بوروں کے درمیان روپیہ اور دوسری ضرورت کی چیزیں اور کپڑے رکھ دیئے اور اس کی نکیل ان کے ہاتھ میں تھما کر فرمایا کہ اسے لے جا یہ ختم نہ ہوگا اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ تجھے اس سے بہتر دے گا۔ ایک صاحب نے اس پر کہا اے امیر المؤمنین! آپ نے اسے

---

[1] ....(صحيح البخاري: كتاب المغازي/بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ، ج،۵،ص،۱۲۴،رقم الحديث، ۴۱۶۰، دار طوق النجاة)

Marfat.com

بہت دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تیری ماں تجھے روئے اللہ کی قسم! اس عورت کے والداور اس کے بھائی جیسے اب بھی میری نظروں کے سامنے ہیں کہ ایک مدت تک ایک قلعہ کے محاصرے میں وہ شریک رہے آخر اسے فتح کرلیا۔ پھر ہم صبح کو ان دونوں کا حصہ مال غنیمت سے وصول کر رہے تھے۔"۔

حضرت عمرؓ کا دودھ کے بارے میں استفسار کرنا

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ:

شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ قَالَ: لِلَّذِي سَقَاهُ: مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ، قَدْ سَمَّاهُ، فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ، وَهُمْ يَسْقُونَ، فَحَلَبُوا لِي مِنْ أَلْبَانِهَا، فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي، وَهُوَ هٰذَا، فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ، فَاسْتَقَاهُ"۔[1]

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دودھ پیا اور ان کو کچھ تعجب سا ہوا، تو انہوں نے اس سے پوچھا جس نے پلایا تھا کہ یہ دودھ کہاں سے لائے تھے؟ اس نے بتایا کہ میں پانی کے فلاں گھاٹ پر گیا تھا وہاں صدقے کے جانور پانی پی رہے تھے اور وہ لوگ اونٹیوں کا دودھ پلا رہے تھے انہوں نے مجھے بھی نکال کر دیا تو میں نے بھی اپنے برتن میں ڈال لیا یہ وہی ہے؟ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ منہ میں ڈال کرتے کرڈالی"۔

حضرت علیؓ کا دودھ سے قوم کے لوگوں کی مہمانی کرنا

حضرت علی بن ابوطالب فرماتے ہیں کہ:

مَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى الله عليه و آله وَسَلَّمَ:

---

[1]...(شعب الایمان: المطاعم والمشارب وما یجب التورع عنه منها/الفصل الثالث في طيب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبها، ج۷، ص۵۱۲، رقم الحدیث۵۳۸۷، مکتبة الرشد)

Marfat.com

وَأَنْذِرْعَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ .قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه و آله وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنِّي إِنْ بَادَأْتُ بِهَا قَوْمِي رَأَيْتُ مِنْهُمْ مَا أَكْرَهُ فَصَمَتُّ عَلَيْهَا فَجَاءَ نِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ بِهِ رَبُّكَ عَذَّبَكَ رَبُّكَ.قَالَ عَلِيٌّ:فَدَعَانِي فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُنْذِرَ عَشِيرَتِي الْأَقْرَبِينَ فَعَرَفْتُ أَنِّي إِنْ بَادَأْتُهُمْ بِذَلِكَ رَأَيْتُ مِنْهُمْ مَا أَكْرَهُ فَصَمَتُّ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَ نِي جِبْرِيلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَالَ:يَا مُحَمَّدُ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَا أُمِرْتَ بِهِ عَذَّبَكَ رَبُّكَ فَاصْنَعْ لَنَا يَا عَلِيُّ رِجْلَ شَاةٍ عَلَى صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَأَعِدَّ لَنَا عُسَّ لَبَنٍ ثُمَّ اجْمَعْ لِي بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَفَعَلْتُ فَاجْتَمَعُوا لَهُ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُونَ رَجُلًا يزيدون رجلا أن يَنْقُصُونَهُ فِيهِمْ أَعْمَامُهُ أَبُو طَالِبٍ وَحَمْزَةُ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُو لَهَبٍ الْكَافِرُ الْخَبِيثُ فَقَدَّمْتُ إِلَيْهِمْ تِلْكَ الْجَفْنَةَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه و آله وَسَلَّمَ مِنْهَا حُذْيَةً فَشَقَّهَا بِأَسْنَانِهِ ثُمَّ رَمَى بِهَا فِي نَوَاحِيهَا وَقَالَ كُلُوا بِسْمِ اللّٰهِ فَأَكَلَ الْقَوْمُ حَتَّى نَهِلُوا عَنْهُ مَا يُرَى إِلَّا آثَارُ أَصَابِعِهِمْ وَاللّٰهِ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَأْكُلُ مِثْلَهَا .ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آله وَسَلَّمَ اسْقِهِمْ يَا عَلِيُّ فجيت بِذَلِكَ الْقَعْبِ فَشَرِبُوا مِنْهُ حَتَّى نَهِلُوا جَمِيعًا وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لَيَشْرَبُ مِثْلَهُ فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آله وَسَلَّمَ أَنْ يُكَلِّمَهُمْ بَدَرَهُ أبولَهَبٍ إِلَى الْكَلَامِ، فَقَالَ :لهذما سَحَرَكُمْ صَاحِبُكُمْ .فَتَفَرَّقُوا وَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ. فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه و آله وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ

Marfat.com

غَدٍ لَنَا بِمِثْلِ الَّذِي كُنْتَ صَنَعْتَ لَنَا بِالْأَمْسِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ بَدَرَنِي إِلَى مَا قَدْ سَمِعْتَ قَبْلَ أَنْ أُكَلِّمَ الْقَوْمَ . فَفَعَلْتُ، ثُمَّ جَمَعْتُهُمْ لَهُ فَصَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وآله وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَأَكَلُوا حَتّٰى نَهِلُوا عَنْهُ ثُمَّ سَقَيْتُهُمْ فَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْقَعْبِ حَتّٰى نَهِلُوا عَنْهُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لَيَأْكُلُ مِثْلَهَا وَيَشْرَبُ مِثْلَهَا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآله وَسَلَّمَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ شَابًّا مِنَ الْعَرَبِ جَاءَ قَوْمَهُ بِأَفْضَلَ مِمَّا جِئْتُكُمْ بِهِ .إِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِأَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ "۔[۱]

ترجمہ:''اے محمد (ﷺ) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے اور مومنین جو آپ کی اتباع کرتے ہیں ان کے لئے اپنا بازو جھکایئے۔

تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے سمجھ لیا کہ اگر میں اس کام کے لئے اپنی قوم سے ابتدا کروں گا تو مجھے ان سے مخالفت کو دیکھنا پڑے گا، جسے میں ناپسند کرتا ہوں۔لہذا میں نے اس پر خاموشی اختیار کر لی۔لہذا میرے پاس جبرائیل امین آئے۔انہوں نے مجھ سے کہا، اے محمد! اگر آپ ایسا نہیں کریں گے جس کا تیرے رب نے آپ کو حکم دیا ہے تو تیرا رب تجھے عذاب دے گا۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں، لہذا حضور ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے اس بات کا کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤں۔لہذا میں سمجھ گیا ہوں کہ اگر میں نے اس بات کا آغاز کیا تو مجھے مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔لہذا میں اس بات سے خاموش ہو گیا۔

---

[۱]....(دلائل النبوة للبيهقي:بَابُ مُبْتَدَأُ الْفَرْضِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وآله وَسَلَّمَ ثُمَّ عَلَى النَّاسِ وَمَا وُجِدَ فِي جَمْعِهِ قُرَيْشًا وَإِطْعَامِهِ إِيَّاهُمْ مِنَ الْبَرَكَةِ فِي طَعَامِهِ، ج۲،ص۱۸۰،دار الكتب العلمية،بيروت)

Marfat.com

پھر میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے کہا: اے محمد (ﷺ)! اگر آپ اس پر عمل نہیں کریں گے جس کا آپ کو حکم ملا ہے تو رب آپ کو عذاب دے گا۔ اے علی! آپ بکری کا گوشت اور گندم کی روٹی تیار کروائیں اور ایک بڑا ٹپ دودھ کا انتظام کریں، اس کے بعد بنو عبدالمطلب کو جمع کریں۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں اُس نے سارا انتظام کیا اور ان کو دعوت دی۔ وہ حضور ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ وہ لوگ اس دن چالیس آدمی تھے۔ زیادہ کر رہے تھے ایک آدمی جس کو ان سے کم سمجھتے ان کے چچا ابو طالب اور حمزہ اور عباس اور ابولہب کافر خبیث۔ چنانچہ میں نے وہ تھال طعام ان کے قریب کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں چھوٹا حصہ لیا اور اس کو دانت سے چیرا، پھر اس طعام کو کناروں پر رکھ دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ کے نام کے ساتھ کھانا شروع کرو۔ پوری قوم نے کھایا حتی کہ اس سے شکم سیر ہو گئے۔ نہ نظر آیا اس سے مگر انگلیوں کے نشانات۔ اللہ کی قسم کوئی آدمی اس سے زیادہ نہیں کھا سکتا۔

اب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو دودھ پلایئے اے علی! پھر انہوں نے دودھ پیا، حتی کہ سب سیر ہو گئے۔ اللہ کی قسم ایک آدمی اتنا ہی پی سکتا تھا۔ جب رسول اللہ نے ان سے بات کرنا چاہی تو ابولہب نے آپ کو بات کرنے سے روک دیا۔ اور کہنے لگے کہ اس نے تم لوگوں پر سحر کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ سب منتشر ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ ان سے بات بھی نہ کر سکے۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اے علی! آپ آج پھر کل کی طرح کھانے پینے کا انتظام کریں۔ ابولہب نے مجھے بات کرنے سے پہلے ہی روک دیا تھا لوگوں کے ساتھ بات کرنے سے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے پھر کل کی طرح سارا انتظام کیا حضور ﷺ نے آج اس طرح کیا جیسے کل کیا تھا۔ آج پھر انہوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر میں نے

Marfat.com

ان کو دودھ پلایا اسی پیالے میں سے حتی کہ وہ خوب سیر ہو گئے، جس قدر وہ کھا سکتے تھے اور جس قدر وہ پی سکتے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے بنو عبد المطلب ! اللہ کی قسم بے شک میں نہیں جانتا کسی نوجوان کو کہ وہ اپنی قوم کے پاس اس سے بہتر اور افضل طریقے پر آیا ہو جس طرح میں آیا ہوں۔ میں تمہارے پاس آیا ہوں دنیا اور آخرت کے معاملے کے ساتھ"۔

حضرت انسؓ کا رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کو مشروبات پلایا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِي هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ: الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ، وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ". [1]

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس پیالہ سے تمام مشروبات پلائے ہیں، شہد بھی اور نبیذ بھی، اور پانی بھی، اور دودھ بھی"۔

رسول اللہ ﷺ کا حضرت ابو ہریرہؓ کو دودھ پلانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ:

"أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي، فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى

---

[1] ....(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/باب اباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرا، ج، ٣، ص، ١٥٩١، رقم الحديث، ٢٠٠٨، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

رَحْلِهِ، فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: عُدْ يَا أَبَا هِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ، قَالَ: فَلَقِيتُ عُمَرَ، وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي، وَقُلْتُ لَهُ: فَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ، وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الآيَةَ، وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ، قَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ"۔[1]

ترجمہ: "(فاقہ کی وجہ سے) میں سخت مشقت میں مبتلا تھا، پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لیے کہا۔ انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا۔ آخر مشقت اور بھوک کی وجہ سے میں منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں، یا رسول اللہ! تیار ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا۔ آپ سمجھ گئے کہ میں کس تکلیف میں مبتلا ہوں۔ پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لیے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا۔ میں نے اس میں دودھ پیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوبارہ پیو (ابو ہریرہ!) میں نے دوبارہ پیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح بھرپور ہو گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اپنا سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر! اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ پورا کرا دیا، جو

---

[1]....(صحيح البخاري: كتاب الأطعمة، ج۷، ص۶۸، رقم الحديث ۵۳۷۵، دار طوق النجاة)

Marfat.com

آپ سے زیادہ مستحق تھی۔ اللہ کی قسم! میں نے تم سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے تم سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں نے تم کو اپنے گھر میں داخل کرلیا ہوتا اور تم کو کھانا کھلا دیتا تو لال لال (عمدہ) اونٹ ملنے سے بھی زیادہ مجھ کو خوشی ہوتی''۔

دودھ عمار بن یاسر کا آخری مشروب

ابوالبختری سے روایت ہے کہ:

"أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ أُتِيَ بِشَرْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ فَضَحِكَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آخِرُ شَرَابٍ أَشْرَبُهُ حَتَّى أَمُوتَ". [1]

ترجمہ: ''عمار بن یاسر کے پاس دودھ کا شربت لایا گیا تھا، وہ ہنس پڑے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا آخری مرتبہ دودھ پینا، جو میں پیوں گا (یہی ہوگا) حتی کہ مر جاؤں گا''۔

حضرت سلمہؓ کا دودھ پینا

حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ:

"قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَعَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا، قَالَ: فَقَعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبَا الرَّكِيَّةِ، فَإِمَّا دَعَا، وَإِمَّا بَصَقَ فِيهَا، قَالَ: فَجَاشَتْ، فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ،

---

[1] ...(دلائل النبوة للبيهقي: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِخْبَارِهِ عَنِ الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ مِنْهُمَا بِمَا جَعَلَهُ عَلَامَةً لِمَعْرِفَتِهِمْ، ج،۶، ص،۴۲۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

Marfat.com

ثُمَّ بَايَعَ، وَبَايَعَ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: بَايِعْ يَا سَلَمَةُ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ، قَالَ: وَأَيْضًا، قَالَ: وَرَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِلًا يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ، قَالَ: فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَفَةً أَوْ دَرَقَةً، ثُمَّ بَايَعَ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ، قَالَ: أَلَا تُبَايِعُنِي يَا سَلَمَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ، وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ، قَالَ: وَأَيْضًا، قَالَ: فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا سَلَمَةُ، أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَقِيَنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزِلًا، فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأَوَّلُ: اللّٰهُمَّ أَبْغِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَاسَلُونَا الصُّلْحَ حَتَّى مَشَى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ، وَاصْطَلَحْنَا، قَالَ: وَكُنْتُ تَبِيعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَسْقِي فَرَسَهُ، وَأَحُسُّهُ، وَأَخْدِمُهُ، وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ، وَتَرَكْتُ أَهْلِي وَمَالِي مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ، وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ، أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِي أَصْلِهَا، قَالَ: فَأَتَانِي أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَجَعَلُوا يَقَعُونَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَبْغَضْتُهُمْ، فَتَحَوَّلْتُ إِلَى شَجَرَةٍ أُخْرَى، وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوا، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِي، يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ، قَالَ: فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي، ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَى

Marfat.com

أُولَـئِکَ الْأَرْبَـعَةِ وَهُـمْ رُقُـودٌ، فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ، فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِي يَدِي، قَالَ :ثُـمَّ قُـلْـتُ، وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ، لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَـهُ إِلَّا ضَـرَبْـتُ الَّـذِي فِيهِ عَيْنَاهُ، قَالَ:ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ إِلَى رَسُـولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْـعَبَلَاتِ، يُـقَـالُ لَـهُ:مِـكْـرَزٌ يَـقُـودُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ عَـلَى فَرَسٍ، مُجَفَّفٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:دَعُوهُمْ، يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْـفُجُورِ، وَثِنَاهُ، فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ :(وَهُـوَ الَّـذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَـعْـدِ أَنْ أَظْـفَـرَكُمْ عَلَيْهِمْ) الْآيَةَ كُلَّهَا، قَالَ :ثُـمَّ خَـرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لَحْيَانَ جَبَلٌ، وَهُمُ الْمُشْرِكُونَ، فَـاسْـتَـغْـفَـرَ رَسُـولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَقِيَ هَذَا الْجَبَلَ الـلَّـيْـلَةَ كَـأَنَّـهُ طَـلِيعَةٌ لِـلـنَّبِـيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، قَالَ سَلَمَةُ:فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا مَعَهُ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيهِ مَعَ الـظَّـهْـرِ، فَـلَـمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ، وَقَتَلَ رَاعِيَهُ، قَالَ :فَقُلْتُ:يَـا رَبَـاحُ، خُـذْ هَـذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَأَخْبِـرْ رَسُـولَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِهِ، قَالَ :ثُمَّ قُمْتُ عَلَى أَكَمَةٍ، فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ، فَنَادَيْتُ

Marfat.com

ثَلاثًا: يَا صَبَاحَاهُ، ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ، أَقُولُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ، فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ، حَتَّى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ إِلَى كَتِفِهِ، قَالَ: قُلْتُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ: فَوَاللّٰهِ، مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ، فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً، فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا، ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ، حَتَّى إِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ، فَدَخَلُوا فِي تَضَايُقِهِ، عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّيهِمْ بِالْحِجَارَةِ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي، وَخَلَّوْا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلاثِينَ بُرْدَةً، وَثَلاثِينَ رُمْحًا، يَسْتَخِفُّونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، حَتَّى أَتَوْا مُتَضَايِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ، فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ، فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ، قَالَ الْفَزَارِيُّ: مَا هَذَا الَّذِي أَرَى؟ قَالُوا: لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبَرْحَ، وَاللّٰهِ، مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِينَا حَتَّى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا، قَالَ: فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةٌ، قَالَ: فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ، قَالَ: فَلَمَّا أَمْكَنُونِي مِنَ الْكَلَامِ، قَالَ: قُلْتُ: هَلْ تَعْرِفُونِي؟ قَالُوا: لَا، وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ، وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ، وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكَنِي، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَنَا أَظُنُّ، قَالَ: فَرَجَعُوا،

Marfat.com

فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ، قَالَ: فَإِذَا أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ، عَلَى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَعَلَى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ الْأَخْرَمِ، قَالَ: فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ، قُلْتُ: يَا أَخْرَمُ، احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوكَ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، قَالَ: يَا سَلَمَةُ، إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَالنَّارَ حَقٌّ، فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ، قَالَ: فَخَلَّيْتُهُ، فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَرَسَهُ، وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ، وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ، وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ، فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَتَبِعْتُهُمْ أَعْدُو عَلَى رِجْلَيَّ حَتَّى مَا أَرَى وَرَائِي مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ: ذُو قَرَدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ، قَالَ فَنَظَرُوا إِلَيَّ أَعْدُو وَرَاءَهُمْ، فَخَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي أَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً، قَالَ: وَيَخْرُجُونَ فَيَشْتَدُّونَ فِي ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَأَعْدُو فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ، قَالَ: قُلْتُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ: يَا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ، أَكْوَعُهُ بُكْرَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ، أَكْوَعُكَ بُكْرَةَ، قَالَ: وَأَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلَى ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ، وَسَطِيحَةٍ

Marfat.com

فِيهَا مَاءٌ، فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ، وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ، وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، خَلِّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ، فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ، فَقَالَ: يَا سَلَمَةُ، أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، فَقَالَ: إِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ، فَقَالَ: نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا، فَقَالُوا: أَتَاكُمُ الْقَوْمُ، فَخَرَجُوا هَارِبِينَ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ، وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ، قَالَ: ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ، وَسَهْمَ الرَّاجِلِ، فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا، ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ، قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُولُ: أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ؟ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ؟ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ، قُلْتُ: أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا، وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا، قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي وَأُمِّي، ذَرْنِي

Marfat.com

فَلْأُسَابِقَ الرَّجُلَ، قَالَ :إِنْ شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ :اذْهَبْ إِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ، فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ، قَالَ :فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفَسِي، ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثْرِهِ، فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ، قَالَ :فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ:قُلْتُ :قَدْ سُبِقْتَ وَاللّٰهِ، قَالَ :أَنَا أَظُنُّ، قَالَ :فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ :فَوَاللّٰهِ، مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا، وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا، فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا، وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ هٰذَا؟ قَالَ:أَنَا عَامِرٌ، قَالَ:غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ، قَالَ :وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْإِنْسَانٍ يَخُصُّهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ، قَالَ :فَنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ:يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ، قَالَ:فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ، قَالَ:خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ، وَيَقُولُ :قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ، قَالَ:وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ، فَقَالَ :قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ، قَالَ :فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ، فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ، وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ، فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ، فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ، فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ، قَالَ سَلَمَةُ :فَخَرَجْتُ، فَإِذَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُونَ :بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ، قَتَلَ نَفْسَهُ، قَالَ :فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ

Marfat.com

اللّٰہِ، بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَالَ ذَلِکَ؟ قَالَ:قُلْتُ:نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِکَ، قَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِکَ، بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ أَرْمَدُ، فَقَالَ : لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ:فَأَتَيْتُ عَلِيًّا، فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ وَهُوَ أَرْمَدُ، حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، وَخَرَجَ مَرْحَبٌ، فَقَالَ :قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ ...شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ،فَقَالَ عَلِيٌّ :أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ ... كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ
أُوفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ قَالَ:فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ"۔[1]

ترجمہ:"ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر آئے اور ہم چودہ سو کی تعداد میں تھے اور ہمارے پاس پچاس بکریاں تھیں وہ سیراب نہیں ہو رہی تھیں راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنوئیں کے کنارے بیٹھ گئے یا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور یا اس میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کنوئیں میں جوش آ گیا پھر ہم نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کیا اور خود ہم بھی سیراب ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں درخت کی جڑ میں بیٹھ کر بیعت کے لئے بلایا راوی کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے سب سے پہلے میں نے بیعت کی پھر اور لوگوں نے بیعت کی یہاں تک کہ جب آدھے لوگوں نے بیعت کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا ابوسلمہ بیعت کرو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول

[1]....(صحیح مسلم: کتاب الجھاد والسیر/بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ وَغَيْرِهَا، ج۳،ص۱۴۳۳،رقم الحدیث۱۸۰۷،داراحیاء التراث العربي،بیروت)

Marfat.com

میں تو سب سے پہلے بیعت کر چکا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا پھر دوبارہ کرلو اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میرے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ڈھال عطا فرمائی (اس کے بعد) پھر بیعت کا سلسلہ شروع ہو گیا جب سب لوگوں نے بیعت کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے سلمہ کیا تو نے بیعت نہیں کی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) لوگوں میں سب سے پہلے تو میں نے بیعت کی اور لوگوں کے درمیان میں بھی میں نے بیعت کی آپ ﷺ نے فرمایا پھر کرلو حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے تیسری مرتبہ بیعت کی پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا! اے سلمہؓ وہ ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) میرے چچا عامر کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں تھا وہ ڈھال میں نے ان کو دے دی حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا کہ تو بھی اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے سب سے پہلے دعا کی تھی اے اللہ مجھے وہ دوست عطا فرما جو مجھے میری جان سے زیادہ پیارا ہو پھر مشرکوں نے ہمیں صلح کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ ہر ایک جانب کا آدمی دوسری جانب جانے لگا اور ہم نے صلح کر لی حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا اور میں ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا تھا اور اسے چرایا کرتا اور ان کی خدمت کرتا اور کھانا بھی ان کے ساتھ ہی کھاتا کیونکہ میں اپنے گھر والوں اور اپنے مال و اسباب کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر آیا تھا پھر جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ایک دوسرے سے میل جول ہونے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے نیچے سے کانٹے وغیرہ صاف کر کے اس کی جڑ میں لیٹ گیا اور اسی دوران مکہ کے مشرکوں میں سے چار آدمی آئے اور رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہنے لگے مجھے ان مشرکوں

Marfat.com

پر بڑا غصہ آیا پھر میں دوسرے درخت کی طرف آ گیا اور انہوں نے اپنا اسلحہ لٹکایا اور لیٹ گئے وہ لوگ اس حال میں تھے کہ اسی دوران وادی کے نشیب میں سے ایک پکارنے والے نے پکارا اے مہاجرین ابن زقیم شہید کردیئے گئے میں نے یہ سنتے ہی اپنی تلوار سیدھی کی اور پھر میں نے ان چاروں پر اس حال میں حملہ کیا کہ وہ سورہے تھے اور ان کا اسلحہ میں نے پکڑ لیا اور ان کا ایک گٹھا بنا کر اپنے ہاتھ میں رکھا پھر میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرہ اقدس کو عزت عطا فرمائی تم میں سے کوئی اپنا سر نہ اٹھائے ورنہ میں تمہارے اس حصہ میں ماروں گا کہ جس میں دونوں آنکھیں ہیں راوی کہتے ہیں کہ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور میرے چچا حضرت عامرؓ بھی قبیلہ عبلات کے آدمی کو جسے مکرز کہا جاتا ہے اس کے ساتھ مشرکوں کے ستر آدمیوں کو گھسیٹ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے حضرت عامرؓ جھول پوش گھوڑے پر سوار تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ جھگڑے کی ابتداء بھی انہی کی طرف سے ہوئی اور تکرار بھی انہی کی طرف سے، الغرض رسول اللہ ﷺ نے ان کو معاف فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی اور وہ اللہ کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا مکہ کی وادی میں بعد اس کے کہ تم کو اُن پر فتح اور کامیابی دے دی تھی۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے راستہ میں ہم ایک جگہ اترے جس جگہ ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکون کے درمیان ایک پہاڑ حائل تھا رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی جو آدمی اس پہاڑ پر چڑھ کر نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کے لئے پہرہ دے حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ میں اس پہاڑ پر دو یا تین مرتبہ چڑھا پھر ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے رسول اللہ

Marfat.com

نے اپنے اونٹ رباح کے ساتھ بھیج دیئے جو کہ رسول اللہ ﷺ کا غلام تھا میں بھی ان اونٹوں کے ساتھ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن فراری نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور ان سب اونٹوں کو ہانک کر لے گیا اور اس نے آپ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے رباح یہ گھوڑا پکڑ اور اسے حضرت طلحہ بن عبیداللہ کو پہنچا دے اور رسول اللہ کو خبر دے کہ مشرکوں نے آپ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا ہے حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ پھر میں ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا رخ مدینہ منورہ کی طرف کر کے بہت بلند آواز سے پکارا یا صباحاہ پھر میں ان لٹیروں کے پیچھے ان کو تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتے ہوئے نکلا میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن ان ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے۔ میں ان میں سے ایک ایک آدمی سے ملتا اور اسے تیر مارتا یہاں تک کہ تیر ان کے کندھے سے نکل جاتا اور میں کہتا کہ یہ وار پکڑ، میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن ان ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں ان کو لگاتار تیر مارتا رہا اور ان کو زخمی کرتا رہا تو جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت کے نیچے آ کر اس درخت کی جڑ میں بیٹھ جاتا پھر میں اس کو ایک تیر مارتا جس کی وجہ سے وہ زخمی ہو جاتا یہاں تک کہ وہ لوگ پہاڑ کے تنگ راستہ میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں سے میں نے ان کو پتھر مارنے شروع کر دیئے۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں لگاتار ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جو اللہ نے پیدا کیا ہو اور وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کا ہو ایسا نہیں ہوا کہ اسے میں نے اپنی پشت کے پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو حضرت سلمہ کہتے ہیں پھر میں نے ان کے پیچھے تیر پھینکے یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہلکا ہونے کی خاطر تیس چادریں اور تیس نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے

Marfat.com

سوائے اس کے کہ وہ لوگ جو چیز بھی پھینکتے میں پتھروں سے میل کی طرح اس پر نشان ڈال دیتا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ پہچان لیں یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی پر آ گئے اور فلاں بن بدر فرازی بھی ان کے پاس آ گیا سب لوگ دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئے اور میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر بیٹھ گیا فرازی کہنے لگا کہ یہ کون سا آدمی ہمیں دیکھ رہا ہے لوگوں نے کہا اس آدمی نے ہمیں بڑا تنگ کر رکھا ہے اللہ کی قسم اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے اور لگاتار ہمیں تیر مار رہا ہے یہاں تک کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی تھا اس نے سب کچھ چھین لیا ہے فرازی کہنے لگا کہ تم میں سے چار آدمی اس کی طرف کھڑے ہوں اور اسے ماردیں حضرت سلمہ کہتے ہیں ان میں سے چار آدمی میری طرف پہاڑ پر چڑھے تو جب وہ اتنی دور تک پہنچ گئے جہاں میری بات سن سکیں حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم مجھے پہچانتے ہو انہوں نے کہا نہیں اور تم کون ہو میں نے جواب میں کہا میں سلمہ بن اکوع ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمدؐ کے چہرہ اقدس کو بزرگی عطا فرمائی ہے میں تم میں سے جسے چاہوں ماردوں اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا۔ ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ ہاں لگتا تو ایسے ہی ہے پھر وہ سب وہاں سے لوٹ پڑے اور میں ابھی تک اپنی جگہ سے چلا ہی نہیں تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو دیکھ لیا جو کہ درختوں میں گھس گئے حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ ان میں سب سے آگے حضرت اخرم اسدیؓ تھے اور ان کے پیچھے حضرت ابوقتادہؓ تھے اور ان کے پیچھے حضرت مقداد بن اسود کندی تھے حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے جا کر اخرم کے گھوڑے کی لگام پکڑی وہ لٹیرے بھاگ پڑے میں نے کہا اے اخرم ان سے ذرا بچ کے رہنا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں مار ڈالیں جب تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نہ آ

Marfat.com

جائیں۔ اخرم کہنے لگے اے ابوسلمہ اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور اس بات کا یقین رکھتے ہو کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو تم میرے اور میری شہادت کے درمیان رکاوٹ نہ ڈالو۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو چھوڑ دیا اور پھر اخرم کا مقابلہ عبدالرحمٰن فرازی سے ہوا۔ اخرم نے عبدالرحمٰن کے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور پھر عبدالرحمٰن نے اخرم کو برچھی مار کر شہید کر دیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ کر بیٹھ گیا اسی دوران میں رسول اللہ ﷺ کے شہسوار حضرت ابوقتادہ آ گئے (جب انہوں نے یہ منظر دیکھا) تو حضرت ابوقتادہ نے عبدالرحمٰن فرازی کو بھی برچھی مار کر قتل کر دیا (اور پھر فرمایا) قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرہ اقدس کو بزرگی عطا فرمائی ہے میں ان کے تعاقب میں لگا رہا اور میں اپنے پاؤں سے ایسے بھاگ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت محمدؐ کا کوئی صحابی بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا اور نہ ہی ان کا گرد وغبار یہاں تک کہ وہ لیٹرے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک گھاٹی کی طرف آئے جس میں پانی تھا جس گھاٹی کو ذی قرد کہا جاتا تھا تاکہ وہ لوگ اسی گھاٹی سے پانی پئیں کیونکہ وہ پیاسے تھے حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے دیکھا اور میں ان کے پیچھے دوڑتا ہوا چلا آ رہا تھا بالآخر میں نے ان کو پانی سے ہٹایا وہ اس سے ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ اب وہ کسی اور گھاٹ کی طرف نکلے میں بھی ان کے پیچھے بھاگا اور ان میں سے ایک آدمی کو پا کر میں نے اس کے شانے کی ہڈی میں ایک تیر مارا، میں نے کہا پکڑ اس کو اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں کی بربادی کا دن ہے۔ وہ کہنے لگا اس کی ماں اس پر روئے کیا یہ وہی اکوع تو نہیں جو صبح کو میرے ساتھ تھا میں نے کہا ہاں اے اپنی جان کے دشمن جو صبح کے وقت تیرے ساتھ تھا۔ حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دو گھوڑے ایک

Marfat.com

گھاٹی پر چھوڑ دیئے تو میں ان دونوں گھوڑوں کو ہنکا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف لے آیا حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ وہاں عامر سے میری ملاقات ہوئی ان کے پاس ایک چھاگل تھا جس میں دودھ تھا اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پانی سے میں نے وضو کیا اور دودھ پی لیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپؐ اسی پانی والی جگہ پر تھے جہاں سے میں نے لیٹروں کو بھگا دیا تھا اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ اور تمام چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھین لی تھیں اور سب نیزے اور چادریں لے لیں اور حضرت بلال نے ان اونٹوں میں جو میں نے لٹیروں سے چھینے تھے ایک اونٹ کو ذبح کیا اور اس کی کلیجی اور کوہان کو رسول اللہ ﷺ کے لئے بھونا۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تا کہ میں لشکر میں سے سو آدمیوں کا انتخاب کروں اور پھر میں ان لیٹروں کا مقابلہ کروں اور جب تک میں ان کو قتل نہ کر ڈالوں اس وقت تک نہ چھوڑوں کہ وہ جا کر اپنی قوم کو خبر دیں حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آگ کی روشنی میں آپؐ کی داڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں آپ ﷺ نے فرمایا اے سلمہ اب تو وہ غطفان کے علاقہ میں ہوں گے اسی دوران علاقہ غطفان سے ایک آدمی آیا اور وہ کہنے لگا کہ فلاں آدمی نے ان کے لئے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور ابھی اس اونٹ کی کھال ہی اتار پائے تھے کہ انہوں نے کچھ غبار دیکھا تو وہ کہنے لگے کہ لوگ آ گئے وہ لوگ وہاں سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے تو جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن ہمارے بہترین سواروں میں سے بہتر سوار حضرت قتادہ ہیں اور پیادوں میں سب سے بہتر حضرت سلمہ ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے عطا فرمائے اور ایک سوار کا حصہ اور ایک پیادہ کا حصہ اور دونوں حصے اکٹھے مجھے ہی

Marfat.com

عطا فرمائے پھر رسول اللہ ﷺ نے غضباء اونٹنی پر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور ہم سب مدینہ منورہ واپس آ گئے دوران سفر انصار کا ایک آدمی جس سے دوڑنے میں کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا تھا وہ کہنے لگا کیا کوئی مدینہ تک میرے ساتھ دوڑ لگانے والا ہے اور وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں جب میں نے اس کا چیلنج سنا تو میں نے کہا کیا تجھے کسی بزرگ کی بزرگی کا لحاظ نہیں اور کیا تو کسی بزرگ سے ڈرتا نہیں اس انصاری شخص نے کہا نہیں، سوائے رسول اللہؐ کے۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان مجھے اجازت عطا فرمائیں تا کہ میں اس آدمی سے دوڑ لگاؤں آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے اس انصاری سے کہا کہ میں تیری طرف آتا ہوں اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا پھر میں کود پڑا اور دوڑنے لگا اور پھر جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہ گئی تو میں نے سانس لیا پھر میں اس کے پیچھے دوڑا پھر جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہ گئی تو پھر میں نے سانس لیا پھر میں دوڑا یہاں تک کہ میں نے اس کے دونوں شانوں کے درمیان میں ایک گھونسا مارا اور میں نے کہا اللہ کی قسم میں آگے بڑھ گیا اور پھر اس سے پہلے مدینہ منورہ پہنچ گیا حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ابھی ہم مدینہ منورہ میں صرف تین راتیں ہی ٹھہرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکل پڑے حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میرے چچا حضرت عامرؓ نے رجزیہ اشعار پڑھنے شروع کر دیے۔ اللہ کی قسم اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہمیں ہدایت نہ ملتی اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں اور تو ہمیں ثابت قدم رکھ جب ہم دشمن سے ملیں اور اے اللہ ہم پر سکینت نازل فرما۔ جب یہ رجزیہ اشعار سنے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے انہوں نے عرض کیا میں

Marfat.com

عامر ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تیرا رب تیری مغفرت فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی انسان کے لئے خاص طور پر مغفرت کی دعا فرماتے تو وہ ضرور شہادت کا درجہ حاصل کرتا۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب جب اپنے اونٹ پر تھے کہ بلند آواز سے پکارا اے اللہ کے نبیؐ! آپ ﷺ نے ہمیں عامر سے کیوں نہ فائدہ حاصل کرنے دیا آپ ﷺ نے فرمایا جب ہم خیبر آئے تو ان کا بادشاہ مرحب اپنی تلوار لہراتا ہوا نکلا اور کہتا ہے، خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ سے مسلح، بہادر تجربہ کار ہوں جس وقت جنگ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ یہ میرے چچا عامر اس کے مقابلے کے لئے نکلے اور انہوں نے بھی یہ رجزیہ اشعار پڑھے خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں اسلحہ سے مسلح اور بے خوف جنگ میں گھسنے والا ہوں۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ عامر اور مرحب دونوں کی ضربیں مختلف طور پر پڑنے لگیں مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی اور عامرؓ نے نیچے سے مرحب کو تلوار ماری تو حضرت عامر کی اپنی تلوار خود اپنے ہی لگ گئی جس سے ان کہ شہ رگ کٹ گئی اور اسی نتیجہ میں وہ شہید ہو گئے۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو میں نے نبی ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ کہنے لگے حضرت عامر کا عمل ضائع ہو گیا انہوں نے اپنے آپ کو خود مار ڈالا ہے۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں نبی ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا آیا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) عامر کا عمل ضائع ہو گیا؟ رسول اللہ نے فرمایا یہ کس نے کہا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس نے بھی کہا ہے جھوٹ کہا ہے بلکہ عامر کے لئے دگنا اجر ہے پھر آپؐ نے مجھے حضرت علیؓ کی طرف بھیجا ان کی آنکھ دکھ رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا کہ جو اللہ اور اس

Marfat.com

کے رسول سے محبت رکھتا ہو یا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہوں حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے علی کو پکڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا کیونکہ علیؓ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپؐ نے حضرت علیؓ کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا تو ان کی آنکھیں اسی وقت ٹھیک ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا اور مرحب یہ کہتا ہوا نکلا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ سے مسلح، بہادر تجربہ کار ہوں جب جنگ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے۔ تو پھر حضرت علی نے بھی جواب میں کہا کہ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے اس شیر کی طرح جو جنگلوں میں ڈراؤنی صورت ہوتا ہے۔ میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلہ اس سے بڑا پیانہ دیتا ہوں۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ پھر حضرت علیؓ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی تو وہ قتل ہوگیا پھر خیبر حضرت علیؓ کے ہاتھوں پر فتح ہوگیا۔

حضرت مقدادؓ کا رسول اللہ ﷺ کا دودھ پینا

حضرت مقدادؓ سے روایت ہے کہ:

"أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي، وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا، قَالَ: فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ، وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ، قَالَ: فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، قَالَ: ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ، فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي، فَقَالَ: مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ

Marfat.com

فَيُتْحِفُونَهُ، وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ، فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا، فَلَمَّا أَنْ وَغَلَتْ فِي بَطْنِي، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ، قَالَ :نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ، فَقَالَ :وَيْحَكَ، مَا صَنَعْتَ أَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ، فَيَجِيءُ فَلا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ، وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِي، وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ، وَجَعَلَ لا يَجِيئُنِي النَّوْمُ، وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ، قَالَ :فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى، ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ، فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ :الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ، فَقَالَ :اللّٰهُمَّ، أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي، وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي، قَالَ :فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ، فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ، وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ، فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ، قَالَ :فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ، قَالَ:قُلْتُ:يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اشْرَبْ، فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اشْرَبْ، فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ، ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ، قَالَ :فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِحْدَى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ، فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَانَ مِنْ أَمْرِي

Marfat.com

كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا هٰذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ، أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا، قَالَ :فَقُلْتُ :وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ "۔[۱]

ترجمہ: ''میں اور میرے دو ساتھی آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور قوت بصارت چلی گئی تھی ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) پر پیش کیا تو اس میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آئے آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے تین بکریاں تھیں نبی ﷺ نے فرمایا ان بکریوں کا دودھ نکالو پھر ہم ان کا دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصے کا دودھ پیتا اور ہم نبی ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ رات کے وقت تشریف لاتے سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا سن لیتا پھر آپ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے پھر آپ اپنے دودھ کے پاس آئے اور اسے پیتے ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا شیطان کہنے لگا کہ محمدؐ انصار کے پاس آتے ہیں اور آپؐ کو تحفے دیتے ہیں اور آپ ﷺ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہے آپ ﷺ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہوگیا کہ اب آپ ﷺ کو دودھ ملنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہنے لگا تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا تو نے محمد ﷺ کے حصے کا دودھ بھی پی لیا آپ آئیں گے اور وہ دودھ نہیں

---

[۱]۔۔۔۔(صحيح مسلم: كتاب الأشربة/بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَفَضْلِ إِيثَارِهِ، ج،۳،ص،۱۲۵، الحديث،۲۰۵۵،دار إحياء التراث العربي،بيروت)

Marfat.com

پائیں گے تو تجھے بددعا دیں گے تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آ رہی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی سو رہے تھے انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا بالآخر نبی علیہ السلام تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر آپؐ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ علیہ السلام نے کچھ نہ پایا تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے دل میں کہا اب آپؐ میرے لئے بددعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے یہ سن کر) اپنی چادر مضبوط کر کے باندھ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو اسے رسول اللہ علیہ السلام کے لئے ذبح کر ڈالوں میں نے دیکھا کہ اس میں ایک تھن دودھ سے بھرا پڑا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے پھر میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دوہا جاتا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جھاگ اوپر تک آ گئی پھر میں رسول اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ علیہ السلام دودھ پئیں آپ نے وہ دودھ پیا پھر آپؐ نے مجھے دیا پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ علیہ السلام سیر ہو گئے ہیں اور آپ علیہ السلام کی دعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا نبی علیہ السلام نے فرمایا اے مقداد یہ تیری ایک بری عادت ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا

Marfat.com

معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کرلیا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتادیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگادیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپؐ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی یہ دودھ پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں نے اللہ کی رحمت حاصل کرلی ہے تو اب مجھے کیا پرواہ (بوجہ خوشی) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے)''۔

محتاجوں کو دودھ دینے والے اعرابی کے لئے خوشخبری

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

''جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَکَ إِنَّ الهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَکَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ البِحَارِ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَيْئًا''۔[1]

ترجمہ: ''ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کا حال پوچھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر افسوس! ہجرت تو بہت مشکل ہے۔ تمہارے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں ہیں۔ فرمایا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں ادا کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنیوں کا دودھ دوسرے (محتاجوں)

---

[1]....(صحيح البخاري: كتاب مناقب الانصار/بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى المَدِينَةِ، ج:۵، ص:۶۵، رقم الحديث:۳۹۲۳، دار طوق النجاة)

Marfat.com

کو بھی دوہنے کے لیے دے دیا کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ ایسا بھی کرتا ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں گھاٹ پر لے جا کر (محتاجوں کے لیے) دوہتے ہو؟ اس نے عرض کیا ایسا بھی کرتا ہوں۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم سات سمندر پار عمل کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے کسی عمل کا بھی ثواب کم نہیں کرے گا"۔

"پھر تم سات سمندر پار عمل کرو" کا مطلب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان "پھر تم سات سمندر پار عمل کرو" کا مطلب یہ ہے کہ تم جس جگہ عمل کرو گے تجھے ثواب ملے گا، تمہارا عمل ضائع نہیں ہوگا۔[۱]

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

---

[۱]....."اعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ مُبَالَغَةٌ فِي إِعْلَامِهِ بِأَنَّ عَمَلَهُ لَا يَضِيعُ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ".
(فتح الباري: كتاب مناقب الانصار/بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، ج،۷،ص،۲۵۹،تحت رقم الحديث، ۳۹۲۳،دار المعرفة،بيروت)

Marfat.com

(باب نمبر ۹)

دودھ سے متعلق مختلف واقعات

ایک آدمی کا والدین کے لئے پوری رات دودھ لے کر کھڑا رہنا

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"بَيْنَمَا ثَلاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ، إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هَؤُلاءِ، لاَ يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ، فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ، فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا، وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ البَقَرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ البَقَرِ، فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الفَرَقِ فَسَاقَهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي، فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً، فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الجُوعِ، فَكُنْتُ لاَ أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا، فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ

Marfat.com

تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ الآخَرُ :اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ، مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ، إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ، فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا، فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، فَقَالَتْ :اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ المِائَةَ دِينَارٍ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا ".[1]

ترجمہ: ”تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی چلے جا رہے تھے یکا یک ان پر بارش ہونے لگی تو وہ سب ایک غار میں پناہ گیر ہوئے اور اس غار کا منہ ان پر بند ہو گیا پس ایک نے دوسرے سے کہا صاحبو! واللہ بجز سچائی کے کوئی چیز تم کو نجات نہ دے گی، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اس چیز کے وسیلہ سے دعا مانگے جس کی نسبت وہ جانتا ہو کہ اس نے اس عمل میں سچائی کی ہے اتنے میں ایک نے کہا اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرا ایک مزدور تھا جس نے فرق چاول کے بدلے میرا کام کر دیا تھا وہ چلا گیا اور مزدوری چھوڑ گیا تھا میں نے اس فرق کو لے کر زراعت کی پھر اس کی پیداوار سے ایک گائے خرید لی (چند دن کے بعد) وہ مزدور میرے پاس اپنی مزدوری لینے آیا میں نے اس سے کہا کہ اس گائے کو ہانک لے جا اس نے کہا (مذاق نہ کرو) میرا تو تمہارے ذمہ صرف ایک فرق چاول تھا (یہ گائے کیسی) میں نے کہا اس گائے کو ہانک لے جا کیونکہ یہ گائے اس فرق کی پیداوار ہے میں نے خریدی ہے بس وہ اس کو ہانک لے گیا اے اللہ تو جانتا ہے کہ

---

[1]....(صحيح البخاري: كتاب احاديث الانبياء/باب حديث الغار، ج۴، ص۱۷۲، رقم الحديث ۳۴۶۵، دار طوق النجاة)

Marfat.com

یہ کام میں نے تیرے خوف سے کیا ہے تو اب ہم سے (اس پتھر کو) ہٹا دے چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا پھر دوسرے نے (خلوص کے ساتھ) دعا کی کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بہت سن رسیدہ تھے میں روزانہ رات کو ان کے لئے اپنی بکریوں کا دودھ لے جاتا تھا ایک رات اتفاق سے ان کے پاس اتنی دیر سے پہنچا کہ وہ سو چکے تھے۔ اور میرے بال بچے بھوک کی وجہ سے بلبلا رہے تھے۔ (مگر) میں اپنے تڑپتے ہوئے بال بچوں کو ماں باپ سے پہلے اس لئے دودھ نہ پلاتا تھا کہ وہ سو رہے تھے اور ان کو جگانا مناسب نہیں سمجھا اور نہ ان کو چھوڑنا گوارا ہوا کہ وہ اس (دودھ) کے نہ پینے کی وجہ سے کمزور ہو جائیں لہذا میں رات بھر برابر انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ سویرا ہو گیا اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیرے خوف سے کیا ہے۔ تو اب ہم سے اس پتھر کو ہٹا دے چنانچہ وہ پتھر ان پر سے (تھوڑا سا) اور ہٹ گیا اور اتنا ہٹ گیا کہ انہوں نے آسمان کو دیکھا اس کے بعد تیسرے نے دعا کی اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرے چچا کی بیٹی تھی جو مجھ کو سب آدمیوں سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس سے ہم بستر ہونے کی خواہش کی مگر وہ بغیر سو اشرفیاں لینے کے رضامند نہ ہوئی اس لئے میں نے مطلوبہ اشرفیاں حاصل کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کی جب وہ مجھے مل گئیں تو میں نے وہ اشرفیاں اس کو دے دیں اور اس نے مجھے اپنے اوپر قابو دے دیا جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے بیچ میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا اللہ سے خوف کر اور (مروجہ قانونی اختیارات حاصل کئے بغیر) مہر بکارت کو ناحق نہ توڑ پس میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہ سو اشرفیاں بھی چھوڑ دیں اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے تجھ سے ڈر کر یہ کام چھوڑ دیا تو اب (اس پتھر کو) ہم سے ہٹا دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وہ پتھر پوری طرح ان پر سے ہٹا دیا اور وہ (تینوں) باہر نکل آئے"۔

Marfat.com

ماں کا دودھ پیتے ہوئے بچے کا دعا کرنا

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ، فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لاَ تُمِتِ ابْنِي، حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا، فَقَالَ :اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ، وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا، فَقَالَتْ :اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ، وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ، وَيَقُولُونَ تَسْرِقُ، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ "۔[1]

ترجمہ: ”ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی۔ اتفاقاً اس طرف سے ایک سوار گزرا اور وہ اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی تو اس نے کہا اے اللہ! میرے بیٹے کو مرنے سے پہلے اس سوار کی طرح کر دے۔ اس بچہ نے کہا اے اللہ! مجھے اس طرح نہ کرنا اس کے بعد وہ پھر پستان کی طرف جھک پڑا پھر کچھ دیر بعد ادھر سے ایک عورت کو کچھ لوگ کھینچتے ہوئے لے جا رہے تھے اور کچھ لوگ اس پر ہنس رہے تھے۔ بچہ کی ماں نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس عورت کی مثل نہ کرنا۔ بچہ نے کہا اے اللہ! مجھے اس جیسا کر دے۔ اور اس نے (اپنے اس کہنے کی وجہ سے یہ) بیان کی کہ یہ سوار تو کافر ہے لیکن یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اس کی نسبت کہتے ہیں کہ زنا کرتی ہے اور وہ کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میری حمایت کے لئے کافی ہے اور لوگ اس کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ چوری کرتی ہے اور وہ کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میری حمایت کے لئے کافی ہے“۔

---

[1]..... (صحيح البخاري: كتاب احاديث الانبياء/باب حديث الغار، ج۴، ص۱۷۳، رقم الحديث ۳۴۶۶، دار طوق النجاة)

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ماں کی گود میں گفتگو کرنا

امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

"أَنَّ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ". ۱

ترجمہ: "بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے گود میں گفتگو کی"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گود میں کلام کرنا

جب حضرت مریم سلام اللہ علیہا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور قوم فرطہٗ حیرت میں پڑ گئی، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت اپنی ماں کی گود میں لیٹے دودھ پی رہے تھے۔ لوگوں کی گفتگو سن کر آپ نے دودھ پینا چھوڑ دیا، قوم کی طرف متوجہ ہو کر بائیں طرف سہارا لیتے ہوئے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے اپنی طرف اشارہ کر کے کلام فرمایا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا. وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا. وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا". ۲

ترجمہ: "وہ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے اس نے کتاب عطا فرمائی اور اس نے مجھے نبی بنایا۔ اور مجھے برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں، اور اس نے مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا جب تک کہ میں زندہ رہوں اور مجھے اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنایا، اور مجھے سرکش بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مجھے موت آئے گی اور

۱....(فتح الباری: ج ۶، ص ۴۸۰، دار المعرفۃ، بیروت)
۲....(سورۃ مریم: رقم الآیۃ، ۳۰ الی ۳۳، پارہ ۱۶)

Marfat.com

جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا ''۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ماں کی گود میں کلام کرنا

امام ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ:

''أَنَّ يَحْيَى تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ''۔[1]

ترجمہ: ''بلاشبہ یحییٰ علیہ السلام نے گود میں گفتگو کی''۔

دودھ پیتے بچے کا جریج کی گواہی دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي، فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ، فَدَعَتْهُ، فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا، فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي، ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ، فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا، فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ، وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ، فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ: الرَّاعِي، قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ طِينٍ''۔[2]

ترجمہ: ''بنی اسرائیل میں ایک صاحب تھے، جن کا نام جریج تھا۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ آئیں اور انہیں پکارا۔ انہوں نے جواب نہیں دیا۔ سوچتے رہے کہ جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ پھر وہ دوبارہ آئیں اور (غصے میں) بددعا کر گئیں، اے اللہ! اسے موت نہ آئے جب تک کسی بدکار عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔

---

[1]....(فتح الباری: ج،۶،ص،۴۸۰،دارالمعرفة،بیروت)

[2]....(صحيح البخاري: كتاب المظالم والغصب/ج،۳،ص،۱۳۷،رقم الحديث،۲۴۸۲،دارطوق النجاة)

Marfat.com

جریج اپنے عبادت خانے میں رہتے تھے۔ایک عورت نے (جو جریج کے عبادت خانے کے پاس اپنی مویشی چرایا کرتی تھی اور فاحشہ تھی) کہا کہ جریج کو فتنہ میں ڈالے بغیر نہ رہوں گی۔ چنانچہ وہ ان کے سامنے آئی اور گفتگو کرنی چاہی، لیکن انہوں نے منہ پھیرلیا۔ پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے جسم کو اس کے قابو میں دے دیا۔ آخر لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس عورت نے الزام لگایا کہ یہ جریج کا لڑکا ہے۔قوم کے لوگ جریج کے یہاں آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا۔ انہیں باہر نکالا اور گالیاں دیں۔لیکن جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر اس لڑکے کے پاس آئے۔ انہوں نے اس سے پوچھا۔ بچے! تمہار باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا! (قوم خوش ہوگئی اور) کہا کہ ہم آپ کے لیے سونے کا عبادت خانہ بنوادیں۔ جریج نے کہا کہ میرا گھر تو مٹی ہی سے بنے گا"۔

بچے کا ماں کو تسلی دینا

حضرت صہیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ، فَلَمَّا كَبِرَ، قَالَ لِلْمَلِكِ :إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ، فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ، فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ، إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ، فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ، فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ، فَقَالَ :إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ، فَقُلْ :حَبَسَنِي أَهْلِي، وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ : حَبَسَنِي السَّاحِرُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ، فَقَالَ:الْيَوْمَ أَعْلَمُ آلسَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ؟ فَأَخَذَ حَجَرًا، فَقَالَ:اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ

Marfat.com

السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ، حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ، فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا، وَمَضَى النَّاسُ، فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ :أَىْ بُنَىَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّى، قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى، وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى، فَإِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَىَّ، وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَيُدَاوِى النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ، فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِىَ، فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ، فَقَالَ :مَا هَاهُنَا لَكَ أَجْمَعُ، إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِى، فَقَالَ:إِنِّى لَا أَشْفِى أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِى اللّٰهُ، فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ، فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللهُ، فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ:مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ؟ قَالَ:رَبِّى، قَالَ:وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِى؟ قَالَ:رَبِّى وَرَبُّكَ اللّٰهُ، فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ، فَجِىءَ بِالْغُلَامِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ :أَىْ بُنَىَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ، فَقَالَ:إِنِّى لَا أَشْفِى أَحَدًا، إِنَّمَا يَشْفِى اللّٰهُ، فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ، فَجِىءَ بِالرَّاهِبِ، فَقِيلَ لَهُ:ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَأَبَى، فَدَعَا بِالْمِئْشَارِ، فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِى مَفْرِقِ رَأْسِهِ، فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِىءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ:ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَأَبَى فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِى مَفْرِقِ رَأْسِهِ، فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِىءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ:اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا، فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ، فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ، فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ، وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ، فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ، فَقَالَ:اللّٰهُمَّ

Marfat.com

اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَرَجَفَ بِهِمِ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا، وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ :مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ : كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ، فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ:اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ، فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ، فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ، فَذَهَبُوا بِهِ، فَقَالَ :اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَانْكَفَأَتْ بِهِمِ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا، وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ:مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ: كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ، فَقَالَ لِلْمَلِكِ :إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ، قَالَ:وَمَا هُوَ؟ قَالَ:تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي، ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قُلْ :بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْمِنِي، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي، فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ، ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قَالَ:بِاسْمِ اللّٰهِ، رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ:أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ؟ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ، قَدْ آمَنَ النَّاسُ، فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ فِي أَفْوَاهِ السِّكَكِ، فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ، وَقَالَ:مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا، أَوْ قِيلَ لَهُ :اقْتَحِمْ، فَفَعَلُوا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ:يَا أُمَّهْ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ "[1]

(صحیح مسلم: كتاب الزهد والرقائق/بابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأُخْدُودِ وَالسَّاحِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْغُلَامِ، ج،۴،ص،۲۲۹۹،رقم الحديث،۳۰۰۵،دار إحياء التراث العربي، بيروت)

Marfat.com

ترجمہ: ”تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو آپ میرے ساتھ ایک لڑکے کو بھیج دیں تا کہ میں اسے جادو سکھا سکوں تو بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لئے جادوگر کی طرف بھیج دیا جب وہ لڑکا چلا تو اس کے راستے میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب بھی وہ جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گزرتا تو اس کے پاس بیٹھتا (اور اس کی باتیں سنتا) اور جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس آتا تو وہ جادوگر اس لڑکے کو (دیر سے آنے کی وجہ سے) مارتا تو اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔ اسی دوران ایک بہت بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ روک لیا (جب لڑکا اس طرف آیا) تو اس نے کہا میں آج جاننا چاہوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا اے اللہ اگر تجھے جادوگر کے معاملہ سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تا کہ لوگوں کا آنا جانا ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اسے قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا اے میرے بیٹے آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا پھر اگر تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کر دیا جائے تو کسی کو میرا نہ بتانا اور وہ لڑکا مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کا ساری بیماری سے علاج بھی کر دیتا تھا بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا

Marfat.com

اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا کہ اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لئے ہیں اس لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفاء دے دے پھر وہ (شخص) اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا فرمادی پھر وہ آدمی بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹا دی اس نے کہا میرے رب نے اس نے کہا کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو لڑکے کے بارے میں کہا پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے اور ایسے ایسے کرتا ہے؟ لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا راہب آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا، راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اس کا سر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر بادشاہ کے ہم نشین کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آرا رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کروا دیئے پھر اس لڑکے کو بلوایا گیا وہ آیا تو اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے فلاں پہاڑ پر

Marfat.com

لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کردے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا اے اللہ تو مجھے ان سے کافی ہے جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچالے اس پہاڑ پر فوراً ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا لڑکے نے کہا اللہ پاک نے مجھے ان سے بچالیا ہے بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے ایک چھوٹی کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا اے اللہ تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا لے پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا ہے پھر اس لڑکے نے باشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس طرح نہ کرو جس طرح کہ میں تجھے حکم دوں بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے ایک تیر کو پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھو اور پھر کہو اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو پھر بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھ کر کہا اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس

Marfat.com

لڑکے کی کنپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا تو سب لوگوں نے کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا پھر خندق کھودی گئی اوران خندقوں میں آگ جلادی گئی بادشاہ نے کہا جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوادوں گا تو انہیں خندق میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے نے کہا اے امی جان صبر کر کیونکہ تو حق پر ہے"۔

رسول اللہ ﷺ کا بچپن میں کلام کرنا

امام واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سیرت کی کتاب میں لکھا ہے کہ:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ أَوَائِلَ مَا وُلِدَ"۔[1]

ترجمہ: "بلاشبہ نبی اکرم ﷺ نے بچپن میں گفتگو فرمائی"۔

مبارک الیمامہ کا کلام کرنا

صحابی رسول حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"حَجَجْتُ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَدَخَلْتُ دَارًا بِمَكَّةَ، فَرَأَيْتُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَجْهُهُ مِثْلُ دَارَةِ الْقَمَرِ، وَسَمِعْتُ مِنْهُ عَجَبًا: جَاءَهُ رَجُلٌ بِغُلَامٍ يَوْمَ وُلِدَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ! مَنْ أَنَا؟ قَالَ: أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ! قَالَ: صَدَقْتَ

[1]....(فتح الباری: ج،٦،ص،٤٨٠،دار المعرفة،بيروت)

Marfat.com

بَارَکَ اللّٰهُ فِیکَ ،ثُمَّ إِنَّ الْغُلَامَ لَمْ یَتَکَلَّمْ بَعْدَ ذٰلِکَ حَتّٰی شَبَّ، قَالَ:قَالَ أَبِی:فَکُنَّا نُسَمِّیهِ:مُبَارَکَ الْیَمَامَةِ"۔[1]

ترجمہ:"میں نے حج کیا تھا حجۃ الوداع میں لہٰذا میں ایک گھر میں داخل ہوا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں دیکھا آپ کا چہرہ چاند کی گولائی کی طرح تھا اور میں نے ان سے عجب بات سنی تھی کہ ان کے پاس ایک آدمی ایک لڑکے کو لایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بچے میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم نے سچ کہا ہے اللہ تجھ میں برکت دے۔ اس کے بعد اس لڑکے نے جوان ہونے تک کوئی کلام نہ کیا۔ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ ہم لوگ اس شخص کو یمامہ کا مبارک کہتے تھے"۔

ماشطہ کے بیٹے کا گفتگو کرنا

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَمَّا أُسْرِیَ بِی مَرَّتْ بِی رَائِحَةٌ طَیِّبَةٌ، فَقُلْتُ :مَا هٰذِهِ الرَّائِحَةُ؟ فَقَالُوا:هٰذِهِ رَائِحَةُ مَاشِطَةِ ابْنَةِ فِرْعَوْنَ وَأَوْلَادِهَا کَانَتْ تَمْشُطُهَا فَوَقَعَ الْمُشْطُ مِنْ یَدِهَا، فَقَالَتْ :بِسْمِ اللّٰهِ.فَقَالَتِ ابْنَتُهُ :أَبِی؟ فَقَالَتْ :لَا، بَلْ رَبِّی وَرَبُّکِ وَرَبُّ أَبِیکِ.فَقَالَتْ: أُخْبِرُ بِذٰلِکَ أَبِی، قَالَتْ :نَعَمْ.فَأَخْبَرَتْهُ فَدَعَا بِهَا وَبِوَلَدِهَا فَقَالَتْ :لِی إِلَیْکَ حَاجَةٌ .فَقَالَ:مَا هِیَ؟ قَالَتْ :تَجْمَعُ عِظَامِی وَعِظَامَ وَلَدِی فَتَدْفِنُهُ جَمِیعًا فَقَالَ:ذٰلِکَ لَکِ عَلَیْنَا مِنَ الْحَقِّ فَأَتٰی بِأَوْلَادِهَا فَأَلْقٰی

---

[1]....(دلائل النبوة للبيهقي:جماع أبواب دلائل النبوة سوى مَا مَضٰى فِي هٰذَا الْكِتَابِ مَا ظهر منها على نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَقْتِ الولادة إلى أن بعث بالرسالة ثم من وقت الرسالة إلى وقت الهجرة ثم من وقت الهجرة إلى آخر مغازيه المعروفة وأسفاره المشهورة مؤرخا بتواريخه المنقولة وسوى ما مضى في ذكر الوفود والبعوث،بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الرَّضِيعِ وَالْأَبْكَمِ لِنَبِيِّنَا صلى الله عليه وسلم بِالرِّسَالَةِ إِنْ صَحَّتْ فِيهِ الرِّوَايَةُ، ج،٦،ص،٥٩،دار الكتب العلمية ،بيروت)

Marfat.com

وَاحِدًا وَاحِدًا حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ وَلَدِهَا وَكَانَ صَبِيًّا مُرْضَعًا، فَقَالَ: اصْبِرِي يَا أُمَّاهُ فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ، ثُمَّ أُلْقِيَتْ مَعَ وَلَدِهَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكَلَّمَ أَرْبَعَةٌ وَهُمْ صِغَارٌ: هٰذَا وَشَاهِدُ يُوسُفَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ"۔ [1]

ترجمہ: ''معراج کی رات مجھ پر ایک عمدہ ہوا گزری، میں نے پوچھا: یہ ہوا کس کی ہے؟ (فرشتوں نے) کہا: یہ فرعون کی بیٹی کی باندی اور اس کی اولاد کی خوشبو ہے، وہ اسے کھنگی کیا کرتی تھی۔ ایک دن اس کے ہاتھ سے کھنگی گر گئی اس نے کہا: بسم اللہ۔ (اللہ تعالیٰ کے نام سے) فرعون کی بیٹی نے کہا: (تو نے جو اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے اس سے مراد میرا باپ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ بلکہ میرا رب اور تیرا رب اور تیرے باپ کا رب (مراد ہے) اس نے کہا: میں یہ بات اپنے باپ کو بتاؤں؟ اس نے کہا بتادو۔ اس نے فرعون کو یہ بات بتادی، فرعون نے اس کو بچوں سمیت بلوایا۔ اس نے فرعون سے کہا: مجھے تجھ سے ایک ضروری کام ہے۔ اس نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا (جب تو ہمیں مار چکے تو) میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں جمع کر کے اکٹھی ایک جگہ دفن کر دینا۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے، یہ تیرا حق ہے۔ اس نے اس کے بچوں کو ایک ایک کر کے مار دیا۔ جب آخری بچے کو مارنے لگا، یہ شیر خوار بچہ تھا تو اس نے اپنی ماں سے کہا: اے میری ماں! تو صبر کرنا کیونکہ تو حق پر ہے۔ پھر اس بچے کو اور اس کی ماں کو قتل کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچپن میں چار بچوں نے کلام کیا۔ (۱) یہ بچہ (۲) وہ بچہ جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں گواہی دی تھی۔ (۳) جریج کے متعلق گواہی دینے والا بچہ (۴) اور حضرت عیسیٰ''۔

---

[1] ...(المستدرک للحاکم: ج۲، ص۵۳۸، رقم الحدیث ۳۸۳۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)
قال الحاکم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔

Marfat.com

شیر خوار بچے کا حضرت یوسف علیہ السلام کی گواہی دینا

جب یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر کی بیوی زلیخا نے گناہ پر آمادہ کرنے کی بہت کوشش کی، اور کمرے میں لے جا کر سارے دروازوں کو تالا لگا دیا اور ھَیْتَ لَکَ کا نعرہ لگا کر واضح الفاظ میں گناہ کی دعوت دی، تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اس گناہ سے بچنے کے لیے وہاں سے بھاگ جانے کا فیصلہ فرما لیا اور دل میں بارگاہِ ایزدی میں عرض کرنے لگے، میری عزت کی حفاظت فرما اور اس گناہ سے بچنے کی کوئی نہ کوئی سبیل نکال۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو الہام کیا کہ اے یوسف! بھاگ جاؤ' عرض کیا اے اللہ! دروازے بند' چابیاں زلیخا کی جیب میں، کیسے بھاگوں، فرمایا اے یوسف! بھاگنا تیرا کام ہے اور دروازوں کے تالوں کو کھولنا میرا کام ہے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام بھاگے تو ساتوں دروازوں کے تالے ٹوٹ گئے اور دروازے خود بخود کھلتے چلے گئے۔ عزیز مصر کی بیوی نے آپ کا پیچھا کیا جب آپ آخری دروازے پر پہنچے تو آپ کی قمیص کو زلیخا نے پیچھے سے پکڑ کر زور سے کھینچا اور آپ باہر کی طرف لپکے، اسی کھینچا تانی میں آپ کی قمیص پیچھے سے پھٹ گئی، دونوں اس حالت میں باہر نکلے تو انہوں نے عزیز مصر کو اپنے سامنے موجود پایا۔ زلیخا نے بڑی چالاکی سے حضرت یوسف علیہ السلام پر دست درازی کا الزام لگا دیا اور اپنی مظلومیت کا ڈھول پیٹنا شروع کر دیا، اور اپنے شوہر کے سامنے گفتگو کا انداز ایسا رکھا کہ اسے یوسف علیہ السلام پر غصہ آئے، قرآن مجید نے زلیخا کے پرفریب چال کو درج ذیل انداز میں بیان فرمایا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔[1]

ترجمہ: ''اور وہ دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے

[1]۔۔۔۔(سورۃ یوسف: رقم الآیۃ، ۲۵)

Marfat.com

پیچھے سے اس کا کرتہ چیر دیا اور دونوں نے اس عورت کے سردار کو دروازہ کے پاس پالیا۔ وہ کہنے لگی جو شخص تیرے گھر والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ اسے جیل میں ڈال دیا جائے یا دردناک سزا دی جائے"۔

حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر سے مخاطب ہوئے، میرے شفیق آقا! میں احسان فراموش نہیں ہوں، درحقیقت زلیخا مجھ پر الزام لگا رہی ہے، اور سارے واقعے سے عزیز مصر کو باخبر کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

" قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي ".[1]

ترجمہ: "یوسف علیہ السلام نے کہا مجھے ذات سے اس (زلیخا) نے پھسلانے کی کوشش کی"۔

عزیز مصر کے سامنے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ساری حقیقت واضح کر دی تو اس کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ ان دونوں میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون۔ عزیز مصر نے دل میں یہ بھی سوچا کہ اگر میں نے اپنی بیوی کے نام الزام لگایا تو خاندان میں بڑی بے عزتی ہوگی، چنانچہ اس نے فیصلہ حضرت یوسف کے خلاف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی پاکدامنی اور عفت کی گواہی دینے کے لئے زلیخا کے گھر سے ایک شیر خوار بچے کو قوتِ گویائی دے دی۔ قرآن مجید نے چار مہینے کے بچے کے الفاظ اپنے معجزانہ انداز میں بیان کیے ہیں جو اس نے عفتِ یوسف علیہ السلام کے لئے ادا کیے تھے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ".[2]

ترجمہ: "اور اس کے خاندان میں سے ایک گواہی دینے والے نے گواہی دی کہ

---

[1] ....(سورۃ یوسف: رقم الآیۃ ۲۶، پارہ ۱۲)

[2] ....(سورۃ یوسف: رقم الآیۃ ۲۶، پارہ ۱۲)

Marfat.com

اگر اس کا کرتہ سامنے سے پھاڑا گیا ہے تو عورت نے سچ کہا اور یہ شخص جھوٹے لوگوں میں سے ہے۔ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھاڑا گیا تو اس عورت نے جھوٹ کہا اور یہ سچوں میں سے ہے "۔

جب تک دودھ تھن میں نہ چلا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ ".[۱]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے۔ (یہ ناممکن ہے) اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گردوغبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے"۔

نیک آدمی کا دودھ کی تمنا کرنا

مروی ہے کہ:

أَنَّ مَلَكَيْنِ تَلاقَيَا أَحَدُهُمَا نَازِلٌ وَالْآخَرُ طَالِعٌ، فَتَسَاءَ لا عَنْ حَالَيْهِمَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اشْتَهَى يَهُودِيٌّ سَمَكًا طَرِيًّا فَأُمِرْتُ بِتَحْصِيلِهِ لَهُ، وَقَالَ الْآخَرُ: مُسْلِمٌ صَالِحٌ تَمَنَّى لَبَنًا أَوْ عَسَلًا وَقَدِ اشْتَرَاهُ، وَأُمِرْتُ أَنْ أَصُبَّهُ وَأُحْرِمَهُ مِنْهُ ".[۲]

ترجمہ: "دو فرشتوں کی باہم ملاقات ہوئی، ایک زمین پر اتر رہا تھا، اور دوسرا آسمان پر چڑھ رہا تھا، ایک دوسرے کا حال پوچھا، ان میں سے ایک کہنے لگا کہ ایک یہودی نے تازہ مچھلی کی خواہش کی ہے، چنانچہ مجھے حکم ہوا کہ اس کی یہ فرمائش پوری

---

[۱]....(سنن الترمذي: أبواب فضائل الجهاد/ باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ج۳، ص۲۲۳، رقم الحديث ۱۶۳۳، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

[۲]....(مرقاة المفاتيح: كتاب الأطعمة، ج۷، ص۲۷۲۴، تحت رقم الحديث ۴۲۲۹، دار الفكر)

Marfat.com

کروں، اور مچھلی مہیا کروں، دوسرے فرشتہ نے کہا کہ ایک نیک صالح مسلمان نے دودھ یا شہد کی تمنا کی ہے، حالانکہ وہ خرید بھی چکا ہے، مجھے حکم ہوا کہ میں انڈیل دوں، اور اسے محروم کردوں"۔

قبیلہ کے سردار کا شکرانے کے طور پر دودھ پلانا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

"كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا، فَجَاءَ تْ جَارِيَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الحَيِّ سَلِيمٌ، وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيْبٌ، فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ، فَرَقَاهُ فَبَرَأَ، فَأَمَرَ لَهُ بِثَلاَثِينَ شَاةً، وَسَقَانَا لَبَنًا، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي؟ قَالَ: لاَ، مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الكِتَابِ، قُلْنَا: لاَ تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ"۔[1]

ترجمہ: "ہم ایک فوجی سفر میں تھے (رات میں) ہم نے ایک قبیلہ کے نزدیک پڑاؤ کیا۔ پھر ایک لونڈی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں، کیا تم میں کوئی بچھو کا جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ ایک صحابی (خود ابوسعید) اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے، ہم کو معلوم تھا کہ وہ جھاڑ پھونک نہیں جانتے لیکن انہوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑا تو اسے صحت ہو گئی۔ اس نے اس کے شکرانے میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ جھاڑ پھونک کر کے واپس آئے تو ہم نے ان سے پوچھا کیا تم واقعی

---

[1]....(صحيح البخاري: كتاب فضائل القرآن/باب فضل فاتحة الكتاب، ج۶، ص۱۸۷، رقم الحديث۵۰۰۷، دار طوق النجاة)

Marfat.com

کوئی منتر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا تھا۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق نہ پوچھ لیں ان بکریوں کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو۔ چنانچہ ہم نے مدینہ پہنچ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے کیسے جانا کہ سورۃ فاتحہ منتر بھی ہے۔ (جاؤ یہ مال حلال ہے) اسے تقسیم کرلو اور اس میں میرا بھی حصہ لگانا"۔

قیدی عورت کا بچوں کو دودھ پلانا

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

"قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا: لاَ، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لاَ تَطْرَحَهُ، فَقَالَ: لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا"۔[1]

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی، اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا اس نے جھٹ اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی۔ ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے ہم نے عرض کیا کہ نہیں جب تک اس کو قدرت ہوگی یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

[1]....(صحيح البخاري: كتاب الأدب، باب رَحْمَةِ الوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ، ج،٨، ص،٨، رقم الحديث، ٥٩٩٩، دار طوق النجاة)

Marfat.com

نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہوسکتی ہے''۔

حجر اسود دودھ سے سفید تھا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ:

''نَزَلَ الحَجَرُ الأَسْوَدُ مِنَ الجَنَّةِ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِى آدَمَ ''۔[1]

ترجمہ: ''حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کردیا''۔

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کا چرواہے سے دودھ مانگنا

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے جنگل کے ایک چرواہے سے کہا کہ مجھے دودھ یا پانی چاہیے۔ چرواہے نے کہا کہ دونوں چیزیں موجود ہیں۔ آپ کونسی چیز پسند فرمائیں گے؟ میں نے کہا کہ پانی۔ اس نے اپنی لاٹھی ایک پتھر پر ماری۔ پتھر سے چشمہ پھٹ پڑا۔ میں نے پانی پیا۔

''فاذا هو أبرد من الثلج وأحلى من العسل''.

ترجمہ: ''وہ پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا''۔

میں حیران رہ گیا۔ چرواہے نے کہا:

''لا تتعجب فان العبد اذا أطاع مولاه أطاعه كل شيء''.

ترجمہ: ''بندہ جب اللہ کی اطاعت کرے تو ہر شے اس کی اطاعت کرتی ہے''۔

---

[1]....(سنن الترمذي: أبواب الحج/بَابُ مَا جَاءَ فِى فَضْلِ الحَجَرِ الأَسْوَدِ، وَالرُّكْنِ، وَالمَقَامِ، ج،۲، ص،۲۱۸، رقم الحديث،۸۷۷، :دارالغرب الإسلامى ،بيروت)

Marfat.com

دودھ پیتے بچے کا انگوٹھا چوسنے کی وجہ

عرائس میں ہے کہ فرعون نے (جب حضرت موسیٰ کی پیدائش کے ڈر سے) یہ حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر بچہ کو قتل کر دیا جائے تو عورتیں یہ کرنے لگیں کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے لے کر چپکے سے کسی وادی یا غار میں لے جاتیں اور اس میں بچے کو چھپا دیتیں اللہ تعالیٰ اس بچے کے لئے فرشتوں میں سے کسی کو متعین فرما دیتا جو اس کو کھلاتا پلاتا یہاں تک کہ (بڑے ہو کر وہ بچہ) لوگوں میں آملتا (سامری جادوگر جو اسی زمانے میں پیدا ہوا تھا) اس کی ماں نے اسے بھی اسی طرح ایک غار میں چھپا دیا تھا۔ اس کے پاس جو فرشتہ (اس کو کھلانے پلانے کے لئے) آیا وہ حضرت جبرائیل تھے۔ یہ سامری اس غار میں (انگھوٹا چوسا کرتا تھا اور) اس کے ایک ہاتھ کے انگوٹھے میں سے مسکہ نکلتا تھا اور دوسرے سے شہد نکلتا تھا، اسی وجہ سے جب دودھ پینے والا بچہ بھوکا ہوتا ہے تو وہ اپنا انگوٹھا چوستا ہے۔ چنانچہ انگوٹھا چوسنے کے متعلق روایت ہے کہ اس میں اللہ نے ان کے لئے رزق رکھ دیا ہے یہ سامری ایک منافق تھا جو ظاہر میں حضرت موسیٰ پر ایمان لے آنے کا دعوی کرتا تھا اور اپنے کفر کو چھپاتا تھا۔ [1]

حضرت عیسیٰ سے ہرنی کا اپنے بچوں کو دودھ پلانے کی درخواست کرنا

بیان کیا جاتا ہے کہ:

"مر عیسیٰ ابن مریم علیه السلام بصیاد قد صاد ظبیة فقالت یا روح الله استأذن لی الصیاد أرضع أولادی وأعود إلیه فأخبره

---

[1]...."وفی العرائس أن فرعون لما أمر بذبح أبناء بنی إسرائیل جعلت المرأة :أی بعض النساء كما لا یخفی إذا ولدت الغلام انطلقت به سرا إلی واد أو غار فأخفته فیه، فیقیض الله سبحانه وتعالی له ملكا من الملائكة یطعمه ویسقیه حتی یختلط بالناس، وكان الذی أتی السامری لما جعلته أمه فی غار من الملائكة جبریل علیه الصلاة والسلام، فكان أی السامری یمص من إحدی إبهامیه سمنا ومن الأخری عسلا، ومن ثم إذا جاع المرضع یمص إبهامه فیروی من المص، قد جعل الله له فیه رزقا .والسامری هذا كان منافقا یظهر الإسلام لموسی علیه الصلاة والسلام ویخفی الكفر".

(السیرة الحلبیة:باب ذكر مولده ﷺ وشرف وكرم،ج،۱،ص،۹۹،دار الكتب العلمیة،بیروت)

Marfat.com

بـذلک فـقـال الـصياد إنها لا تعود فقالت يا رسول الله إن لم أعد فأكون ممن وجد الماء يوم الجمعة ولم يغتسل فأطلقها فأرضعتهم ثـم رجعت فـأخذ عيسىٰ لبنة من ذهب ليدفعها إلى الصياد عوضا عن الـظبية فـوجـده قـد ذبـحهـا فـدعا عليه برفع البركة فصارت دعوته في الصيادين إلى يوم القيامة"۔[1]

ترجمہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ہرنی پر گزر ہوا جسے شکاری نے جال میں جکڑ رکھا تھا۔ ہرنی نے آپ سے عرض کیا اے روح اللہ! مجھے اس سے اتنی دیر کے لیے اجازت دلا دیجئے کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں۔ آپ نے شکاری کو چھوڑنے کا حکم دیا تو وہ کہنے لگا یہ نہیں آئے گی۔ ہرنی نے پکار کر کہا اے روح اللہ! اگر میں وعدہ کے مطابق واپس نہ آئی تو میرا حال اس شخص سے بدتر ہو جسے جمعہ مبارک کو پانی بھی میسر ہو اور پھر وہ غسل نہ کرے۔ شکاری نے آپ کے کہنے پر ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شکاری کو سونے کی ڈلی دے کر اسے آزاد کرنے کی خواہش کا اظہار کیا مگر وہ ذبح کر چکا تھا آپ نے یہ منظر دیکھ کر اسے بددعا دی کہ تجھے برکت نصیب نہ ہو چنانچہ ان کی دعا کا نتیجہ ہے آج تک شکاریوں کے لیے برکت نہیں ہوتی''۔

دجال کی دعا سے جانور زیادہ دودھ دیں گے

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَكَانَ أَكْثَرَ خُطْبَتِهِ ذِكْرَ الدَّجَّالِ، يُحَدِّثُنَا عَنْهُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَنَا

[1]....(نزهة المجالس ومنتخب النفائس: باب في فضل الجمعة ويومها وليلتها وكرمها، ج۱، ص۱۳۶، المطبعه الكاستلية، مصر)

Marfat.com

يَوْمَئِذٍ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ، فَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَأَنَا حَجِيجُ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَإِنْ يَخْرُجْ فِيكُمْ بَعْدِي فَكُلُّ امْرِءٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَالشَّامِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا فَإِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي، ثُمَّ يُثْنِي حَتَّى يَقُولَ: أَنَا رَبُّكُمْ وَإِنَّكُمْ لَمْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا، وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَتْفُلْ فِي وَجْهِهِ، وَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ، وَإِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلَى نَفْسٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَيَقْتُلُهَا، ثُمَّ يُحْيِيهَا، وَأَنَّهُ لَا يَعْدُو ذٰلِكَ وَلَا يُسَلَّطُ عَلَى نَفْسٍ غَيْرِهَا، وَأَنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ، فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ فَلْيُغْمِضْ عَيْنَيْهِ وَلْيَسْتَغِثْ بِاللّٰهِ تَكُونُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتِ النَّارُ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ عَلَى الْحَيِّ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَدْعُو لَهُمْ فَتُمْطِرُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مِنْ يَوْمِهِمْ وَتُخْصِبُ لَهُمُ الْأَرْضُ مِنْ يَوْمِهَا، وَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ مَاشِيَتُهُمْ مِنْ يَوْمِهَا أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ وَأَدَرَّهُ ضُرُوعًا، وَيَمُرُّ عَلَى الْحَيِّ فَيَكْفُرُونَ بِهِ وَيُكَذِّبُونَهُ فَيَدْعُو عَلَيْهِمْ فَلَا يُصْبِحُ لَهُمْ سَارِحٌ يَسْرَحُ، وَأَنَّ أَيَّامَهُ أَرْبَعُونَ فَيَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَيَوْمٌ كَالْأَيَّامِ، وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالسَّرَابِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ عِنْدَ بَابِ الْمَدِينَةِ فَيُمْسِي قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ بَابَهَا الْآخِرَةَ قَالُوا: كَيْفَ نُصَلِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ؟

Marfat.com

قَالَ: تَقْدُرُونَ فِيهَا ثُمَّ تُصَلُّونَ كَمَا تَقْدُرُونَ فِي الْأَيَّامِ الطِّوَالِ".[۱]

ترجمہ: ''ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اس دن زیادہ گفتگو دجال کے موضوع پر فرمائی، آپ نے اس کے بارے میں باتیں کرتے کرتے خطبہ ختم فرمادیا۔ اس دن آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں جو کچھ بتایا اس میں سے یہ بھی تھا کہ ''اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا ہے، اس نے اپنی امت کو دجال کے خطرے سے آگاہ کیا، اور میں سب سے آخری نبی ہوں، اور تم آخری امت ہو۔ اور وہ تمہارے اندر لازمی ظاہر ہوگا، اگر وہ میری موجودگی میں تمہارے اندر ظاہر ہو گیا تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ میں کروں گا اور اگر وہ میرے بعد آیا تو ہر شخص اپنا ذمہ دار ہوگا۔ اور ہر مسلمان کا نگران خود اللہ تعالیٰ ہوگا، وہ عراق اور شام کے درمیان خلہ (کے مقام) سے نکلے گا، وہ دائیں اور بائیں بہت فساد پھیلائے گا، اے اللہ کے بندو، ثابت قدم رہنا، کیونکہ وہ شروع میں نبوت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ آخری نبی میں ہوں، پھر وہ مزید آگے بڑھے گا اور خدائی کا دعویٰ کر دے گا، کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ زندگی میں تم رب کو نہیں دیکھ سکتے، اس کی آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا، ہر مومن اس کو پڑھ سکے گا، جو شخص اس کو ملے، وہ اس کی طرف تھوک دے اور سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ ایک شخص کو پکڑ کر قتل کر دے گا پھر اس کو زندہ کر دے گا، اور وہ اس ایک شخص کے علاوہ اور کسی پر مسلط نہیں ہو سکے گا اور نہ کسی پر زیادتی کر سکے گا۔ اس کے فتنہ میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہو گی، اس کی دوزخ حقیقت میں جنت ہوگی اور اس کی جنت اصل میں آگ ہو

---

[۱]..... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب الفتن والملاحم، ج۴، ص۵۸۰، رقم الحدیث ۸۶۲۰، دار الکتب العلمیة، بیروت)
هٰذا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ.

Marfat.com

گی، جو شخص اس کی آگ کی آزمائش کو قبول کرلے گا، اپنی آنکھوں کو بند کر کے اس میں داخل ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے گا تو وہ آگ اس کے لئے سلامتی والی ٹھنڈی ہوجائے گی، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ اس کے فتنے میں سے یہ بھی ہوگا کہ وہ جس قبیلے میں سے گزرے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے۔ یہ ان کے لئے دعا کرے گا تو اسی دن آسمان سے ان پر برسات نازل ہوجائے گی، اسی دن پوری زمین سرسبز کردے گا۔ ایک ہی دن میں ان کے مویشی پہلے سے تندرست اور توانا اور زیادہ دودھ والے ہوجائیں گے، وہ ایک اور قبیلے سے گزرے گا تو وہاں کے باشندے اس کا انکار کریں گے، اس کو جھٹلائیں گے، وہ ان کے لئے بددعا کرے گا تو ان کے لئے کوئی چرواہا نہیں رہے گا جو ان کے مال مویشی چرائے، وہ چالیس دن رہے گا۔ پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، دسرا ایک مہینے کے برابر، تیسرا ایک ہفتے کے برابر، اور اس کے بعد کے دن ہمارے عام دنوں دنوں کی طرح ہوں گے، اور اس کا آخری دن سراب کی طرح ہوگا، ایک شخص مدینہ کے دروازے کے پاس صبح کرے گا، وہ دوسرے دروازے تک نہیں پہنچا ہوگا کہ شام ہوجائے گی، صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! ان چھوٹے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے لمبے دنوں میں وقت کا حساب لگا کر نمازیں پڑھی ہوں گی اسی طرح ان مختصر ایام میں نمازیں پڑھنا"۔

تمت

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

شبیر احمد عثمانی، خادم مدرسہ الحرا، سٹین کلف، ڈیوزبری، برطانیہ

مؤرخہ ۲۷ رجب ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۶ مئی ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ صبح تین بجے کتاب ہذا کی تکمیل ہوئی۔

Marfat.com

دودھ کے فضائل و احکام

دودھ کے فضائل و احکام پر ایک منفرد کتاب

ی شبیر احمد عثمانی
مہتمم و خطیب مدرسہ عربیہ اسٹین کلف ڈیوزبری، برطانیہ

الحرا پبلی کیشنز

Marfat.com